آپ کے مسائل
اور اُن کا حل
جلد سوم
نماز تراویح، نفل نمازیں
میت کے احکام
قبروں کی زیارت
ایصال ثواب، قرآن کریم
روزے کے مسائل، زکوٰۃ
کے مسائل، منت وصدقہ
حضرت مولانا
محمد یوسف لدھیانوی
شہید

آپ کے مسائل

اور

اُن کا حل

جلد سوم

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مکتبہ لدھیانوی
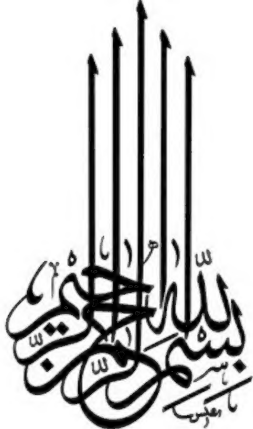
قانونی مشیر اعزازی : ---------- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

اشاعت : ---------------- اپریل ۱۹۹۷ء

قیمت : --------------------

ناشر: ---------------------- **مکتبہ لدھیانوی**

18- سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی

برائے رابطہ: ---------------- جامع مسجد باب رحمت

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

فون: **7780337-7780340**

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه
ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا
من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له
ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله
صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه اجمعين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلوا علیہ وآلہٖ

اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی اُمید ہے یہ

کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شُمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں

مُروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مور و مار

اُڑا کے باد مِری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ

کرے حُضُور کے روضے کے آس پاس نثار

اقتباس قصیدۂ بہاریہ حُجۃ الاسلام نانوتوی

ماخوذ فضائلِ دُرود شریف از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نوّر اللہ مرقدہٗ
مدفون جنت البقیع المتوفی ۲۹ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ ۲۴ مئی ۱۹۸۲ء دوشنبہ بعد عصر

کتبہ الفقیر نفیس الحسینی ۱۴۰۲ھ

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند' کا مکمل قصیدہ بہاریہ ان کی کتاب قصائد القاسمی میں درج ہے۔

عرضِ مؤلف

"یہ ناکارہ اپنے محدود علم کے مطابق مسائل حزم و احتیاط سے لکھنے کی کوشش کرتا ہے، مگر قلتِ علم اور قلتِ فہم کی بناء پر کبھی جواب میں غلطی یا لغزش کا ہوجانا غیر متوقع نہیں، اس لئے اہلِ علم سے بار بار التجا کرتا ہے کہ کسی مسئلہ میں لغزش ہوجائے تو ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح ہوجائے۔" (ص ۲۲۹)

○ ○ ○

"جو باتیں اس ناکارہ نے گزارش کی ہیں اگر اہلِ علم اور اہلِ فتویٰ ان کو غلط قرار دیں تو اس ناکارہ کو ان سے رجوع کرنے میں کوئی عار نہیں ہوگی اور اگر حضراتِ اہلِ علم اور اہلِ فتویٰ ان کو صحیح فرماتے ہیں تو میرا مؤدبانہ مشورہ ہے کہ ہم عامیوں کو ان کی بات مان لینی چاہئے۔ فقہ کے بہت سے مسائل ایسے باریک ہیں کہ ان کی وجہ ہر شخص کو آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتی۔ واللہ الموفق۔۔" (ص ۲۳۱)

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ساتھیوں کی محنت و کاوش سے "آپ کے مسائل اور ان کا حل" جلد سوم آپ کے ہاتھوں میں ہے حسب سابق تمام تر کوششوں کے باوجود اس جلد کی تدوین و ترتیب پر ۹ ر ماہ کی طویل گرانقدر مدت صرف ہوگئی احتیاط عزائم پر اور تقدیر تدبیر پر غالب آتی رہی عرفت ربی بفسخ العزائم کا مشاہدہ جابجا ہوتا رہا۔ قارئین بھی محسوس کرتے ہوں گے کہ عجیب بات ہے مسائل طبع شدہ ہیں پھر بھی تاخیر سمجھ سے بالاتر ہے لیکن کیا کیا جائے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب کی محتاط طبیعت 'ایک ایک مسئلہ پر خود کئی کئی مرتبہ نظر ثانی 'تصحیح کا بھی خود ہی اہتمام 'دیگر علمائے کرام کے مشورے 'دوسری طرف بینات، ختم نبوت 'اقرأ ڈائجسٹ کی سرپرستی 'ہزاروں قارئین کے براہ راست خطوط کے تسلی بخش جوابات 'جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کی مسند حدیث پر نور نبوتؐ کی ضیاء پاشیاں 'مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے منکرین ختم نبوت اور کذاب نبی کا مسلسل تحریری و تقریری تعاقب' روافض، مبتدعین' غیر مقلدین 'منکرین حدیث اور دیگر باطل فرقوں کی جانب سے اسلام پر اعتراضات کا دفاع 'قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی قدس سرہ العزیز کے سلاسل تصوف میں مریدین کی اصلاح و تزکیہ۔ بے شمار عزیز ساتھیوں کی ذاتی ضروریات کی کفالت یہ تمام ذمہ داریاں اتنا وقت ہی فارغ نہیں کرتیں کہ آپ کے مسائل کی جلدیں ساتھیوں کے عزم کے مطابق ہر تین ماہ میں منظر عام پر آتی رہیں۔

یہ تو اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم و احسان اور اکابرین حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھریؒ' حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ' حضرت مولانا لال حسین اخترؒ' حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ' حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ' حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان صاحبؒ کے نظر انتخاب کو داد دینے کو دل چاہتا ہے کہ آپ نے حضرت مرشدی مولانا لدھیانویؒ کے ملکہ خاص اور عطائے ربانی کو بھانپ لیا اور اس "ہیرے" کی جوہری کی طرح قدر کی۔ اس قدر کا نتیجہ ہے کہ آج حضرت مولانا لدھیانویؒ کے قلم کی برکات کا اگر ایک طرف جنگ اخبار کے ذریعہ عالم دنیا میں ظہور ہو رہا ہے تو ختم نبوت کے موضوع پر بے شمار رسائل و کتب' بینات اور اقرأ ڈائجسٹ کے صفحات اختلاف امت اور صراط مستقیم سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ، ختم نبوت کے ماہ و سال اور دیگر بے شمار کتابوں کے ذریعہ علماء و مشائخ کا طبقہ خصوصاً اور ایک عالم عموماً فیض یاب ہو رہا ہے۔

"آپ کے مسائل اور ان کا حل" اگرچہ اخبار میں فتاوی کی ترتیب کے مطابق شائع نہیں ہوتے بلکہ قارئین کے خطوط اور سوالات کی اہمیت کے مطابق شائع کئے جاتے ہیں لیکن کتاب کی ترتیب و تدوین کے موقع پر فتاوی کی ترتیب ملحوظ رکھی گئی ہے اس لحاظ سے پہلی جلد عقائد سے متعلق تھی اس میں زیادہ تر جنگ اخبار میں شائع شدہ مسائل کو شامل کیا گیا لیکن بعض ضروری عقائد کے مسائل پر مولانا کے جو کتابچے تھے وہ بھی شامل کر دیئے گئے تاکہ عقائد کے تمام ابواب پر پہلی جلد مشتمل ہو دوسری جلد میں طہارت اور نماز کے مسائل ہیں جبکہ تیسری موجودہ جلد نماز' روزہ' زکوۃ اور تلاوت کلام پاک کے مسائل پر مشتمل ہے اگلی جلدیں جو ترتیب و تدوین کے مراحل میں ہیں' اس میں حج' نکاح' طلاق' شادی بیاہ' منگنی' رخصتی' مہر' نان و نفقہ' وراثت' شوہر' بیوی کے حقوق' والدین اور عزیز و اقارب کے حقوق' شوہروں کے بیوی پر مظالم اور حق تلفی' روزمرہ کے مسائل شامل کئے جائیں گے اندازہ ہے کہ انشاء اللہ العزیز حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا یہ علمی ذخیرہ موجودہ حالت میں تقریباً آٹھ نو جلدوں تک پھیل جائے گا جبکہ جنگ اخبار میں ہر ہفتہ مختلف موضوعات پر جو اضافہ ہوتا جا رہا ہے وہ بھی آئندہ اشاعتوں میں ضمیموں کی شکل میں شامل کیا جائے گا۔

اللہ رب العزت نے جس طرح اخبار کے اس سلسلے کو قبولیت سے نوازا اسی طرح حضرت والا کی یہ کتاب بھی دیگر کتابوں کی طرح بہت جلد مقبولیت کے درجہ پر پہنچی اور پاکستان میں اب تک ان جلدوں کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور ہندوستان سے بھی کئی ایڈیشنوں کی طباعت کی اطلاعات مل رہی ہیں۔ یہ کتاب ایک طرف اگر عوام الناس کو جو مشغولیت کی بنا پر علمائے کرام کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے' گھر بیٹھے مسائل سے آگاہ کرتی ہے تو دوسری طرف علماء کرام اور مفتیانِ عظام کو فتاوی نویسی کے وقت مرجع و ماخذ کا کام دیتی ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس کی مقبولیت میں اضافہ فرمائے اور ان کی مکمل تدوین کی جلد صورت پیدا فرمائیں۔

اس تیسری جلد کی تکمیل میں اللہ رب العزت کے شکر و احسان کے ساتھ مَن لَّم یَشکُرِ النَّاسَ لَم یَشکُرِ اللہَ کے پیش نظر محترم عزیزم میر شکیل الرحمٰن روزنامہ جنگ و دی نیوز' ڈاکٹر شبیر الدین' مولانا محمد نعیم امجد سلیمی' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا فضل حق' مولانا محمد رفیق' عبداللطیف طاہر' محمد وسیم غزالی' قاری ہلال احمد' محمد فیاض اور مظفر محمد علی کے شکر گزار ہیں کہ ان حضرات کی انتھک محنت سے یہ کتاب جلد منظر عام پر آئی اللہ تعالی تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے امت کیلئے اس کتاب کو نافع بنائے۔

محمد جمیل خان

فہرست

نماز تراویح

نفل نمازیں

سجدہ تلاوت

میت کے احکام

میت کے متفرق مسائل

قبروں کی زیارت

ایصال ثواب

قرآن کریم کی عظمت اور اس کی تلاوت

روزے کے مسائل

کن وجوہات کی بنا پر روزہ توڑ دینا جائز ہے کن سے نہیں

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے

رمضان میں (عورتوں کے) مخصوص ایام کے مسائل

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

قضا روزوں کا بیان

قضا روزوں کا فدیہ

روزہ توڑنے کا کفارہ

نفل، نذر اور منت کے روزے

اعتکاف کے مسائل

روزہ کے متفرق مسائل

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ کس پر فرض ہے

زکوٰۃ کا نصاب اور شرائط

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

کن لوگوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں
(مصارف زکوٰۃ)

پیداوار کا عشر

زکوۃ کے متفرق مسائل

صدقہ فطر

منت و صدقہ

نفلی صدقہ

نمازِ تراویح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمازِ تراویح

تراویح کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟

س..... تراویح کی ابتدا کہاں سے ہوئی؟ کیا بیس رکعت نماز تراویح پڑھنا ہی افضل ہے؟
ج..... تراویح کی ابتدا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اندیشہ سے کہ یہ فرض نہ ہو جائیں تین دن سے زیادہ جماعت نہیں کرائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرداً فرداً پڑھا کرتے تھے اور کبھی دو دو چار چار آدمی جماعت کر لیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے عام جماعت کا رواج ہوا اور اس وقت سے تراویح کی بیس ہی رکعات چلی آرہی ہیں، اور بیس رکعت ہی سنت موکدہ ہیں۔

روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

س..... روزہ اور تراویح کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کیا روزہ رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ تراویح پڑھی جائے؟
ج..... رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں دن کی عبادت روزہ ہے اور رات کی عبادت تراویح۔ اور حدیث شریف میں دونوں کو ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔
چنانچہ ارشاد ہے:

جعل اللّٰہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلہ تطوعاً۔

(مشکوٰۃ ص ۱۷۳)

"اللہ تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کے روزہ کو فرض کیا ہے اور اس میں رات کے قیام کو نفلی عبادت بنایا ہے۔"

اس لئے دونوں عبادتیں کرنا ضروری ہیں۔ روزہ فرض ہے اور تراویح سنت موکدہ ہے۔

کیا غیر رمضان میں تراویح تہجد کی نماز کو کہا گیا ہے؟

س...... کیا غیر رمضان میں تراویح تہجد کی نماز کو کہا گیا ہے؟ اور یہ کہ تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں؟ قرآن وحدیث کے حوالے سے جواب دیجئے۔

ج...... تہجد الگ نماز ہے جو کہ رمضان اور غیر رمضان دونوں میں مسنون ہے۔ تراویح صرف رمضان مبارک کی عبادت ہے، تہجد اور تراویح کو ایک نماز نہیں کہا جاسکتا، تہجد کی رکعات چار سے بارہ تک ہیں درمیانہ درجہ آٹھ رکعات ہیں اس لئے آٹھ رکعتوں کو ترجیح دی گئی ہے۔

جو شخص روزہ کی طاقت نہ رکھتا ہو، وہ بھی تراویح پڑھے

س...... اگر کوئی شخص بوجہ بیماری رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ کیا کرے؟ نیز یہ بھی فرمایئے کہ ایسے شخص کی تراویح کا کیا بنے گا، وہ تراویح پڑھے گا یا نہیں؟

ج...... جو شخص بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ تندرست ہونے کے بعد روزوں کی قضا رکھ لے اور اگر بیماری ایسی ہو کہ اس سے اچھا ہونے کی امید نہیں تو ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار فدیہ دے دیا کرے۔ اور تراویح پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے تراویح ضرور پڑھنی چاہئے۔ تراویح مستقل عبادت ہے یہ نہیں کہ جو روزہ رکھے وہی تراویح پڑھے۔

تراویح کی جماعت کرانا کیسا ہے؟

س...... تراویح با جماعت پڑھنا کیسا ہے؟ اگر کسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جائے، تو کچھ گناہ تو نہیں؟

ج...... رمضان شریف میں مسجد میں تراویح کی نماز ہونا سنت کفایہ ہے اگر کوئی مسجد تراویح کی جماعت سے خالی رہے گی تو سارے محلے والے گنہگار ہوں گے۔

وتر اور تراویح کا ثبوت

س..... ہمارے گاؤں میں کچھ اہلحدیث حضرات موجود ہیں جو آئے دن نمازیوں میں واویلا کرتے رہتے ہیں کہ وتر اور تراویح کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں کہیں بھی بیس کا ذکر نہیں۔ بیس تراویح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایجاد کردہ ہے۔ لہٰذا ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے ہم نے آج تک بیس تراویح ہی پڑھی اور پڑھائی ہیں، جبکہ ہمارا دعویٰ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہیں ہو سکتا؟

ج..... اہلحدیث حضرات کے بعض مسائل شاذ ہیں جن میں وہ پوری امت مسلمہ سے کٹ گئے ہیں۔ ان میں سے ایک تین طلاق کا مسئلہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے لے کر جمہور امت اور ائمہ اربعہ کا مسلک ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں تین ہی شمار ہوں گی، لیکن شیعہ اور اہلحدیث کو اس مسئلہ میں امت مسلمہ سے اختلاف ہے، دوسرا مسئلہ بیس تراویح کا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے آج تک مساجد میں بیس تراویح پڑھی جارہی ہیں اور تمام ائمہ کم سے کم بیس تراویح پر متفق ہیں۔ جبکہ اہلحدیث کو اس سے اختلاف ہے۔

آٹھ تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

س..... اب جبکہ رمضان کا مہینہ ہے اور رمضان میں تراویح بھی پڑھی جاتی ہیں ہمارے گھر والے کہتے ہیں کہ تراویح بیس سے کم نہیں پڑھنی چاہئیں، جبکہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ تراویح آٹھ بھی جائز ہیں اور بارہ بھی جائز ہیں۔ اب آپ ہی بتائیں کہ کیا آٹھ تراویح پڑھنا جائز ہیں یا کہ نہیں؟

ج..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت سے آج تک بیس ہی تراویح چلی آتی ہیں اور اس مسئلہ میں کسی امام مجتہد کا بھی اختلاف نہیں۔ سب بیس ہی کے قائل ہیں۔ البتہ اہلحدیث حضرات آٹھ پڑھتے ہیں، پس جو شخص اس مسلک کا ہو وہ تو آٹھ پڑھ لیا کرے، مگر باقی مسلمانوں کے لئے آٹھ پڑھنا درست نہیں ورنہ سنت مؤکدہ کے تارک ہوں گے اور ترک سنت کی عادت ڈال لینا گناہ ہے۔

تراویح کے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر اعتراض غلط ہے

س..... نماز تراویح شریعت کے مطابق سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے لیکن مجھے جناب جسٹس قدیر الدین احمد صاحب (ریٹائرڈ) کے ایک مضمون بعنوان "دور حاضر اور اجتہاد" مورخہ ۸۵-۷-۲ نوائے وقت کراچی میں پڑھ کر حیرانی ہوئی کہ نماز تراویح کا آغاز ایک اجتہاد کے تحت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ اگر یہ درست ہے تو آپ بتائیں کہ نماز تراویح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہوئی؟

ج...... نماز تراویح کو اجتہاد کہنا جسٹس صاحب کا "غلط اجتہاد" ہے۔ نماز تراویح کی ترغیب خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اور تراویح کا جماعت سے ادا کرنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ مگر اس اندیشہ کی وجہ سے کہ کہیں یہ امت پر فرض نہ ہو جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کا اہتمام ترک فرما دیا۔ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں چونکہ یہ اندیشہ باقی نہیں رہا تھا اس لئے آپ نے اس سنت " جماعت " کو دوبارہ جاری کر دیا۔

علاوہ ازیں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی اقتدا کا لازم ہونا شریعت کا ایک مستقل اصول ہے۔ اگر بالفرض تراویح کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجتہاد ہی سے جاری کی ہوتی تو چونکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو بالاجماع قبول کر لیا اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا۔ اس لئے بعد کے کسی شخص کیلئے اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم اور سنت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی گنجائش نہیں رہی، یہی وجہ ہے کہ اہل حق میں سے کوئی ایک بھی تراویح کے سنت ہونے کا منکر نہیں۔

بیس تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے

س...... بیس تراویح کا ثبوت صحیح حدیث سے بحوالہ تحریر فرمائیں؟

ج...... موطا امام مالک " باب ماجاء فی قیام رمضان میں یزید بن رومان " سے روایت ہے

كان يقومون في زمان عمر بن الخطاب في رمضان بثلث وعشرين ركعة

اور امام بیہقیؒ (۲۔ ۴۹۶) نے حضرت سائب بن یزید صحابیؓ سے بھی بسند صحیح یہ حدیث نقل کی ہے۔ (نصب الرایہ ص ۱۵۴، ج ۲)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے سے بیس تراویح کا معمول چلا آتا ہے۔ اور یہی نصاب خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک محبوب و پسندیدہ ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، خصوصاً حضرات خلفائے راشدین کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں ہو سکتی کہ وہ دین کے کسی معاملے میں کسی ایسی بات پر بھی متفق ہو سکتے تھے جو منشائے خداوندی اور منشائے نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو۔ حضرت حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:۔

ومعنی اجماع کہ بر زبان علماء دین شنیدہ باشی ایں نیست کہ ہمہ مجتہدین لا یشذ فرد در عصر واحد بر مسئلۂ اتفاق کنند۔ زیرا کہ ایں صورتے ست غیر واقع بل غیر ممکن عادی، بلکہ معنی اجماع حکم خلیفہ است بچیزے بعد مشاورہ ذوی الرائی یا بغیر آں۔ ونفاذ آن حکم تا آنکہ شائع شد ودر عالم ممکن گشت۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی، الحدیث۔

(ازالۃ الخفاء۔ صفحہ ۳۶)

" اجماع کا لفظ تم نے علماء دین کی زبان سے سنا ہو گا اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی زمانے میں تمام مجتہدین کسی مسئلہ پر اتفاق کریں۔ بایں طور کہ ایک بھی خارج نہ ہو، اس لئے کہ یہ صورت نہ صرف یہ کہ واقع نہیں بلکہ عادتاً ممکن بھی نہیں۔ بلکہ اجماع کا مطلب یہ ہے کہ خلیفہ ذورائے حضرات کے مشورہ سے یا بغیر مشورہ کے کسی چیز کا حکم کرے اور اسے نافذ کرے یہاں تک کہ وہ شائع ہو جائے اور جہان میں مستحکم ہو جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "لازم پکڑو میری سنت کو اور میرے بعد کے خلفائے راشدین کی سنت کو۔ "

آپ غور فرمائیں گے تو بیس تراویح کے مسئلہ میں یہی صورت پیش آئی کہ خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امت کو بیس تراویح پر جمع کیا اور مسلمانوں نے اس کا التزام کیا، یہاں تک کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے الفاظ میں " شائع شد ودر عالم ممکن گشت " یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے بیس تراویح کو بجا طور پر " اجماع " سے تعبیر کیا ہے۔

ملک العلماء کاسانیؒ فرماتے ہیں:

ان عمر رضی اللہ عنہ جمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شہر رمضان علی ابی بن کعب فصلی بھم فی کل لیلۃ عشر ین رکعۃ ولم ینکر علیہ احد فیکون اجماعاً منھم علی ذالک

(بدائع الصنائع ص ۲۸۸۔ ج ۱۔ مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو ماہ رمضان میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا پر جمع کیا۔ وہ ان کو ہر رات بیس رکعتیں پڑھاتے تھے اور اس پر کسی نے نکیر نہیں کی، پس یہ ان کی جانب سے بیس تراویح پر اجماع ہوا۔ "

اور موفق ابن قدامہ الحنبلی ' المغنی (ج ا۔ ص ۸۰۳) میں فرماتے ہیں "وھذا کالاجماع" اور یہی وجہ ہے کہ ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل) بیس تراویح پر متفق ہیں۔ جیسا کہ ان کی کتب فقہ سے واضح ہے۔ ائمہ اربعہ کا اتفاق بجائے خود اس بات کی دلیل ہے کہ بیس تراویح کا مسئلہ سلف سے تواتر کے ساتھ منقول چلا آتا ہے۔ اس ناکارہ کی ناقص رائے یہ ہے کہ جو مسائل خلفائے راشدین سے تواتر کے ساتھ منقول ہوں اور جب سے اب تک انہیں امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وسلام) کے تعامل کی حیثیت حاصل ہو ان کا ثبوت کسی دلیل و برہان کا محتاج نہیں۔ بلکہ ان کی نقل متواتر اور تعامل مسلسل ہی سو ثبوت کا ایک ثبوت ہے

آفتاب آمد دلیل آفتاب

بیس رکعت تراویح کے عین سنت ہونے کی شافی علمی بحث

س...... ہمارے ایک دوست کہتے ہیں کہ تراویح کی آٹھ رکعتیں ہی سنت ہیں۔ کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب دریافت کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ رمضان وغیر رمضان میں آٹھ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت تراویح اور وتر پڑھائے۔

اس کے خلاف جو روایت بیس رکعت پڑھنے کی نقل کی جاتی ہے وہ بالاتفاق ضعیف ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی گیارہ رکعت ہی کا حکم دیا تھا' جیسا کہ موطا امام مالک میں سائب بن یزیدؓ سے مروی ہے۔ اور اس کے خلاف بیس کی جو روایت ہے اول تو صحیح نہیں اور اگر صحیح بھی ہو تو ہو سکتا ہے کہ پہلے انہوں نے بیس پڑھنے کا حکم دیا ہو پھر جب معلوم ہوا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت پڑھیں تو سنت کے مطابق آٹھ پڑھنے کا حکم دے دیا ہو...... بہرحال آٹھ رکعت تراویح ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کی سنت ہے۔ جو لوگ بیس رکعت پڑھتے ہیں وہ خلاف سنت کرتے ہیں۔ آپ فرمائیں کہ ہمارے دوست کی یہ بات کہاں تک درست ہے؟

ج...... آپ کے دوست نے اپنے موقف کی وضاحت کر دی ہے' میں اپنے موقف کی وضاحت کئے دیتا ہوں ان میں کون سا موقف صحیح ہے؟ اس کا فیصلہ خود کیجئے............ اس تحریر کو چار حصوں پر تقسیم کرتا ہوں۔۔

(۱) .... تراویح عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں۔
(۲) .... تراویح عہد فاروقی (رضی اللہ عنہ) میں۔
(۳) .... تراویح صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعینؒ کے دور میں۔
(۴) .... تراویح ائمہ اربعہؒ کے نزدیک۔

۱۔ تراویح عہد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں قیام رمضان کی ترغیب دی ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم فیہ بعزیمۃ فیقول من قام رمضان ایماناً واحتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ۔ فتوفی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والامر علی ذالک ثم کان الامر علی ذالک فی خلافۃ ابی بکر وصدراً من خلافۃ عمر۔

(جامع الاصول ص ۴۳۹ ۔ ج ۹ بروایت بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، موطا)

"یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کی ترغیب دیتے تھے بغیر اس کے کہ قطعیت کے ساتھ حکم دیں۔ چنانچہ فرماتے تھے، جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت رکھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوگئے۔ چنانچہ یہ معاملہ اسی حالت پر رہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی یہی صورتحال رہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں بھی۔

۱۔ ۔ ۔ ۔ ۔ درحدیث میں ہے۔

ان اللّٰہ فرض صیام رمضان وسننت لکم قیامہ فمن صامہ وقامہ ایماناً واحتساباً خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ۔

(جامع الاصول ص ۴۴۱ ۔ ج ۹، بروایت نسائی)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کا روزہ فرض کیا ہے۔ اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے۔ پس جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے اس کا صیام وقیام کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسا کہ جس دن اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی متعدد احادیث سے ثابت ہے، مثلاً

۱۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا، جس میں تین رات میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے۔ پہلی رات تہائی رات تک، دوسری رات آدھی رات تک، تیسری رات سحر تک۔

(صحیح بخاری ص ۲۶۹۔ ج ۱)

۲۔ حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ، جس میں ۲۳ ویں رات میں تہائی رات تک، ۲۵ ویں میں آدھی رات تک اور ۲۷ ویں شب میں اول فجر تک قیام کا ذکر ہے۔

(جامع الاصول ص ۱۲۰، ج ۷۔ بروایت ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

۳۔ حدیث نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، اس کا مضمون بعینہ حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ کا ہے۔
(نسائی ص ۲۳۸۔ ج ۱)

۴۔ حدیث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، اس میں صرف ایک رات کا ذکر ہے۔
(جامع الاصول ص ۱۱۹۔ ج ۷، بروایت بخاری و مسلم، ابوداؤد، نسائی)

۵۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ، اس میں بھی صرف ایک رات کا ذکر ہے۔
(صحیح مسلم ص ۳۵۲۔ ج ۱)

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جماعت پر مداومت نہیں فرمائی اور اس اندیشہ کا اظہار فرمایا کہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے، اور اپنے طور پر گھروں میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

(حدیث زید بن ثابت وغیرہ)

رمضان المبارک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجاہدہ بہت بڑھ جاتا تھا۔ خصوصاً عشرہ اخیرہ میں تو پوری رات کا قیام معمول تھا، ایک ضعیف روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

(فیض القدیر شرح جامع صغیر۔ ص ۱۳۲، ج ۵۔ وفیہ عبدالباقی بن قانع، قال الدارقطنی یخطئ کثیرا)

تاہم کسی صحیح روایت میں یہ نہیں آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں جو تراویح کی جماعت کرائی اس میں کتنی رکعات پڑھائیں؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے صرف ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعت اور وتر پڑھائے۔

(موارد الظمآن ص ۲۳۰ قیام اللیل مروزی ص ۱۵۷ مکتبہ سبحانیہ مجمع الزوائد ص ۱۷۲ ج ۳ بروایت طبرانی و ابو یعلیٰ)

مگر اس روایت میں عیسیٰ بن جاریہ متفرد ہے، جو اہل حدیث کے نزدیک ضعیف اور مجروح ہے۔ جرح و تعدیل کے امام یحییٰ ابن معین اس کے بارے میں فرماتے ہیں "لیس بذاک" یعنی وہ قوی نہیں، نیز فرماتے ہیں "عنده منا کیر" یعنی اس کے پاس متعدد منکر روایتیں ہیں۔ امام ابو داؤد اور امام نسائی نے اسے "منکر الحدیث" کہا ہے۔ امام نسائی نے اس کو متروک بھی بتایا ہے۔ ساجی و عقیلی نے اسے ضعفاء میں ذکر کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ "اس کی حدیثیں محفوظ نہیں۔"

(تہذیب التہذیب ص ۲۰۷ ج ۸۔ میزان الاعتدال ص ۳۱۱ ج ۳)

خلاصہ یہ کہ یہ راوی اس روایت میں متفرد بھی ہے۔ اور ضعیف بھی اس لئے یہ روایت منکر ہے اور پھر اس روایت میں صرف ایک رات کا واقعہ مذکور ہے۔ جبکہ یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے ان آٹھ رکعتوں سے پہلے یا بعد میں تنہا بھی کچھ رکعتیں پڑھی ہوں جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے۔

(مجمع الزوائد ص ۱۷۳ ج ۳۔ بروایت طبرانی، وقال رجالہ رجال الصحیح)

دوسری روایت مصنف ابن ابی شیبہ (ص ۳۹۴ ج ۲۔ نیز سنن کبریٰ بیہقی ص ۴۹۲ ج ۲۔ مجمع الزوائد ص ۱۷۲ ج ۳) میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔" مگر اس کی سند میں ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان راوی کمزور ہے، اس لئے یہ روایت سند کے لحاظ سے صحیح نہیں، مگر جیسا کہ آگے معلوم ہو گا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں امت کا تعامل اسی کے مطابق ہوا۔

تیسری حدیث ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہے جس کا سوال میں حوالہ دیا گیا ہے، مگر اس میں تراویح کا ذکر نہیں۔ بلکہ اس نماز کا ذکر ہے جو رمضان اور غیر رمضان میں ہمیشہ پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے رکعات تراویح کے تعین میں اس سے بھی مدد نہیں ملتی۔

چنانچہ علامہ شوکانی نیل الاوطار میں لکھتے ہیں۔

والحاصل ان الذی دلت علیه احادیث الباب وما یشابهها هو

مشروعية القيام فی رمضان والصلوة فيه جماعة وفرادیٰ فقصر الصلوة المسماة بالتراويح علی عدد معين وتخصيصها بقراة مخصوصة لم يرد به سنة۔ (نیل الاوطار ص ۶۴ ج ۳)

"حاصل یہ کہ اس باب کی حدیثیں اور ان کے مشابہ حدیثیں جس بات پر دلالت کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ رمضان میں قیام کرنا اور با جماعت یا اکیلے نماز پڑھنا مشروع ہے۔ پس تراویح کو کسی خاص عدد میں منحصر کر دینا' اور اس میں خاص مقدار قرات مقرر کرنا ایسی بات ہے جو سنت میں وارد نہیں ہوئی۔"

۲۔ تراویح عہد فاروقی (رضی اللہ عنہ) میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تراویح کی باقاعدہ جماعت کا اہتمام نہیں تھا' بلکہ لوگ تنہا یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں کی شکل میں پڑھا کرتے تھے۔ سب سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک امام پر جمع کیا۔

(صحیح بخاری ص ۲۶۹' ج ۱۔ باب فضل من قام رمضان)

اور یہ خلافت فاروقیؓ کے دوسرے سال یعنی ۱۴ھ کا واقعہ ہے۔

(تاریخ الخلفاء' ص ۱۲۱۔ تاریخ ابن اثیر' ص ۱۸۹' ج ۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی تھیں' اس کا ذکر حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ حضرت سائب سے اس حدیث کو تین شاگرد نقل کرتے ہیں (۱) حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب۔ (۲) یزید بن خصیفہ۔ (۳) محمد بن یوسف...... ان تینوں کی روایت کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ حارث بن عبدالرحمٰن کی روایت علامہ عینیؒ نے شرح بخاری میں حافظ ابن عبدالبر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

قال ابن عبدالبر وروی الحارث بن عبدالرحمن بن ابی ذباب عن السائب بن يزيد قال كان القيام علی عهد عمر بثلاث وعشرين ركعة قال ابن عبدالبر هذا محمول علی ان الثلاث للوتر۔

(عمدۃ القاری ص ۱۲۷' ج ۱۱)

"ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ حارث بن عبدالرحمن بن ابی ذباب نے حضرت سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ۲۳ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ ان میں ۲۰ تراویح کی اور تین رکعتیں وتر کی ہوتی تھیں۔"

۲۔ حضرت سائب کے دوسرے راوی یزید بن خصیفہ کے تین شاگرد ہیں۔ ابن ابی ذئب، محمد بن جعفر اور امام مالک..... اور یہ تینوں بالاتفاق بیس رکعتیں روایت کرتے ہیں

الف۔ ابن ابی ذئب کی روایت امام بیہقیؒ کی سنن کبریٰ میں درج ذیل سند کے ساتھ مروی ہے۔

اخبرنا ابو عبداللّٰہ الحسین بن محمد الحسین بن فنجویہ الدینوری. بالدامغان. ثنا احمد بن محمد بن اسحاق السنی، انبأنا عبداللّٰہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی ثنا علی بن الجعد انبانا ابن ابی ذئب عن یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عہد عمر بن الخطاب رضی اللّٰہ عنہ فی شہر رمضان بعشرین رکعۃ. قال وکانوا یقرؤن بالمئین وکانوا یتوکؤن علی عصیہم فی عہد عثمان بن عفان رضی اللّٰہ عنہ من شدۃ القیام۔

(سنن کبریٰ، ص ۴۹۶، ج ۲)

"یعنی ابن ابی ذئب یزید بن خصیفہ سے اور وہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان میں لوگ بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں شدت قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگاتے تھے۔"

اس کی سند کو امام نوویؒ، امام عراقیؒ اور حافظ سیوطیؒ نے صحیح کہا ہے۔

(آثار السنن، ص ۲۵۱ طبع مکتبہ امدادیہ ملتان۔ تحفۃ الاحوذی، ص ۷۵، ج ۲)

ب۔ محمد بن جعفر کی روایت امام بیہقی کی دوسری کتاب معرفۃ السنن والآثار میں حسب ذیل سند سے مروی ہے۔

اخبرنا ابوطاھر الفقیہ ثنا ابوعثمان البصری ثنا ابواحمد محمد بن عبدالوھاب ثنا خالد بن مخلد ثنا محمد بن جعفر حدثنی یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید قال کنا نقوم فی زمن عمر بن الخطاب بعشرین رکعۃ والوتر۔

(نصب الرایہ ص ۱۵۴، ج ۲)

"یعنی محمد بن جعفر یزید بن خصیفہ سے اور وہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعت اور وتر پڑھا کرتے تھے۔"

اس کی سند کو امام نووی نے خلاصہ میں، علامہ سبکی نے شرح منہاج میں اور علامہ علی قاری نے شرح موطا میں صحیح کہا ہے۔

(آثار السنن ص ۵۴، ج ۲ تحفۃ الاحوذی ص ۷۵، ج ۲)

ج۔ یزید بن خصیفہ سے امام مالک کی روایت حافظ نے فتح الباری میں علامہ شوکانی نے نیل الاوطار میں ذکر کی ہے۔

حافظ لکھتے ہیں۔

وروی مالک من طریق یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید عشرین رکعۃ۔

(فتح الباری ص ۲۵۳، ج ۴، مطبوعہ لاہور)

" اور امام مالک نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے حضرت سائب بن یزید سے بیس رکعتیں نقل کی ہیں۔"

اور علامہ شوکانی لکھتے ہیں۔

وفی الموطا من طریق یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید انھا عشرین رکعۃ

(نیل الاوطار ص ۵۳، ج ۳، مطبوعہ عثمانیہ مصر ۱۳۵۷ھ)

"مالک عن یزید بن خصیفہ عن السائب بن یزیدؓ کی سند بعینہٖ صحیح بخاری (ص ۳۱۲ ' ج ۱) پر موجود ہے لیکن یہ روایت مجھے موطا کے موجودہ نسخہ میں نہیں ملی۔ ممکن ہے کہ موطا کے کسی نسخہ میں حافظؒ کی نظر سے گزری ہو۔ یا غیر موطا میں ہو اور علامہ شوکانیؒ کا "وفی الموطا" کہنا سہو کی بنا پر ہو فلیفتش۔

۳۔ حضرت سائب رضی اللہ عنہ کے تیسرے شاگرد محمد بن یوسف کی روایت میں ان کے شاگردوں کے درمیان اختلاف ہوا ہے چنانچہ:

الف۔ امام مالکؒ وغیرہ کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابیؓ اور تمیم داری کو گیارہ رکعتیں پڑھانے کا حکم دیا تھا جیسا کہ موطا امام مالکؒ میں ہے۔

(موطا امام مالکؒ ص ۹۸ مطبوعہ نور محمد کراچی)

ب۔ ابن اسحاق ان سے تیرہ کی روایت نقل کرتے ہیں۔

(فتح الباری ص ۲۵۴ ' ج ۴)

ج۔ اور داؤد بن قیس اور دیگر حضرات ان سے اکیس رکعتیں نقل کرتے ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق ص ۲۶۰ ' ج ۴)

اس تفصیل سے معلوم ہو جاتا ہے کہ حضرت سائب کے دو شاگرد حارث اور یزید بن خصیفہ اور یزید کے تینوں شاگرد متفق اللفظ ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعات پر لوگوں کو جمع کیا تھا۔ جبکہ محمد بن یوسف کی روایت مضطرب ہے۔ بعض ان سے گیارہ نقل کرتے ہیں 'بعض تیرہ اور بعض اکیس۔ اصول حدیث کے قاعدے سے مضطرب حدیث حجت نہیں ' لہٰذا حضرت سائب رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث وہی ہے جو حارث اور یزید بن خصیفہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے۔ اور اگر محمد بن یوسف کی مضطرب اور مشکوک روایت کو کسی درجہ میں قابل لحاظ سمجھا جائے تو دونوں کے درمیان تطبیق کی وہی صورت متعین ہے جو امام بیہقیؒ نے ذکر کی ہے۔ کہ گیارہ پر چند روز عمل رہا' پھر بیس پر عمل کا استقرار ہوا۔ چنانچہ امام بیہقی دونوں روایتوں کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

ویمکن الجمع بین الروایتین۔ فانھم کانوا یقومون باحدی عشرۃ ثم کانوا یقومون بعشرین و یوترون بثلاث

(سنن کبریٰ ص ۴۹۶ ' ج ۲)

"یعنی دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے کیونکہ وہ لوگ پہلے گیارہ پڑھتے تھے اس کے بعد بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھنے لگے۔"

امام بیہقیؒ کا یہ ارشاد کہ عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں صحابہ کا آخری عمل، جس پر استقرار ہوا، بیس تراویح تھا اس پر متعدد شواہد و قرائن موجود ہیں۔

اول۔ امام مالکؒ جو محمد بن یوسف سے گیارہ کی روایت نقل کرتے ہیں، خود ان کا اپنا مسلک بیس یا چھتیس تراویح کا ہے۔ جیسا کہ چوتھی بحث میں آئے گا۔ اس سے واضح ہے کہ یہ روایت خود امام مالکؒ کے نزدیک بھی مختار اور پسندیدہ نہیں۔

دوم۔ ابن اسحاق جو محمد بن یوسف سے تیرہ کی روایت نقل کرتے ہیں وہ بھی بیس کی روایت کو اثبت کہتے ہیں، چنانچہ علامہ شوکانیؒ نے بیس والی روایت کے ذیل میں ان کا قول نقل کیا ہے۔

قال ابن اسحاق وھذا اثبت ما سمعت فی ذالک

(شوکانی، نیل الاوطار ص ۵۳، ج ۳)

"ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رکعات تراویح کی تعداد کے بارے میں، میں نے جو کچھ سنا اس میں سب سے زیادہ ثابت یہی تعداد ہے۔"

سوم۔ یہ کہ محمد بن یوسف کی گیارہ والی روایت کی تائید میں دوسری کوئی اور روایت موجود نہیں۔ جبکہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی بیس والی روایت کی تائید میں دیگر متعدد روایتیں بھی موجود ہیں۔ چنانچہ

۱۔ یزید بن رومان کی روایت ہے کہ

کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ

(موطا امام مالکؒ ص ۹۸، مطبوعہ نور محمد کراچی، سنن کبریٰ ص ۴۹۶، ج ۲، قیام اللیل ۹۱ مطبع جدید ص ۱۵۷)

"لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ۲۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔" (بیس تراویح اور تین وتر)

یہ روایت سند کے لحاظ سے نہایت قوی ہے مگر مرسل ہے۔ کیونکہ یزید بن رومان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا، تاہم حدیث مرسل (جبکہ ثقہ اور لائق اعتماد سند سے مروی ہو) امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام احمدؒ اور جمہور علماء کے نزدیک مطلقاً حجت ہے۔ البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک

حدیث مرسل کے حجت ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ اس کی تائید کسی دوسری مسند یا مرسل سے ہوئی ہو۔ چونکہ یزید بن رومان کی زیر بحث روایت کی تائید میں دیگر متعدد روایات موجود ہیں اس لئے یہ باتفاق اہل علم حجت ہے۔

یہ بحث تو عام مراسیل باب میں تھی۔ موطا کے مراسیل کے بارے میں اہلحدیث کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ سب صحیح ہیں۔

چنانچہ امام السند شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں۔

" قال الشافعی اصح الکتب بعد کتاب اللہ موطا مالک واتفق اھل الحدیث علی ان جمیع مالیہ صحیح علی رای مالک ومن وافقہ واما علی رای غیرہ فلیس فیہ مرسل ولا منقطع الا قد اتصل السند بہ من طرق اخری فلا جرم انہا صحیحۃ من ھذا الوجہ وقد صنف فی زمان مالک موطات کثیرۃ فی تخریج احادیثہ ووصل منقطعہ مثل کتاب ابن ابی ذئب و ابن عیینۃ والثوری ومعمر۔ "

(حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۳۳ ج ۱ مطبوعہ منیریہ)

" امام شافعیؒ نے فرمایا کہ کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب موطا امام مالکؒ ہے۔ اور اہلحدیث کا اس پر اتفاق ہے کہ اس میں جتنی روایتیں ہیں وہ سب امام مالکؒ اور ان کے موافقین کی رائے پر صحیح ہیں۔ اور دوسروں کی رائے پر اس میں کوئی مرسل اور منقطع روایت ایسی نہیں کہ دوسرے طریقوں سے اس کی سند متصل نہ ہو۔ پس اس لحاظ سے وہ سب کی سب صحیح ہیں اور امام مالکؒ کے زمانہ میں موطا کی حدیثوں کی تخریج کے لئے اور اس کے منقطع کو متصل ثابت کرنے کیلئے بہت سے موطا تصنیف ہوئے ' جیسے ابن ابی ذئب ' ابن عیینہ ' ثوری اور معمر کی کتابیں۔ "

اور پھر بیس رکعات پر اصل استدلال تو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے جس کے " صحیح " ہونے کی تصریح گزر چکی ہے..... اور یزید بن رومان کی روایت بطور تائید ذکر کی گئی ہے۔

۲۔ یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت ہے کہ

ان عمر بن الخطاب امر رجلاً ان یصلی بھم عشرین رکعة

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔"

یہ روایت بھی سنداً قوی مگر مرسل ہے۔

۳۔ عبدالعزیز بن رفیع کی روایت ہے۔

کان ابی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة و یوتر بثلاث

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لوگوں کو مدینہ میں رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔"

یہ روایت بھی مرسل ہے۔

۴۔ محمد بن کعب قرظی کی روایت ہے کہ

کان الناس یصلون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان عشرین رکعة یطیلون فیھا القراءة و یوترون بثلاث۔

(قیام اللیل ص ۹۱۔ طبع جدید ص ۱۵۷)

"لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان المبارک میں بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔ ان میں طویل قرات کرتے اور تین وتر پڑھتے تھے۔"

یہ روایت بھی مرسل ہے اور قیام اللیل میں اس کی سند نہیں ذکر کی گئی۔

۵۔ کنز العمال میں خود حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ :

ان عمر بن الخطاب امره ان يصلي بالليل في رمضان فقال ان الناس يصومون النهار ولا يحسنون ان يقرأوا فلو قرات عليهم بالليل. فقال يا امير المومنين هذا شئ لم يكن. فقال قد علمت ولكنه حسن. فصلى بهم عشرين ركعة

(کنز العمال طبع جدید بیروت ص ۴۰۹، ج ۸، حدیث ۲۳۴۷۱)

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو رات کے وقت نماز پڑھایا کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں مگر خوب اچھا پڑھنا نہیں جانتے۔ پس کاش! تم رات میں ان کو قرآن سناتے۔ اُبی نے عرض کیا یا امیر المؤمنین یہ ایک ایسی چیز ہے جو پہلے نہیں ہوئی۔ فرمایا یہ تو مجھے معلوم ہے لیکن یہ اچھی چیز ہے۔ چنانچہ اُبی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائیں۔"

چہارم۔ مندرجہ بالا روایات کی روشنی میں اہل علم اس کے قائل ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعات پر جمع کیا۔ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان سے موافقت کی۔ اس لئے یہ بہ منزلہ اجماع کے تھا۔ یہاں چند اکابر کے ارشادات ذکر کئے جاتے ہیں۔

امام ترمذیؒ لکھتے ہیں۔

واختلف اهل العلم في قيام رمضان فراى بعضهم ان يصلي احدى واربعين ركعة مع الوتر وهو قول اهل المدينة والعمل على هذا عندهم بالمدينة واكثر اهل العلم على ما روى عن علي وعمر وغيرهما من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي. وقال الشافعي وهكذا ادركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة

(سنن ترمذی، ص ۹۹ ج ۱)

"تراویح میں اہل علم کا اختلاف ہے، بعض وتر سمیت اکتالیس رکعت کے قائل ہیں۔ اہل مدینہ کا یہی قول ہے اور ان کے یہاں مدینہ طیبہ میں اسی پر عمل ہے اور اکثر اہل علم بیس رکعت کے قائل ہیں جو حضرت علی، حضرت عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک اور شافعی کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شہر مکہ مکرمہ میں لوگوں کو بیس رکعات ہی پڑھتے پایا ہے۔"

۲۔ علامہ زرقانی مالکی شرح موطا میں ابو الولید سلیمان بن خلف القرطبی الباجی المالکی (م ۴۹۴ھ) سے نقل کرتے ہیں۔

قال الباجی فأمرهم اولاً بتطویل القراة لانه افضل ثم ضعف الناس فامرهم بثلاث وعشرین فخفف من طول القراة واستدرک بعض الفضیلة بزیادة الرکعات

(شرح زرقانی علی الموطا ص ۲۳۹، ج ۱)

"باجی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلے ان کو تطویل قرات کا حکم دیا تھا کہ وہ افضل ہے۔ پھر لوگوں کا ضعف محسوس کیا تو تیئیس رکعات کا حکم دیا۔ چنانچہ طول قرأت میں کمی کی اور رکعات کے اضافہ کی فضیلت کی کچھ تلافی کی۔"

قال الباجی وکان الامر علی ذالک الی یوم الحرة فثقل علیهم القیام فنقصوا من القراة وزادوا الرکعات فجعلت ستاً وثلاثین غیر الشفع والوتر.

(زرقانی شرح موطا ص ۲۳۹، ج ۱)

"باجی کہتے ہیں کہ یوم حرہ تک بیس رکعات کا دستور رہا۔ پھر ان پر قیام بھاری ہوا تو قرأت میں کمی کر کے رکعات میں مزید اضافہ کر دیا گیا۔ اور وتر کے علاوہ ۳۶ رکعات ہو گئیں۔"

۳۔ علامہ زرقانی نے یہی بات حافظ ابن عبدالبر (۳۶۸ھ، ۴۶۳ھ) اور ابو مروان عبدالملک ابن حبیب القرطبی المالکی (م ۲۳۷ھ) سے نقل کی ہے۔

(زرقانی شرح موطا ص ۲۳۹، ج ۱)

۴۔ حافظ موفق الدین ابن قدامہ المقدسی الحنبلی (م ۶۲۰ھ) المغنی میں لکھتے ہیں۔

ولنا ان عمر رضی اللّٰہ عنہ لما جمع الناس علی ابی بن کعب کان یصلی لھم عشرین رکعۃ۔

"ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا تو وہ ان کو بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔"

اس سلسلہ کی روایات نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

وھذا کالاجماع۔

"اور یہ بمنزلہ اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہے۔"

پھر اہل مدینہ کے ۳۶ کے تعامل کو ذکر کر کے لکھتے ہیں۔

ثم لو ثبت ان اھل المدینۃ کلھم فعلوہ لکان ما فعلہ عمر واجمع علیہ الصحابۃ فی عصرہ اولی بالاتباع۔

قال بعض اھل العلم انما فعل ھذا اھل المدینۃ لانھم ارادوا مساواۃ اھل مکۃ فان اھل مکۃ یطوفون سبعاً بین کل ترویحتین فجعل اھل المدینۃ مکان کل سبع اربع رکعات وما کان علیہ اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اولی واحق۔

(ابن قدامہ المغنی مع الشرح الکبیر ص ۷۹۹ ج ۱)

"پھر اگر ثابت ہو کہ اہل مدینہ سب چھتیس رکعتیں پڑھتے تھے تب بھی جو کام حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا اور جس پر ان کے دور میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اجماع کیا اس کی پیروی اولیٰ ہوگی۔

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اہل مدینہ کا مقصود اس عمل سے اہل مکہ کی برابری کرنا تھا۔ کیونکہ اہل مکہ دو ترویحوں کے درمیان طواف کیا کرتے تھے۔ اہل مدینہ نے طواف کی جگہ دو ترویحوں کے درمیان چار رکعتیں مقرر کرلیں۔ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا جو معمول تھا وہی اولیٰ اور احق ہے۔"

۵۔ امام محی الدین نوویؒ (م۶۷۶ھ) شرح مہذب میں لکھتے ہیں ۔

واحتج اصحابنا بما رواه البیهقی وغیره بالاسناد الصحیح عن السائب بن یزید الصحابی رضی اللّٰہ عنہ قال کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة الحدیث

(المجموع شرح مہذب ص۳۲ ج۴)

"ہمارے اصحاب نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے جو امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حضرت سائب بن یزید صحابی رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان المبارک میں بیس رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔"

آگے یزید بن رومانؒ کی روایت ذکر کر کے امام بیہقیؒ کی تطبیق ذکر کی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر ذکر کر کے اہل مدینہ کے فعل کی وہی توجیہ کی ہے جو ابن قدامہؒ کی عبارت میں گزر چکی ہے۔

۶۔ علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی شافعی (م۹۲۳ھ) شرح بخاری میں لکھتے ہیں۔

وجمع البیهقی بینهما بانهم کانوا یقومون باحدی عشرة ثم قاموا بعشرین واوتروا بثلاث وقد عدوا ما وقع فی زمن عمر رضی الله عنه کالاجماع۔

(ارشاد الساری ص۲۲۶ ج۳)

"اور امام بیہقیؒ نے ان دونوں روایتوں کو اس طرح جمع کیا ہے کہ وہ پہلے گیارہ پڑھتے تھے پھر بیس تراویح اور تین وتر پڑھنے لگے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جو معمول جاری ہوا اسے علماء نے بمنزلہ اجماع کے شمار کیا ہے۔"

۷۔ علامہ شیخ منصور بن یونس بہوتی حنبلی (م ۱۰۴۶ھ) "کشف القناع عن متن الاقناع" میں لکھتے ہیں۔

وهي عشرون ركعة لما روى مالك عن يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون في زمن عمر في رمضان بثلاث وعشرين ركعة .... وهذا في مظنة الشهرة بحضرة الصحابة فكان اجماعاً.

(کشف القناع عن متن الاقناع ص ۳۹۲ ج ۱)

"تراویح بیس رکعت ہیں' چنانچہ امام مالکؒ نے یزید بن رومانؒ سے روایت کیا ہے کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں رمضان میں ۲۳ رکعتیں پڑھا کرتے تھے......
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی موجودگی میں بیس کا حکم دینا عام شہرت کا موقع تھا اس لئے یہ اجماع ہوا۔"

۸۔ مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ "حجۃ اللہ البالغہ" میں لکھتے ہیں۔

وزادت الصحابة ومن بعدهم في قيام رمضان ثلاثة اشياء الاجتماع له في مساجدهم وذالك لانه يفيد التيسير على خاصتهم وعامتهم واداؤه في اول الليل مع القول بان صلاة آخر الليل مشهودة وهي افضل كمانبه عمر رضي الله عنه لهذا التيسير الذي اشرنا اليه وعدده عشرون ركعة

(حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۸ ج ۲)

"اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد کے حضرات نے قیام رمضان میں تین چیزوں کا اضافہ کیا۔ (۱) اس کیلئے مساجد میں جمع ہونا۔ کیونکہ اس سے عام وخاص کو آسانی حاصل ہوتی ہے۔ (۲) اول شب میں ادا کرنا' باوجود اس بات کے قائل ہونے کے کہ آخر شب کی نماز میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے' اور وہ افضل ہے۔ جیسا کہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے اس پر متنبہ فرمایا مگر اول شب کا اختیار کرنا بھی اسی آسانی کے لئے تھا جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا۔ (۳) بیس رکعات کی تعداد۔"

۴۔ تراویح عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحؒ میں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح کا معمول شروع ہوا تو بعد میں کم از کم بیس کا معمول رہا۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحؒ سے زائد کی روایات تو مروی ہیں، لیکن کسی سے صرف آٹھ کی روایت نہیں۔

۱۔ حضرت سائب رضی اللہ عنہ کی روایت اوپر گزر چکی ہے۔ جس میں انہوں نے عہد فاروقیؓ میں بیس کا معمول ذکر کرتے ہوئے اسی سیاق میں عہد عثمانیؓ کا ذکر کیا ہے۔

۲۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جن کا وصال عہدِ عثمانی کے اواخر میں ہوا ہے وہ بھی بیس پڑھ کرتے تھے۔ (قیام اللیل، ص ۹۱ طبع جدید ۱۵۷)

(۳) عن ابی عبدالرحمن السلمی عن علی رضی اللّٰہ عنہ انہ دعا القراء فی رمضان فامر منھم رجلاً یصلی بالناس عشرین رکعۃ وکان علی یوتر بھم۔

(سنن کبریٰ بیہقی ص ۴۹۶، ج ۲)

"ابو عبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا، پس ان میں ایک شخص کو حکم دیا کہ بیس رکعتیں پڑھایا کرے اور وتر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود پڑھایا کرتے تھے۔"

اسکی سند میں حماد بن شعیب پر محدثین نے کلام کیا ہے، لیکن اس کے متعدد شواہد موجود ہیں۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی کی یہ روایت شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ رحؒ نے منہاج السنۃ میں ذکر کی ہے اور اس سے استدلال کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تراویح کو اپنے دور خلافت میں باقی رکھا۔

(منہاج السنۃ ص ۲۲۴، ج ۴)

حافظ ذہبیؒ نے المنتقیٰ مختصر منہاج السنۃ (المنتقیٰ ص ۵۴۲) میں حافظ ابن تیمیہؒ کے اس استدلال کو بلانکیر ذکر کیا ہے' اس سے واضح ہے کہ ان دونوں کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعات تراویح کا معمول جاری تھا۔

(۴) عن عمرو بن قیس عن ابی الحسناء ان علیاً امر رجلاً یصلی بھم فی رمضان عشرین رکعۃ

(مصنف ابن ابی شیبہ' ص ۳۹۳ ج ۲)

"عمرو بن قیس ابوالحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعتیں پڑھایا کرے۔"

(۵) عن ابی سعد البقال عن ابی الحسناء ان علی بن ابی طالب رضی اللّٰه عنه امر رجلاً ان یصلی بالناس خمس ترویحات عشرین رکعۃ وفی ھذا الاسناد ضعف

(سنن کبریٰ بیہقیؒ' ص ۴۹۵' ج ۲)

"ابوسعد بقال ابوالحسناء سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو پانچ ترویحے یعنی بیس رکعتیں پڑھایا کرے...... امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔"

علامہ ابن الترکمانی "الجوہر النقی" میں لکھتے ہیں کہ ظاہر تو یہ ہے کہ اس سند کا ضعف ابو سعد بقال کی وجہ سے ہے جو متکلم فیہ راوی ہے۔ لیکن مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں (جو اوپر ذکر کی گئی ہے) اس کا متابع موجود ہے جس سے اس کے ضعف کی تلافی ہو جاتی ہے۔

(ذیل سنن کبریٰ ص ۴۹۵' ج ۲)

(۶) عن شتیر بن شکل وکان من اصحاب علی رضی اللّٰه عنه انه کان یؤمھم فی شھر رمضان بعشرین رکعۃ ویوتر بثلاث

(سنن کبریٰ ص ۴۹۶' ج ۲ قیام اللیل ص ۹۱ طبع جدید ص ۱۵۷)

"شتیر بن شکل' جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے' رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔"

امام بیہقیؒ نے اس اثر کو نقل کر کے کہا ہے " وفی ذالک قوۃ " (اور اس میں قوت ہے) پھر اس کی تائید میں انہوں نے عبدالرحمٰن سلمی کا اثر ذکر کیا ہے جو اوپر گزر چکا ہے۔

(۷) عن ابی الخصیب قال کان یؤمنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة

(سنن کبریٰ ص ۴۹۶ ج ۲)

"ابوالخصیب کہتے ہیں کہ سعید بن غفلہ ہمیں رمضان میں نماز پڑھاتے تھے، پس پانچ ترویحے بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔"

قال النیموی واسنادہ حسن

(آثار السنن ص ۵۵ ج ۲ طبع ہند)

"علامہ نیموی فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔"

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کا شمار کبار تابعین میں ہے، انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لائے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی۔ کیونکہ مدینہ طیبہ اس دن پہنچے جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین ہوئی اس لئے صحابیت کے شرف سے مشرف نہ ہوسکے، بعد میں کوفہ میں رہائش اختیار کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے خاص اصحاب میں تھے۔ ۸۰ھ میں ایک سو تیس برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ (تقریب التہذیب ص ۱۴۱ ج ۱)

(۸) عن الحارث انه کان یؤم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعة ویوتر بثلاث ویقنت قبل الرکوع

(مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹۳ ج ۲)

"حارث رمضان میں لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے اور رکوع سے قبل قنوت پڑھتے تھے۔"

(۹) "قیام اللیل میں عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ، سعید بن الحسن اور عمران العبدی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیس راتیں بیس تراویح پڑھایا کرتے تھے اور آخری عشرہ میں ایک ترویحہ کا اضافہ کر دیتے تھے۔"

(قیام اللیل ص ۹۲، طبع جدید ص ۱۵۸)

حارث، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ (م ۹۶ھ) اور سعید بن ابی الحسن (م ۱۰۸ھ) تینوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

(۱۰) ابوالبختری بھی بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳ ج ۲)

(۱۱) علی بن ربیعہ، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں تھے، بیس تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳، ج ۲)

(۱۲) ابن ابی ملیکہ (م ۱۱۷ھ) بھی بیس تراویح پڑھاتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳، ج ۲)

(۱۳) حضرت عطا (م ۱۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو وتر سمیت ۲۳ رکعتیں پڑھتے ہوئے پایا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹۳، ج ۲)

(۱۴) موطا امام مالکؒ میں عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج (م ۱۱۷ھ) کی روایت ہے کہ میں نے لوگوں کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ رمضان میں کفار پر لعنت کرتے تھے۔ اور قاری آٹھ رکعتوں میں سورۃ بقرہ ختم کرتا تھا۔ اگر وہ بارہ رکعتوں میں سورۃ بقرہ ختم کرتا تو لوگ یہ محسوس کرتے کہ اس نے قرات میں تخفیف کی ہے۔ (موطا امام مالکؒ ص ۹۹)

اس روایت سے مقصود تو تراویح میں طول قرات کا بیان کرنا ہے لیکن روایت کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف آٹھ رکعات پر اکتفا نہیں کیا جاتا تھا۔

خلاصہ یہ کہ جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت جاری کی، ہمیشہ بیس یا زائد تراویح پڑھی جاتی تھیں۔ البتہ ایام حرہ (۶۳ھ) کے قریب اہل مدینہ نے ہر ترویحہ کے درمیان چار رکعتوں کا اضافہ کر لیا اس لئے وہ وتر سمیت اکتالیس رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور بعض دیگر تابعین بھی عشرہ اخیرہ میں اضافہ کر لیتے تھے۔ بہرحال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و تابعینؒ کے دور میں آٹھ تراویح کا کوئی گھٹیا سے گھٹیا ثبوت نہیں ملتا۔ اس لئے جن حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس تراویح پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو گیا تھا ان کا ارشاد بنی

برحقیقت ہے۔ کیونکہ حضرات سلف اس تعداد پر اضافہ کے تو قائل تھے، مگر اس میں کمی کا قول کسی سے منقول نہیں، اس لئے یہ کہنا صحیح ہے کہ اس بات پر سلف کا اجماع تھا کہ تراویح کی کم سے کم تعداد بیس رکعات ہیں۔

۴۔ تراویح ائمہ اربعہ کے نزدیک

امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک تراویح کی بیس رکعات ہیں۔ امام مالکؒ سے اس سلسلہ میں دو روایتیں منقول ہیں ایک بیس کی اور دوسری چھتیس کی، لیکن مالکی مذہب کے متون میں بیس ہی کی روایت کو اختیار کیا گیا ہے۔ فقہ حنفی کے حوالے دینے کی ضرورت نہیں۔ دوسرے مذاہب کی مستند کتابوں کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

فقہ مالکی۔ قاضی ابو الولید ابن رشد مالکی (م ۵۹۵ھ) بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں:

واختلفوا فی المختار من عدد الرکعات التی یقوم بھا الناس فی رمضان فاختار مالک فی احد قولیہ وابوحنیفۃ والشافعی واحمد و داود القیام بعشرین رکعۃ سوی الوتر. وذکر ابن القاسم عن مالک انہ کان یستحسن ستا وثلاثین رکعۃ والوتر ثلاث

(بدایۃ المجتہد ص ۱۵۲، ج ا مکتبہ علمیہ لاہور)

"رمضان میں کتنی رکعات پڑھنا مختار ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام مالکؒ نے ایک قول میں اور امام ابو حنیفہؒ، شافعیؒ، احمدؒ اور داؤدؒ نے وتر کے علاوہ بیس رکعات کو اختیار کیا ہے اور ابن قاسم نے امام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ وہ تین وتر اور چھتیس رکعات تراویح کو پسند فرماتے تھے۔"

مختصر خلیل کے شارح علامہ شیخ احمد الدردیر المالکی (م ۱۲۰۱ھ) لکھتے ہیں۔

وھی (ثلاث وعشرون) رکعۃ بالشفع والوتر کما کان علیہ العمل (ای عمل الصحابۃ و التابعین، الدسوقی) (ثم جعلت) فی زمن عمر بن عبدالعزیز (ستا وثلاثین) بغیر الشفع والوتر لکن الذی جری علیہ العمل سلفا وخلفا الاول

(شرح الکبیر الدردیر مع حاشیۃ الدسوقی ص ۳۱۵، ج ۱)

"اور تراویح 'وتر سمیت ۲۳ رکعتیں ہیں۔ جیسا کہ اسی کے مطابق (صحابہ وتابعین کا) عمل تھا۔ پھر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں وتر کے علاوہ چھتیس کردی گئیں لیکن جس تعداد پر سلف وخلف کا عمل ہمیشہ جاری رہا وہ اول ہے (یعنی بیس تراویح اور تین وتر)۔"

فقہ شافعی امام محی الدین نوویؒ (۶۷۶ھ) المجموع شرح مہذب میں لکھتے ہیں۔

(فرع) فی مذاهب العلماء فی عدد رکعات التراویح مذهبنا انها عشرون رکعة بعشر تسلیمات غیر الوتر وذالک خمس ترویحات والترویحة اربع رکعات بتسلیمتین هذا مذهبنا وبه قال ابو حنیفة واصحابه واحمد وداود وغیرهم ونقله القاضی عیاض عن جمهور العلماء، وحکی ان الاسود بن یزید رضی الله عنه کان یقوم باربعین رکعة یوتر بسبع وقال مالک التراویح تسع ترویحات وهی ستة وثلاثون رکعة غیر الوتر.

(مجموع شرح مہذب ص ۳۲، ج ۴)

"رکعات تراویح کی تعداد میں علماء کے مذاہب کا بیان' ہمارا مذہب یہ ہے کہ تراویح بیس رکعتیں ہیں دس سلاموں کے ساتھ۔ علاوہ وتر کے...... یہ پانچ ترویحے ہوئے۔ ایک ترویحہ چار رکعات کا دو سلاموں کے ساتھ۔ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب 'امام احمدؒ اور امام داؤدؒ وغیرہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ اور قاضی عیاض نے اسے جمہور علماء سے نقل کیا ہے 'نقل کیا گیا ہے کہ اسود بن یزید اکتالیس تراویح اور سات وتر پڑھا کرتے تھے۔ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ تراویح نو ترویحے ہیں۔ اور یہ وتر کے علاوہ چھتیس رکعتیں ہوئیں۔"

فقہ حنبلی حافظ ابن قدامہ المقدسی الحنبلی (م ۶۲۰ھ) المغنی میں لکھتے ہیں

والمختار عند ابی عبدالله رحمه الله فیها عشرون رکعة وبهذا قال الثوری وابوحنیفة والشافعی وقال مالک ستة وثلاثون۔

"(مغنی ابن قدامہ ص ۷۹۸، ۷۹۹، ج ۱۔ مع الشرح الکبیر)

"امام احمدؒ کے نزدیک تراویح بیں بیس رکعتیں مختار ہیں۔ امام ثوریؒ، ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ بھی اسی کے قائل ہیں اور امام مالک چھتیس کے قائل ہیں۔"

خاتمہ بحث، چند ضروری فوائد

مسک الختام کے طور پر چند فوائد گوش گزار کرنا چاہتا ہوں تاکہ بیس تراویح کی اہمیت ذہن نشین ہو سکے۔

ا............بیس تراویح سنت مؤکدہ ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں بیس تراویح جاری کرنا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر نکیر نہ کرنا، اور عہد صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک شرقاً وغرباً بیس تراویح کا مسلسل زیر تعامل رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین میں داخل ہے۔ لقولہ تعالیٰ۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم (اللہ تعالیٰ خلفائے راشدین کے لئے ان کے اس دین کو قرار و تمکین بخشیں گے، جو اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے پسند فرمالیا ہے)

الاختیار شرح المختار میں ہے۔

روی اسد بن عمرو عن ابی یوسف قال سئلت اباحنیفۃ رحمہ اللّٰہ عن التراویح وما فعلہ عمر رضی اللّٰہ عنہ فقال التراویح سنۃ موکدۃ ولم یتخرصہ عمر من تلقاء نفسہ ولم یکن فیہ مبتدعاً ولم یأمر بہ الا عن اصل لدیہ وعہد من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولقد سن عمر ھذا وجمع الناس علی ابی بن کعب فصلاھا جماعۃ والصحابۃ متوافرون منھم عثمان وعلی و ابن مسعود والعباس وابنہ وطلحۃ والزبیر ومعاذ وابی وغیرھم من المھاجرین والانصار رضی اللّٰہ عنھم اجمعین وما رد علیہ واحد منھم بل ساعدوہ ووافقوہ وامروا بذالک۔

(الاختیار لتعلیل المختار ص ۶۸، ج ۱ للشیخ الامام ابی الفضل مجدالدین عبداللہ بن محمود الموصلی الحنفی (م ۶۸۳ھ)

"اسد بن عمرو امام ابو یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام

ابو حنیفہؒ سے تراویح اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تراویح سنت موکدہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی طرف سے اختراع نہیں کیا۔ نہ وہ کوئی بدعت ایجاد کرنے والے تھے۔ انہوں نے جو حکم دیا وہ کسی اصل کی بنا پر تھا جو ان کے پاس موجود تھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی عہد پر مبنی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سنت جاری کی اور لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کیا پس انہوں نے تراویح کی جماعت کرائی' اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کثیر تعداد میں موجود تھے' حضرات عثمانؓ' علیؓ' ابن مسعودؓ' عباسؓ' ابن عباسؓ' طلحہؓ' زبیرؓ' معاذؓ' ابی اور دیگر مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم اجمعین سب موجود تھے مگر ایک نے بھی اس کو رد نہیں کیا' بلکہ سب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موافقت کی اور اس کا حکم دیا۔"

۲........خلفاء راشدین کی جاری کردہ سنت کے بارے میں وصیت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ بیس تراویح تین خلفاء راشدینؓ کی سنت ہے اور سنت خلفاء راشدینؓ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

انہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (رواہ احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجہ' مشکوٰۃ ص ۳۰)

"جو شخص تم میں سے میرے بعد جیتا رہا وہ بہت سے اختلاف دیکھے گا۔ پس میری سنت کو اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کو لازم پکڑو' اسے مضبوط تھام لو اور دانتوں سے مضبوط پکڑ لو اور نئی نئی باتوں سے احتراز کرو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

اس حدیث پاک سے سنت خلفاء راشدین کی پیروی کی تاکید معلوم ہوتی ہے اور یہ کہ اس کی

مخالفت بدعت و گمراہی ہے۔

۳.........ائمہ اربعہ کے مذاہب سے خروج جائز نہیں

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ائمہ اربعہ کم سے کم بیس تراویح کے قائل ہیں۔ ائمہ اربعہ کے مذہب کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہے۔ اور مذاہب اربعہ سے خروج سواد اعظم سے خروج ہے "مسند السند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ" "عقد الجید" میں لکھتے ہیں۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتبعوا السواد الاعظم ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذا الاربعة كان اتباعها اتباعاً للسواد الاعظم والخروج عنها خروجاً عن السواد الاعظم

(رواہ ابن ماجہ من حدیث انسؓ کما فی مشکوٰۃ ص ۳۰، و تمامہ «فانه من شذ شذ فی النار»)
(عقد الجید ص ۳۷ مطبوعہ ترکیہ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سواد اعظم کی پیروی کرو اور جبکہ ان مذاہب اربعہ کے سوا باقی مذاہب حقہ مٹ چکے ہیں تو ان کا اتباع سواد اعظم کا اتباع ہو گا۔ اور ان سے خروج سواد اعظم سے خروج ہو گا۔"

۴.........بیس تراویح کی حکمت

حکمائے امت نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق بیس تراویح کی حکمتیں بھی ارشاد فرمائی ہیں۔ یہاں تین اکابر کے ارشادات نقل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ البحر الرائق میں شیخ ابراہیم الحلبی الحنفی (م ۹۵۶) سے نقل کیا ہے۔

وذكر العلامة الحلبي ان الحكمة فی كونها عشرين ان السنن شرعت مكملات للواجبات وهی عشرون بالوتر فكانت التراويح كذالك لتقع المساوات بين المكمل والمكمل انتهى

(البحر الرائق ص ۶۷، ج ۲)

"علامہ حلبی نے ذکر کیا ہے کہ تراویح کے بیس رکعات ہونے میں حکمت یہ ہے کہ سنن فرائض وواجبات کی تکمیل کیلئے مشروع ہوئی ہیں۔ اور فرائض پنج گانہ وتر سمیت بیس رکعات ہیں۔ لہٰذا تراویح بھی بیس رکعات ہوئیں تاکہ مکمل اور مکمل کے درمیان مساوات ہو جائے۔"

۲۔ علامہ منصور بن یونس حنبلی (م ۱۰۴۶ھ) کشف القناع میں لکھتے ہیں۔

والسر فيه ان الراتبه عشر فضوعفت في رمضان لانه وقت جد
(کشف القناع عن متن الاقناع ص ۳۹۲ ج ۱)

"اور بیس تراویح میں حکمت یہ ہے کہ سنن موکدہ دس ہیں۔ پس رمضان میں ان کو دو چند کر دیا گیا کیونکہ وہ محنت و ریاضت کا وقت ہے۔"

۳۔ حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اس امر کو ذکر کرتے ہوئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تراویح کی بیس رکعتیں قرار دیں، اس کی حکمت یہ بیان فرماتے ہیں۔

وذالک انهم راؤا النبی صلی الله علیه وسلم شرع للمحسنین احدی عشرة رکعة فی جمیع السنة فحکموا انه لا ینبغی ان یکون حظ المسلم فی رمضان عند قصده الاقتحام فی لجة التشبه بالملکوت اقل من ضعفها.

(حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۸ ج ۲)

"اور یہ اس لئے کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محسنین کیلئے (صلوٰۃ اللیل کی) گیارہ رکعتیں پورے سال میں مشروع فرمائی ہیں، پس ان کا فیصلہ یہ ہوا کہ رمضان المبارک میں جب مسلمان تشبہ بالملکوت کے دریا میں غوطہ لگانے کا قصد رکھتا ہے تو اس کا حصہ سال بھر کی رکعتوں کے دوگنا سے کم نہیں ہونا چاہیے۔"

تراویح کیلئے دوسری مسجد میں جانا

س..... اپنے محلّہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں تراویح پڑھنے جانا کیسا ہے؟
ج..... اگر اپنے محلّہ کی مسجد میں قرآن مجید ختم نہ ہوتا ہو' یا امام قرآن مجید غلط پڑھتا ہو تو تراویح کے لئے محلّہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری جگہ جانا جائز ہے۔

تراویح کے امام کی شرائط کیا ہیں؟

س..... تراویح پڑھانے کیلئے کس قسم کا حافظ ہونا چاہئے؟
ج..... تراویح کی امامت کیلئے وہی شرائط ہیں جو عام نمازوں کی امامت کیلئے ہیں۔ اس لئے حافظ کا متبع سنت ہونا ضروری ہے۔ داڑھی منڈانے یا کترانے والے کو تراویح میں امام نہ بنایا جائے اسی طرح معاوضہ لے کر تراویح پڑھانے والے کے پیچھے تراویح جائز نہیں اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

داڑھی منڈے حافظ کی اقتدا میں تراویح پڑھنا مکروہ تحریمی ہے

س..... داڑھی کترے حافظ کے پیچھے نماز خواہ فرض ہو یا تراویح کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ آج کل تراویح میں عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ کئی حافظ حضرات چھوٹی اور بغیر داڑھی کے تراویح پڑھاتے ہیں' اگر ان سے یہ عرض کیا جائے کہ آپ نے داڑھی کیوں نہیں رکھی تو وہ یہ کہتے ہیں کہ داڑھی کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے۔ اگر اہمیت ہوتی تو سعودی عرب میں چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے مصر کا ملک بھی مسلمان ہے لوگ ۹۵ فیصد کتراتے اور منڈواتے ہیں صحیح جواب سے نوازیں؟
ج..... داڑھی رکھنا واجب ہے۔ منڈانا یا کترانا' (جبکہ ایک مشت سے کم ہو) بالاتفاق حرام ہے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز' خواہ تراویح کی ہو پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ گناہ اگر عام ہو جائے تو وہ ثواب نہیں بن جاتا گناہ ہی رہتا ہے اس لئے سعودیوں یا مصریوں کا حوالہ غلط ہے۔

نماز کی پابندی نہ کرنے والے اور داڑھی کترانے والے حافظ کی اقتدا میں تراویح

س..... ایک حافظ قرآن پورے سال پابندی کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا مگر جب ماہ رمضان آتا ہے تو کسی مسجد میں ختم قرآن سناتا ہے' سوال یہ ہے کہ ایسے حافظ کے پیچھے تراویح کی نماز پڑھنے کا شرعاً کیا

حکم ہے 'نیز ایک مٹھی کے اندر داڑھی کتروانے والا حافظ یعنی ایک مٹھی سے داڑھی کم ہو تو ایسے حافظ کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... ایسے حافظ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں 'اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔

معاوضہ طے کرنے والے حافظ کی اقتدا میں تراویح ناجائز ہے

س..... اکثر حافظ صاحبان جن کے کھانے کمانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا وہ باقاعدہ معاوضہ طے کر کے پھر تراویح پڑھانے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ کیا ایسی صورت میں جبکہ روزگار وغیرہ نہ ہو قرآن عظیم کو ذریعہ آمدنی بنانا جائز ہے؟

ج..... اجرت لے کر تراویح پڑھانا جائز نہیں اور ایسے حافظ کے پیچھے تراویح مکروہ تحریمی ہے اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

تراویح پڑھانے والے حافظ کو ہدیہ لینا کیسا ہے؟

س..... یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ قرآن پاک سنا کر اجرت لینا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی حافظ تراویح میں قرآن پاک سنائے اور کوئی اجرت نہ لے مگر مقتدی اپنی خوشی سے اسے کچھ رقم یا کوئی کپڑا وغیرہ کوئی چیز دے دیں تو کیا یہ اس کیلئے جائز ہے یا نہیں؟

ج..... جس علاقے میں حافظوں کو اجرت دینے کا رواج ہو وہاں ہدیہ بھی اجرت ہی سمجھا جاتا ہے چنانچہ اگر کچھ نہ دیا جائے تو لوگ اس کا برا مناتے ہیں 'اس لئے تراویح سنانے والے کو ہدیہ بھی نہیں لینا چاہئے۔

تراویح میں تیز رفتار حافظ کے پیچھے قرآن سننا کیسا ہے؟

س..... سورۃ مزمل کی ایک آیت کے ذریعہ تاکید کی گئی ہے کہ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ اس کے برعکس تراویح میں حافظ صاحبان اس قدر روانی سے پڑھتے ہیں کہ الفاظ سمجھ میں نہیں آتے اگر وہ ایسا نہ کریں تو پورا قرآن وقت مقررہ پر ختم نہیں کر سکتے۔ باپ اور بیٹا دونوں حافظ ہیں 'بیٹا باپ سے زیادہ روانی سے پڑھتا ہے جس پر لوگوں نے باپ کو حافظ ریل اور بیٹے کو حافظ انجن کے لقب سے نوازا ہے اور وہ اب اسی نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ کیا تراویح میں اس طرح پڑھنا درست ہے؟

ج...... تراویح کی نماز میں عام نمازوں کی نسبت ذرا تیز پڑھنے کا معمول تو ہے مگر ایسا تیز پڑھنا کہ الفاظ صحیح طور پر ادا نہ ہوں' اور سننے والوں کو سوائے یعلمون تعلمون کے کچھ سمجھ نہ آئے' حرام ہے ایسے حافظ کے بجائے الم ترکیف سے تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔

بغیر عذر کے تراویح بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

س...... دیگر نفل کی طرح کیا تراویح بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟
ج...... تراویح بغیر عذر کے بیٹھ کر نہیں پڑھنی چاہئے۔ یہ خلاف استحباب ہے اور ثواب بھی آدھا ملے گا۔

تراویح میں رکوع تک الگ بیٹھے رہنا مکروہ فعل ہے

س...... تراویح میں جب حافظ نیت باندھ کر قرأت کرتا ہے تو اکثر نمازی یونہی پیچھے بیٹھے یا ٹہلتے رہتے ہیں اور جیسے ہی حافظ رکوع میں جاتا ہے لوگ جلدی جلدی نیت باندھ کر نماز میں شریک ہو جاتے ہیں یہ حرکت کہاں تک درست ہے؟
ج...... تراویح میں ایک بار پورا قرآن مجید سننا ضروری اور سنت موکدہ ہے جو لوگ امام کے ساتھ شریک نہیں ہوتے ان سے اتنا حصہ قرآن کریم کا فوت ہو جاتا ہے۔ اس لئے یہ لوگ نہ صرف ایک ثواب سے محروم رہتے ہیں بلکہ نہایت مکروہ فعل کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یہ فعل قرآن کریم سے اعراض کے مشابہ ہے۔

تراویح میں قرأت کی مقدار

س...... تراویح میں کتنا قرآن پڑھنا چاہئے؟
ج...... تراویح میں کم از کم ایک قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے۔ لہٰذا اتنا پڑھا جائے کہ ۲۹ رمضان کو قرآن کریم پورا ہو جائے۔

دو تین راتوں میں مکمل قرآن کر کے بقیہ تراویح چھوڑ دینا

س...... میرے بعض دوست ایسے ہیں جو کہ رمضان کی شروع کی ایک رات یا تین راتوں میں پورا قرآن شریف تراویح میں سن لیتے ہیں اور پھر بقیہ دنوں میں تراویح نہیں پڑھتے۔ کیا یہ درست ہے؟ دوسرے

یہ کہ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ پورا قرآن ایک رات میں سن کر باقی راتوں میں امام صاحب کے ساتھ فرض پڑھ کر تراویح خود اکیلے جلدی پڑھ لیتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

ج...... تراویح پڑھنا مستقل سنت ہے اور تراویح میں پورا قرآن کریم سننا الگ سنت ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک سنت کا تارک ہو گا وہ گنہگار ہو گا۔

نماز تراویح میں صرف بھولی ہوئی آیات کو دہرانا بھی جائز ہے

س...... تراویح میں تلاوت کرتے کرتے اگر حافظ صاحب آگے نکل جائیں اور بعد میں معلوم ہو کہ بیچ میں کچھ آیتیں رہ گئیں ہیں تو کیا ایسی صورت میں تلاوت کیا گیا پورا کلام پاک دہرائے یا صرف چھوٹی ہوئی اور غلط پڑھی گئی آیتیں دہرائے؟

ج...... پورا لوٹانا افضل ہے صرف اتنی آیتوں کا بھی پڑھ لینا جائز ہے۔

تراویح میں خلاف ترتیب سورتیں پڑھی جائیں تو کیا سجدہ سہو لازم ہو گا؟

س...... تراویح میں الم تو کیف سے قل اعوذ برب الناس تک پڑھی جاتی ہیں۔ کیا ان کو سلسلہ وار ہر رکعت میں پڑھا جائے؟ اگر بھول کر آگے پیچھے ہو جاتی ہے تو کیا سجدہ سہو لازم ہوتا ہے یا نہیں؟

ج...... نماز میں سورتوں کو قصداً خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ ہے مگر اس سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔ اور اگر بھول کر خلاف ترتیب پڑھ لے تو کراہت بھی نہیں۔

تراویح میں ایک مرتبہ بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے

س...... بعض حافظ قرآن کریم میں ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آواز کے ساتھ پڑھتے ہیں اگر آہستہ پڑھی جائے تو کیا حرج ہے؟

ج...... تراویح میں کسی سورۃ کے شروع میں ایک مرتبہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کی آیت بھی بلند آواز سے پڑھ دینی چاہئے کیونکہ یہ قرآن کریم کی ایک مستقل آیت ہے۔ اگر اس کو جہراً نہ پڑھا گیا تو مقتدیوں کا قرآن کریم کا سماع پورا نہیں ہو گا۔

دوران تراویح قل ھو اللہ کو تین بار پڑھنا کیسا ہے؟

س...... دوران تراویح یا شبینہ تلاوت کلام پاک میں کیا قل ھو اللہ کی سورۃ کو تین بار پڑھنا چاہئے؟

ج..... تراویح میں قل ھو اللہ تین بار پڑھنا جائز ہے مگر بہتر نہیں' تاکہ اس کو سنت لازمہ نہ بنالیا جائے۔

تراویح میں ختم قرآن کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

س..... تراویح میں جب قرآن پاک ختم کیا جاتا ہے تو بعض حفاظ کرام آخری دوگانہ میں تین مرتبہ سورۃ اخلاص' ایک مرتبہ سورۃ فلق' سورۃ الناس اور دوسری رکعت میں البقرہ کا پہلا رکوع پڑھتے ہیں۔ اور بعض حفاظ سورۃ اخلاص کو صرف ایک مرتبہ پڑھتے ہیں اور آخری دو رکعتوں میں البقرہ کا پہلا رکوع اور دوسری رکعت میں سورۃ والصافات کی آخری آیات پڑھتے ہیں۔ ختم قرآن تراویح کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج..... ویسے تو قرآن شریف سورۃ والناس پر ختم ہو جاتا ہے' لہٰذا اگر کوئی حافظ سورۃ الناس آخری رکعت میں پڑھیں اور سورۃ البقرہ شروع نہ کریں تو یہ درست ہے' لیکن جو حفاظ کرام سورۃ الناس کے بعد بیسویں رکعت میں سورۃ البقرہ شروع کر دیتے ہیں یا انیسویں رکعت میں سورۃ البقرہ اور بیسویں رکعت میں سورۃ والصافات کی آخری دعائیہ آیات پڑھتے ہیں تو اگر اس طریقہ کو وہ لازمی نہیں سمجھتے ہیں تو اس طرح سے ختم قرآن کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ سورۃ الناس کے بعد سورۃ البقرہ شروع کرنے میں اس بات کی طرف لطیف سا اشارہ ہوتا ہے کہ تلاوت قرآن میں تسلسل ہونا چاہئے اور حدیث شریف میں اس کی تعریف آئی ہے کہ آدمی قرآن کریم ختم کر کے دوبارہ شروع کر دے۔ اس لئے یہ بہتر ہے کہ ایک قرآن ختم کر کے فوراً دوسرا قرآن شروع کر دیا جائے' البتہ اس طریقہ کو اگر لازمی سمجھا جائے تو درست نہیں۔

تراویح میں اگر مقتدی کا رکوع چھوٹ گیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

س..... تراویح میں امام صاحب نے کہا کہ دوسری رکعت میں سجدہ ہے' لیکن دوسری رکعت میں امام نے نہ جانے کس مصلحت کی بنا پر سجدہ کی آیات تلاوت کرنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا جبکہ مقتدی خاص طور پر جو کونوں اور پیچھے کی طرف تھے وہ دوسری رکعت میں سجدہ کی بنا پر سجدہ میں چلے گئے لیکن جب امام نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو وہ حیرت اور پریشانی میں کھڑے ہوئے اور امام اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں گیا تو مقتدی بھی سجدے میں چلے گئے اور بقیہ نماز ادا کی۔ یعنی امام کی نماز تو درست رہی جبکہ مقتدیوں کا رکوع چھوٹ گیا۔ اور انہوں نے سلام امام کے ساتھ ہی پھیرا کیا مقتدیوں کی نماز درست ہوئی' اگر نہیں تو اس صورت میں مقتدیوں کو کیا کرنا چاہئے؟

ج..... مقتدیوں کو چاہئے تھا کہ وہ اپنا رکوع کر کے امام کے ساتھ سجدے میں شریک ہو جاتے۔ بہر حال رکوع نماز میں فرض ہے جب وہ چھوٹ گیا تو نماز نہیں ہوئی۔ ان حضرات کو چاہئے کہ اپنی دو رکعتیں قضا کر لیں۔

تراویح کی دوسری رکعت میں بیٹھنا بھول جائے اور چار پڑھ لے تو کتنی تراویح ہوئیں؟

س..... دو رکعت نماز سنت تراویح کی نیت کر کے حافظ صاحب نے نماز شروع کی دوسری رکعت کے بعد تشہد میں نہیں بیٹھے تیسری چوتھی رکعت پڑھی پھر تشہد پڑھ کر سہو کا سجدہ نکالا نماز تراویح کی چاروں رکعت ہو گئیں یا دو سنت دو نفل یا چاروں نفل؟

ج..... صحیح قول کے مطابق اس صورت میں تراویح کی دو رکعتیں ہوئیں۔

فلوصلی الامام اربعاً بتسلیمة ولم یقعد فی الثانیة فاظهر الروایتین عن ابی حنیفة وابی یوسف عدم الفساد ثم اختلفوا هل تنوب عن تسلیمة او تسلیمتین؟ قال ابو اللیث تنوب عن تسلیمتین وقال ابو جعفر وابن الفضل تنوب عن واحدة وهو الصحیح. کذافی الظهیریة والخانیة وفی المجتبی وعلیه الفتوی۔

(البحر الرائق ص ۷۳، ج ۲)

تراویح کے دوران وقفہ

س..... تراویح کے دوران کتنا وقفہ کرنا چاہئے؟

ج..... نماز تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی تھیں، مستحب ہے لیکن اگر اتنی دیر بیٹھنے میں لوگوں کو تنگی ہو تو کم وقفہ کیا جائے۔

عشاء کے فرائض تراویح کے بعد ادا کرنے والے کی نماز کا کیا حکم ہے؟

س..... ایک صاحب عشاء کے وقت مسجد میں داخل ہوئے، تو عشاء کی نماز ختم ہو چکی تھی۔ تراویح

شروع تھیں یہ حضرت تراویح میں شامل ہو گئے بعد از تراویح عشاء کی فرض نماز مکمل کی آیا اس طرح نماز ہو گئی یا نہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ قصداً ایسا نہیں کیا بلکہ لاعلمی کی وجہ سے ایسا ہوا؟

ج...... جو شخص ایسے وقت آئے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو اس کو لازم ہے کہ پہلے عشاء کے فرض اور سنت مؤکدہ پڑھ لے۔ بعد میں تراویح کی جماعت میں شریک ہو۔ ان صاحب کی نماز تراویح نہیں ہوئی۔ تراویح کی نماز عشاء کے تابع ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے بعد کی سنتیں کوئی شخص پہلے پڑھ لے تو ان کا لوٹانا ضروری ہو گا۔ مگر تراویح کی قضا نہیں۔

جماعت سے فوت شدہ تراویح وتروں کے بعد ادا کی جائے یا پہلے؟

س...... ہم اگر تراویح میں دیر سے پہنچتے ہیں تو پہلے عشاء کی نماز پڑھ کر امام کے ساتھ تراویح میں شامل ہو جاتے ہیں اور جو ہماری تراویح رہ جاتی ہے اس کو وتر کے بعد میں پڑھنا چاہئے یا وتر سے پہلے پڑھیں اور اگر بقیہ تراویح نہ پڑھیں تو کوئی گناہ تو نہیں ہے؟

ج...... وتر جماعت کے ساتھ پہلے پڑھ لیں۔ بعد میں باقی ماندہ تراویح پڑھیں۔

بغیر جماعت عشاء کے جماعت تراویح صحیح نہیں

س...... اگر کسی مسجد میں نماز عشاء جماعت کے ساتھ نہ پڑھی گئی ہو تو وہاں تراویح کی جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

ج...... اگر عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ نہ ہوئی ہو تو تراویح بھی جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جائے' کیونکہ تراویح عشاء کی نماز کے تابع ہے البتہ اگر کچھ لوگ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر تراویح پڑھ رہے ہوں اور کوئی شخص بعد میں آئے تو وہ اپنی عشاء کی نماز الگ پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔

کیا تراویح کی قضا پڑھنی ہو گی؟

س...... جہاز پر ہماری ڈیوٹی رات آٹھ بجے سے بارہ بجے تک ہوتی ہے اس وقت ہم میں سے اکثر لوگ صرف عشاء کی نماز قضا کرتے ہیں کیا اس وقت ہم صرف عشاء پڑھیں یا قضا تراویح بھی پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... عشاء کا وقت صبح صادق تک باقی رہتا ہے۔ اگر آپ ڈیوٹی سے پہلے عشاء نہیں پڑھ سکتے تو ڈیوٹی سے فارغ ہو کر بارہ بجے کے بعد جب عشاء کی نماز پڑھیں گے تو ادا ہی ہو گی کیونکہ عشاء کو اس کے وقت کے اندر آپ نے ادا کر لیا۔ اور تراویح کی نماز کا وقت بھی عشاء سے لے کر صبح صادق سے

پہلے تک ہے اس لئے آپ لوگ جب عشاء کی نماز پڑھیں تو تراویح بھی پڑھ لیا کریں اس وقت تراویح بھی قضا نہیں ہوگی' بلکہ ادا ہی ہوگی۔ اگر کوئی شخص صبح صادق سے پہلے تراویح نہیں پڑھ سکا اس کی تراویح قضا ہو گئی اب اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا کیونکہ تراویح کی قضا نہیں۔

نماز تراویح سے قبل وتر پڑھ سکتا ہے

س..... تراویح سے پہلے وتر پڑھنا کیسا ہے؟

ج..... وتر تراویح کے بعد پڑھنا افضل ہے لیکن اگر پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔

رمضان میں وتر بغیر جماعت کے ادا کرنا

س..... اگر ہم جلدی میں ہوں تو کیا تراویح پڑھنے کے بعد وتر بغیر جماعت کے پڑھے جاسکتے ہیں؟ اس سے بقیہ نماز پر تو کچھ اثر وغیرہ نہیں پڑے گا یا وتر با جماعت پڑھنا لازمی ہیں؟

ج..... رمضان المبارک میں وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا افضل ہے' تنہا پڑھ لینا جائز ہے۔

اکیلے تراویح ادا کرنا کیسا ہے؟

س..... اگر کوئی انسان نماز تراویح با جماعت ادا نہ کر سکے تو کیا وہ الگ پڑھ سکتا ہے؟

ج..... اگر کسی عذر کی وجہ سے تراویح با جماعت نہیں پڑھ سکا تو تنہا پڑھ لے' کوئی حرج نہیں۔

گھر میں تراویح پڑھنے والا وتر چاہے آہستہ پڑھے چاہے جہراً

س..... کیا گھر میں تنہا پڑھنے والا بھی تراویح اور وتر جہراً پڑھے گا؟

ج..... دونوں طرح سے جائز ہے' آہستہ بھی اور جہراً بھی۔

نماز تراویح لاؤڈ اسپیکر پر پڑھنا

س..... لاؤڈ اسپیکر میں جو نماز تراویح بوجہ ضرورت پڑھی جاتی ہے اس میں کیا کوئی کراہت ہے؟

ج..... ضرورت کی بنا پر ہو تو کوئی کراہت نہیں۔ لیکن ضرورت کی چیز بقدر ضرورت ہی اختیار کی جاتی ہے۔ لہٰذا لاؤڈ اسپیکر کی آواز مسجد تک محدود رہنی چاہئے۔ تراویح میں اوپر کے اسپیکر کھول دینا جس سے پورے محلّہ کا سکون غارت ہو جائے جائز نہیں۔

تراویح میں امام کی آواز نہ سن سکے تب بھی پورا ثواب ملے گا

س...... تراویح میں زیادہ مخلوق ہونے کی وجہ سے اگر پیچھے والی صف قرآن نہ سن پائے تو کیا ثواب وہی ملے گا جو سامع کو مل رہا ہے؟

ج...... جی ہاں! ان کو بھی پورا ثواب ملے گا۔

تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا صحیح نہیں

س...... کیا تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا جائز ہے؟

ج...... تراویح میں قرآن مجید دیکھ دیکھ کر پڑھنا صحیح نہیں۔ اگر کسی نے ایسا کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

تراویح میں قرآن ہاتھ میں لے کر سننا غلط ہے

س...... میں نے قرآن پاک حفظ کیا ہے اور ہر ماہ رمضان میں بطور تراویح سنانے کا اہتمام بھی کرتی ہوں۔ لیکن جو خاتون میرا قرآن سنتی ہے وہ حافظ نہیں ہے اور قرآن ہاتھ میں لے کر سنتی ہے یا پھر کسی نابالغ حافظ لڑکے کو بطور سامع مقرر کر کے نفلوں میں یہ اہتمام کیا جا سکتا ہے۔ ہر دو صورت میں جائز صورت کیا ہے؟

ج...... ہاتھ میں قرآن لے کر سننا تو غلط ہے کسی نابالغ حافظ کو سامع بنانا جائز ہے۔

تراویح نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے' ویسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے۔

س...... کیا تراویح کی نماز عورتوں کے لئے ضروری ہے جو عورتیں اس میں کوتاہی کرتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

ج...... تراویح سنت ہے اور تراویح کی نماز جیسے مردوں کے ذمہ ہے ایسے ہی عورتوں کے ذمہ بھی ہے۔ مگر اکثر عورتیں اس میں کوتاہی اور غفلت کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے۔

تراویح کیلئے عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے

س...... عورتوں کیلئے مسجد میں تراویح کا انتظام کرنا کیسا ہے' کیا وہ گھر میں نہیں پڑھ سکتیں؟

ج..... بعض مساجد میں عورتوں کے لئے بھی تراویح کا انتظام ہوتا ہے۔ مگر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عورتوں کا مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ ان کا اپنے گھر پر نماز پڑھنا مسجد میں قرآن مجید سننے کی بہ نسبت افضل ہے۔

عورتوں کا تراویح پڑھنے کا طریقہ

س..... عورتوں کا تراویح پڑھنے کا صحیح طریقہ کیا ہے' وہ تراویح میں کس طرح قرآن پاک ختم کریں؟
ج..... کوئی حافظ محرم ہو تو اس سے گھر پر قرآن کریم سن لیا کریں اور نامحرم ہو تو پس پردہ رہ کر سنا کریں۔ اگر گھر پر حافظ کا انتظام نہ ہو سکے تو الم ترکیف سے تراویح پڑھ لیا کریں۔

کیا حافظ قرآن عورت' عورتوں کی تراویح کی امامت کر سکتی ہے؟

س..... عورت اگر حافظ ہو تو کیا وہ تراویح پڑھا سکتی ہے؟ اور عورت کے تراویح پڑھانے کا کیا طریقہ ہے؟
ج..... عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے۔ اگر کرائیں تو امام آگے کھڑی نہ ہو جیسا کہ امام کا مصلیٰ الگ ہوتا ہے بلکہ صف ہی میں ذرا کو آگے ہو کر کھڑی ہو۔ اور عورت تراویح سنائے تو کسی مرد کو (خواہ اس کا محرم ہو) اس کی نماز میں شریک ہونا جائز نہیں۔

غیر رمضان میں تراویح

س..... ماہ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رکھے جانے سے رہ جاتے ہیں اور بعد میں جب یہ روزے رکھے جاتے ہیں تو کیا ان کے ساتھ نماز تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں؟
ج..... تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔

نفل نمازیں

نفل اور سنت غیر موکدہ میں فرق

س...... نفل نماز اور نماز سنت غیر موکدہ میں کیا فرق ہے؟ جبکہ دونوں کیلئے یہی بتایا جاتا ہے کہ اگر پڑھ لو تو ثواب اور نہ پڑھو تو کوئی گناہ نہیں؟

ج...... سنت غیر موکدہ اور نفل قریب قریب ہیں ان میں کوئی زیادہ فرق نہیں۔ البتہ یہ فرق ہے کہ سنن غیر موکدہ منقول ہیں' اس لئے ان کا درجہ بطور خاص مستحب ہے اور دوسرے نوافل منقول نہیں اس لئے ان کا درجہ عام نفلی عبادت کا ہے۔

کیا پنج وقتہ نماز کے علاوہ بھی کوئی نماز ہے؟

س...... قرآن کریم میں صرف پانچ وقت کی نماز کیلئے کہا گیا ہے یا زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... پانچ وقت کی نمازیں تو ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں ان کے علاوہ نفلی نمازیں ہیں وہ جتنی چاہے پڑھے۔ بعض خاص نمازوں کا ثواب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ مثلاً تہجد کی نماز' اشراق' چاشت' اوابین' نماز استخارہ' نماز حاجت وغیرہ۔

اشراق' چاشت' اوابین اور تہجد کی رکعات

س...... نوافل نمازوں مثلاً اشراق' چاشت' اوابین اور تہجد میں کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنی رکعات پڑھی جاسکتی ہیں؟

ج...... نوافل میں کوئی پابندی نہیں۔ جتنی رکعتیں چاہیں پڑھیں۔ حدیث شریف میں ان نمازوں کی

رکعات حسب ذیل منقول ہیں۔

اشراق' چار رکعتیں۔ چاشت' آٹھ رکعتیں۔ اوابین' چھ رکعتیں۔ تہجد بارہ رکعتیں۔

نماز نفل اور سنتیں جہراً پڑھنا

س..... نماز نفل اور سنتیں جہراً پڑھ سکتے ہیں یا دونوں میں سے کوئی ایک؟ اگر نوافل یا سنتیں جہراً پڑھ لی جائیں تو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا؟

ج..... رات کی سنتوں اور نفلوں میں اختیار ہے کہ خواہ آہستہ پڑھے یا جہراً پڑھے' اس لئے رات کی سنتوں اور نفلوں میں جہراً پڑھنے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا' دن کی سنتوں اور نفلوں میں جہراً پڑھنا درست نہیں بلکہ آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر بھول کر تین آیتیں یا اس سے زیادہ پڑھ لیں تو سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ قواعد کا تقاضا یہ ہے کہ سجدہ سہو واجب ہونا چاہئے اور یہی احتیاط کا مقتضیٰ ہے۔

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

س..... میں نفل اکثر پڑھتی ہوں' میں یہ آپ کو سچ بتادوں کہ نماز بہت کم پڑھتی ہوں لیکن جب بھی پڑھتی ہوں تو اس کے ساتھ نفل ضرور پڑھتی ہوں گزارش یہ ہے کہ میں نفل کھڑے ہو کر جس طرح فرض اور سنت پڑھتے ہیں اسی طرح پڑھتی تھی لیکن میری خالہ اور نانی نے کہا کہ نفل ہمیشہ بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ اور اکثر لوگوں نے کہا کہ نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں مجھے تسلی نہیں ہوئی آپ یہ بتائیں کہ نفل کس طرح پڑھنے چاہئیں؟

ج..... آپ کی خالہ اور نانی غلط کہتی ہیں۔ یہ لوگوں کی اپنی ایجاد ہے کہ تمام نمازوں میں وہ پوری نماز کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں مگر نفل بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ نفل بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ضرور ہے لیکن بیٹھ کر نفل پڑھنے سے ثواب آدھا ملتا ہے۔ اس لئے نفل کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے پنج وقتہ نماز کی پابندی ہر مسلمان کو کرنی چاہئے اس میں کوتاہی کرنا دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے غضب و لعنت کا موجب ہے۔

کیا سنت و نوافل گھر پر پڑھنا ضروری ہے؟

س..... ہمارے بھائی جان حال ہی میں سعودی عرب سے آئے ہیں وہ ہمیں تاکید کرتے ہیں کہ صرف

فرض نماز مسجد میں ادا کیا کریں اور باقی تمام سنت و نوافل گھر پر ادا کیا کرو۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور اپنے گھروں میں نماز ادا کرو۔" لہٰذا ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اپنے بھائی جان کی زبانی سنا تو ہم بھی اسی پر عمل کر رہے ہیں جس کا ہمیں حکم ملا۔ آپ یہ تحریر فرمائیے کہ کیا سنت و نوافل گھر پر پڑھنا لازمی ہے؟

ج…… یہ "حدیث" جس کا آپ کے بھائی جان نے حوالہ دیا ہے' صحیح ہے اور اس حدیث شریف کی بنا پر سنن و نوافل کا گھر پر ادا کرنا افضل ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ گھر کا ماحول پُرسکون ہو اور آدمی گھر پر اطمینان کے ساتھ سنن و نوافل ادا کر سکے۔ لیکن گھر کا ماحول پُرسکون نہ ہو' جیسا کہ عام طور پر آج کل ہمارے گھروں میں مشاہدہ کیا جاتا ہے' تو سنن و نوافل کا مسجد میں ادا کر لینا ہی بہتر ہے۔

صبح صادق کے بعد نوافل مکروہ ہیں

س…… ایک بزرگ نے مجھے صبح کی نماز کے وقت دو رکعت نفل پڑھنے کیلئے بتائے ہیں وہ میں دو سال سے برابر پڑھ رہا ہوں۔ فجر کی سنتوں سے قبل دو رکعت نفل پڑھتا ہوں ایک دوسرے بزرگ نے فرمایا کہ تہجد کے بعد فجر کی سنتوں سے قبل سجدہ ہی حرام ہے۔ صحیح مسئلہ کیا ہے؟

ج…… صبح صادق کے بعد سنت فجر کے علاوہ نوافل مکروہ ہیں' سنتوں سے پہلے بھی اور بعد بھی۔ اور جن صاحب نے یہ کہا کہ "تہجد کے بعد اور فجر کی سنتوں سے قبل سجدہ ہی حرام ہے۔" یہ مسئلہ قطعاً غلط ہے۔ سنت فجر سے پہلے سجدۂ تلاوت کر سکتے ہیں' اور قضا نمازیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں! صبح صادق کے بعد سنت فجر کے علاوہ اور نوافل جائز نہیں۔

حرم شریف میں بھی فجر و عصر کے بعد نفل نہ پڑھے

س…… خانہ کعبہ میں ہر وقت نفل ادا کئے جا سکتے ہے یا نہیں؟ یعنی جب ہم عمرے کرتے ہیں تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نماز عصر کے بعد نفل نہیں ہو سکتے تو کیا ہم مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل عصر کے بعد ادا نہ کریں؟

ج…… بہت سی احادیث میں فجر اور عصر کے بعد نوافل کی ممانعت آئی ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک ان احادیث کی بنا پر حرم شریف میں بھی فجر و عصر کے بعد نوافل جائز نہیں' جو شخص ان اوقات میں طواف کرے اسے دوگانہ طواف سورج کے طلوع اور غروب ہونے کے بعد ادا کرنا چاہئے۔

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد فرض تھی؟

س…… میں بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دے رہا تھا کہ اچانک نماز کے بارے میں ایک مولانا نے بچوں

کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ "عام مسلمانوں پر پانچ نمازیں فرض ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چھ نمازیں فرض تھیں۔" اور نماز تہجد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض بتائی۔ لہٰذا اس کے بارے میں تفصیلاً جواب دیں آپ کی نوازش ہوگی؟

ج...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تہجد کی نماز فرض تھی یا نہیں' اس میں دو قول ہیں۔ اور اختلاف کا منشاء یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں جب پنج گانہ نماز فرض نہیں ہوئی تھی اس وقت تہجد کی نماز سب پر فرض تھی' بعد میں امت کے حق میں فرضیت منسوخ ہوگئی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی فرضیت منسوخ ہوگئی یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہوا۔ امام قرطبیؒ اور علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اس کو ترجیح دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں بھی فرضیت باقی نہیں رہی۔ اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی پابندی فرماتے تھے۔ سفر و حضر میں تہجد فوت نہیں ہوتی تھی۔

تہجد کی نماز کس عمر میں پڑھنی چاہئے؟

س...... میرا سوال ہے کہ کیا تہجد صرف بوڑھے لوگ ہی پڑھ سکتے ہیں اور تہجد کے نفل وغیرہ قضا نہیں کرنے چاہئیں؟ میری عمر ۴۵ سال سے اوپر ہے میں کبھی تہجد پڑھتی ہوں اور کبھی نہیں پڑھ سکتی؟

ج...... تہجد پڑھنے کیلئے کسی عمر کی تخصیص نہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے ہر مسلمان کو پڑھنی چاہئے۔ اپنی طرف سے تو اہتمام یہی ہونا چاہئے کہ تہجد کبھی چھوٹنے نہ پائے لیکن اگر کبھی نہ پڑھ سکے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ ہاں! جان بوجھ کر بے ہمتی سے نہ چھوڑے اس سے بے برکتی ہوتی ہے۔

تہجد کا صحیح وقت کب ہوتا ہے؟

س...... تہجد میں ۸'۱۰ یا ۱۲ رکعتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ لیکن بعض مشائخ اور بزرگوں کے متعلق تحریر ہے کہ وہ رات رات بھر نفلیں پڑھتے تھے۔ کیا یہ نوافل تہجد میں شمار ہوتے تھے؟ تہجد کی صحیح تعداد کتنی رکعت ہے اور اس کا صحیح وقت کون سا ہے؟

ج...... سو کر اٹھنے کے بعد رات کو جو نماز پڑھی جائے وہ تہجد کہلاتی ہے۔ رکعتیں خواہ زیادہ ہوں یا کم' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چار سے بارہ تک رکعتیں منقول ہیں۔ اور اگر آدمی رات بھر نہ سوئے' ساری رات عبادت میں مشغول رہے تو کوئی حرج نہیں اس کو قیام لیل اور تہجد کا ثواب ملے گا۔ مگر یہ عام لوگوں کے بس کی بات نہیں' اس لئے جن اکابر سے رات بھر جاگنے اور ذکر اور عبادت میں مشغول رہنے کا معمول منقول ہے ان پر تو اعتراض نہ کیا جائے اور خود اپنا معمول' اپنی ہمت

واستطاعت کے مطابق رکھا جائے۔

سحری کے وقت تہجد پڑھنا

س..... مجھے تہجد کی نماز پڑھنے کا شوق ہے اور اکثر میں یہ نماز دو بجے اٹھ کر پڑھتی بھی ہوں۔ ماہ رمضان میں سحری کے وقت یہ نماز ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ (صبح صادق کی اذان سے پہلے)
ج..... صبح صادق سے پہلے تک تہجد کا وقت ہے اس لئے اگر صبح صادق نہ ہوئی ہو تو سحری کے وقت تہجد پڑھ سکتے ہیں۔

تہجد کی نماز میں کون سی سورۃ پڑھنی چاہئے؟

س..... تہجد کی نماز میں کیا پڑھا جاتا ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ ہر رکعت نفل میں ۱۲ قل پڑھنے چاہئیں آپ اس کا صحیح طریقہ بتا دیجئے؟
ج..... جو سورتیں یاد ہوں پڑھ لیا کریں، شریعت نے کوئی سورتیں متعین نہیں کیں۔

کیا تہجد کی نماز میں تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھنی چاہئے؟

س..... تہجد کی نماز میں کتنی رکعتیں ہوتی ہیں؟ ہر رکعت میں کیا تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنا لازمی ہوتی ہے؟
ج..... تہجد کی نماز میں چار سے لے کر بارہ رکعتیں ہوتی ہیں۔ ان کے ادا کرنے کا کوئی الگ طریقہ نہیں۔ عام نفل کی طرح ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں تین بار سورۃ اخلاص پڑھنا جائز ہے مگر لازم نہیں۔ جن لوگوں کے ذمہ قضا نمازیں ہوں میں ان کو مشورہ دیا کرتا ہوں کہ وہ تہجد کے وقت بھی نفل کے بجائے اپنی قضا نمازیں پڑھا کریں۔ ان کو انشاء اللہ تہجد کا ثواب بھی ملے گا اور سر سے فرض بھی اترے گا۔

تہجد کی نماز با جماعت ادا کرنا درست نہیں

س..... مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک جماعت میں ہوں پچھلے دنوں رمضان میں تین دن کیلئے میں اعتکاف میں بیٹھا جماعت کے کہنے پر ہم لوگ ساری رات جاگتے اور عبادت کرتے، تہجد کے وقت یہ لوگ تہجد کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں کیا یہ جائز ہے کہ تہجد کی نماز با جماعت پڑھی جائے؟ میں نے پوچھا تو کہتے ہیں کہ اس طرح تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھائی ہے۔ جبکہ میں نے تو

کہیں بھی نہیں سنا یا پڑھا کہ تہجد کی نماز با جماعت بھی پڑھی جاتی ہے؟
ج..... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نوافل کی جماعت (جبکہ مقتدی دو تین سے زیادہ ہوں) مکروہ ہے اس لئے تہجد کی نماز میں بھی جماعت درست نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی جماعت کرائی تھی۔ ورنہ تہجد کی نماز با جماعت ادا کرنے کا معمول نہیں تھا۔

آخر شب میں نہ اٹھ سکنے والا تہجد وتر سے پہلے پڑھ لے

س..... ایک صاحب کہتے ہیں کہ تہجد آدھی رات کے علاوہ بعد نماز عشاء بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ ذرا یہ بتایئے کہ آیا یہ کہاں تک درست ہے؟
ج..... جو شخص آخر شب میں نہ اٹھ سکتا ہو' وہ وتر سے پہلے کم از کم چار رکعتیں تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کرے انشاء اللہ اس کو ثواب مل جائے گا۔ تاہم آخر شب میں اٹھنے کا ثواب بہت زیادہ ہے اس کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔

اگر عشاء کے ساتھ وتر پڑھ لئے تو کیا تہجد کے ساتھ دوبارہ پڑھے؟

س..... وتر کی نماز کو رات کی آخری نماز کہا جاتا ہے۔ اگر کسی نے عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ لئے اور وہ رات کو تہجد کے وقت اٹھ گیا تو کیا اس کو تہجد پڑھنا چاہئے یا وتر دوبارہ پڑھنے چاہئیں؟
ج..... اگر وتر پہلے پڑھ لئے تھے تو تہجد کے وقت وتر دوبارہ نہ پڑھے جائیں۔ صرف تہجد کے نوافل پڑھے جائیں۔

کیا ظہر' عشاء اور مغرب میں بعد والے نفل ضروری ہیں

س..... کیا ظہر' عشاء اور مغرب میں بعد والے نفل ان نمازوں میں شامل ہیں؟ کیا ان نفلوں کے بغیر یہ نمازیں ہو جائیں گی؟ کوئی شخص ان نفلوں کو ان نمازوں کا لازمی حصہ سمجھے اور ان نفلوں کے بغیر اپنی نمازوں کو ادھوری سمجھے کیا یہ بدعت میں شامل ہوگی؟
ج..... ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد دو رکعتیں اور مغرب و عشاء کے بعد دو دو رکعتیں تو سنت موکدہ ہیں ان کو نہیں چھوڑنا چاہئے اور عشاء کے بعد وتر کی تین رکعتیں واجب ہیں ان کو بھی ترک کرنے کی اجازت نہیں۔ باقی رکعتیں نوافل ہیں' اگر کوئی پڑھے تو بڑا ثواب ہے اور نہ پڑھے تو کوئی

حرج نہیں۔ ان کو ضروری سمجھنا صحیح نہیں۔

مغرب سے پہلے نفل پڑھنا جائز ہے مگر افضل نہیں

س..... ہمارے حنفی مذہب میں عصر کے فرض کے بعد اور مغرب کے فرض سے پہلے نفل پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ یہاں سعودیہ میں مغرب کی اذان ہوتے ہی دو رکعت نفل پڑھتے ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کریں۔

ج..... چونکہ مغرب کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے' اس لئے حنفیہ کے نزدیک مغرب سے پہلے نفل پڑھنا مناسب نہیں۔ گو جائز ہے اس لئے خود تو نہ پڑھیں مگر جو حضرات پڑھتے ہیں انہیں منع نہ کریں۔

مغرب کے نوافل چھوڑنا کیسا ہے؟

س..... مغرب کی نماز میں فرضوں کے بعد دو سنت کے بعد دو نفل پڑھنے ضروری ہیں؟ اور اگر کوئی نہ پڑھے تو گناہ تو نہ ہوگا؟

ج..... نفل کے معنی ہی یہ ہیں کہ اس کے پڑھنے کا ثواب ہے' چھوڑنے کا کوئی گناہ نہیں۔

نوافل کی وجہ سے فرائض کو چھوڑنا غلط ہے

س..... ہم لوگ یہاں جدہ میں رہتے ہیں ہمارے اقامتی کمرے میں بعض احباب اکثر عشاء کی نماز گول کر جاتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ ۱۷ رکعتیں کون پڑھے؟ ان کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ ۱۷ رکعتوں کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔ ہم لاکھ ان سے کہتے ہیں کہ ۹ رکعتیں پڑھ لیجئے۔ ۴ فرض' ۲ سنت' تین واجب (وتر) لیکن وہ نہیں مانتے۔ چونکہ ۱۷ رکعتوں کی تکمیل ان کیلئے بوجھ محسوس ہوتی ہے اس لئے پوری نماز ہی ترک کر دیتے ہیں۔ براہ کرم اس کی وضاحت فرمائیں کہ کیا واقعی ۱۷ رکعتوں کے بغیر عشاء کی نماز نہیں ہوتی؟ کیا عشاء میں پوری ۱۷ رکعتیں پڑھنی ضروری ہیں؟ کیا صرف ۹ رکعتیں یعنی ۴ فرض' ۲ سنت اور ۳ واجب (وتر) پڑھنے سے عشاء کی نماز مکمل نہیں ہوگی؟

ج..... عشاء کی ضروری رکعتیں تو اتنی ہی ہیں جتنی آپ نے لکھی ہیں یعنی ۴ فرض' ۲ سنت اور ۳ وتر واجب کل ۹ رکعتیں۔ عشاء سے پہلے سنتیں اگر پڑھ لے تو بڑا ثواب ہے' نہ پڑھے' تو کچھ حرج نہیں۔ اور وتر سے پہلے دو' چار رکعت تہجد کی نیت سے بھی پڑھ لے تو اچھا ہے لیکن نوافل کو ایسا ضروری سمجھنا کہ ان کی وجہ سے فرائض و واجبات بھی ترک کر دیئے جائیں' بہت غلط بات ہے۔

وتر تہجد سے پہلے پڑھے یا بعد میں۔

س..... اگر وتر عشاء کی نماز کے بعد نہ پڑھے جائیں بلکہ تہجد کی نماز کے ساتھ پڑھے جائیں اس صورت میں پہلے تین رکعات وتر کی پڑھی جائیں اور بعد میں تہجد کی رکعتیں یا پہلے تہجد کی رکعتیں پڑھیں اور بعد میں وتر کی تین رکعتیں؟ نیز یہ کہ تہجد کی رکعتیں اگر کبھی چار، کبھی چھ، کبھی آٹھ اور کبھی دس، بارہ پڑھی جائیں تو کوئی حرج تو نہیں؟

ج..... اگر جاگنے کا بھروسہ ہو تو وتر، تہجد کی نماز کے بعد پڑھنا افضل ہے اس لئے اگر صبح صادق سے پہلے وقت میں اتنی گنجائش ہو کہ نوافل کے بعد وتر پڑھ سکے گا تو پہلے تہجد کے نفل پڑھے، اس کے بعد وتر پڑھے، اور اگر کسی دن آنکھ دیر سے کھلے اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر نوافل میں مشغول ہوا تو کہیں وتر قضا نہ ہو جائیں تو ایسی صورت میں پہلے وتر کی تین رکعتیں پڑھ لے، پھر اگر صبح صادق میں کچھ وقت باقی ہو تو نفل بھی پڑھ لے۔ تہجد کی نماز کا ایک معمول تو مقرر کر لینا چاہئے کہ اتنی رکعتیں پڑھا کریں گے پھر اگر وقت کی وجہ سے کمی بیشی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

وتر کے بعد نفل پڑھنا بدعت نہیں

س..... کیا وتر پڑھنے کے بعد نفل پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ وتر کے بعد نفل پڑھنا بدعت ہے۔ کیا زید کا یہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

ج..... وتر کے بعد بیٹھ کر دو نفل پڑھنے کی احادیث صحاح میں موجود ہیں اس لئے اس کو بدعت کہنا مشکل ہے۔ البتہ وتر کے بعد اگر نفل پڑھنا چاہے تو ان کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

نماز حاجت کا طریقہ

س..... نماز حاجت کا کیا طریقہ ہے؟

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الحاجت کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ آدمی خوب اچھی طرح وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے نماز سے فارغ ہو کر حق تعالیٰ شانہ کی حمد و ثنا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، مسلمانوں کے لئے دعائے مغفرت کرے اور خوب توبہ، استغفار کے بعد یہ دعا پڑھے

لا الٰہ الا اللّٰہ الحلیم الکریم سبحان اللّٰہ رب العرش العظیم الحمد للّٰہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک ومنجیات امرک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی

ذنباً الا غفرته ولا هماً الا فرجته ولا حاجة هي لک رضاً الا قضیتها
یا ارحم الراحمین

اس کے بعد اپنی حاجت کے لئے خوب گڑگڑا کر دعا مانگے اگر صحیح شرائط کے ساتھ دعا کی تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

صلوٰۃ التسبیح سے گناہوں کی معافی

س...... صلوٰۃ التسبیح سے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے نئے پرانے عمداً سہواً تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں کیا یہ صحیح حدیث ہے؟

ج...... بعض محدثین اس کو صحیح کہتے ہیں اور بعض ضعیف۔

کیا صلوٰۃ التسبیح کا کوئی خاص وقت ہے؟

س...... صلوٰۃ التسبیح کے لئے کیا کوئی دن یا وقت مقرر ہے؟

ج...... صلوٰۃ التسبیح کے لئے کوئی دن اور وقت مقرر نہیں۔ اگر توفیق ہو تو روزانہ پڑھا کرے ورنہ جس دن بھی موقع ملے پڑھ لے۔ اور مکروہ اوقات کو چھوڑ کر دن رات میں جب چاہے پڑھے البتہ زوال کے بعد افضل ہے یا پھر رات کو' خصوصاً تہجد کے وقت۔

صلوٰۃ التسبیح کی جماعت بدعت حسنہ نہیں

س...... کافی تحقیق کے بعد بھی یہ پتہ نہ چل سکا کہ صلوٰۃ التسبیح کبھی با جماعت پڑھی گئی ہو' کیا یہ نفل نماز جماعت سے پڑھی جا سکتی ہے' یا اس فعل کو "بدعت حسنہ" میں شمار کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا جا سکتا ہے؟

ج...... حنفیہ کے نزدیک نوافل کی جماعت مکروہ ہے جبکہ مقتدی تین یا زیادہ ہوں' یہی حکم "صلوٰۃ التسبیح" کا ہے اس کی جماعت بدعت حسنہ نہیں' بلکہ بدعت سیئہ ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی جماعت جائز نہیں

س...... صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ارشاد فرمائیں کہ با جماعت پڑھنا جائز ہے یا غلط؟ میں اور میرے بہت سے پاکستانی' ترکی ساتھی تقریباً ۵ سال سے اپنے کیمپ میں با جماعت ادا کرتے ہیں۔ اسی سال

۱۵ شعبان شب برات والی رات ہمارے ایک ساتھی صوفی صاحب نے اعتراض کیا کہ "چونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ التسبیح با جماعت ثابت نہیں ہے 'نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ با جماعت ادا کریں تو پھر ہمیں با جماعت نہیں پڑھنی چاہئے بلکہ انفرادی طور پر پڑھنی چاہئے" با جماعت پڑھنے کا ہمارا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو ان پڑھ ساتھی ترتیب وار ۷۵ دفعہ تسبیح نہ پڑھ سکیں وہ بھی ادا کر سکیں؟

ج...... شریعت نے عبادت کو جس انداز میں مشروع کیا ہے 'اس کو اسی طریقہ سے ادا کرنا مطلوب ہے۔ شریعت نے نماز پنج گانہ اور جمعہ وعیدین وغیرہ کو با جماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ لیکن نوافل کو انفرادی عبادت تجویز کیا ہے۔ اس لئے کسی نفل نماز کا (خواہ صلوٰۃ التسبیح ہو یا کوئی اور) جماعت سے ادا کرنا منشائے شریعت کے خلاف ہے۔ اس لئے حضرات فقہاء نے نفل نماز کی جماعت کو (جبکہ مقتدی دو سے زیادہ ہوں) مکروہ لکھا ہے۔ اور خاص راتوں میں اجتماعی نماز ادا کرنے کو بدعت قرار دیا ہے اس لئے صلوٰۃ التسبیح کا جماعت سے ادا کرنا صحیح نہیں اور آپ نے جو مصلحت لکھی ہے وہ لائق التفات نہیں جس کو صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا شوق ہو اس کو ان کلمات کا یاد کر لینا اور ترتیب کا سیکھ لینا کیا مشکل ہے؟

منت کے نوافل کس وقت ادا کئے جائیں؟

س...... میں نے کہا تھا کہ اے اللہ تعالیٰ اگر میں امتحان میں کامیاب ہو گیا تو ۱۰۰ رکعت نماز نفل ادا کروں گا میں کامیاب ہو گیا۔ آپ یہ بتائیں کہ یہ ۱۰۰ رکعت نفل نماز کیلئے کوئی وقت ہے یا جب چاہے ادا کر لوں؟

ج...... جب چاہیں ادا کر سکتے ہیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اور فجر اور عصر کے بعد بھی نہیں پڑھ سکتے۔

شکرانے کی نماز کب ادا کرنی چاہئے؟

س...... شکرانے کی نماز کیلئے کوئی وقت مقرر ہے یا نہیں؟ اور یہ کہ ان کی تعداد کتنی ہوتی ہے یعنی دو رکعت یا چار رکعت؟

ج...... نہ وقت مقرر ہے نہ تعداد' البتہ مکروہ وقت نہیں ہونا چاہئے اور تعداد دو رکعت سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

فرض نمازوں سے پہلے نماز استغفار اور شکرانہ پڑھنا

س..... نماز فجر، ظہر اور عصر سے پہلے دو رکعات نماز نفل استغفار اور دو رکعت نماز نفل شکرانہ روزانہ پڑھنا جائز ہے یا نماز کے بعد؟

ج..... یہ نمازیں ظہر اور عصر سے پہلے پڑھنے میں تو کوئی اشکال نہیں، البتہ فجر سے پہلے اور صبح صادق کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے اور نوافل پڑھنا درست نہیں۔

پچاس رکعت شکرانہ کی نماز چار چار رکعت کر کے ادا کر سکتے ہیں

س..... نفل نماز پچاس رکعت شکرانہ ادا کرنا ہے تو کیا دو دو کے بجائے چار چار رکعت نماز نفل ادا کی جا سکتی ہے؟

ج..... کر سکتے ہیں۔

دلہن کے آنچل پر نماز شکرانہ ادا کرنا

س..... جناب آج کل ایک رسم ہے کہ جب شادی ہوتی ہے تو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ شادی کی پہلی رات دو رکعت نماز شکرانے کی دولہا پڑھتا ہے کیا عورت کے آنچل پر جائز ہے، جس سے اس مرد کا نکاح ہوا ہے یعنی دولہا دلہن کے آنچل پر نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج..... آنچل پر نماز پڑھنا محض رسم ہے۔ شکرانے کی نماز عام معمول کے مطابق بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

بلا سے حفاظت اور گناہوں سے توبہ کیلئے کون سی نماز پڑھے؟

س..... کیا میں اس نیت سے نفل پڑھ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یا میرے گھر والوں کو ہر بلا سے ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے۔ یا میں اپنے امتحانات میں کامیابی کیلئے یا اپنے گناہوں کی بخشش کیلئے نوافل ادا کر سکتا ہوں؟

ج..... کوئی کام درپیش ہو، اس کی آسانی کی دعا کرنے کیلئے شریعت نے "صلوٰۃ الحاجۃ" بتائی ہے اور کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس سے توبہ کرنے کیلئے "صلوٰۃ التوبہ" فرمائی ہے اور یہ نفلی نمازیں ہیں۔

کیا عورت تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

س..... اگر عورت پانچ نمازوں کی پابند ہے کیا وہ پانچوں نمازوں میں تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟ اور کیا

عصر اور فجر کی نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھ سکتی ہے؟

ج...... ظہر، عصر اور عشاء سے پہلے پڑھ سکتی ہے۔ صبح صادق کے بعد سے نماز فجر تک صرف فجر کی سنتیں پڑھی جاتی ہیں دوسرے نوافل درست نہیں، سنتوں میں تحیۃ الوضو کی نیت کر لینے سے وہ بھی ادا ہو جائے گا اور مغرب سے پہلے پڑھنا اچھا نہیں کیونکہ اس سے نماز مغرب میں تاخیر ہو جائے گی اس لئے نماز مغرب سے پہلے بھی تحیۃ الوضو کی نماز نہ پڑھی جائے۔ بہرحال اس مسئلہ میں مرد و عورت کا ایک ہی حکم ہے۔

تحیۃ الوضو کس نماز کے وقت پڑھنی چاہئے؟

س...... تحیۃ الوضو کس نماز کے وقت پڑھنا ہے۔ میں نے نماز کی کتاب میں پڑھا ہے جس وقت نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے اس وقت نہیں پڑھنا چاہئے۔ مگر میں پھر بھی یہ نہیں جانتا کہ کس وقت تحیۃ الوضو پڑھوں اور کس وقت نہ پڑھوں؟

ج...... پانچ اوقات میں نفل پڑھنے کی اجازت نہیں۔ فجر سے پہلے اور بعد، عصر کے بعد، سورج کے طلوع و غروب کے وقت اور نصف النہار کے وقت۔ ان اوقات کے علاوہ جب بھی آپ وضو کریں تحیۃ الوضو پڑھ سکتے ہیں۔

وقت کم ہو تو تحیۃ الوضو پڑھے یا تحیۃ المسجد؟

س...... اگر کوئی شخص مسجد میں جاتا ہے اور جماعت ہونے میں دو تین منٹ باقی ہیں کیا وہ نفل تحیۃ الوضو پڑھے یا تحیۃ المسجد پڑھے؟

ج...... دونوں کی نیت کر لے، اور اگر وقت میں گنجائش ہو تو دونوں کا الگ الگ پڑھنا مستحب ہے۔

مغرب کی نماز سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا

س...... حرم اور مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے علاوہ پورے سعودیہ میں مغرب کی نماز اذان کے دس منٹ بعد ادا کی جاتی ہے اور اس وقفے میں آنے والے تحیۃ المسجد دو نفل ادا کرتے ہیں۔ ہم حنفی بھی دو نفل تحیۃ المسجد مغرب کی اذان کے بعد ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ بعض حنفی کہتے ہیں کہ سورج غروب ہونے کے بعد آپ نفل ادا کر سکتے ہیں؟

ج...... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی فرض نماز ادا کرنے سے قبل

نوافل پڑھنا اس وجہ سے مکروہ ہے کہ اس سے مغرب کی نماز میں تاخیر ہوتی ہے' ورنہ بذات خود وقت میں کوئی کراہت نہیں' آپ کے یہاں چونکہ مغرب سے پہلے نوافل کا معمول ہے اور جماعت میں تاخیر کی جاتی ہے' اس لئے تحیۃ المسجد پڑھ لینے میں مضائقہ نہیں۔

شب برات میں باجماعت نفل نماز جائز نہیں

س...... حالیہ شب برات میں ایک مسجد میں بعد نماز مغرب چھ رکعت نماز' دو دو رکعت کی ترتیب سے نفل با جماعت ادا کی گئی اور اختتام پر سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت ہوئی۔ پھر طویل اجتماعی دعامانگی گئی' پھر تقریباً ۳ بجے تہجد کی نفلیں بھی باجماعت ادا کی گئیں۔ کچھ لوگوں کے اعتراض پر قبلہ امام صاحب نے اسی نفل باجماعت کی حمایت میں جمعہ کی تقریر میں فرمایا کہ یہ حدیث شریف سے ثابت ہے اور مشکوٰۃ شریف کے فلاں فلاں صفحہ پر حوالہ ہے۔ گزارش خدمت ہے کہ ان نوافل شب برات کی اصل حقیقت سے آگاہ فرمائیں تاکہ اگر یہ اختراع تھی تو اسے آئندہ سے روک دیا جائے' نہیں تو پھر ہر شب برات پر اس کو معمول بنالیا جائے۔ اور اہتمام اس کی ادائیگی کا ہو؟

ج...... شب برات میں اجتماعی نوافل ادا کرنا بدعت ہے۔ امام صاحب نے مشکوٰۃ شریف کا جو حوالہ دیا ہے وہ ان کی غلط فہمی ہے مشکوٰۃ شریف میں ایسی کوئی روایت نہیں جس میں شب برات میں نوافل باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔

سجدہ تلاوت

سجدہ تلاوت کی شرائط

س..... کیا سجدہ تلاوت کے لئے بھی انہیں تمام شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے جو نماز کے سجدے کے لئے ضروری ہیں۔ (جگہ کا پاک ہونا کعبہ کی طرف منہ ہونا وغیرہ) ؟

ج..... جی ہاں! نماز کی شرائط سجدہ تلاوت کے لئے بھی ضروری ہیں۔

سجدہ تلاوت کا صحیح طریقہ

س..... بہت دفعہ لوگوں کو مختلف طریقوں سے سجدہ تلاوت ادا کرتے دیکھا گیا ہے۔ براہ کرم سجدہ تلاوت کا صحیح طریقہ تحریر فرمائیں۔

ج..... اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جائے اور سجدہ میں تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے۔ اللہ اکبر کہہ کر اٹھ جائے۔ بس یہی سجدہ تلاوت ہے۔ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جانا افضل ہے اور اگر بیٹھے بیٹھے کرلے تو بھی جائز ہے۔

سجدہ تلاوت میں صرف ایک سجدہ ہوتا ہے

س..... سجدہ تلاوت میں دو سجدے ہوتے ہیں یا صرف ایک؟

ج..... ایک آیت کی تلاوت پر ایک سجدہ واجب ہوتا ہے' البتہ مجلس بدلنے پر وہی آیت پھر پڑھی تو اس کا الگ سجدہ واجب ہوگا۔

ج..... سجدہ تلاوت میں نیت نہیں باندھی جاتی' بلکہ سجدہ کی نیت سے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے

جائیں اور اللہ اکبر کہہ کر اٹھ جائیں۔ سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ بیٹھے بیٹھے سجدہ تلاوت کرلینا جائز ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا افضل ہے۔

نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر رکوع و سجدہ کرلیا تو سجدہ تلاوت ہوگیا

س...... اگر نماز میں سجدہ تلاوت کی آیت پڑھی اور فوراً رکوع میں چلا گیا اور رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت نہیں کی اور پھر نماز کا سجدہ ادا کیا تو کیا سجدہ تلاوت بھی اس سجدہ سے ادا ہو گیا یا نہیں؟

ج...... اس صورت میں سجدہ تلاوت ادا ہو گیا۔

کیا سجدہ تلاوت سپارے پر بغیر قبلہ رخ کر سکتے ہیں؟

س...... سجدہ تلاوت قرآن پاک 'کیا اسی وقت کرنا چاہئے جس وقت ہی اس کو پڑھیں یا پھر دیر سے بھی کر سکتے ہیں؟ اور کیا سپارے پر سجدہ کر سکتے ہیں جبکہ سامنے قبلہ نہ ہو۔ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ قرآن پاک پڑھنے کے بعد کہتے ہیں کہ ایک انسان چودہ سجدے کرے آیا یہ درست ہے یا نہیں؟

ج...... سجدہ تلاوت فوراً کرنا افضل ہے 'لیکن ضروری نہیں بعد میں بھی کیا جاسکتا ہے 'اور قرآن کریم ختم کر کے سارے سجدے کرلے تو بھی صحیح ہے لیکن اتنی تاخیر اچھی نہیں۔ کیا خبر کہ قرآن کے ختم کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے اور سجدے 'جو کہ واجب ہیں اس کے ذمہ رہ جائیں۔ سپارے پر سجدہ نہیں ہوتا قبلہ رخ ہو کر زمین پر سجدہ کرنا چاہئے۔ سپارے کے اوپر سجدہ کرنا قرآن کریم کی بے ادبی بھی ہے۔

سجدہ تلاوت فرداً فرداً کریں یا ختم قرآن پر تمام سجدے ایک ساتھ؟

س...... ہر سجدہ تلاوت کو اسی وقت ہی کرنا مسنون ہے یا ختم قرآن الحکیم پر تمام سجدے تلاوت ادا کرلئے جائیں؟ کونسا طریقہ افضل ہے؟

ج...... قرآن کریم کے تمام سجدوں کو جمع کرنا خلاف سنت ہے۔ تلاوت میں جو سجدہ آئے حتی الوسع اس کو جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ تاہم اگر اکٹھے سجدے کئے جائیں تو ادا ہو جائیں گے۔

جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہوں وہ پڑھنے والا سجدہ کب کرے؟

س..... جن سورتوں کے اواخر میں سجدے ہیں اگر ان کو نماز میں پڑھا جائے تو سجدہ کیسے کیا جائے؟ کیا تین سجدے کرنے یا دو سجدے سے یعنی نماز کے دو سجدوں کے بعد سجدہ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا؟

ج..... سجدہ والی آیت پر تلاوت ختم کر کے رکوع میں چلا جائے تو رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت ہو سکتی ہے اور رکوع کے بعد نماز کے سجدے میں بھی سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں مستقل سجدہ تلاوت کی ضرورت نہیں۔ اور اگر سجدہ تلاوت والی آیت کے بعد بھی تلاوت کرنی ہو تو پہلے سجدہ تلاوت کرے، پھر اٹھ کر آگے تلاوت کرے۔

زوال کے وقت تلاوت جائز ہے لیکن سجدہ تلاوت جائز نہیں

س..... کیا دن میں بارہ بجے قرآن مجید کی تلاوت کی جا سکتی ہے؟

ج..... ٹھیک دوپہر کے وقت جبکہ سورج سر پر ہو، نماز اور سجدہ تلاوت منع ہے، مگر قرآن مجید کی تلاوت جائز ہے۔

فجر اور عصر کے بعد مکروہ وقت کے علاوہ سجدہ تلاوت جائز ہے

س..... تلاوت کا سجدہ عصر کی نماز کے بعد مغرب تک یا فجر کی نماز کے بعد جائز ہے یا نہیں؟ یعنی ان دونوں اوقات میں سجدہ ادا کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ہمیں اہلسنت علماء نے منع کیا ہے ہم خود بھی اہلسنت سے وابستہ ہیں، ہم دو آپس میں دوست ہیں میں نے اس کو سجدہ کرنے سے منع کیا لیکن اس نے آپ کا حوالہ دیا؟

ج..... فقہ حنفی کے مطابق نماز فجر اور عصر کے بعد سجدہ تلاوت جائز ہے، البتہ طلوع آفتاب سے لے کر دھوپ کے سفید ہونے تک اور غروب سے پہلے دھوپ کے زرد ہونے کی حالت میں سجدہ تلاوت بھی منع ہے۔

چارپائی پر بیٹھ کر تلاوت کرنے والا کب سجدہ تلاوت کرے؟

س..... اگر چارپائی پر بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہیں اور آیت سجدہ بھی دوران تلاوت

آتی ہے لہٰذا اس کیلئے سجدہ ادا کرنا فوراً ضروری ہے یا بعد تلاوت (جتنا قرآن پڑھے) سجدہ کر لیا جائے؟ صحیح طریقہ تحریر فرمائیں۔

ج..... فوراً کر لینا افضل ہے۔ تلاوت ختم کر کے کرنا بھی جائز ہے۔ اگر چارپائی سخت ہو کہ اس پر پیشانی دھنسے نہیں اور اس پر پاک کپڑا بھی بچھا ہوا ہو تو چارپائی پر بھی سجدہ ادا ہو سکتا ہے' ورنہ نہیں۔

تلاوت کے دوران آیت سجدہ کو آہستہ پڑھنا بہتر ہے

س..... قرآن کی تلاوت کرتے وقت جس رکوع میں سجدہ آجائے تو اس کو دل میں پڑھنا چاہئے یا کہ بلند آواز سے پڑھے؟ کہتے ہیں کہ اگر سجدہ کی آیت کوئی سن لے تو اس پر سجدہ واجب ہے اگر سجدہ نہ کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے اور سجدہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ مفصل بتائیں۔

ج..... سجدہ کی آیت پڑھنے سے' پڑھنے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے کسی دوسرے کے سامنے سجدہ کی آیت آہستہ پڑھے' تاکہ اس کے ذمہ سجدہ واجب نہ ہو۔ جس شخص کے ذمہ سجدہ تلاوت واجب تھا اور اس نے نہیں کیا تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ سجدہ کر لے۔ سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے سجدہ میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھے اور تکبیر کہتا ہوا اٹھ جائے بس سجدہ تلاوت ہو گیا۔

آیت سجدہ اور اس کا ترجمہ پڑھنے سے صرف ایک سجدہ لازم آئے گا

س..... میں قرآن شریف ترجمے کے ساتھ پڑھ رہی ہوں اور اس طرح پڑھتی ہوں کہ پہلے جتنا پڑھنا ہوتا ہے میں پڑھ لیتی ہوں اس کے بعد اس کا ترجمہ۔ تو کیا مجھ کو قرآن شریف میں جو سجدہ آتا ہے وہ دو مرتبہ دینا ہو گا؟

ج..... نہیں! سجدہ صرف ایک ہی واجب ہو گا' آیت سجدہ اگر ایک ہی مجلس میں کئی بار پڑھی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم کے الفاظ پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے' صرف ترجمہ پڑھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

ایک آیت سجدہ کئی بچوں کو پڑھائی' تب بھی ایک ہی سجدہ کرنا ہو گا

س..... ایک استاذ کئی لڑکوں کو ایک ہی آیت سجدہ علیحدہ علیحدہ پڑھاتا ہے تو معلم کو ایک ہی سجدہ کرنا پڑے گا یا کہ جتنے لڑکے ہوں گے اتنے سجدے کرنے پڑیں گے؟ یعنی معلم ایک ہی جگہ بیٹھا رہتا ہے

اور لڑکے باری باری پڑھتے جاتے ہیں؟
ج...... استاذ کے کہلانے سے تو ایک ہی سجدہ واجب ہو گا بشرطیکہ مجلس ایک ہو۔ لیکن استاذ جتنے بچوں سے سجدہ کی آیت سنے گا اتنے سجدے سننے کی وجہ سے واجب ہوں گے۔

دو آدمی ایک ہی آیت سجدہ پڑھیں تو کتنے سجدے واجب ہوں گے؟

س...... آیت سجدہ اگر استاذ پڑھائے' شاگرد پڑھے تو کیا ہر ایک کو ایک سجدہ کرنا ہو گا' یا دو؟ جبکہ ایک ہی آیت سجدہ ہر ایک نے پڑھی اور سنی۔
ج...... دونوں پر دو سجدے واجب ہوگئے۔ ایک خود پڑھنے کا' دوسرا سننے کا۔

آیت سجدہ نماز سے باہر کا آدمی بھی سن لے تو سجدہ کرے

س...... تراویح میں آیت سجدہ بھی آتی ہے تو ظاہر ہے جو خارج صلوٰۃ ہو گا وہ بھی سنے گا کیا اس پر بھی سجدہ واجب ہے؟
ج...... جی ہاں! اس پر بھی واجب ہو گا۔

لاؤڈ اسپیکر پر سجدہ تلاوت

س...... اگر کسی شخص نے لاؤڈ اسپیکر پر تلاوت قرآن پاک سن لی اور اس میں سجدہ آئے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے یا نہیں اور سجدہ نہ کرنے والے شخص پر گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟
ج...... جس شخص کو معلوم ہو کہ یہ سجدہ کی آیت ہے اس پر سجدہ واجب ہے اور ترک واجب گناہ ہے۔

لاؤڈ اسپیکر اور ریڈیو' ٹیلیویژن سے آیت سجدہ پر سجدہ تلاوت

س...... عام طور پر تراویح لاؤڈ اسپیکر پر پڑھائی جاتی ہے۔ سجدہ کی جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں اس کی آواز باہر بھی جاتی ہے اگر کوئی شخص باہر یا گھر میں سجدہ کی آیات سنے تو اس پر سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ اسی طرح ختم والے دن ریڈیو اور ٹی وی پر سعودی عرب سے براہ راست تراویح سنائی اور دکھائی جاتی ہیں۔ اور لوگ کافی شوق سے (خاص طور پر خواتین) انہیں سنتے ہیں۔ جبکہ آخری پارے میں

دو سجدے ہیں کیا عوام جب وہ آیات سجدہ سنیں تو ان پر سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ حالانکہ اکثریت صرف ذوق و شوق سے ہی دیکھتی ہے عملی طور پر کچھ نہیں یعنی اکثر لوگ صرف سن اور دیکھ لیتے ہیں۔ سجدہ وغیرہ ادا نہیں کرتے۔

ج ..... جن لوگوں کے کان میں سجدہ کی آیت پڑے' خواہ انہوں نے سننے کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو ان پر سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ آیت سجدہ تلاوت کی گئی۔ (اگر اسی تراویح کی ریکارڈنگ دوبارہ ریڈیو اور ٹی وی سے براڈ کاسٹ یا ٹیلی کاسٹ کی جائے تو سجدہ تلاوت نہیں واجب ہو گا) البتہ عورتیں اپنے خاص ایام میں سنیں تو ان پر واجب نہیں۔

ٹیپ ریکارڈ اور سجدہ تلاوت

س..... کیا ٹیپ ریکارڈ پر آیت سجدہ سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے؟

ج..... اس سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔

آیت سجدہ سن کر سجدہ نہ کرنے ولا گنہگار ہو گا یا پڑھنے والا؟

س..... آیت سجدہ تلاوت کرنے والے اور تمام سامعین پر سجدہ واجب ہے۔ لیکن جس کو سجدے کے متعلق معلوم نہیں اور نہ ہی صاحب تلاوت نے بتایا تو کیا وہ سامع گنہگار ہو گا؟

ج..... جن لوگوں کو معلوم نہیں کہ آیت سجدہ تلاوت کی گئی ہے اور تلاوت کرنے والے نے یا کسی اور نے ان کو بتایا بھی نہیں' وہ گنہگار نہیں اور جن لوگوں کو علم ہو گیا کہ آیت سجدہ کی تلاوت کی گئی ہے اس کے باوجود انہوں نے سجدہ نہیں کیا' وہ گنہگار ہوں گے۔ اور اس صورت میں تلاوت کرنے والا گنہگار بھی ہو گا۔ اس کو چاہئے تھا کہ آیت سجدہ کی تلاوت آہستہ کرتا۔

س..... نیز اگر آیت سجدہ خاموشی سے پڑھ لی جائے تو جائز ہے؟

ج..... اگر آدمی تنہا تلاوت کر رہا ہو اس کو آیت سجدہ آہستہ ہی پڑھنی چاہئے۔ لیکن اگر نماز میں (مثلاً تراویح میں) پڑھ رہا ہو تو آہستہ پڑھنے کی صورت میں مقتدیوں کے سماع سے یہ آیت رہ جائے گی' اس لئے بلند آواز سے پڑھنی چاہئے۔

سجدہ تلاوت صاحب تلاوت خود کرے' نہ کہ کوئی دوسرا

س..... قرآن خوانی کرواؤں اور پھر جب تمام قرآن ختم کر لیا جائے تو ایک عورت ان سب کے

سجدے (جو ۱۴ ہیں) ادا کر دیتی ہے آپ وضاحت فرمائیں کہ جہاں سجدہ آئے وہیں کیا جائے؟ یا علیحدہ ایک ساتھ سب سجدے ادا کرلئے جائیں؟ کیا کوئی قید یا پابندی تو نہیں ہے؟

ج..... قرآن کریم کے کئی سجدے اکٹھے کرنا بھی جائز ہے مگر جس نے سجدہ کی آیت تلاوت کی ہو اسی کے ادا کرنے سے سجدہ ادا ہوگا۔ کوئی دوسرا شخص اس کی جگہ سجدہ ادا نہیں کرسکتا۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ ایک عورت ان سب کے سجدے ادا کر دیتی ہے" یہ غلط ہے۔ تلاوت کرنے والوں کے ذمہ سجدہ تلاوت بدستور واجب ہے۔

سورۃ سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھنا چاہئے نہ کہ پوری سورۃ کو

س..... قرآن مجید میں ایک سورۃ سجدہ ہے اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس پوری سورۃ کو دل میں پڑھے؟

ج..... اس سورۃ میں جو سجدہ کی آیت آتی ہے اس کو دوسروں کے سامنے آہستہ پڑھے پوری سورۃ دل میں پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

سورۃ حج کے کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟

س..... قرآن الحکیم میں سورۃ حج میں دو جگہ سجدہ تلاوت آتے ہیں ان سجدوں میں سے ایک سجدے کے سامنے شافعی لکھا ہوا ہے کیا ہم حنفی عقیدہ رکھنے والوں کو بھی اس آیت سجدہ پر سجدہ کرنا لازم ہے یا نہیں؟

ج..... حنفیہ کے نزدیک سورۃ حج میں دوسرا سجدہ' سجدہ تلاوت نہیں کیونکہ اس آیت میں رکوع اور سجدہ دونوں کا حکم دیا گیا ہے اس لئے آیت میں گویا نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

نماز کے متفرق مسائل

وظیفہ پڑھنے کیلئے نماز کی شرط

س...... یہ بتائیں کہ اگر ہم کوئی وظیفہ شروع کریں جس کیلئے پانچوں وقت کی نماز ضروری ہے لیکن اگر کسی وجہ سے کسی وقت کی نماز قضا ہو جائے تو کیا ہم وہ وظیفہ جاری رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج...... جب نماز وظیفے کے لئے شرط ہے تو وہ وظیفہ بغیر نماز کے بے کار ہے۔

نماز میں زبان نہ چلنے کا علاج

س: بندہ الحمد للہ نماز کی پابندی کرتا ہے لیکن ایک بڑی زبردست پریشانی ہے کہ جب نماز پڑھتا ہوں تو زبان نہیں چلتی اور ایک ایک آیت کو کئی کئی بار دہرانا پڑتا ہے۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے زبان میں لکنت ہے۔ لیکن عام بول چال کے اندر یہ چیز محسوس نہیں ہوتی' مہربانی فرما کر اس کیلئے کوئی وظیفہ بتلائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی؟

ج...... اس کیلئے کسی وظیفہ کی ضرورت نہیں۔ بس یہ کیجئے کہ جو آیت ایک دفعہ پڑھ لی اس کو دوبارہ نہ پڑھیئے چاہے آپ کو چند سیکنڈ ٹھہرنا پڑے۔ انشاء اللہ چند دنوں بعد یہ پریشانی دور ہو جائے گی اور اگر آپ نے تکرر پڑھنے کی عادت جاری رکھی تو یہ بیماری پختہ ہوتی جائے گی۔

تارک الصلوٰۃ نعت خواں احترام کا مستحق نہیں

س...... کیا تارک الصلوٰۃ نعت خواں کا احترام کرنا درست ہے؟

ج...... ایسا شخص احترام کا مستحق نہیں' اور ایسے شخص کا نعت خوانی کرنا بھی نعت کی توہین ہے۔

قنوت نازلہ کب پڑھی جاتی ہے؟

س..... اخبارات میں پڑھا کہ ممتاز علمائے کرام نے اپیل کی ہے کہ فجر کی نماز میں دعائے قنوت کا اہتمام کریں۔ براہ کرم یہ بتلائیں کہ دعائے قنوت کو نماز سنت یا نماز فرض میں پڑھا جائے کیا یہ دعائے قنوت عشاء کے وتروں والی ہے؟

ج..... جب مسلمان پر کوئی بڑی آفت نازل ہو، مثلاً مسلمان کافروں کے پنجے میں گرفتار ہو جائیں یا اسلامی ملک پر کافر حملہ آور ہوں تو نماز فجر کی جماعت میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد امام "قنوت نازلہ" پڑھے اور مقتدی آمین کہتے جائیں۔ سنتوں میں یا تنہا ادا کئے جانے والے فرضوں میں قنوت نازلہ نہیں پڑھی جاتی اور وتر کی تیسری رکعت میں جو دعائے قنوت ہمیشہ پڑھی جاتی ہے وہ الگ ہے۔

ٹی وی کم از کم نماز کے اوقات کا احترام تو کرے

س..... مولانا صاحب ٹی وی کی فضول نشریات نے مسلمانوں بالخصوص ہماری نئی نسل کو تباہی کے اس موڑ پر لا کر رکھ دیا ہے جہاں سے نکلنا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے اور اس پر بس نہیں بلکہ وہ پروگرام کو بھی ایسے موقع پر نشر کرتے ہیں جس وقت عین نماز کا وقت ہوتا ہے ایمان کمزور ہونے کی وجہ سے وہ نماز جیسی اہم عبادت کو ترک کر دیتے ہیں مسلمان کا کام تو یہ ہے کہ خود برائی سے بچتے ہوئے دوسروں کو برائی سے بچانے کی محنت اور کوشش کرے کیا یہ لوگ نماز کے اوقات میں پروگرام کے وقت کو کم وبیش نہیں کر سکتے؟

ج..... اول تو ٹی وی ہی قوم کی صحت کے لئے ٹی بی ہے اور یہ "الخبائث" ہے جو شیطان نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو گمراہ کرنے کے لئے ایجاد کی ہے۔ پھر اس کی نشریات لغو اور فضول ہیں جو سراپا گناہ اور وبال ہیں، پھر نماز کے اوقات میں اس گندگی کو پھیلانا بہت ہی سنگین ہے، اللہ تعالیٰ اپنے قہر و غضب سے بچائے، ٹی وی کے کارپردازوں کو چاہئے کہ اگر وہ اس گندگی سے مسلمان معاشرہ کو نہیں بچا سکتے تو کم از کم نماز کے اوقات کا تو احترام کریں۔

ٹی وی پر نماز جمعہ کے وقت پروگرام پیش کرنا

س..... آج کل ٹی وی پر جمعہ کی نشریات جو صبح کی ہوتی ہیں، ان میں عین اس وقت ڈرامہ شروع ہوتا ہے جب نماز جمعہ شروع ہوتی ہے۔ جس سے کئی ٹی وی دیکھنے کے شوقین اور نماز جمعہ پڑھنے والوں کی نماز

قضا ہوجاتی ہے۔ بتایئے یہ گناہ کس کے سر ہوگا؟

ج...... جمعہ قضا کرنے والوں پر بھی اس کا وبال پڑے گا اور ٹی وی والوں پر بھی۔ معلوم نہیں کہ کیا یہ لوگ مسلمان نہیں کہ لوگوں کو نماز جمعہ سے روکنے کا سبب بنتے ہیں۔

بجائے قرعہ اندازی کے نماز استخارہ پڑھ کر فیصلہ کیجئے

س...... میری عادت ہے کہ جب کبھی کسی بات کا فیصلہ نہ کر سکوں اور بہت پریشان ہوجاؤں اور سمجھ میں کچھ نہ آئے کہ کیا فیصلہ کیا جائے تو میں دو رکعت نفل پڑھ کر قرعہ پر دونوں چیزیں لکھ دیتی ہوں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے اٹھا لیتی ہوں اور نیت کرتی ہوں کہ چونکہ خدا کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہل سکتا جو قرعہ میرے ہاتھ آئے گا اس فیصلہ پر وہ کام کروں گی۔ یا پھر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا مانگتی ہوں کہ خدایا قرآن مجید تیرا کلام ہے اور اس میں ہر قسم کی مثالیں اور احوال موجود ہیں، تیرا مبارک نام لے کر اس کو کھولوں گی اس صفحہ پر جو فیصلہ میری پریشانی کے مطابق ہو مجھ کو بتادے تاکہ میں ویسا کر لوں اور تیری مرضی اور خوشی کے مطابق ہو اور پھر خدا کا نام لے کر قرآن پاک کو کھول کر اس صفحے پر اپنے مسئلہ کے مطابق جو حال ملتا ہے اس کو خدا کی رائے سمجھ کر عمل کرتی ہوں۔ کیا مندرجہ بالا دونوں صورتوں میں کفر یا شرک کا خطرہ تو نہیں ہوتا؟ ضرور جواب تحریر فرمائیں تاکہ آئندہ ایسا کروں اکثر جب بہت پریشان کن مسئلہ ہو اور میری سمجھ میں کوئی فیصلہ نہ آرہا ہو تو میں ایسا کر کے فیصلہ کر لیتی ہوں؟

ج...... کفر و شرک تو نہیں، لیکن ایک فضول حرکت ہے۔ یہ ایک طرح کا فال نکالنا ہے، جس کی ممانعت ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا یہ عقیدہ کا فساد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ جب کوئی اہم کام درپیش ہو تو دو رکعت نماز پڑھ کر استخارہ کی دعا کی جائے اور پھر جس طرف دل مائل ہو اس صورت کو اختیار کر لیا جائے۔ انشاء اللہ اسی میں خیر ہوگی۔

مجبوری فیکٹری میں کم از کم فرض اور وتر ضرور پڑھیں

س...... آج امریکہ سے میرے ایک دوست کا خط آیا ہے، جو اکیس سال سے وہاں رہ رہا ہے اب اس نے نماز پڑھنا شروع کی ہے وہ جس فیکٹری میں کام کرتا ہے اس میں تین شفٹ میں کام ہوتا ہے ایک ہفتہ دن میں، ایک ہفتہ شام میں اور ایک ہفتہ رات میں ڈیوٹی کا وقت ہونے کی وجہ سے پوری نماز نہیں پڑھ سکتا۔ وہ فجر کی نماز میں دو سنت دو فرض، ظہر کی نماز میں چار فرض دو سنت، عصر میں چار فرض،

مغرب میں تین فرض دو سنت اور عشاء میں چار فرض دو سنت اور تین وتر پڑھ لیتا ہے اس نے لکھا ہے کہ کسی عالم سے پوچھ کر لکھوں کہ کیا یہ ٹھیک ہے؟

ج...... آپ کے دوست نے جتنی رکعات لکھی ہیں وہ صحیح ہیں۔ البتہ ظہر کی نماز میں چار فرض سے پہلے چار سنتیں بھی پڑھ لیا کریں۔

دفتری اوقات میں نماز کیلئے مسجد میں جانا

س...... زید اکثر نماز ظہر جماعت کے ساتھ ادا کرتا ہے جبکہ مسجد دفتر سے ایک میل دور ہے۔ زید مسجد تک پیدل جاتا ہے نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد وہاں سے پیدل واپس آتا ہے کیا زید کا یہ طریقہ کار درست ہے؟

ج...... اگر دفتر کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو اتنی دور جانا صحیح ہے ورنہ دفتر ہی میں نماز با جماعت کا انتظام کیا جائے۔

دفتری اوقات میں ذکر و تلاوت کرنا

س...... میں ایسے ادارے میں کام کرتا ہوں جہاں کبھی کام بہت زیادہ ہوتا ہے اور کبھی بالکل نہیں۔ فارغ دنوں میں ہم آفس پہنچ کر صرف وقت گزارتے ہیں کیونکہ کوئی کام نہیں ہوتا۔ کیا ان فارغ دنوں میں ہم ڈیوٹی کے دوران تلاوت یا نفلی عبادات کر سکتے ہیں؟

ج...... اگر فارغ ہوں اور دفتر کا کام نہ ہو تو ذکر و تلاوت صحیح ہے۔

آفس میں نماز کس طرح ادا کریں؟

س...... ہم پورٹ قاسم کے ایک ویران علاقے میں کے ای ایس سی کے ایک آفس میں کام کرتے ہیں ہماری ڈیوٹی "۲۴ گھنٹے" کی ہوتی ہے۔ وہاں قریب میں کوئی مسجد وغیرہ نہیں ہے اور نہ ہی اذان کی آواز آتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے آفس کے احاطے میں چند افراد نے مسجد کی طرح کی ایک جگہ بنا دی تھی جہاں نماز ادا کرتے ہیں۔ ہم سب ہی لوگ جن کی تعداد تقریباً "۸" ہے ماشاء اللہ نماز کے پابند ہیں۔ لیکن ہم لوگ الگ الگ نماز پڑھتے ہیں اور بغیر اذان دیئے ہوئے نماز پڑھتے ہیں۔ یعنی جب نماز کا وقت ہوا اس وقت سے نماز کا وقت ختم ہونے تک کبھی وقفے وقفے سے کبھی ایک ساتھ اپنی اپنی نماز ادا کر لیتے ہیں۔ جماعت سے اس لئے ادا نہیں کرتے کہ ہم لوگ علم میں بہت کم ہیں اور کسی کی

شرعی داڑھی بھی نہیں ہے لیکن یہ بات ضرور ہے کہ نماز جماعت سے پڑھاسکتے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ کیا بغیر اذان دیئے نماز پڑھنا جائز ہے' جبکہ اذان کی آواز بھی نہ آئے؟ کیا ایسی صورت میں الگ الگ اپنی اپنی نماز ہوجائے گی' جبکہ پڑھنے کی جگہ بھی ایک ہو؟ یہ وضاحت بھی کردیں کہ اگر جماعت ضروری ہے تو کیا غیر شرعی داڑھی والے یا بغیر داڑھی والے حضرات نماز پڑھاسکتے ہیں؟

ج..... اذان واقامت نماز کی سنت ہے۔ داڑھی منڈے کی اقتدا میں نماز مکروہ ہے لیکن تنہا پڑھنے سے بہتر ہے آپ حضرات اذان واقامت اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھا کریں۔ کیا اچھا ہو کہ آپ میں سے کوئی باتوفیق داڑھی بھی رکھ لے۔ بلکہ سبھی کو رکھنی چاہئے تاکہ نماز مکروہ نہ ہو۔

دفتری اوقات میں نماز کی ادائیگی کے بدلہ میں زائد کام

س..... اگر ہم کسی کے ملازم ہیں اور نماز کے اوقات میں نماز کی ادائیگی کیلئے جاتے ہیں تو کیا ہمیں ان اوقات کے بدلہ میں زیادہ کام کرنا چاہئے؟

ج..... نماز فرض ہے' اتنے وقت کے بدلے میں زائد کام کرنے کی ضرورت نہیں۔ دفتری اوقات میں ایمانداری سے کام کیا جائے تو بہت ہے۔

ہروقت عمامہ پہننا سنت ہے

س..... عمامہ اور ٹوپی پہننا کیسا ہے؟ فرض' واجب' سنت مؤکدہ یا مستحب؟ اور کب پہننا ہے۔ صرف نماز کیلئے یا پورا دن (چوبیس گھنٹے) یا صرف بازاروں یعنی جس وقت گھر سے باہر ہوتے ہیں اس وقت تک؟

ج..... عمامہ پہننا سنت مستحبہ ہے۔ اور یہ صرف نماز کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ ایک مستقل سنت ہے اور ہمیشہ کی سنت ہے۔

جماعت میں شرکت کے لئے دوڑنا منع ہے۔

س..... جب جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو بہت سے لوگ مسجد میں دوڑتے ہوئے جماعت میں شامل ہوجاتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ مسجد میں دوڑنا کیسا ہے؟

ج..... حدیث میں اس سے منع فرمایا ہے۔

رکوع وسجدہ کی تسبیح کا صحیح تلفظ سیکھئے

س...... ہمارے ہاں ایک صاحب کہتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ اور سبحان ربی العظیم کہتے ہوئے (ی) کا استعمال نہیں کرتے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ آیا یہ طریقہ درست ہے یا نہیں؟

ج...... غلط ہے۔ کسی عربی دان سے تلفظ سیکھ کر پڑھیں۔

میت کے احکام

نامحرم کو کفن دفن کے لئے ولی مقرر کرنا صحیح نہیں

س..... سوال یہ ہے کہ ایک خاتون نے بحالت نزع اپنی بڑی بہن کو وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد میرے والی وارث کی حیثیت سے دولھا بھائی میری موت مٹی کریں وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ حسب وصیت مرحومہ اس کے بہنوئی نے اس پر عمل آوری کر دی۔ لیکن اس وصیت کا شریک غم مستورات میں چرچا ہے کہ ایک خوشحال شوہر اور کھاتے پیتے جوان لڑکوں اور حقیقی بھائیوں اور بزرگوں کی موجودگی میں مرحومہ کو اپنے بہنوئی کو وارث و والی مقرر کرنا شرعاً جائز ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور آئندہ کبھی یہ صورت حال واقع ہو تو بحکم شرعی کیا عمل ہونا چاہئے تاکہ جمیع مسلمان اس مسئلہ سے واقف ہو کر کسی الجھن میں نہ پڑنے پائیں اور دین و ایمان کی سلامتی کے ساتھ میت کی آخرت بھی بحکم الٰہی بخیر ہو۔ مسئلہ محرم نامحرم کا ہے۔ ازراہ کرم اس بارے میں جو حکم خداوندی اور اس کے رسول مقبولؐ کا ہو اس سے بالتفصیل آگاہ فرمائیں۔

ج..... کسی عورت کے ولی اس کے بیٹے یا بھائی ہیں۔ بہنوئی ولی نہیں ' نہ وارث اس لئے اس کو ولی مقرر کرنا غلط ہے۔ البتہ اگر وہ نیک دیندار اور شرعی مسائل سے واقف ہے تو یہ وصیت کرنا کہ وہ کفن دفن کی نگرانی کرے ' یہ درست ہے۔

جس میت کا مذہب معلوم نہ ہو اسے کس طرح کفن دفن کریں گے

س..... اگر کسی کو راہ میں ایک لاش ملتی ہے (عورت یا مرد) اور لاش کے مذہب کے بارے میں معلوم نہیں ہے تو آپ ایک مسلمان کیسے دفنائے گا؟

ج..... اگر مسلمان کے ملک میں ہے تو اس کو مسلمان ہی سمجھا جائے گا اگر کوئی علامت اس کے غیر مسلم ہونے کی نہ ہو لہٰذا اس کا کفن اسلام کے مطابق ہو گا' اور اس کے غیر مسلم ہونے کی کوئی واضح علامت موجود ہو (مثلاً اس عورت کے ماتھے پر تلک ہے' جو اس کے ہندو ہونے کی علامت ہے) تو اس کو غیر مسلم سمجھا جائیگا۔

مردہ پیدا شدہ بچے کا کفن دفن

س..... میرے ایک دوست کے یہاں ایک بچہ ماں کے پیٹ سے مردہ پیدا ہوا۔ ہم نے سنا ہوا ہے کہ اس کو غسل وغیرہ نہیں دینا چاہئے اور اسے کسی سفید کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دینا چاہئے۔ میرے دوست نے ایک مسجد کے پیش امام صاحب سے معلوم کیا کہ اس کو کہاں دفن کرنا چاہئے مولوی صاحب نے یہ بتایا کہ اس بچے کو قبرستان کے باہر دفن کیا جائے۔ از روئے شرع آپ سے درخواست ہے کہ اس مسئلے میں آپ ہماری رہنمائی فرمائیں۔

بچے کو غسل دینا چاہئے یا نہیں

بچے کا نام بھی رکھا جانا ضروری ہے یا نہیں

بچے کو قبرستان کے اندر دفن کیا جائے یا باہر کسی اور جگہ۔

ج..... جو بچہ مردہ پیدا ہوا اسے غسل دینے اور اس کا نام رکھنے میں اختلاف ہے' ہدایہ میں اسی کو مختار کہا ہے کہ غسل دیا جائے اور نام رکھا جائے البتہ اس کا جنازہ نہیں بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر قبرستان میں دفن کر دیا جائے۔ قبرستان سے باہر دفن کرنا غلط ہے۔

میت کے پاس قرآن کریم کی تلاوت کرنا

س..... اگر کسی شخص کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی میت جب تک گھر میں موجود ہوتی ہے تو اس جگہ تلاوت قرآن شریف کرنی چاہئے یا نہیں؟

ج..... میت جس کمرے میں ہو اس کے بجائے دوسرے کمرے میں تلاوت کی جائے۔ البتہ غسل کے بعد میت کے پاس پڑھنے میں بھی مضائقہ نہیں۔

غسل میت کیلئے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا

س..... اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ مردہ جسم کو غسل دیتے وقت لوگ پانی میں بیری کے پتے ڈالتے ہیں۔ براہ مہربانی اس کی شرعی حیثیت کیا ہے ضرور مطلع کریں۔

ج..... بیری کے پتے نا النساست سے ثابت ہے۔

غسل کے وقت مردہ کو کیسے لٹایا جائے

س..... گزشتہ دنوں زید کا انتقال ہو گیا انکے رشتہ داروں نے میت کو غسل دینے سے پہلے اور اس کے بعد اس کا چہرہ و سر مشرق کی طرف کر دیا اور پاؤں مغرب (قبلہ) کی طرف کر دیئے بموجب ان حضرات کے جو اس وقت یہ کہہ رہے تھے کہ یہ عمل اس لئے کیا جاتا ہے کہ میت کا منہ قبلہ کی طرف رہے ان کا یہ عمل کس حد تک جائز ہے؟ کیا مرنے کے بعد میت کے سر کو مشرق کی طرف اور پیر کو مغرب کی طرف کر دینا چاہیئے؟

ج..... غسل کے لئے مردہ کو تختہ پر رکھنے کی دو صورتیں لکھی ہیں ایک تو قبلہ کی طرف پاؤں کر کے لٹانا۔ دوسرے قبلہ کی طرف منہ کرنا جیسے قبر میں لٹاتے ہیں دونوں میں سے جگہ کی سہولت کے مطابق جو صورت اختیار کر لی جائے جائز ہے۔ مگر زیادہ بہتر دوسری صورت ہے۔

میت کو دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں

س..... میت کو غسل دے کر کتنی دیر گھر میں رکھا جا سکتا ہے جبکہ اس کے لواحقین جلدی نہ آسکتے ہوں۔ اگر میت کو غسل دیکر ایک رات گھر میں رکھا جائے تو کیا دوسرے دن نماز جنازہ سے پہلے اس کو دوبارہ غسل دینا لازمی ہوتا ہے۔ کیا شوہر اپنی بیوی کو کندھا دے سکتا ہے اور اس کو لحد میں اتار سکتا ہے جبکہ کچھ لوگوں کا خیال اس کے برعکس ہے۔

ج..... (۱) میت کو جلد سے جلد دفن کرنے کا حکم ہے لواحقین کے انتظار میں رات بھر لٹکائے رکھنا بہت بری بات ہے۔

(۲) ایک بار غسل دینے کے بعد غسل دینے کی ضرورت نہیں۔

(۳) شوہر کا بیوی کے جنازے کو کندھا دینا جائز ہے۔

(۴) اگر عورت کے محرم موجود ہوں تو لحد میں ان کو اتارنا چاہئے۔ اور اگر محرم موجود نہ ہوں یا کافی نہ ہوں تو لحد میں اتارنے میں شوہر کے شریک ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

میت کو غسل دیتے وقت زخم سے پٹی اتار دی جائے

س..... ایک شخص زخمی تھا زخم پر مرہم پٹی باندھی ہوئی تھی پھر اسی حالت میں انتقال ہو گیا اب

اس میت کو غسل دیتے وقت وہ مرہم پٹی اتار دی جائے گی یا کہ اسی حالت میں غسل دے کر دفنا دیں گے۔

ج...... غسل دیتے وقت زخم سے پٹی اتار دی جائے۔

میت کو غسل دینے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا

س...... ایک شخص جو اپنے آپ کو جماعت المسلمین کا ممبر کہتا ہے اس نے ایک شخص کو کسی میت کے غسل دینے سے اس لئے منع کیا کہ غسل دینے کے بعد اس پر غسل واجب ہو گا اور بغیر غسل کئے وہ نماز جنازہ نہیں پڑھ سکے گا۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا میت کو غسل دینے والے شخص پر خود غسل کرنا واجب ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ج...... جو شخص میت کو غسل دے اس پر غسل واجب نہیں البتہ مستحب ہے کہ غسل کرے...... اور یہ ائمہ اربعہ (امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) کا اجماعی مسئلہ ہے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو شخص جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے (مشکوٰۃ ص۵۵) مگر اول تو اکابر محدثین نے ان روایات کو کمزور قرار دیا ہے۔ امام ترمذی نے امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل اور امام علی بن المدینی فرماتے ہیں کہ اس باب میں کوئی چیز صحیح نہیں اور امام بخاری کے استاد محمد بن یحییٰ الذہلی فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں مجھے کسی حدیث کا علم نہیں جو ثابت ہو۔ (شرح مہذب ص۱۸۵ ج۵)

علاوہ ازیں اس روایت میں غسل کا جو حکم دیا گیا وہ استحباب پر محمول ہے۔ جس طرح جنازہ اٹھانے سے وضو لازم نہیں آتا اسی طرح میت کو غسل دینے سے بھی غسل لازم نہیں آتا۔ بلکہ دونوں حکم استحباب پر محمول ہوں گے۔ چنانچہ امام خطابیؒ معالم السنن میں لکھتے ہیں۔ "مجھے فقہا میں کوئی ایسا شخص معلوم نہیں جو غسل میت کی وجہ سے غسل کو واجب قرار دیتا ہو۔ اور نہ ایسا شخص معلوم ہے جو جنازہ اٹھانے کی وجہ سے وضو کو واجب قرار دیتا ہو۔ اور ایسا لگتا ہے کہ یہ حکم استحباب کیلئے ہے' بطور استحباب غسل کا حکم دینے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ میت کو غسل دینے والے کے بدن پر چھینٹے پڑ سکتے ہیں۔ اور کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ میت کے بدن پر نجاست ہو تو اس کے چھینٹوں سے بدن کے ناپاک ہونے کا احتمال ہے۔ اس لئے غسل کا حکم دیا گیا تاکہ اگر کہیں گندے چھینٹے پڑے ہوں تو دھل جائیں۔"

(مختصر سنن ابی داؤد للمنذری مع معالم السنن ص۳۰۵ ج۴)

مردہ کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب نہیں ہوتا

س...... عرض یہ ہے کہ ہمیں ایک الجھن درپیش ہے وہ یہ کہ مردہ اجسام کو ہاتھ لگانے سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ ہمیں یہ جان کر بھی اطمینان میسر ہوگا کہ دیگر فقہ نے اس مسئلہ کے سلسلہ میں کیا لکھا ہے۔ امید ہے کہ آپ فقہ حنفی، حنبلی، شافعی اور مالکی سے بھی ہمارے اس مسئلہ کا حل بتائیں گے۔

ج...... جہاں تک مجھے معلوم ہے میت کو ہاتھ لگانے سے کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا۔ ایک حدیث میں ہے کہ "جس نے میت کو غسل دیا وہ غسل کرے۔ اور جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے۔" اس کی سند میں محدثین کو کلام ہے۔ اور فقہائے امت نے اس کو حکم استحباب پر محمول کیا ہے۔ امام ابو سلیمان خطابیؒ "معالم السنن" میں لکھتے ہیں "مجھے کوئی ایسا فقیہ معلوم نہیں جو میت کو غسل دینے پر غسل واجب ہونے کا اور میت کو اٹھانے پر وضو واجب ہونے کا حکم دیتا ہو۔" بہرحال مردہ کے جسم کو ہاتھ لگانے کے بعد غسل یا وضو واجب نہیں۔ صرف ہاتھ دھو لینا کافی ہے۔

اگر دورانِ سفر عورت انتقال کر جائے تو اس کو کون غسل دے

س...... ہم تین افراد ہم سفر تھے اور سفر ہمارا ریگستان کا تھا۔ میرے ساتھ میرا ایک شفیق دوست بھی تھا جس کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ اب آپ یہ بتائیں کہ اس کو کون غسل دے؟

ج...... عورت کو مرد اور مردوں کو عورتیں غسل نہیں دے سکتیں۔ خدانخواستہ ایسی صورت پیش آجائے کہ عورت کو غسل دینے والی کوئی عورت نہ ہو۔ یا مرد کو غسل دینے والا کوئی مرد نہ ہو تو تیمم کرا دیا جائے اگر عورت کا کوئی محرم مرد یا مرد کی کوئی محرم عورت ہو تو وہ تیمم کرائے اور اگر محرم نہ ہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرائے۔ صورت مسئولہ میں شوہر کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر تیمم کرا دے۔ اس مسئلہ کی پوری تفصیل کسی عالم سے سمجھ لی جائے۔

مرد اور عورت کے لئے مسنون کفن

س...... کفن دفن کے لئے جیسا کہ آجکل عام رواج ہے کہ ۲۲ گز لٹھے کا استعمال ہوتا ہے۔ کیا شرعی طور پر یہ پابندی ضروری ہے اگر نہیں تو صحیح طریقہ کیا ہے؟

ج...... مرد کے لئے مسنون کفن یہ ہے۔

(۱) بڑی چادر۔ پونے تین گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔
(۲) چھوٹی چادر اڑھائی گز لمبی، سوا گز سے ڈیڑھ گز تک چوڑی۔
(۳) کفنی یا کرتا۔ اڑھائی گز لمبا ایک گز چوڑا۔
عورت کے کفن میں دو کپڑے مزید ہوتے ہیں۔
(۴) سینہ بند۔ دو گز لمبا۔ سوا گز چوڑا۔
(۵) اوڑھنی ڈیڑھ گز لمبی۔ قریباً ایک گز چوڑی۔ نہلانے کے لئے تہبند اور دستانے اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔

کفن کے لئے نیا کپڑا خریدنا ضروری نہیں

س...... اگر کوئی کفن کے لئے کپڑا خرید کر رکھے تو کیا اسے ہر سال کفن کے لئے نیا کپڑا دوبارہ خریدنا ہوگا؟ اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ کفن کا کپڑا صرف ایک سال کے لئے کار آمد ہوتا ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج...... اسکی کوئی شرعی حیثیت نہیں، کفن کے لئے نیا کپڑا خریدنا بھی ضروری نہیں۔ دھلی ہوئی چادروں میں بھی کفن دینا صحیح ہے۔

کفن میں سلے ہوئے کپڑے استعمال کرنا خلاف سنت ہے

س...... جب کوئی عورت یا مرد وفات پا جاتے ہیں ان کے لئے سلے سلائے کپڑے جو وہ زندگی میں پہنتے تھے گھر میں موجود ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود مزید رقم خرچ کر کے کفن خریدا اور سلوایا جاتا ہے۔ کیا پاجامہ قمیص یا شلوار قمیص میں دفن کیا جا سکتا ہے۔

ج...... کفن میں سلے ہوئے کپڑے استعمال نہیں ہوتے، سلے ہوئے کپڑے کفن میں استعمال کرنا خلاف سنت ہے۔

عام لٹھے کا کفن تیار رکھ سکتے ہیں لیکن اس پر آیات یا مقدس نام نہ لکھیں

س...... کیا مسلمان زندہ ہوتے ہوئے اپنے لئے کفن خرید کر رکھ سکتا ہے اور اس پر قرآنی آیتیں یا

پھر مقدس نام وغیرہ لکھ سکتا ہے؟ اور کفن اچھے سے اچھاؤں یا صرف لٹھے کا؟ کفن اپنے لئے ماں باپ بہن بھائی کے لئے بھی لے سکتا ہوں کہ نہیں؟

ج...... (۱) کفن تیار رکھنا درست ہے۔ (۲) کفن پر آیتیں یا مقدس نام لکھنا صحیح نہیں' اس سے آیات مقدسہ کی اور پاک ناموں کی بے حرمتی ہوگی۔

(۳) مرنے والا جس قسم کے کپڑے زندگی میں جمعہ اور عیدین کے لئے پہنا کرتا تھا اور عورت اپنے میکے جانے کے لئے جیسے کپڑے پہنا کرتی تھی اس معیار کے کپڑے کفن میں استعمال کرنے چاہئیں۔ مگر حکم یہ ہے کہ میت کو سفید رنگ کے کپڑے میں کفن دفن دیا جائے۔ اس لئے عام طور سے سفید لٹھے کا کفن استعمال کیا جاتا ہے۔

کفن کا کپڑا تہ کرنے سے حرام نہیں ہوتا

س...... یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ مردے کو جو کفن پہنایا جاتا ہے اگر اس کو خرید کر تہ کر لیا جائے تو یہ مردے کے لئے حرام ہو جاتا ہے۔

ج...... یہ بالکل مہمل بات ہے۔

آب زم زم سے دھلے ہوئے کپڑے سے کفن دینا جائز ہے

س...... آب زم زم سے دھلے ہوئے کپڑے میں کفن دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... آب زم زم سے دھلے ہوئے کپڑے میں کفن دینا جائز ہے۔ البتہ اس طرح آب زم زم سے کفن دھونا سلف سے ثابت نہیں۔ غالباً حصول برکت کے لئے لوگوں میں اس کا رواج ہوا۔

مردے کے کفن میں عہد نامہ رکھنا بے ادبی ہے

س...... مردے کے کفن میں عہد نامہ ڈالا جاتا ہے' کہتے ہیں اس کی برکت سے بخشش ہو جاتی ہے کیا یہ صحیح ہے؟

ج...... عہد نامہ قبر میں رکھنا بے ادبی ہے' نہیں رکھنا چاہئے۔ در مختار میں ہے کہ "اگر میت کی پیشانی پر یا اس کے عمامہ پر یا اس کے کفن پر "عہد نامہ" لکھ دیا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کی بخشش فرما دیں گے۔" لیکن علامہ شامیؒ نے اس کی پرزور تردید کی ہے۔

مردہ عورت کے پاؤں کو مہندی لگانا جائز نہیں

س...... میری والدہ کا انتقال ہوا تو میں ایک مردے نہلانے والی خاتون کو بلا کر لایا انہوں نے مجھ سے مہندی منگوائی۔ والدہ کو نہلانے کے بعد انہوں نے والدہ کے پاؤں یعنی دونوں پیروں کے تلوے میں مہندی لگادی ہمارے گھر والوں نے تو بہت منع کیا لیکن وہ خاتون مسئلے مسائل بتانے لگیں مختصراً یہ کہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کفن میں لپٹی لاش (عورت) کے کیا مہندی پاؤں میں لگانے کا کہیں ذکر آیا ہے یا نہیں؟

ج...... اس نے غلط کیا۔ میت کو مہندی نہیں لگانی چاہئے تھی۔

کفن پہنانے کے وقت میت کو کافور لگانا اور خوشبو کی دھونی دینا چاہئے۔

س...... جیسا کہ آجکل ہم مسلمانوں میں رائج ہے کہ میت کے پاس اگر بتی اور لوبان سلگایا جاتا ہے نیز قبروں پر بھی اگربتی اور موم بتی وغیرہ لگاتے ہیں۔ حالانکہ میری معلومات کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آگ سے مردوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کیا احکام ہیں؟ نیز پھر مردوں کو کس طرح خوشبو میں بسایا جائے۔ ہار پھول ڈال کر یا خوشبوئیں بکھیر کر؟ جواب واضح دیجئے گا۔

ج...... مردے کو کفن پہنانے سے پہلے کفن کو لوبان کی دھونی دینا مسنون ہے

(۲) میت کے سر، ڈاڑھی اور پورے بدن کو خوشبو لگانا اور اعضائے سجدہ (پیشانی، ناک، دونوں ہاتھوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں) پر کافور لگانا مستحب ہے۔

(۳) میت پر یا قبر پر پھول ڈالنا اور قبروں میں اگر بتی سلگانا غلط ہے۔

میت کے بارے میں عورتوں کی توہم پرستی

س...... یہ کہا جاتا ہے کہ لاش کو ہلانا اور ادھر ادھر کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے مردے کو سخت تکلیف ہوتی ہے اگر اس کو سانس ہو تو سب کو چیر پھاڑ دے۔ میرے محترم بزرگ نواب شاہ ہی میں ایک اتفاق ہوا ایک لڑکی کا انتقال ہوا پتہ نہیں غسل دے کر لیکر آئے تو کفن پہنانے کے بعد اس لڑکی کو جس کا انتقال ہوا غسل دینے والی نے اس کی آنکھوں کو کھول کر کاجل لگایا محترم ایک غسل والی نہیں بلکہ نواب شاہ کی جتنی ایسی عورتیں ہیں وہ سب یہ ہی رسم کرتی ہیں کاجل لگانا لگی سے۔ ویسے یہ کہاں

تک درست ہے؟

اگر کسی کے گھر میں کوئی بچہ، بالڑکی لڑکا عورت مرد بڈھی بڈھا عمر رسیدہ یا کسی کی بھی موت واقع ہو جائے۔ تو عورتیں پرہیز کرتی ہیں کہ ہماری پرہیز یا ہمیں تعویذ ہے ایسی عورتیں موت والے گھر میں نہیں جاتیں حتیٰ کہ ان کی ۱۰ یا ۱۲ سال کی لڑکیوں کے بھی پرہیز ہوں گے۔ اور یہاں تک کہ اس یعنی میت والے گھر کے آگے سے بھی نہیں گزریں گے خدا نہ کرے ان کو میت کی کوئی روح چمٹ جائے گی یہ پرہیز چالیس دن یا اس سے بھی زیادہ چلتا ہے یہ پرہیز اپنے سگے رشتوں یعنی بھتیجوں بھتیجیوں یا کوئی برادری وغیرہ عزیز رشتہ دار اور پڑوسیوں تک چلتا ہے۔

ج...... یہ بھی توہم پرستی ہے کہ لاش کو اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہ کیا جائے' میت کے کاجل یا سرمہ لگانا ممنوع ہے بعض عورتیں، جو میت والے گھر نہیں جاتیں اسی طرح زچگی والے گھر سے پرہیز کرتی ہیں یہ غلط لوگوں کی پھیلائی ہوئی گمراہی ہے۔ وہ ان کو ایسے تعویذ دیتے ہیں کہ وہ ساری عمر ان کے چکر سے باہر نہ نکل سکیں۔

میت کے لئے حیلہ اسقاط اور قدم گننے کی رسم

س...... ہمارے گاؤں میں جب کوئی فوت ہوتا ہے پہلے تو جنازے کی چارپائی جب اٹھاتے ہیں تو مولوی قدم گنتا ہے نہ جانے یہ بات صحیح ہے یا کہ نہیں۔ پھر نماز جنازہ پڑھ کر ایک دائرہ سا مولوی حضرات بنا کر بیٹھ جاتے ہیں' ہاتھ میں قرآن لیکر جسے حیلہ کے نام سے کہتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کسی نے حیلہ نہ کیا اپنے فوت ہونے والے حضرات کا تو مولوی حضرات سب سے پہلے فتویٰ لگاتے ہیں "اوجی بغیر حیلہ کے دفن کیا ہے اس کی بخشش نہیں ہوگی" کیا یہ حیلہ اسلام میں جائز ہے؟ اس طرح قرآن ساتھ لیکر جانا کیا قرآن کی بھی بے حرمتی نہیں؟

ج...... مستحب یہ ہے کہ آدمی جنازے کی چارپائی کو چالیس قدم اٹھائے۔ پہلے دائیں کندھے پر اگلی جانب کو دس قدم اٹھائے' پھر دائیں کندھے پر پچھلی جانب کو دس قدم' پھر بائیں کندھے پر اگلی جانب کو دس قدم' پھر بائیں کندھے پر پائنتی کی جانب کو دس قدم۔ ظاہر ہے کہ ہر اٹھانے والا اپنے قدم گنے گا۔ مولوی صاحب کا لوگوں کے قدم گننا بے معنی ہے' ہاں اپنے قدم گنے۔

جہاں تک حیلہ اسقاط کا تعلق ہے۔ جس شکل میں یہ حیلہ آجکل رائج ہے یہ خالص بدعت ہے۔ اور نہایت قبیح بدعت۔ اور اس بدعت سیہ کے لئے قرآن کریم کا استعمال بلاشبہ قرآن کریم کی بے حرمتی ہے۔

جنازے کو کندھا دینے کا مسنون طریقہ

س...... جب کسی شخص کا جنازہ اس کے گھر سے اٹھایا جاتا ہے تو اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ جنازے کو کندھا دیتے ہیں اور پھر کچھ مخصوص قدم چلنے کے بعد بدل دیتے ہیں اور کافی دور تک یہ عمل جاری رہتا ہے اس عمل کو یہ لوگ "دہ قدم" کہتے ہیں۔ اس عمل (دہ قدم) کی اصل حقیقت کیا ہے ذرا تفصیل سے سمجھائیے' کیوں کہ جس علاقے کا میں رہنے والا ہوں وہاں پر صد فیصد لوگ ایسا کرتے ہیں۔

ج...... میت کے جنازے کو کندھا دینا مسنون ہے۔ اور بعض احادیث میں جنازے کے چاروں طرف کندھا دینے کی فضیلت بھی آئی ہے۔

طبرانی کی معجم اوسط میں بسند ضعیف حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من حمل جوانب السریر الاربع کفر اللہ عنہ اربعین کبیرۃ
(مجمع الزوائد ص۲۶ ج۳)

"جس شخص نے میت کے جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دیا اسے اس کے چالیس بڑے گناہوں کا کفارہ بنا دیں گے۔"

امام سیوطیؒ نے الجامع الصغیر ص ۱۷۰ ج ۲ بروایت ابن عساکر حضرت واثلہؓ سے بھی یہ حدیث نقل کی ہے۔

فقہائے امت نے جنازہ کو کندھا دینے کا سنت طریقہ یہ لکھا ہے کہ پہلے دس قدم تک دائیں جانب کے اگلے پائے کو کندھا دے' پھر دس قدم تک اسی جانب کے پچھلے پائے کو پھر دس قدم تک بائیں جانب کے اگلے پائے کو۔ پھر دس قدم تک بائیں جانب کے پچھلے پائے کو پس اگر بغیر ایذا دہی کے اس طریقہ پر عمل ہو سکے تو بہتر ہے۔

جنازہ کے لئے کھڑے ہو جانا بہتر ہے

س...... جب ہمارے قریب سے جنازہ گزر رہا ہو اور ہم بیٹھے ہوئے ہوں تو کیا احتراماً کھڑے ہو جانا چاہئے یا نہیں؟ کیوں کہ بعض افراد دوکان میں بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور بعض نہیں؟

ج...... کھڑے ہو جانا بہتر ہے۔

شوہر اپنی بیوی کے جنازہ میں شریک ہو سکتا ہے

س..... بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ بیوی کا جب انتقال ہو جائے تو خاوند نہ تو اپنی بیوی کا منہ دیکھ سکتا ہے۔ نہ ہی اس کو ہاتھ لگا سکتا ہے حتیٰ کہ چارپائی کو کندھا بھی نہ دے اور نماز جنازہ میں بھی شریک نہ ہو۔ قبر میں بھی خاوند بیوی کو نہیں اتار سکتا ہے۔ اب آپ ہی مطلع فرمائیں کہ یہ باتیں کہاں تک درست ہیں؟ کہتے ہیں بیوی کے انتقال کے بعد خاوند غیر محرم بن جاتا ہے۔

ج..... بیوی کے انتقال کے بعد شوہر اس کا منہ دیکھ سکتا ہے۔ ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے۔ نماز جنازہ میں بھی شریک ہو سکتا ہے۔ عورت کو لحد میں اتارنے کے لئے اس کے محرم رشتہ دار ہونے چاہئیں اگر وہ نہ ہوں تو دوسرے لوگ اتاریں ان میں شوہر بھی شریک ہو سکتا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بیوی کے مرتے ہی دنیوی احکام کے اعتبار سے میاں بیوی کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور شوہر کی حیثیت ایک لحاظ سے اجنبی کی ہو جاتی ہے۔

موت کے بعد بیوی کا چہرہ دیکھ سکتا ہے ہاتھ نہیں لگا سکتا

س..... آپ نے ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا ہے "شوہر کو بیوی کا چہرہ دیکھنا جائز ہے اس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ قرآن پاک سے کوئی حوالہ یا دلیل مرحمت فرمائیں۔ کیونکہ راقم کے علم میں تو یہ حقیقت ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو بعد از انتقال خود غسل دیا تھا۔ اور اسی طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ کے انتقال پر ان کی زوجہ محترمہؓ نے ان کو غسل دیا تھا۔ اسی طرح یہ بات تو ضرور پایہ ثبوت اور دلیل شرعی کو پہنچتی ہے کہ بعد از انتقال شوہر کا بیوی کو یا بیوی کا شوہر کو دیکھنا، چھونا وغیرہ نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ غسل دینا افضل ہے۔ صحابہ کرامؓ تو جائز بلکہ بہترین اور افضل افعال اور اعمال انجام دیتے تھے۔ ہمارے عامۃ المسلمین میں جو یہ باتیں مشہور و مقبول ہیں کہ بعد از انتقال نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ اور دیکھنا منع ہے یا چھونا منع ہے وغیرہ وغیرہ، یہ سب باتیں غلط اور بنائے کم علمی و لاعلمی ہیں۔ اگر میری باتیں غلط ہیں تو برائے مہربانی دلیل شرعی مرحمت فرمائیں۔

ج..... بیوی کے انتقال سے نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے۔ اس لئے شوہر کا بیوی کے مرنے کے بعد اسے ہاتھ لگانا اور غسل دینا جائز نہیں، اور شوہر کے مرنے پر نکاح کے آثار عدت تک باقی رہتے ہیں۔ اس لئے بیوی کا شوہر کے مرنے کے بعد اس کو ہاتھ

لگانا اور غسل دینا صحیح ہے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان کی زوجہ محترمہ کے غسل دینے پر تو کوئی اشکال نہیں البتہ حضرت علیؓ کا واقعہ محل اشکال ہے۔ لیکن اول تو اس سلسلہ میں تین روایتیں مروی ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت علیؓ نے غسل دیا تھا۔ دوم یہ کہ اسماء بنت عمیسؓ اور حضرت علیؓ نے غسل دیا تھا۔ سوم یہ کہ حضرت فاطمہؓ نے انتقال سے پہلے غسل فرمایا اور نئے کپڑے پہنے اور فرمایا کہ میں رخصت ہو رہی ہوں۔ میں نے غسل بھی کر لیا ہے اور کفن بھی پہن لیا ہے۔ مرنے کے بعد میرے کپڑے نہ ہٹائے جائیں۔ یہ کہہ کر قبلہ رو لیٹ گئیں اور روح پرواز کر گئی۔ ان کی وصیت کے مطابق انہیں غسل نہیں دیا گیا۔ پس جب روایات اس سلسلہ میں متعارض ہیں تو اس واقعہ پر کسی شرعی مسئلہ کی بنیاد رکھنا صحیح نہیں ہوگا۔ اور اگر حضرت علیؓ کے غسل دینے کی روایت کو تسلیم بھی کر لیا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ حضرت فاطمہؓ و علیؓ کی خصوصیت تھی۔ اس سے عام حکم ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے مسئلہ صحیح وہی ہے جو اس ناکارہ نے لکھا تھا کہ بیوی کے مرنے کے بعد شوہر اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے مگر ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

ناپاک آدمی کا جنازے کو کندھا دینا

س...... جنازے کو جب کندھا دیا جاتا ہے تو بہت سے لوگ جنازے کو کندھا دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں جنازے کو کندھا دے تو کیا ہوگا؟ اگر اس شخص کا دل پاک ہو اور کپڑے ناپاک ہوں تو کیا وہ اس حالت میں جنازے کو کندھا دے سکتا ہے یا نہیں؟

ج...... ناپاک آدمی کا جنازے کو کندھا دینا مکروہ ہے۔ دل کے ساتھ جسم اور کپڑوں کو بھی پاک کرنا چاہئے۔ جس شخص کو اپنے بدن اور کپڑوں کے پاک رکھنے کا اہتمام نہ ہو وہ دل کو پاک رکھنے کا کیا خاک اہتمام کریگا؟

عورت کی میت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے

س...... کیا عورت کی میت کو ہر شخص کندھا دے سکتا ہے؟ یا کہ صرف محرم مرد ہی اس کو کندھا دے سکتے ہیں؟

ج...... قبر میں تو صرف محرم مردوں کو ہی اُتارنا چاہئے (اگر محرم نہ ہوں یا کافی نہ ہوں تو غیر محرم بھی شامل ہوسکتے ہیں) لیکن کندھا دینے کی سب کو اجازت ہے۔

قبرستان میں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا خلاف ادب ہے

س...... قبرستان میں جنازہ کو زمین پر رکھنے سے پہلے آدمیوں کا بیٹھنا کیسا ہے؟

ج...... ادب کے خلاف ہے۔ جنازہ کو رکھنے کے بعد بیٹھنا چاہئے۔

میت کو دفناتے وقت کی رسومات

س...... جب قبر میں مردہ کو اُتارتے ہیں تو قبر کی دیواروں اور مردہ پر گلاب کا عرق اور دوسری خوشبوئیں چھڑکتے ہیں۔ مردہ پر "عہد نامہ" وغیرہ رکھتے ہیں۔ گھر سے میت کو لے جاتے وقت مردہ کے لئے توشہ (باقاعدہ کھانا وغیرہ) لے جاتے ہیں۔ اور قبر پر پھول اور خوشبو استعمال کرتے ہیں۔ کیا ان چیزوں سے مردہ کو کوئی فائدہ ہوتا ہے؟ شرعی حیثیت سے بیان کریں۔

ج...... یہ تمام رسمیں غلط ہیں ان کی کوئی شرعی سند نہیں۔

قبر میں روئی فوم وغیرہ بچھانا درست نہیں

س...... کیا قبر میں کوئی چیز بچھانا مثلاً روئی، فوم وغیرہ جائز ہے؟

ج...... قبر میں کوئی بھی چیز بچھانا درست نہیں۔

قبر میں قرآن یا کلمہ رکھنا جائز نہیں

س...... کیا میت کے ساتھ قبر میں قرآن مجید یا قرآن مجید کا کوئی حصہ یا کوئی دعا یا کلمہ طیبہ رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن، حدیث، فقہ حنفی اور سلف صالحین کے تعامل کی روشنی میں تفصیلاً وضاحت فرمائیں مہربانی ہوگی۔

ج...... قبر میں مردہ کے ساتھ قرآن مجید یا اس کا کچھ حصہ دفن کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ مردہ قبر میں پھول پھٹ جاتا ہے۔ قرآن مجید ایسی جگہ رکھنا بے ادبی ہے۔ یہی حکم دیگر مقدس کلمات کا ہے۔ سلف صالحین کے یہاں اس کا تعامل نہیں تھا۔

میت کا صرف منہ قبلہ رخ کر دینا کافی نہیں

س...... ہمارے ایک عزیز کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ مرحومہ کا چھوٹا بیٹا اہل حدیث ہے۔ وہ قبرستان گیا اور قبر کے اندر اتر کر ماں کو کروٹ کے بل لٹا کر پیٹھ کی طرف پتھر لگا آیا۔ تدفین کے بعد بات نکلی تو لڑکے نے بتایا کہ خدا میری مغفرت کرے اس سے قبل میں نے اپنے مرحوم بھائی کو چت لٹایا تھا اور منہ قبلے کی طرف کیا گیا تھا لیکن اس بار صحیح طریقہ اختیار کیا ہے۔ واضح ہو کہ بقیہ تمام لوگ اہل سنت والجماعت ہیں یہ سن کر ہم سب سے وہ لڑکا کہنے لگا ہمیں ہماری جماعت میں ایسا ہی بتایا گیا تھا۔ مولانا! آپ بتائیں کیا مردے کو کروٹ کے بل لٹانا جائز تھا؟ (منہ قبلے کی طرف تھا) اور اب اگر لٹایا جا چکا تو اس غلطی پر دوبارہ کیا کیا جائے؟

ج...... میت کو قبر میں قبلہ رخ لٹانا چاہئے۔ چت لٹا کر صرف منہ قبلہ کی طرف کر دینا کافی نہیں یہ مسئلہ صرف اہل حدیث کا نہیں۔ فقہ حنفی کا بھی یہی مسئلہ ہے۔ لیکن میت کے پیچھے پتھر رکھنے کے بجائے دیوار کے ساتھ مٹی کا سہارا دے دیا جائے تاکہ میت کا رخ قبلہ کی طرف ہو جائے۔

مردہ عورت کا منہ غیر محرم مردوں کو دکھانا جائز نہیں

س..... یہ بات کہاں تک صحیح ہے کہ مری ہوئی عورت کا منہ اگر اس کے گھر والے کسی غیر مرد کو دکھا دیں تو اس کا گناہ بھی مری ہوئی عورت کو ملے گا؟

ج..... غیر مردوں کو مردہ عورت کا منہ دکھانا جائز نہیں۔ اور گناہ منہ دکھانے والوں کو ہو گا اور مردہ عورت بھی اس پر اپنی زندگی میں راضی تھی تو وہ بھی گنہگار ہوگی، ورنہ نہیں، عورتوں کو وصیت کر دینی چاہئے کہ ان کے مرنے کے بعد نامحرموں کو ان کا منہ نہ دکھایا جائے۔

قبر کے اندر میت کا منہ دکھانا اچھا نہیں

س..... آج کل اکثر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے۔ تو پھر قبر کے اندر ایک آدمی جا کر میت کے چہرے سے کفن ہٹا دیتا ہے۔ قبر کے باہر چاروں طرف لوگ کھڑے ہو کر میت کا آخری دیدار کرتے ہیں اور اس کے بعد میت کا چہرہ ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ کیا قبر میں اتار دینے کے بعد یا قبرستان میں میت کا چہرہ لوگوں کو دکھانا جائز ہے؟

ج..... قبر میں رکھ دینے کے بعد پھر منہ کھول کر دکھانا اچھا نہیں بعض اوقات چہرے پر برزخ کے

آثار نمایاں ہوجاتے ہیں۔ ایسی صورت میں لوگوں کو مرحوم کے بارے میں بدگمانی کا موقع ملے گا۔

میت کو لحد میں اتارنے کے بعد مٹی ڈالنے کا طریقہ

س...... مسئلہ یہ ہے کہ جب میت کو دفن کیا جاتا ہے تو جیسا عام طور پر ہوتا ہے کہ میت کو لحد میں لٹانے اور لحد کو ڈھانپنے کے بعد جنازے کے ساتھ آنے والے تمام لوگ تین تین مٹھی مٹی دیتے ہیں اور اس کے بعد مٹی بھری جاتی ہے از راہ کرم آپ ہمیں مٹی دینے کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔

ج...... مٹی کی تین مٹھیاں ڈالنا مستحب ہے پہلی مٹھی ڈالتے وقت "منہا خلقناکم" پڑھے دوسری کے وقت "وفیہا نعیدکم" اور تیسری کے وقت "ومنہا نخرجکم تارۃ اخریٰ" پڑھے اگر یہ عمل نہ کیا جائے تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

قبر پر اذان دینا بدعت ہے

س...... قبر پر میت کو دفنا کر اذان دینا جائز ہے یا ناجائز؟ چونکہ ریڈیو پر جو سوال و جواب ہوتے ہیں اس میں ایک مولوی صاحب نے کہا ہے کہ جائز ہے۔

ج...... علامہ شامی نے باب الاذان اور کتاب الجنائز میں نقل کیا ہے کہ قبر پر اذان دینا بدعت ہے۔

قبر پر اذان کہنا بدعت ہے اور کچھ دیر قبر پر رکنا سنت ہے

س...... کیا میت کو دفنانے کے بعد قبر پر اذان دینا جائز ہے اور بعد از اذان قبر پر رکنا اور میت کیلئے استغفار پڑھنا جائز ہے؟

ج...... قبر پر اذان کہنا بدعت ہے۔ سلف صالحین سے ثابت نہیں۔ البتہ دفن کے بعد کچھ دیر کیلئے قبر پر ٹھہرنا اور میت کیلئے دعا و استغفار کرنا سنت سے ثابت ہے۔

کبھی کبھی زمین بہت گناہ گار مردہ کو قبول نہیں کرتی

س...... یہ بات تمام لانڈھی کے لوگوں میں عام ہوگئی ہے کہ گیلڈ کالونی کے قبرستان میں ایک مردہ

دفن کیا گیا لیکن جب اس کو دفن کرنے کے بعد کچھ قدم لوگ آگے آجاتے تو وہ مردہ قبر میں سے نکل کر دوبارہ زمین پر پڑا ہوتا۔ کافی مرتبہ اس کا جنازہ پڑھا کر اس کو دفن کیا گیا مگر ہر مرتبہ لوگ جو مردے کو دفن کر رہے تھے ناکام ہوگئے آخر مولوی صاحب نے کہا کہ اس کو زمین پر ہی ڈال کر مٹی ڈال دی جائے اور اسی پر عمل کیا گیا۔ میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بہت گنہگار تھا۔

ج...... غالباً کسی علانیہ گناہ میں مبتلا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی اس قسم کے متعدد واقعات پیش آئے کہ ایک مردہ کو کئی بار دفن کیا گیا مگر زمین اس کو اگل دیتی تھی (نعوذ باللہ من ذالک) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "زمین تو اس سے بھی زیادہ گناہ گار لوگوں کو قبول کرلیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ تمہیں عبرت دلانا چاہتے ہیں۔" ان واقعات کی تفصیل ماہنامہ بینات بابت ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ میں باحوالہ درج کردی گئی ہے۔

میت کو زمین کھود کر دفن کرنا فرض ہے

س...... ہمارے محلے میں ایک صاحب کا انتقال ہوا انکی میت کو سوسائٹی کے قبرستان میں دفنایا گیا بلکہ دفنانا یہاں کہنا صحیح نہ ہوگا کیونکہ وہ قبر زمین کھود کر نہیں بنائی گئی تھی بلکہ زمین کے اوپر چار دیواری بنائی گئی تھی جس میں ان کی میت رکھ کر اوپر سیمنٹ کی سلوں سے ڈھک کر چاروں طرف اوپر مٹی لیپ دی گئی ظاہر ہے جب بارش ہوگی تو مٹی بہہ جائے گی اور سات آٹھ سال کا بچہ انکی سلوں کو آسانی سے ہٹا سکتا ہے۔ اس طرح کی کئی قبریں مسجد رحمانیہ والے کونے میں ہیں آپ بتائیں کیا اس طرح میت کو دفنایا جا سکتا ہے یا نہیں جبکہ قرآن میں زمین کھود کر دفنانے کو آیا ہے۔

ج...... علامہ شامی حاشیہ درمختار میں لکھتے ہیں "اس پر اجماع ہے کہ اگر میت کو دفن کرنا ممکن ہو تو دفن کرنا فرض ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر زمین پر میت کو رکھ کر اوپر قبر کی شکل بنادی جائے تو کافی نہیں اور فرض ادا نہیں ہوگا"

(ردالمحتار ج۲ ص۲۳۳)

اپنی زندگی میں قبر بنوانا مباح ہے۔

س۔ جنگ میں آپ نے فتویٰ دیا ہے کہ زندگی میں آدمی اپنے لئے قبر بنا سکتا ہے۔ حالانکہ "وما تدری نفس بای ارض تموت" کے خلاف ہے اور فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں مکروہ لکھا ہے

اور تفسیر مدارک میں بھی نظر سے گزرا ہے لہٰذا کچھ وضاحت کیجئے؟ مع حوالہ۔

ج۔ فتاویٰ دار العلوم میں تو یہ لکھا ہے۔ "پہلے سے قبر اور کفن تیار کرنے میں کچھ حرج اور گناہ نہیں ہے"۔ (ص ۴۰۶ ج ۵) اور کفایت المفتی میں لکھا ہے۔ "اپنی زندگی میں قبر تیار کرالینا مباح ہے۔" (ص ۳۸ ج ۴)

علامہ شامیؒ نے تاتار خانیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ اپنے لئے قبر تیار رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اس پر اجر ملے گا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، ربیع بن خثیمؒ اور دیگر حضرات نے ایسا ہی کیا تھا۔

(شامی ص ۲۴۴ ج ۲ مطبوعہ مصر جدید)

فتاویٰ عالمگیری میں بھی تاتار خانیہ سے یہی نقل کیا ہے (ج ۱ ص ۱۶۶) جہاں تک آیت شریفہ کا تعلق ہے اس میں قطعی علم کی نفی نہیں کی گئی ہے، ہزاروں کام ہیں جن کے بارے میں ہمیں قطعی علم نہیں ہوتا کہ ان کا آخری انجام کیا ہو گا؟ اس کے باوجود ظاہر حالات کے مطابق ہم ان کاموں کو کرتے ہیں۔ یہی صورت یہاں بھی سمجھ لینی چاہئے۔

قبر پکی ہونی چاہئے یا کچی؟

س...... لوگ قبریں عموماً شوق میں سیمنٹ کی خوبصورت بناتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پکی قبر منع ہے۔ آپ بتائیں کہ کیا پکی اور خوبصورت قبر بنانا جائز نہیں؟

ج...... حدیث میں پکی قبریں بنانے کی ممانعت آئی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو پختہ کرنے سے ان پر لکھنے سے اور ان کو روندنے سے منع فرمایا۔

(ترمذی۔ مشکوٰۃ ص ۱۴۸)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس مہم پر بھیجا کہ میں جس مورتی کو دیکھوں اسے توڑ ڈالوں، اور جس اونچی قبر کو دیکھوں اس کو ہموار کر دوں (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ)

قاسم بن محمد (جو ام المومنین حضرت عائشہؓ کے بھتیجے ہیں) فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے درخواست کی کہ اماں جان! مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے دونوں رفیقوں کی (رضی اللہ عنہما) قبور مبارکہ کی زیارت کرائیے انہوں نے میری درخواست پر تین قبریں دکھائیں جو نہ اونچی تھیں نہ بالکل زمین کے برابر تھیں (کہ قبر کا نشان ہی نہ ہو) اور ان پر بطحا کی سرخ کنکریاں پڑی تھیں۔ (ابو داؤد مشکوٰۃ ص ۱۴۹)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ کی قبور شریفہ بھی روضہ اقدس میں پختہ نہیں۔

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ فقہائے امت نے بوقت ضرورت کچی قبر کی لپائی کی اجازت دی ہے اور ضرورت ہو تو نام کی تختی لگانے کی بھی اجازت ہے۔ جس سے قبر کی نشانی رہے۔ مگر قبریں پختہ بنانے ' ان پر قبے تعمیر کرنے اور قبروں پر قرآن مجید کی آیات یا میت کی مدح میں اشعار لکھنے کی اجازت نہیں دی۔ دراصل قبریں زینت کی چیز نہیں بلکہ عبرت کی چیز ہے۔ شرح صدور میں حافظ سیوطی نے لکھا ہے کہ ایک نبی کا کسی قبرستان سے گزر ہوا تو انہیں کشف ہوا کہ قبرستان والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ایک عرصہ کے بعد پھر اسی قبرستان سے گزر ہوا تو معلوم ہوا کہ عذاب ہٹا لیا گیا۔ اس نبی نے اللہ تعالیٰ سے اس عذاب ہٹائے جانے کا سبب دریافت کیا تو ارشاد ہوا کہ پہلے ان کی قبریں تازہ تھیں اب بوسیدہ ہو چکی ہیں۔ اور مجھے شرم آتی ہے کہ میں ایسے لوگوں کو عذاب دوں جن کی قبروں کا نشان تک مٹ چکا ہے۔

کچی قبر کی وضاحت

س...... آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ قبر کچی ہونی چاہئے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر قبریں چاروں طرف سے پکی ہوتی ہیں البتہ اوپری سطح پر وسط میں کچی ہوتی ہیں۔ مہربانی فرما کر "کچی" قبر کی وضاحت فرمادی جائے کیونکہ قبر ظاہری اور اندرونی ہیئت پر مشتمل ہوتی ہے (۲) کیا اندر کی قبر' زمین یعنی فرش اور چار اطراف کی دیواریں کچی ہوں پھر اوپر کی سطح سیمنٹ کے بلاک سے بند کر دی جائے اور اوپر کچی مٹی ڈال دی جائے؟ یا کسی اور طرح؟

ج...... قبر اندر اور باہر سے کچی ہونی چاہئے' یہ صورت کہ قبر چاروں طرف سے پکی کر دی جائے اور اوپر کی سطح میں تھوڑا سا نشان کچا چھوڑ دیا جائے یہ بھی صحیح نہیں۔

(۲) قبر کی چھت بھی کچی ہونی چاہئے۔ لیکن اگر زمین ایسی نرم ہو کہ سیمنٹ کے بلاک کے بغیر چھت ٹھہر ہی نہیں سکتی (جیسا کہ کراچی میں یہ صورت حال ہے) تو بامر مجبوری یہ صورت جائز ہے۔

قبر کی دیواروں کو بمجبوری پختہ کیا جاسکتا ہے

س...... قبر کا احاطہ پکا کرنا کیسا ہے۔ نیز یہ بتائیں کہ قبر پر نام کی تختی لگا سکتے ہیں یا نہیں۔

ج...... اگر قبر اس کے بغیر نہ ٹھہرتی ہو تو دیواروں کو پختہ کیا جاسکتا ہے۔ مگر قبر پکی بنانا گناہ ہے تختی لگانا

شناخت کے لئے جائز ہے 'مگر شرط یہ ہے کہ آیات اور دیگر مقدس کلمات نہ لکھے جائیں 'تاکہ ان کی بے حرمتی نہ ہو۔

قبر کے چند احکام

س...... اسلام میں قبر کس طرح بنائی جاتی ہے پختہ یا کچی؟ قرآن حدیث کی روشنی میں جواب دیں مہربانی ہوگی۔

ج...... اسلام نے قبر کے بارے میں جو تعلیم دی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے (۱) قبر کشادہ اور گہری کھودی جائے (کم از کم آدمی کے سینے تک ہو) (۲) قبر کو نہ زیادہ اونچا کیا جائے نہ بالکل زمین کے برابر رہے 'بلکہ قریباً ایک بالشت زمین سے اونچی ہونی چاہئے۔

(۳) قبر کو پختہ نہ کیا جائے نہ اس پر کوئی قبہ تعمیر کیا جائے 'بلکہ قبر کچی ہونی چاہئے خود روضہ اقدس کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی قبور مبارکہ بھی کچی ہیں۔ البتہ کچی مٹی سے لپائی کر دینا جائز ہے۔

(۴) قبر کی نہ تو ایسی تعظیم کی جائے کہ عبادت کا شبہ ہو مثلاً سجدہ کرنا۔ اسکی طرف نماز پڑھنا اس کے گرد طواف کرنا اس کی طرف ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا وغیرہ وغیرہ۔

اور نہ اسکی بے حرمتی کی جائے 'مثلاً اس کو روندنا 'اسکے ساتھ ٹیک لگانا 'اس پر پیشاب پاخانہ کرنا 'اس پر گندگی پھینکنا یا اس پر تھوکنا وغیرہ۔

قبر پر شناخت کے لئے پتھر لگانا

س...... میرے دوست کی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ قبر کے اوپر نام وغیرہ لکھا ہوا پتھر لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج...... شناخت کے لئے پتھر لگانا درست ہے 'مگر اس پر آیات وغیرہ نہ لکھی جائیں۔ شناخت کے لئے نام لکھ دیا جائے۔

مٹی دینے جانے والے قبرستان میں کن چیزوں پر عمل کریں۔

س۔ میت کے ساتھ لوگ مٹی دینے جاتے ہیں مگر اکثریت سے لوگ پاؤں میں چپل اور جوتے پہنے ہوئے مٹی دیتے ہیں اور فاتحہ ختم ہوئے بغیر ہی ایک طرف جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیا یہ

حرکت ان لوگوں کی جائز ہے؟ اگر نہیں تو پوری تفصیل سے جواب صادر فرمائیں کہ مٹی دینے جانے والوں کو قبرستان میں کن کن چیزوں پر عمل کرنا چاہئے۔

ج۔ عالمگیری میں ہے کہ قبرستان میں جوتے پہن کر چلنا جائز ہے۔ تاہم ادب یہ ہے کہ جوتے اتار دے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ میت کے دفن ہونے کے بعد واپسی کے لئے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ جو حضرات دفن کے وقت موجود ہوں وہ تدفین کے بعد کچھ دیر وہاں ٹھہر کر میت کے لئے دعا و استغفار میں مشغول رہیں' اور میت کے لئے منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدمی کی دعا کریں۔

قبر پر غلطی سے پاؤں پڑنے کی تلافی کس طرح ہو

س۔ ایک دفعہ غلطی سے پاؤں ایک قبر پر پڑ گیا تھا تو اس کی تلافی کس طرح ممکن ہے سنا ہے اس کی سزا بہت سخت ہوتی ہے۔

ج۔ استغفار کرنا چاہئے اور خدا سے توبہ کرنا چاہئے۔

قبروں کو روندنے کے بجائے دور ہی سے فاتحہ پڑھ دے

س۔ قبرستانوں میں اکثر قبریں ملی ملی ہوتی ہیں اور کسی مخصوص قبر تک پہنچنے کے لئے قبروں پر چلنا ناگزیر ہے ایسے میں کیا کیا جائے؟

ج۔ قبروں کو روندنا جائز نہیں' پس بچ بچا کر اس قبر تک جا سکتا ہے تو چلا جائے' ورنہ دور ہی سے فاتحہ پڑھ لے' قبروں کو روندنے سے پرہیز کرے۔

قبروں پر چلنا اور ان سے تکیہ لگانا جائز نہیں۔

س۔ بعض لوگ آنے جانے میں قبرستان کو اپنا راستہ بناتے ہیں اور اس کی وجہ سے ان کے پاؤں کبھی قبر پر بھی پڑ جاتے ہیں اور کبھی قبر کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ اچھی بات نہیں ہے جو آپ قبروں کے اوپر سے گزرتے ہیں اور قبروں کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ مگر ان لوگوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا کیا اس طرح قبرستان میں مرد یا عورت کا آنا جانا جائز ہے؟

ج۔ حدیث میں قبروں کو روندنے ان پر بیٹھنے اور ان سے تکیہ لگانے کی ممانعت آئی ہے اس لئے یہ امور جائز نہیں۔

میت کو بطور امانت دفن کرنا جائز نہیں۔

س۔ میری کافی عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ ایک اہم قومی مسئلہ کے بارے میں آپ سے رجوع کروں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہو گا کہ ہمارے عظیم فراموش کردہ رہبر و رہنما چوہدری رحمت علی مرحوم بانی تحریک پاکستان جنھوں نے ہمیں تقسیم برصغیر کا اصول بتایا اور اس سلطنت خداداد کو "پاکستان" کا نام دیا' بطور امانت دیار افرنگ کیمبرج کے قبرستان میں دفن ہیں۔ انھیں دفن بھی ان کے ایک معتقد عیسائی پروفیسر مسٹر ولبورن نے اپنے عقیدے کے مطابق کیا تھا۔ آپ کی وفات کو ۳۰ فروری کو تیس برس ہو گئے ہیں۔ سنا ہے کہ جمال الدین افغانی کو بھی ان کے ہموطنوں نے چالیس برس بعد ان کے آبائی وطن میں دفن کیا تھا۔ اب آپ سے دریافت یہ کرنا ہے کہ اگر موجودہ حکومت یا چوہدری رحمت علی میموریل ٹرسٹ' چوہدری صاحب کی میت کو پاکستان لانے کے انتظامات کرے تو ان کی آخری رسومات دین اسلام کے مطابق کس طرح ادا کرنی ہوں گی اور مزید یہ کہ میت کتنے عرصہ تک بطور امانت دفن رکھی جاسکتی ہے؟

ج۔ میت کو امانت کے طور پر دفن کرنے کے کوئی معنی نہیں۔ اور دفن کے بعد میت کو نکالنا درست نہیں۔ عالمگیریہ میں فتاویٰ قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ "اگر غلطی سے میت کا رخ قبلہ سے دوسری طرف کر دیا گیا' یا اس کو بائیں پہلو پر لٹا دیا گیا' یا اس کا سرپائنتی کی طرف اور پاؤں سرہانے کی طرف کر دیا تو مٹی ڈالنے کے بعد اس کو دوبارہ کھولنا جائز نہیں' اور اگر ابھی تک مٹی نہیں ڈالی تھی صرف لحد پر اینٹیں لگائی گئی تھیں تو اینٹیں ہٹا کر اس کو سنت کے مطابق بدل دیا جائے"۔

(ج ۱ ص ۱۶۷)

میت کو دوسری جگہ منتقل کرنے کے لئے تابوت استعمال کرنا۔

س۔ کیا مردہ کو دوسری جگہ لے جایا جاسکتا ہے' اگر لے جایا جاسکتا ہے تو تابوت کا رواج ٹھیک ہے؟ اور تابوت کی جسمانیت اور ساخت کیسی ہونی چاہئے' اکثر تابوت دیکھ کر مجھے یہ مشکل پیش آتی ہے' جب اس شہر کراچی کے بنے ہوئے تابوت دیکھتا ہوں جس کی اونچائی مشکل سے ۲ فٹ ہوتی ہے۔

ج۔ یہاں دو مسئلے الگ الگ ہیں۔ ایک مسئلہ ہے مردہ کو دوسری جگہ لے جانے کا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ بعض حضرات نے تو اس کو مطلقاً جائز رکھا ہے اور بعض فرماتے ہیں کہ مسافت سفر (۴۸ میل) سے کم لے جانا تو صحیح ہے اس سے زائد مسافت پر منتقل کرنا مکروہ ہے۔

یہ مسئلہ تو دفن کرنے سے پہلے منتقل کرنے کا ہے۔ لیکن ایک جگہ دفن کرنے کے بعد پھر مردے کو دوسری جگہ منتقل کرنا قطعاً جائز نہیں۔

رہا تابوت کا مسئلہ! تو در مختار وغیرہ میں لکھا ہے کہ اگر زمین نرم ہو تو تابوت میں دفن کرنا جائز ہے، ورنہ مکروہ ہے۔ تابوت کی اونچائی اتنی ہونی چاہئے کہ آدمی اس میں بیٹھ سکے۔ آج کل جو رواج ہے کہ میت کو دور دراز ملکوں سے لایا جاتا ہے اور کئی کئی دن تک لاش خراب ہوتی ہے یہ رسم بہت سی وجوہ سے قبیح ہے۔

میت والوں کے سوگ کی مدت اور کھانا کھلانے کی رسم۔

س۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ میت کے گھر والوں کو سوگ کرنا چاہئے۔ اور گھر میں کھانا نہ پکایا جائے، اور برادری والوں میں کھانا تقسیم کیا جائے۔ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

ج۔ میت کی بیوہ کے علاوہ باقی گھر والوں کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اور بیوہ کو عدت کے ختم ہونے تک سوگ کرنا واجب ہے۔ میت والے گھر میں کھانا پکانے کی ممانعت نہیں۔ مگر چونکہ وہ لوگ غم کی وجہ سے کھانے کا اہتمام نہیں کریں گے اس لئے میت کے گھر والوں کو قریبی عزیزوں یا ہمسایوں کی طرف سے دو وقت کھانا بھیجنا مستحب ہے۔ برادری والوں کو کھانا تقسیم کرنا محض ریا و نمود کی رسم ہے اور ناجائز ہے۔

میت کے گھر والوں کو ایک دن ایک رات کھانا دینا مستحب ہے

س۔ جس گھر میں میت ہوئی اس کو کتنے دن تک دوسرے ہمسایہ کھانا کھلائیں۔ یہ واجب ہے یا مستحب ہے۔

ج۔ میت کے گھر والوں کو ایک دن ایک رات کا کھانا دینا مستحب ہے۔

میت کے گھر چولہا جلانے کی ممانعت نہیں۔

س۔ یہ مشہور ہے کہ جس گھر میں کوئی مر جائے وہاں تین روز تک چولھا نہیں جلنا چاہئے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ رشتہ دار وغیرہ تین دن یا کم و بیش دن تک کھانا گھر پہنچا دیتے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ اس پر اگر کسی صحابیؓ کا واقعہ مل جائے تو بہت اچھا ہے۔

ج۔ جس گھر میں میت ہو جائے وہاں چولھا جلانے کی کوئی ممانعت نہیں چونکہ میت کے گھر والے صدمہ کی وجہ سے کھانے پکانے کا اہتمام نہیں کریں گے اس لئے عزیز و اقارب اور ہمسایوں کو حکم ہے کہ ان کے گھر کھانا پہنچائیں اور ان کو کھلانے کی کوشش کریں۔ اپنے چچازاد حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں کو یہ حکم فرمایا تھا اور یہ حکم بطور استحباب کے ہے۔ اگر میت کے گھر والے کھانا پکانے کا انتظام کر لیں تو کوئی گناہ نہیں۔ نہ کوئی عار یا عیب کی بات ہے۔

تعزیت میت کے گھر جا کر کریں اور فاتحہ ایصال ثواب اپنے گھر پر۔

س۔ ہمارے گاؤں میں بعض لوگ کسی کے گھر میت ہو جانے کی صورت میں وہاں فاتحہ پڑھنے کی غرض سے نہیں جاتے ہیں کہ وہاں فاتحہ پڑھنا بدعت ہے۔ ہم نے امام صاحب سے معلوم کیا تو فرمایا کہ جس گھر میں میت ہو جائے وہاں صرف تین دن افسوس کے لئے جانا چاہئے۔ لیکن ہمارے ہاں اکثر پورا ہفتہ فاتحہ کی غرض سے بیٹھے رہتے ہیں آپ بتلائیں کہ یہ بدعت ہے یا کار ثواب تاکہ دونوں فریق راہ راست پر آئیں۔

ج۔ تعزیت سنت ہے جس کا مطلب ہے اہل میت کو تسلی دینا۔ فاتحہ پڑھنے کے لئے میت کے گھر جانے کی ضرورت نہیں۔ تعزیت کے لئے جانا چاہئے۔ فاتحہ اور ایصال ثواب اپنے گھر پر بھی کر سکتے ہیں۔ جو شخص ایک دفعہ تعزیت کر لے۔ اس کا دوبارہ تعزیت کے لئے جانا سنت نہیں' تین دن تک افسوس کا حکم ہے۔ دور کے لوگ اس کے بعد بھی اظہار افسوس کر سکتے ہیں فاتحہ کی غرض سے بیٹھنا خلاف سنت ہے۔

بیوہ کو تیجا پر نیا دوپٹہ اوڑھانا۔

س۔ ہماری طرف رواج ہے جب کسی شخص کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی بیوہ کو اس کے متعلقین نیا دوپٹہ تیجا میں اڑھاتے ہیں' اس طرح ہر بیوہ کے پاس نئے سفید دوپٹے کئی کئی آ جاتے ہیں' اگر نئے سفید دوپٹے کے عوض کچھ روپے نقد مدد کے لئے دے دیں تو اس میں کچھ حرج تو نہیں؟ اور پھر شوہر کے انتقال پر چونکہ سوگ چار ماہ دس دن منانے ہوئے زینت کرنا عورت کو منع ہے اس نئے دوپٹے اوڑھانے میں کیا راز پوشیدہ ہے؟ اس میں مسئلہ مذکورہ کی خلاف ورزی تو نہیں ہوتی وضاحت فرمائیں۔

ج۔ بیوہ کو تیجے میں نیا دوپٹہ اوڑھانے کی رسم جو آپ نے لکھی ہے' یہ بھی غلط اور خلاف

شریعت ہے۔ بیوہ کی عدت چار مہینے دس دن ہے اور اس دوران بیوہ کو نیا کپڑا پہننے کی اجازت نہیں۔ معلوم نہیں کہ اس رسم کے جاری کرنے والوں کا منشا کیا ہوگا؟ ممکن ہے دوسری قوموں سے یہ رسم مسلمانوں میں در آئی ہو' یا مقصود بیوہ کی خدمت کرنا ہو' بہرحال یہ رسم خلاف شرع ہے۔ اس کو ترک کر دینا چاہئے۔ بیوہ کی خدمت اور اشک شوئی کے لئے اگر نقد روپیہ پیسہ دے دیا جائے تو اس کا کوئی مضائقہ نہیں لیکن رسم اس کو بھی نہیں بنانا چاہئے۔

بزرگوں کو خانقاہ یا مدرسہ میں دفن کرنا فقہا کے نزدیک مکروہ ہے۔

س۔ بزرگوں کو عام طور پر عام قبرستان کے بجائے خانقاہ یا مدرسہ میں دفن کرنا' جب کہ تاریخ صاف بتاتی ہو کہ اسلاف میں صدی یا نصف صدی گزرنے کے بعد بزرگوں کے مقابر شرک و بدعت کے اڈے بن گئے' کیسا ہے؟

ج۔ اکابر و مشائخ کو مساجد یا مدارس کے احاطہ میں دفن کرنے کو فقہائے کرامؒ نے مکروہ لکھا ہے۔

متفرق مسائل

(میت سے متعلق)

ہر مسلمان پر زندگی میں سات میتوں کو نہلانا فرض نہیں۔

س...... عام طور پر یہ مشہور ہے کہ ہر مسلمان پر اپنی زندگی میں سات میت نہلانا فرض ہے قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلے کی وضاحت فرما دیجئے کہ یہ بات کہاں تک درست ہے۔

ج...... میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے۔ اگر کچھ لوگ اس کام کو کرلیں تو سب کی طرف سے یہ فرض ادا ہوجائے گا ہر مسلمان کے ذمہ فرض نہیں۔

غیر مسلم کی موت کی خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا۔

س...... جب ہم کسی مسلمان کی موت کی خبر سنتے ہیں تو سننے کے بعد اناللہ و انا الیہ راجعون

پڑھتے ہیں۔ لیکن اگر کسی دوسرے مذہب یا کسی غیر مسلم کی موت کی خبر سنیں تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج...... اس وقت بھی اپنی موت کو یاد کر کے یہ آیت پڑھ لی جائے۔

مرحوم کا قرض ادا ہو ورنہ وہ عذاب کا مستحق ہے۔

س...... اگر مرحوم کے ذمہ ایسے قرض ہوں جن کا اس کے وارثوں کو علم نہ ہو' یا قرض دینے والا نہ بتائے تو اس سلسلہ میں کیا حکم ہے۔

ج...... جو شخص قرض لے کر مرے اس کا معاملہ بڑا شدید ہے' اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس کے ذمہ قرض ہو۔ بعد میں جب فتوحات ہوئیں تو آپ میت کا قرض اپنے ذمہ لے لیتے تھے۔

ایک حدیث میں ہے کہ مومن کی جان اس کے قرض کے ساتھ لٹکی رہتی ہے جب تک اس کا قرضہ ادا نہ کر دیا جائے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپؐ نے صبح کی نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ کیا یہاں فلاں قبیلے کے لوگ ہیں؟ دیکھو تمہارا آدمی جنت کے دروازے پر رکا ہوا ہے۔ اس قرض کی وجہ سے جو اس کے ذمہ ہے۔ اب تمہارا جی چاہے تو اس کا فدیہ (یعنی قرض) ادا کر کے اسے چھڑا لو' اور جی چاہے تو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے سپرد کر دو۔ (طبرانی۔ بیہقی)

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ہمارے والد کا انتقال ہوا۔ تین سو درہم ان کا ترکہ تھا' پیچھے ان کے اہل و عیال بھی تھے' اور ان کے ذمہ قرض بھی تھا۔ میں نے ان کے اہل و عیال پر خرچ کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"تیرا باپ قرضے میں پکڑا ہوا ہے۔ اس کا قرضہ ادا کر۔" (مسند احمد)

مسلمان آدمی کے ذمہ اول تو قرض ہونا ہی نہیں چاہئے۔ اور اگر بامر مجبوری قرض لیا تو اس کو حتی الوسع جلد سے جلد ادا ہونا چاہئے' خدانخواستہ اسی حالت میں موت آگئی تو یہ خود غرض وارث خدا جانے ادا کریں گے بھی یا نہیں۔ اور اگر زندگی میں قرضہ ادا کر سکنے کا امکان نہ ہو تو وصیت کرنا فرض ہے کہ اس کے ذمہ فلاں فلاں کا اتنا قرضہ ہے وہ ادا کر دیا جائے۔ اگر وصیت کے بغیر مر گیا' اور گھر والوں کو کچھ پتہ نہیں تو گنہ گار بھی ہو گا اور پکڑا بھی جائے گا۔ اب نہ اس کا قرضہ ادا ہو' نہ اس کی رہائی ہو۔ نعوذ باللہ۔

ہاں! اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت سے کوئی صورت پیدا فرما دیں تو ان کا کرم ہے۔

اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے جو صورت لکھی ہے ایک مسلمان کو اس کی نوبت ہی

نہیں آنے دینی چاہئے۔ اور اگر بالفرض ایسی صورت پیش ہی آجائے تو اعلان عام کر دیا جائے کہ اس میت کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو ہم سے وصول کرلے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے اعلان کیا کہ جس شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ قرض ہو یا آپؐ نے کسی سے کوئی وعدہ کر رکھا ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ مگر وارث بغیر ثبوت شرعی کے قرضہ ادا کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ یہ مسئلہ بھی یاد رہنا چاہئے کہ میت کا قرض اس کے کل مال سے ادا کیا جائے گا۔ خواہ اس کے وارثوں کے لئے ایک پیسہ بھی نہ بچے۔

مرحوم ترکہ نہ چھوڑے تو وارث اس کے قرض کے ادا کرنے کے ذمہ دار نہیں۔

س...... جب کوئی آدمی مرجاتا ہے اور جو کچھ وہ باقی چھوڑ جاتا ہے وہ اس کے رشتہ دار عزیز بھائی وغیرہ ایک حد کے مطابق تقسیم کرلیتے ہیں۔ یہ تو ہوئی سیدھی بات اس کے علاوہ ایک اور آدمی مرجاتا ہے جس کے اوپر لوگوں کا بے حساب قرض ہے جبکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں باقی لوگ ہیں مثلاً بیوی' بچیاں' بھائی سگے اور سوتیلے وغیرہ تو کیا یہ قرض جو وہ چھوڑ کر دنیا سے چلا گیا یا چلا جائے تو ان رشتہ داروں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے جبکہ متعلقہ شخص کی وراثت میں کچھ بھی نہیں ہے ماسوائے چار گز جھونپڑی کے۔ رشتہ دار بھائی وغیرہ بھی غریب' قرض ادا نہ کرنے کے قابل قرض کس طرح ادا ہو؟

ج...... جب مرحوم نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تو وارثوں کے ذمہ اس کا قرض ادا کرنا لازم نہیں۔

مردہ کے مال اور قرض کا کیا کیا جائے۔

س...... میرے بھائی کی شادی ۱۹ر ستمبر ۱۹۸۰ء کو ہوئی اور دو مہینے بعد یعنی ۲۸ر نومبر کو اس کا انتقال ہو گیا۔ میرے بھائی نے مرنے سے پہلے ۱۴ تولہ کے جو زیورات بنوائے تھے اس کی کچھ رقم ادھار دینی تھی میرے بھائی نے دو مہینے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ رقم ادا کرنے سے پہلے اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ آپ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں کہ رقم لڑکے کے والدین ادا کریں گے یا لڑکے کے بنائے ہوئے زیورات میں سے وہ رقم ادا کر دی جائے؟

ج...... اگر آپ کے مرحوم بھائی کے ذمہ قرض ہے تو جو زیورات انہوں نے بنوائے تھے ان کو فروخت کر کے قرض ادا کرنا ضروری ہے۔ والدین کے ذمہ نہیں۔ وہ زیورات جس کے پاس ہوں وہ قرض ادا نہ کرنے کی صورت میں گنہگار ہو گا۔ مردہ کے مال پر ناجائز قبضہ جمانا بڑی سنگین بات ہے۔

مرحوم کا اگر کسی نے قرض اتارنا ہو تو شرعی وارثوں کو ادا کرے۔

س...... مولانا صاحب میں نے ایک دوست سے دس روپے ادھار لئے تھے اور اس سے وعدہ کیا تھا کہ دو دن بعد اسے یہ پیسے واپس کر دوں گا۔ لیکن افسوس کہ پیسے دینے سے قبل ہی میرا دوست اس جہان فانی سے رخصت ہو گیا۔

بتائیے کہ اب میں کیا کروں۔ اس کے وہ دس روپے اب میں کس طرح اتاروں؟

ج...... میت کا جو قرض لوگوں کے ذمہ ہوتا ہے وہ اس کی وراثت میں شامل ہے اور جن لوگوں کے ذمہ قرض ہو ان کا فرض ہے کہ میت کے شرعی وارثوں کو قرض ادا کریں اور اگر کسی کا کوئی وارث موجود نہ ہو یا معلوم نہ ہو تو میت کی طرف سے اتنی رقم صدقہ کر دے۔

مرحوم کا قرض اگر کوئی معاف کر دے تو جائز ہے۔

س...... مرحوم کو ایک دو افراد کے کچھ پیسے دینے ہیں۔ بہترین دوست ہونے کے ناتے وہ پیسے نہیں لے رہے۔ اب کیا کیا جائے؟

ج...... اگر وہ معاف کر دیں تو ٹھیک ہے۔

مرحوم کی نماز روزوں کی قضا کس طرح کی جائے۔

س...... میری والدہ محترمہ معراج کی شب اپنے مالک حقیقی سے جا ملی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے (آمین)۔ اب میں ان کی قضا نمازیں ادا کرنا چاہتی ہوں۔ بلکہ آج کل ادا کر رہی ہوں۔ لیکن مختلف لوگوں نے مختلف باتیں بتا کر مجھے الجھن میں ڈال دیا ہے۔ مثلاً کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے لہذا مرنے والے کی قضا نمازیں نہیں ہو سکتیں لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب مرنے والے کے گناہوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے قرآن شریف پڑھ کر بخشا جا سکتا ہے مرنے والے کے قرض کا بوجھ ختم کرنے کے لئے قرض چکا یا جا سکتا ہے تو پھر اس کی قضا نمازیں آخر کیوں نہیں ادا کی جا سکتیں۔ آپ میرے ان دو سوالوں کا جواب جلد سے جلد دیں۔

(۱) کیا میں اپنی والدہ محترمہ کی قضا نمازیں ادا کر سکتی ہوں؟
(۲) قضا نماز کے ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج...... فرض نماز اور روزہ ایک شخص دوسرے کی طرف سے .... ادا نہیں کر سکتا البتہ نماز روزے کا فدیہ مرحوم کی طرف سے اس کے وارث ادا کر سکتے ہیں۔ پس اگر آپ اپنی والدہ کی طرف سے نمازیں قضا کرنا چاہتی ہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کے پاس گنجائش ہو تو ان کی نمازوں کا حساب کر کے ہر نماز کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ادا کریں، وتر کی نماز سمیت ہر دن کی نمازوں کے چھ فدیئے ہوں گے۔ ویسے آپ نوافل پڑھ کر اپنی والدہ کو ایصال ثواب کر سکتی ہیں۔

نانی کے مرنے کے بعد چالیسویں سے قبل نواسی کی شادی کرنا کیسا ہے۔

س...... میری ایک عزیزہ نے جس کی بیٹی کی شادی کی تاریخ ایک سال پہلے مقرر ہو چکی تھی کہ شادی کی تاریخ سے دس یوم پہلے اس کی بوڑھی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔ سوئم اور دسویں کے بعد اس نے اپنی بیٹی کا تاریخ مقررہ پر نکاح اور رخصتی کر دی۔ جس کی بناء پر اس کے عزیز رشتہ دار اس کو مطعون کر رہے ہیں کہ تم نے شادی انجام دے کر شرع کے خلاف کیا ہے اس کا گناہ ہو گا۔

ج...... شرعاً سوگ تین دن کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد سوگ کرنا شرعاً ممنوع ہے۔ (البتہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ چار مہینے دس دن سوگ کرے گی) آپ کی عزیزہ نے مقررہ تاریخ پر بچی کا عقد کر دیا۔ بالکل ٹھیک کیا جو لوگ اس کو گناہ کہتے ہیں یہ ان کی نادانی اور جہالت ہے۔

شہید کون ہے؟

س...... گزشتہ تحریک نظام مصطفےٰ کے دوران جو لوگ پولیس کے ہاتھوں گولیوں کا نشانہ بن کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے انہیں شہید کہا جاتا ہے۔ دوسری طرف اگر پولیس اور ڈاکوؤں کے درمیان مقابلہ ہو اور اس میں کوئی مارا جائے اور دوسرے جو قتل ہوتے ہیں ان میں قاتل بھی مسلمان ہوتا ہے اور مقتول بھی۔ مہربانی فرما کر یہ بتائیے کہ مسلمان شہید کب کہلاتا ہے؟ صرف غیر مسلم کے ہاتھوں قتل ہونے سے یا کسی مسلمان کے ہاتھوں بھی؟ امید ہے تسلی بخش جواب مرحمت فرمائیں گے۔

ج...... دنیوی احکام کے لحاظ سے شہید وہ ہے۔ (الف) جس کو کافروں یا باغیوں یا ڈاکوؤں نے قتل کر دیا ہو۔ (ب) یا وہ مسلمانوں اور کافروں کی لڑائی کے دوران مقتول پایا جائے۔ (ج) یا کسی مسلمان نے اسے ظلماً جان بوجھ کر قتل کیا ہو۔ اس اصول کو جزئیات پر خود منطبق کر لیجئے۔

کیا سزائے موت کا مجرم شہید ہے؟

س...... کیا کوئی شخص جس کے بارے میں عدالت پھانسی یا سزائے موت کا فیصلہ صادر کرے، پھانسی پانے کے بعد شہید کہلائے گا؟

ج...... ایسا مجرم شہید نہیں کہلاتا۔

پانی میں ڈوبنے والا اور علم دین حاصل کرنے کے دوران مرنے والا معنوی شہید ہو گا۔

س...... کیا پانی میں ڈوب کر انتقال کر جانے والا شہید ہے؟

ج...... جی ہاں۔ لیکن اس پر شہید کے دنیوی احکام جاری نہ ہوں گے۔ معنوی شہید ہے۔

س...... کیا حصول علم، جس میں کالج میں دی جانے والی این۔ سی۔ سی کی فوجی ٹریننگ بھی شامل ہے، کے لئے جانے والا اگر حصول علم کے دوران انتقال کر جائے تو کیا وہ شہید ہے؟

ج...... دینی علم یا دین کے لئے علم کے حصول کے دوران انتقال کرنے والا معنوی شہید ہے۔

کیا محرم میں مرنے والا شہید کہلائے گا؟

س...... اکثر سنا ہے کہ محرم الحرام کے مہینے میں مرنے والوں کا درجہ شہید کے درجہ کے برابر ہوتا ہے۔ خاص طور پر محرم کی ۹ر اور ۱۰ر تاریخ کو مرنے والوں کا۔ کیا یہ بات درست ہے؟

ج...... محرم میں مرنے والا شہید جب ہو گا جبکہ اس کی موت شہادت کی ہو، محض اس مہینے میں مرنا شہادت نہیں۔

ڈیوٹی کی ادائیگی میں مسلمان مقتول شہید ہو گا۔

س...... کیا پولیس کا کوئی فرد اگر جرائم پیشہ افراد کا مقابلہ کرتے ہوئے یا حکومت کے باغی لوگ جو سرکاری یا نجی املاک کو نقصان پہنچا رہے ہوں یا حکومت کے افسران بالا مثلاً سربراہ مملکت یا وزراء وغیرہ کی حفاظت کرتے ہوئے اور اپنی ڈیوٹی کو فرض سمجھتے ہوئے حملہ آوروں کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا جائے تو کیا وہ شہید ہو گا؟ اگر شہید تصور کیا جاتا ہے تو کیسے اگر نہیں تو کیوں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں۔

ج...... اصول یہ ہے کہ جو مسلمان ظلماً قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔ اس اصول کے مطابق پولیس کا سپاہی اپنی ڈیوٹی ادا کرتا ہوا مارا جائے (بشرطیکہ مسلمان ہو) تو یقیناً شہید ہو گا۔

غسل کے بعد میت کی ناک سے خون بہنے سے شہید نہیں شمار ہو گا۔

س...... غسل کے بعد قبرستان تک جاتے وقت ناک سے اتنا خون بہے کہ ڈولی سے بہتا ہوا زمین تک آجائے تو کیا یہ اس کے شہید ہونے کی نشانی ہے؟ نیز شہید کہلانے کی کیا نشانی اسلام میں ہے؟

ج...... شہید تو وہ کہلاتا ہے جس کو کافروں نے قتل کیا ہو یا کسی مسلمان نے ظلماً قتل کیا ہو۔ ناک سے خون بہنے سے شہید نہیں بنتا۔

اگر عورت اپنی آبرو بچانے کے لئے ماری جائے تو شہید ہو گی۔

س...... اگر کوئی عورت اپنی عزت بچانے کے لئے اپنی جان قربان کر دے تو کیا یہ خود کشی ہو گی؟ اور اسے اس بات کی آخرت میں سزا ملے گی یا نہیں؟

ج...... اگر اپنی آبرو بچانے کے لئے ماری جائے تو شہید ہو گی۔

انسانی لاش کی چیر پھاڑ اور اس پر تجربات کرنا جائز نہیں۔

س۔ آج کل جو ڈاکٹر بنتے ہیں۔ مختلف قسم کے تجربات کرتے ہیں۔ جن میں پوسٹ مارٹم بھی شامل ہے۔ جس میں انسانی اعضاء کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے۔ قرون اولیٰ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مسلمان کی لاش پر تجربات نہیں کئے جا سکتے۔ اور غیر مسلم کی لاش پر کر سکتے ہیں۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

ج۔ کسی انسانی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں۔ نہ مسلمان کی نہ غیر مسلم کی۔

نماز جنازہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ اور تدفین کس طرح ہوئی اور خلافت کیسے طے ہوئی

س...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ اور آپ کی تدفین اور غسل میں کن کن حضرات نے حصہ لیا اور آپ کے بعد خلافت کے منصب پر کس کو فائز کیا گیا اور کیا اس میں بالاتفاق فیصلہ کیا گیا؟

ج...... ۳۰ صفر (آخری بدھ) کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوصال کی ابتدا ہوئی۔ ۸ ربیع الاول کو بروز پنج شنبہ منبر پر بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں بہت سے امور کے بارے میں تاکید و نصیحت فرمائی۔ ۹ ربیع الاول شب جمعہ کو مرض نے شدت اختیار کی اور تین بار غشی کی نوبت آئی اس لئے مسجد تشریف نہیں لے جاسکے۔ اور تین بار فرمایا کہ ابو بکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ یہ نماز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور باقی تین روز بھی وہی امام رہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سترہ نمازیں پڑھائیں جن کا سلسلہ شب جمعہ کی نماز عشاء سے شروع ہو کر ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کی نماز فجر پر ختم ہوتا ہے۔

علالت کے ایام میں ایک دن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں (جو بعد میں آپ کی آخری آرام گاہ بنی) اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کو وصیت فرمائی۔

> "انتقال کے بعد مجھے غسل دو اور کفن پہناؤ اور میری چارپائی میری قبر کے کنارے (جو اسی مکان میں ہوگی) رکھ کر تھوڑی دیر کے لئے نکل جاؤ، میرا جنازہ سب سے پہلے جبریلؑ پڑھیں گے، پھر میکائیلؑ، پھر اسرافیلؑ، پھر عزرائیلؑ، ہر ایک کے ہمراہ فرشتوں کے عظیم لشکر ہوں گے پھر میرے اہل

بیت کے مرد، پھر عورتیں بغیر امام کے (تنہا تنہا) پڑھیں، پھر تم لوگ گروہ در گروہ آکر (تنہا تنہا) نماز پڑھو۔"

چنانچہ اسی کے مطابق عمل ہوا اول ملائکہ نے آپ کی نماز پڑھی، پھر اہل بیت کے مردوں نے، پھر عورتوں نے، پھر مہاجرین نے، پھر انصار نے، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے، سب نے اکیلے اکیلے نماز پڑھی، کوئی شخص امام نہیں تھا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیا۔ حضرت عباسؓ اور ان کے صاحبزادے فضل رضی اللہ عنہ ان کی مدد کر رہے تھے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موالی حضرت اسامہ بن زید اور حضرت شقران رضی اللہ عنہم بھی غسل میں شریک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سحولی (موضع سحول کے بنے ہوئے) سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے روز (۱۲ ربیع الاول) کو سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی۔ اول اول مسئلہ خلافت پر مختلف آراء پیش ہوئیں لیکن معمولی بحث و تمحیص کے بعد بالآخر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتخاب پر اتفاق ہو گیا اور تمام اہل حل و عقد نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

حضورؐ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟

س..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ ہوئی تھی یا نہیں؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی تھی؟ براہ کرم جواب عنایت فرمائیں کیونکہ آج کل یہ مسئلہ ہمارے درمیان کافی بحث کا باعث بنا ہوا ہے۔

ج..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ عام دستور کے مطابق جماعت کے ساتھ نہیں ہوئی۔ اور نہ اس میں کوئی امام بنا۔ ابن اسحاق وغیرہ اہل سیر نے نقل کیا ہے کہ تجہیز و تکفین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ مبارک حجرہ شریفہ میں رکھا گیا۔ پہلے مردوں نے گروہ در گروہ نماز پڑھی، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نشر الطیب میں لکھتے ہیں۔

"اور ابن ماجہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "جب آپ کا جنازہ تیار کر کے رکھا گیا تو اول مردوں نے گروہ در گروہ ہو کر نماز پڑھی۔ پھر عورتیں آئیں، پھر بچے آئے اور اس نماز میں کوئی امام نہیں ہوا۔" (نشر الطیب ص ۲۳۴ مطبوعہ تاج کمپنی)

علامہ سہیلیؒ الروض الانف (۲۔ ۳۷۷ مطبوعہ ملتان) میں لکھتے ہیں۔

"یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور ایسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہی سے ہو سکتا تھا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وصیت فرمائی تھی۔"

علامہ سہیلیؒ نے یہ روایت طبرانی اور بزاز کے حوالے سے حافظ نورالدین ہیثمیؒ نے مجمع الزوائد (۹۔ ۲۵) میں بزاز اور طبرانی کے حوالے سے اور حضرت تھانوی نے نشرالطیب میں واحدی کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر نماز کون پڑھے گا؟ فرمایا جب غسل کفن سے فارغ ہوں' میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا اول ملائکہ نماز پڑھیں گے' پھر تم گروہ در گروہ آتے جانا اور نماز پڑھتے جانا اول اہل بیت کے مرد نماز پڑھیں' پھر ان کی عورتیں' پھر تم لوگ۔"

سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں طبقات ابن سعد کے حوالے سے حضرات ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ایک گروہ کے ساتھ نماز پڑھنا نقل کیا ہے۔

بے نمازی کیلئے سخت سزا ہے۔ اس کی نماز جنازہ ہو یا نہ ہو؟

س...... ایک مولانا نے اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بے نمازی کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ یہاں تک کہ ایک لاکھ انتیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی کبھی بے نمازی کا جنازہ تو کیا ان کے ہاتھ کا پانی تک نہیں پیا۔ اور حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی نے کبھی بے نمازی کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ آپ سے عرض یہ ہے کہ آپ بھی انہی کے پیرو کار ہیں آپ تمام مولانا بے نمازی کا جنازہ پڑھانے سے ایک ساتھ بائیکاٹ کیوں نہیں کرتے اگر آپ ایسا ہی کریں تو شاید ہی کوئی بے نمازی رہے؟

ج...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کوئی "بے نمازی" ہوتا ہی نہیں تھا۔ اس زمانے میں تو بے ایمان منافق بھی لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت پیران پیرؒ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد تھے۔ اور امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب میں تارک صلوٰۃ کے بارے میں دو روایتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جو شخص تین نماز بغیر عذر شرعی کے محض سستی کی وجہ سے چھوڑ

دے وہ کافر و مرتد ہے۔ اور اپنے ارتداد کی وجہ سے واجب القتل ہے۔ قتل کے بعد نہ اسے غسل دیا جائے نہ کفن اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ ممکن ہے حضرت پیران پیرؒ اسی قول پر عمل فرماتے ہوں...... دوسری روایت یہ ہے کہ وہ ہے تو مسلمان لیکن بطور سزا اس کو قتل کیا جائے گا۔ اور قتل کے بعد اس کا جنازہ بھی پڑھایا جائے گا۔ اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ امام ابن قدامہؒ نے المغنی میں اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے لکھا ہے۔ اہل علم اس کی طرف رجوع فرمائیں۔ (المغنی مع الشرح الکبیر جلد ۲ ص ۲۹۸ - ۳۰۱)

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا مذہب وہی ہے جو اوپر امام احمدؒ کی دوسری روایت میں ذکر کیا گیا کہ تارک صلوٰۃ کافر تو نہیں مگر اس کی سزا قتل ہے۔ اور قتل کے بعد اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ (شرح مہذب ج ۳ ص ۱۳)

امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک تارک صلوٰۃ کو قید کر دیا جائے اور اس کی پٹائی کی جائے یہاں تک کہ وہ اسی حالت میں مر جائے۔ مرنے کے بعد جنازہ اس کا بھی پڑھا جائے گا۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بے نمازی کی سزا بہت ہی سخت ہے لیکن اس کا جنازہ جائز ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ترک صلوٰۃ کے گناہ سے بچائے۔

بے نمازی کی نماز جنازہ

س...... ایک گاؤں میں ایک انسان مر گیا وہ بہت بے نمازی تھا اس گاؤں کے امام نے کہا کہ میں اس کا جنازہ نہیں پڑھتا اس جھگڑے کی وجہ سے گاؤں والے دوسرا مولوی لائے اس نے یہ فتویٰ دیا کہ بے نمازی کا جنازہ ہو سکتا ہے لہذا اس دوسرے مولوی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی براہ کرم ہمیں قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ بے نمازی کا جنازہ جائز ہے یا نہیں؟

ج...... بے نمازی اگر خدا اور رسول کے کسی حکم کا منکر نہیں تھا تو اس کا جنازہ پڑھنا چاہئے۔ گاؤں کے مولوی صاحب نے اگر لوگوں کو عبرت دلانے کیلئے جنازہ نہیں پڑھا تو انہوں نے بھی غلط نہیں کیا اگر وہ یہ فرماتے ہیں کہ اس کا جنازہ درست ہی نہیں تو یہ غلط بات ہوتی۔

بے نمازی کی لاش کو گھسیٹنا جائز نہیں نیز اس کی بھی نماز جنازہ جائز ہے

س...... ہمارے محلے میں ایک صاحب رہتے تھے ان کا انتقال ہو گیا انہیں کسی نے کبھی نماز پڑھتے نہیں

دیکھا تھا اس لئے لوگوں نے ان کی لاش کو چالیس قدم گھسیٹا اور پھر دفنا دیا مجھے بڑی حیرت ہوئی ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں ایک بھی نماز نہ پڑھے تو اس کیلئے حکم ہے کہ اس کی لاش کو چالیس قدم گھسیٹا جائے؟

ج...... نماز نہ پڑھنا کبیرہ گناہ ہے اور قرآن کریم اور حدیث شریف میں بے نمازی کے لئے بہت سخت الفاظ آئے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص نماز سے منکر نہ ہو تو اس کی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں' اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔ البتہ اگر وہ نماز کی فرضیت کا قائل ہی نہیں تھا تو وہ مرتد ہے اس کا جنازہ جائز نہیں۔

غیر شادی شدہ کی نماز جنازہ جائز ہے

س...... کئی لوگوں سے سنا ہے کہ مرد اگر ۲۲ سال کی عمر سے زیادہ ہو جائے اور شادی نہ کرے اور غیر شادی شدہ ہی فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھانی چاہئے۔ کیا یہ قرآن و حدیث سے صحیح ہے؟ اور اگر کوئی تعلیم حاصل کر رہا ہو اور شادی نہ کرنا چاہے تو اس کے متعلق تحریر فرمائیں۔

ج...... آپ نے غلط سنا ہے۔ غیر شادی شدہ کا جنازہ بھی اسی طرح ضروری اور فرض ہے' جس طرح شادی شدہ کا۔ لیکن نکاح عفت کا محافظ ہے۔

نماز جنازہ کے جواز کیلئے ایمان شرط ہے نہ کہ شادی

س...... اگر کوئی آدمی شادی نہ کرے اور مرجائے تو اس پر جنازہ جائز نہیں اس طرح اگر کوئی عورت شادی نہ کرے یا اس کا رشتہ نہ آئے اور شادی نہ ہو سکے تو کیا اس کا جنازہ جائز ہے؟ آج کل لڑکیوں کی بہتات ہے اور بہت سی لڑکیوں کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے' لیکن ان کا رشتہ نہیں آتا اور ان کا اسی حالت میں انتقال ہو جاتا ہے؟

ج...... یہ غلط ہے کہ اگر کوئی آدمی شادی نہ کرے اور مرجائے تو اس کا جنازہ جائز نہیں' کیونکہ جنازہ کے جائز ہونے کیلئے میت کا مسلمان ہونا شرط ہے' شادی شدہ ہونا شرط نہیں۔

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ معاشرہ کے ممتاز لوگ نہ ادا کریں

س...... ایک شخص نے خودکشی کرلی۔ نماز جنازہ کے وقت حاضرین میں اختلاف رائے ہو گیا اس پر قریب کے دو مولوی صاحبان سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جنازہ پڑھ سکتے ہیں' تھوڑی دیر بعد پھر

ایک دارالعلوم سے ٹیلیفون پر معلوم ہوا کہ ایک خاص گروہ کے لوگ یعنی مفتی، عالم، دیندار وغیرہ نہ جنازہ پڑھا سکتے ہیں اور نہ ہی جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ اب جو فریق نماز جنازہ میں شامل تھا وہ غیر شامل فریق سے کہتا ہے کہ تم لوگ ثواب سے محروم رہے ہو، اور دوسرا فریق پہلے فریق سے کہتا ہے کہ تم نے گناہ کیا ہے؟ ازراہ کرم آپ دونوں فریقین کی شرعی حیثیت سے آگاہ فرمائیں؟

ج..... خودکشی چونکہ بہت بڑا جرم ہے اس لئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ مقتداء اور ممتاز افراد اس کا جنازہ نہ پڑھیں، تاکہ لوگوں کو اس فعل سے نفرت ہو۔ عوام پڑھ لیں تاہم پڑھنے والوں پر کوئی گناہ ہوا اور نہ ترک کرنے والوں پر، اس لئے دونوں فریقوں کا ایک دوسرے پر طعن والزام قطعاً غلط ہے۔

مقروض کی نماز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت اور ادائیگی قرض

س..... میں نے رحمۃ للعالمین کی جلد دوم صفحہ ۴۲۱ پر پڑھا ہے کہ جو مسلمان قرض چھوڑ کر مرے گا میں اس کا قرض ادا کروں گا، جو مسلمان ورثہ چھوڑ کر مرے گا اسے اس کے وارث سنبھالیں گے؟

ج. یہ حدیث جو آپ نے رحمۃ للعالمین کے حوالے سے نقل کی ہے صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقروض کا جنازہ نہیں پڑھاتے تھے، بلکہ دوسروں کو پڑھنے کا حکم فرمادیتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو آپ مقروض کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیتے تھے اور اس کا جنازہ پڑھا دیتے تھے۔

شہید کی نماز جنازہ کیوں؟ جبکہ شہید زندہ ہے

س..... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "مومن اگر اللہ کی راہ میں مارے جائیں، تو انہیں مرا ہوا مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔" اس حقیقت سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ شہید زندہ ہے تو پھر شہید کی نماز جنازہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟ نماز جنازہ تو مردوں کی پڑھی جاتی ہے؟

ج..... آپ کے سوال کا جواب آگے اسی آیت میں موجود ہے "وہ زندہ ہیں مگر تم (ان کی زندگی کا) شعور نہیں رکھتے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم نے شہدا کی جس زندگی کو ذکر فرمایا ہے وہ ان کی دنیوی زندگی نہیں، بلکہ اور قسم کی زندگی ہے جس کو برزخی زندگی کہا جاتا ہے اور جو ہمارے شعور وادراک سے بالاتر ہے دنیا کی زندگی مراد نہیں، چونکہ وہ حضرات دنیوی زندگی پوری کر کے دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں اس لئے ہم ان کی نماز جنازہ پڑھنے اور ان کی تدفین کے مکلف ہیں اور ان کی

وراثت تقسیم کی جاتی ہے۔ اور ان کی بیوائیں عدت کے بعد عقد ثانی کر سکتی ہیں۔

باغی، ڈاکو اور ماں باپ کے قاتل کی نماز جنازہ نہیں

س..... قاتل کو سزا کے طور پر قتل کیا جائے یا پھانسی دی جائے؟ اس کی نماز جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر والدین کا قاتل ہو اس صورت میں کیا حکم ہے؟ فاسق و فاجر و زانی کی موت پر اس کی نماز جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج..... نماز جنازہ ہر گنہگار مسلمان کی ہے، البتہ باغی اور ڈاکو اگر مقابلہ میں مارے جائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھا جائے، نہ ان کو غسل دیا جائے، اسی طرح جس شخص نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کر دیا ہو اور اسے قصاصاً قتل کیا جائے تو اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ اور اگر وہ اپنی موت مرے تو اس کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ تاہم سربر آوردہ لوگ اس کے جنازے میں شرکت نہ کریں۔

قادیانیوں کا جنازہ جائز نہیں

س..... موضع داتہ ضلع مانسہرہ جو کہ ربوہ ثانی ہے، میں ایک مرزائی مسمیٰ ڈاکٹر محمد سعید کے مرنے پر مسلمانان "داتہ" نے ایک مسلمان امام کے زیر امامت اس قادیانی کی نماز جنازہ ادا کی اور اس کے بعد قادیانیوں نے دوبارہ مسمیٰ مذکور کی نماز جنازہ پڑھی۔ شرعاً امام مذکور اور مسلمانوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

مسلمان لڑکیاں قادیانیوں کے گھروں میں بیوی کے طور پر رہ رہی ہیں اور مسلمان والدین کے ان قادیانیوں کے ساتھ داماد اور سسرال جیسے تعلقات ہیں۔ کیا شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ان کے ہاں پیدا ہونے والی اولاد حلالی ہوگی یا ولد الحرام کہلائے گی؟

عام مسلمانوں کے قادیانیوں کے ساتھ کافروں جیسے تعلقات نہیں، بلکہ مسلمانوں جیسے تعلقات ہیں، ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے، کھاتے، پیتے اور ان کی شادیوں اور ماتم میں شرکت کرتے ہیں اور جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو السلام علیکم کہہ کر ملتے ہیں۔ شادی، ماتم میں کھانے دیتے ہیں، فاتحہ میں شرکت کرتے ہیں۔ شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے وہ قابل مواخذہ ہیں یا کہ نہیں؟ اور شرع کی رو سے وہ مسلمان بھی ہیں یا کہ نہیں؟

ج..... جواب سے پہلے چند امور بطور تمہید ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ جو شخص کفر کا عقیدہ رکھتے ہوئے اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب کرتا ہو، اور نصوص شرعیہ کی غلط سلط تاویلیں کر کے اپنے عقائد کفریہ کو اسلام کے نام سے پیش کرتا ہو، اسے "زندیق" کہا جاتا ہے۔

علامہ شامی "باب المرتد" میں لکھتے ہیں۔

فان الزندیق یموہ کفرہ و یروج عقیدتہ الفاسدۃ و یخرجھا فی الصورۃ الصحیحۃ وھذا معنی ابطال الکفر۔

(شامی ص ۲۲۳ ج ۳ طبع جدید)

"کیونکہ زندیق اپنے کفر پر ملمع کیا کرتا ہے اور اپنے عقیدہ فاسدہ کو رواج دینا چاہتا ہے اور اسے بظاہر صحیح صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے اور یہی معنی ہیں کفر کو چھپانے کے۔"

اور امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ "مسوّیٰ شرح عربی موطا" میں لکھتے ہیں۔

بیان ذالک ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف بہ ولم یذعن لہ لاظاھراولا باطنا فھو کافروان اعترف بلسانہ وقلبہ علی الکفر فھو المنافق۔ وان اعترف بہ ظاھرا لکنہ یفسر بعض ماثبت من الدین ضرورۃ بخلاف مافسرہ الصحابۃ والتابعون واجتمعت علیہ الامۃ فھو الزندیق۔

(صفحہ ۱۳۰ مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

"شرح اس کی یہ ہے کہ جو شخص دین حق کا مخالف ہے اگر وہ دین اسلام کا اقرار ہی نہ کرتا ہو، اور نہ دین اسلام کو مانتا ہو، نہ ظاہری طور پر اور نہ باطنی طور پر تو وہ کافر کہلاتا ہے۔ اور اگر زبان سے دین کا اقرار کرتا ہو لیکن دین کے بعض قطعیات کی ایسی تاویل کرتا ہو جو صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور اجماع امت کے خلاف ہو تو ایسا شخص "زندیق" کہلاتا ہے۔"

آگے تاویل صحیح اور تاویل باطل کا فرق کرتے ہوئے شاہ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

ثم التاویل تاویلان، تاویل لا یخالف قاطعاً من الکتاب والسنۃ واتفاق الامۃ وتاویل یصادم ماثبت بقاطع فذالک الزندقۃ۔

(صفحہ ۱۳۰)

"پھر تاویل کی دو قسمیں ہیں ایک وہ تاویل جو کتاب و سنت اور اجماع امت سے ثابت شدہ کسی قطعی مسئلہ کے خلاف نہ ہو اور دوسری وہ تاویل جو ایسے

مسئلے کے خلاف ہو جو دلیل قطعی سے ثابت ہے پس ایسی تاویل "زندقہ" ہے۔"

آگے زندیقانہ تاویلوں کی مثالیں ذکر کرتے ہوئے شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں۔

اوقال ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم خاتم النبوۃ ولکن معنی ھذا الکلام انہ لایجوز ان یسمی بعدہ احد بالنبی واما معنی النبوۃ وھو کون الانسان مبعوثا من اللّٰہ تعالی الی الخلق مفترض الطاعۃ معصوما من الذنوب ومن البقاء علی الخطا فیما یری فھو موجود فی الامۃ بعدہ فھو الزندیق۔

(مسوّیٰ ج ۲ ص ۱۳۰ مطبوعہ رحیمیہ دہلی)

" یا کوئی شخص یوں کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ خاتم النبیین ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نام نبی نہیں رکھا جائے گا۔ لیکن نبوت کا مفہوم یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کی طرف مبعوث ہونا، اس کی اطاعت کا فرض ہونا، اور اس کا گناہوں سے اور خطا پر قائم رہنے سے معصوم ہونا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی امت میں موجود ہے تو یہ شخص "زندیق" ہے۔"

خلاصہ یہ کہ جو شخص اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے رنگ میں پیش کرتا ہو، اسلام کے قطعی و متواتر عقائد کے خلاف قرآن و سنت کی تاویلیں کرتا ہو ایسا شخص "زندیق" کہلاتا ہے۔

دوم۔ یہ کہ زندیق مرتد کے حکم میں ہے بلکہ ایک اعتبار سے زندیق، مرتد سے بھی بدتر ہے، کیونکہ اگر مرتد توبہ کرکے دوبارہ اسلام میں داخل ہو تو اس کی توبہ بالاتفاق لائق قبول ہے لیکن زندیق کی توبہ قبول ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ چنانچہ در مختار میں ہے۔

(و) کذا الکافر بسبب (الزندقۃ) لا توبۃ لہ وجعلہ فی الفتح ظاھر المذھب لکن فی حظر الخانیۃ الفتوی علی انہ (اذا اخذ) الساحر او الزندیق المعروف الداعی (قبل توبتہ) ثم تاب لم تقبل توبتہ ویقتل ولو اخذ بعدھا قبلت۔

(شامی ص ۲۴۱، ج ۴، طبع جدید)

"اور اسی طرح جو شخص زندقہ کی وجہ سے کافر ہو گیا ہو اس کی توبہ قابل قبول نہیں اور فتح القدیر میں اس کو ظاہر مذہب بتایا ہے لیکن فتاویٰ قاضی خان میں کتاب الحظر میں ہے کہ فتویٰ اس پر ہے جب جادوگر اور زندیق جو معروف اور داعی ہوں توبہ سے پہلے گرفتار ہو جائیں اور پھر گرفتار ہونے کے بعد توبہ کریں تو ان کی توبہ قبول نہیں بلکہ ان کو قتل کیا جائے گا اور اگر گرفتاری سے پہلے توبہ کر لی تھی تو توبہ قبول کی جائے گی۔"

البحر الرائق میں ہے۔

لا تقبل توبة الزنديق في ظاهر المذهب وهو من لا يتدين بدين .....
وفي الخانية قالوا ان جاء الزنديق قبل ان يوخذ فاقرانه زنديق فتاب عن ذالک تقبل توبته وان اخذ ثم تاب لم تقبل توبته و يقتل.
(ص ۱۳۶، ج ۵، دار المعرفہ بیروت)

"ظاہر مذہب میں زندیق کی توبہ قابل قبول نہیں اور زندیق وہ شخص ہے جو دین کا قائل نہ ہو..... اور فتاویٰ قاضی میں ہے کہ اگر زندیق گرفتار ہونے سے پہلے خود آکر اقرار کرے کہ وہ زندیق ہے پس اس سے توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور اگر گرفتار ہوا پھر توبہ کی تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی بلکہ اسے قتل کیا جائے گا۔"

سوم۔ قادیانیوں کا زندیق ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ ان کے عقائد اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں اور وہ قرآن وسنت کی نصوص میں غلط سلط تاویلیں کر کے جاہلوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ خود تو وہ پکے سچے مسلمان ہیں ان کے سوا باقی پوری امت گمراہ اور کافر و بے ایمان ہے جیسا کہ قادیانیوں کے دوسرے سربراہ آنجہانی مرزا محمود لکھتے ہیں کہ۔

"کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت ص ۳۵)

مرزائیوں کے ملحدانہ عقائد حسب ذیل ہیں

۱۔ اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا اس کے برعکس' قادیانی نہ صرف اسلام کے اس قطعی عقیدے کے منکر ہیں' بلکہ نعوذ باللہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے بغیر اسلام کو مردہ تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کا کہنا ہے کہ۔

> " ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے یہودیوں' عیسائیوں' ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرے۔ کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہئے...... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفاء نہ رکھنا چاہئے۔ "
>
> (ملفوظات مرزا جلد ۱۰' ص ۱۲۷' طبع شدہ ربوہ)

۲۔ اسلام کا قطعی عقیدہ ہے کہ وحی نبوت کا دروازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہو چکا ہے اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے لیکن قادیانی مرزا غلام احمد کی خود تراشیدہ وحی پر ایمان رکھتے ہیں اور اسے قرآن کریم کی طرح مانتے ہیں۔ قرآن کریم کے ناموں میں سے ایک نام " تذکرہ " ہے۔ قادیانیوں نے مرزا غلام احمد کی " وحی " کو ایک کتاب کی شکل میں مرتب کیا ہے اور اس کا نام " تذکرہ " رکھا ہے یہ گویا قادیانی قرآن ہے۔ نعوذ باللہ' اور یہ قادیانی وحی کوئی معمولی قسم کا الہام نہیں جو اولیاء اللہ کو ہوتا ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ وحی قرآن کریم کے ہم سنگ ہے ملاحظہ فرمائیے۔

> ۱...... " اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ "
>
> (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶' طبع شدہ ربوہ)

> ۲...... " مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔ "
>
> (اربعین ص ۱۱۲' طبع شدہ ربوہ)

۳...... "میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ "

(حقیقۃ الوحی ص ۲۲۰ طبع شدہ ربوہ)

۳۔ اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد معجزہ دکھانے کا دعویٰ کفر ہے کیونکہ معجزہ دکھانا صرف نبی کی خصوصیت ہے پس جو شخص معجزہ دکھانے کا دعویٰ کرے، وہ مدعی نبوت ہونے کی وجہ سے کافر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

التحدی فرع دعوی النبوۃ ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔ (ص ۲۰۲)

"معجزہ دکھانے کا دعویٰ فرع ہے دعویٰ نبوت کی اور نبوت کا دعویٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بالاجماع کفر ہے۔ "

اس کے برعکس قادیانی، مرزا غلام احمد کی وحی کے ساتھ اس کے "معجزات" پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو نعوذ باللہ قصے اور کہانیاں قرار دیتے ہیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی صورت میں نبی ماننے کیلئے تیار ہیں جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی نبی مانا جائے ورنہ ان کے نزدیک نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اور نہ دین اسلام، دین ہے۔ مرزا غلام احمد لکھتے ہیں۔

"وہ دین، دین نہیں ہے اور نہ وہ نبی، نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہی سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جو یہ سکھاتا ہے کہ صرف چند منقول باتوں پر (یعنی اسلامی شریعت پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، ناقل) انسانی ترقیات کا انحصار ہے اور وحی الٰہی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے ... سو ایسا دین بہ نسبت اس کے کہ اس کو رحمانی کہیں، شیطانی کہلانے کا زیادہ مستحق ہے۔ "

(روحانی خزائن ص ۳۰۶ ج ۲۱) (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۹)

"یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو گیا اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں۔ صرف قصوں کی پوجا کرو۔ پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے کہ جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ بھی پتہ نہیں لگتا...... میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانے میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہو گا میں ایسے مذہب کا نام شیطانی مذہب رکھتا ہوں نہ کہ رحمانی۔ "

(روحانی خزائن ص ۳۵۴ ج ۲۱) (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۳)

"اگر سچ پوچھو تو ہمیں قرآن کریم پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اسی (مرزا) کے ذریعے ایمان حاصل ہوا۔ ہم قرآن کریم کو خدا کا کلام اس لئے یقین کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے آپ (مرزا) کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر اس لئے ایمان لاتے ہیں کہ اس سے آپ (مرزا) کی نبوت کا ثبوت ملتا ہے نادان ہم پر اعتراض کرتا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود (مرزا) کو نبی مانتے ہیں اور کیوں اس کے کلام کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں۔ وہ نہیں جانتا کہ قرآن کریم پر یقین ہمیں اس کے کلام کی وجہ سے ہوا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین اس (مرزا) کی نبوت سے ہوا ہے۔ "

(مرزا بشیر الدین کی تقریر الفضل قادیان جلد ۱۳ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۲۵ء)

مرزا صاحب کی مندرجہ بالا دونوں عبارتوں سے واضح ہے کہ اگر مرزا صاحب پر وحی الٰہی کا نزول تسلیم نہ کیا جائے اور مرزا غلام احمد کو نبی نہ مانا جائے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بھی ان کے نزدیک نعوذ باللہ باطل ہے اور دین اسلام محض قصوں کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ مرزا صاحب ایسے اسلام کو لعنتی 'شیطانی اور قابل نفرت قرار دے کر اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں بلکہ سب دہریوں سے بڑھ کر اپنے دہریہ ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو نظر عبرت سے دیکھنا چاہئے کیا اس سے بڑھ کر کوئی کفر والحاد اور زندقہ اور بد دینی ہو سکتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کو اس طرح پیٹ بھر کر گالیاں نکالی جائیں۔

۴۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم "محمد رسول اللہ" ہیں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں اپنے الہام کی بنیاد پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود "محمد

رسول اللہ " ہے نعوذ باللہ۔ چونکہ قادیانی "مرزا غلام احمد کی "وحی" پر قطعی ایمان رکھتے ہیں، اس لئے وہ مرزا آنجہانی کو "محمد رسول اللہ" مانتے ہیں اور جو شخص مرزا کو "محمد رسول اللہ" نہ مانے اسے کافر سمجھتے ہیں۔

۵۔ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کی بنا پر مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھایا گیا اور وہ قرب قیامت میں نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔ لیکن مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی "عیسیٰ" ہے اور قرآن و حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی جو خبر دی گئی ہے اس سے مراد "مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

قادیانیوں کے اس طرح بے شمار زندیقانہ عقائد ہیں جن پر علماء امت نے بہت سی کتابیں تالیف فرمائی ہیں۔ اس لئے مرزائیوں کا کافر و مرتد اور ملحد و زندیق ہونا روز روشن کی طرح واضح ہے۔

چہارم۔ نماز جنازہ صرف مسلمانوں کی پڑھی جاتی ہے کسی غیر مسلم کا جنازہ جائز نہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔

> **ولا تصل علی احد منهم مات ابداً ولا تقم علی قبره انهم کفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون ۔**
>
> (التوبہ ۸۴)
>
> "اور ان میں کوئی مرجائے تو اس (کے جنازہ) پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ (دفن کیلئے) اس کی قبر پر کھڑے ہو جیئے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ حالت کفر ہی میں مرے ہیں۔"

اور تمام فقہاء امت اس پر متفق ہیں کہ جنازہ کے جائز ہونے کے لئے شرط ہے کہ میت مسلمان ہو، غیر مسلم کا جنازہ بالاجماع جائز نہیں نہ اس کیلئے دعا مغفرت کی اجازت ہے اور نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنا ہی جائز ہے۔

ان تمہیدات کے بعد اب بالترتیب سوالوں کا جواب لکھا جاتا ہے۔

جواب سوال اول۔ جن مسلمانوں نے مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھا ہے اگر وہ اس کے عقائد سے ناواقف تھے تو انہوں نے برا کیا اس پر ان کو استغفار کرنا چاہئے کیونکہ مرزائی مرتد کا جنازہ پڑھ کر انہوں نے ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

اور اگر ان لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ شخص مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہے، اس کی "وحی" پر

ایمان رکھتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا منکر ہے' اس علم کے باوجود انہوں نے اس کو مسلمان سمجھا اور مسلمان سمجھ کر ہی اس کا جنازہ پڑھا تو ان تمام لوگوں کو جو جنازہ میں شریک تھے' اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے کیونکہ ایک مرتد کے عقائد کو اسلام سمجھنا کفر ہے اس لئے ان کا ایمان بھی جاتا رہا اور نکاح بھی باطل ہو گیا۔ ان میں سے کسی نے اگر حج کیا تھا تو اس پر دوبارہ حج کرنا بھی لازم ہے۔

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک کسی مسلمان کا جنازہ جائز نہیں' یہاں تک کہ مسلمانوں کے معصوم بچے کا جنازہ بھی قادیانیوں کے نزدیک جائز نہیں۔ چنانچہ قادیانیوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود اپنی کتاب "انوار خلافت" میں لکھتے ہیں۔

"ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی (یعنی مسلمان) تو حضرت مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں؟"

"میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب بچے کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہوا اس لئے اس کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے پھر میں کہتا ہوں کہ بچہ گنہگار نہیں ہوتا اس کو جنازے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ بچہ کا جنازہ تو دعا ہوتی ہے اس کے پس ماندگان کیلئے اور اس کے پسماندگان ہمارے نہیں' بلکہ غیر احمدی ہوتے ہیں۔ اس لئے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہئے۔"

(انوار خلافت' ص ۹۳)

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں مرزا محمود کا ایک فتویٰ شائع ہوا کہ۔

"جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا ہے اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔"

چنانچہ اپنے مذہب کی پیروی کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خان نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ اور منیر انکوائری عدالت میں جب اس کی وجہ دریافت کی گئی تو انہوں نے کہا۔

"نماز جنازہ کے امام مولانا شبیر احمد عثمانی' احمدیوں کو کافر' مرتد اور واجب

اللہ قرار دے چکے تھے اس لئے میں اس نماز میں شریک ہونے کا فیصلہ نہ کر سکا۔ جس کی امامت مولانا کر رہے تھے۔ "

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب ' ص ۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات پوچھی گئی کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔

" آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔ "

(زمیندار ' لاہور' ۸ فروری ۱۹۵۰ء)

اور جب اخبارات میں چوہدری ظفر اللہ خان کی اس ہٹ دھرمی کا چرچا ہوا تو جماعت احمدیہ ربوہ کی طرف سے اس کا جواب یہ دیا گیا۔

" جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم احمدی نہ تھے لہذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ "

(ٹریکٹ ۲۲ ' احراری علماء کی راست گوئی کا نمونہ ' ناشر مہتمم نشرو اشاعت انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

قادیانیوں کے اخبار الفضل نے اس کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے۔

" کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابو طالب بھی قائداعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے۔ مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول خدا نے۔ "

(الفضل ربوہ ' ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

کس قدر لائق شرم بات ہے کہ قادیانی تو مسلمانوں کو ہندوؤں ' سکھوں اور عیسائیوں کی طرح کافر سمجھتے ہوئے نہ ان کے بڑے سے بڑے آدمی کا جنازہ پڑھیں اور نہ ان کے معصوم بچوں کا...... کیا ایک مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ قادیانی مرتد کا جنازہ پڑھے؟ کیا اس کی غیرت اس کو برداشت کر سکتی ہے؟

جواب سوال دوم۔ جب یہ معلوم ہوا کہ قادیانی، کافر و مرتد ہیں تو اسی سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح مرزائی مرتد سے نہیں ہو سکتا بلکہ شرع اسلام کی رو سے یہ خالص زنا ہے اگر کسی مسلمان نے لاعلمی اور بے خبری کی وجہ سے کسی مرزائی کو لڑکی بیاہ دی ہے تو اس کا فرض ہے کہ علم ہو جانے کے بعد اپنے گناہ سے توبہ کرے اور لڑکی کو قادیانیوں کے چنگل سے واگزار کرائے۔

واضح رہے کہ مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں کی وہی حیثیت ہے جو ہمارے نزدیک یہودیوں اور عیسائیوں کی ہے۔ مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں سے لڑکیاں لینا تو جائز ہے لیکن مسلمانوں کو دینا جائز نہیں۔ مرزا محمود کا فتویٰ ہے۔

"جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں، کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔"

سوال۔ "جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھائے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟"

جواب۔ "ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے۔ جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔"

سوال۔ "کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے، وہ دوسرے احمدیوں کو شادی میں مدعو کر سکتا ہے؟"

جواب۔ "ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء)

پس جس طرح مرزا محمود کے نزدیک وہ شخص مرزائی جماعت سے خارج ہے جو کسی مسلمان لڑکے کو اپنی لڑکی بیاہ دے اسی طرح وہ مسلمان بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے جو قادیانیوں کے عقائد سے واقف ہونے کے بعد کسی مرتد مرزائی کو اپنی لڑکی دینا جائز سمجھے اور جس طرح مرزا محمود کے نزدیک کسی مرزائی لڑکی کا نکاح کسی مسلمان لڑکے سے پڑھانا ایسا ہے جیسا کہ کسی ہندو یا عیسائی سے، اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ کسی مرزائی مرتد کو داماد بنانا ایسا ہے جیسے کسی ہندو، سکھ، چوہڑے کو داماد بنا لیا جائے۔

جواب سوال سوم۔ کسی مسلمان کے لئے مرزائی مرتدین کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک کرنا حرام ہے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا' کھانا پینا' ان کی شادی غمی میں شرکت کرنا یا ان کو اپنی شادی غمی میں شریک کرنا حرام اور قطعی حرام ہے۔ جو لوگ اس معاملے میں رواداری سے کام لیتے ہیں وہ خدا اور رسول کے غضب کو دعوت دیتے ہیں ان کو اس سے توبہ کرنی چاہئے اور مرزائیوں سے اس قسم کے تمام تعلقات ختم کر دینے چاہئیں۔ قادیانی خدا اور رسولؐ کے دشمن ہیں اور خدا اور رسول کے دشمنوں سے دوستانہ تعلق رکھنا کسی مومن کا کام نہیں ہو سکتا۔

قرآن مجید میں ہے۔

لا تجد قوما یومنون باللّٰہ والیوم الاخر یوآدون من حاداللّٰہ ورسولہ ولو کانوا آبائھم او ابنائھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ و یدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خالدین فیھا۔ رضی اللّٰہ عنھم ورضوا عنہ اولئک حزب اللّٰہ الا ان حزب اللّٰہ ھم المفلحون۔

(المجادلہ '۲۲)

"جو لوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور رسول کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو۔ ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے۔ اور ان (کے قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے۔ (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے یہ لوگ اللہ کا گروہ ہے خوب سن لو کہ اللہ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔" (حضرت تھانویؒ)

اخیر میں یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دیا گیا' لیکن قادیانیوں نے تا حال نہ تو اس فیصلے کو تسلیم کیا ہے اور نہ انہوں نے پاکستان میں غیر مسلم شہری (ذمی) کی حیثیت سے رہنے کا معاہدہ کیا ہے۔ اس لئے ان کی حیثیت ذمیوں کی نہیں بلکہ "محارب کافروں" کی ہے اور محاربین سے کسی قسم کا تعلق رکھنا شرعاً جائز نہیں۔

قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور فاتحہ دعا واستغفار کرنا حرام ہے۔

س..... قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا جانا فاتحہ پڑھنا گھر میں جاکر سوگ اور اظہار ہمدردی کرنا ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

ج..... قادیانی' کافر، مرتد اور زندیق ہیں ان کے دفن میں شرکت کرنا' ان کی فاتحہ پڑھنا' ان کے لئے دعا واستغفار کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کو ان سے مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے۔

قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ناجائز ہے

س..... کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس سلسلہ میں کہ بعض دفعہ قادیانی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کر دیتے ہیں اور پھر مسلمانوں کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ ان کو نکالا جائے۔ تو کیا قادیانی کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں؟ اور مسلمانوں کے اس طرز عمل کا کیا جواز ہے؟

ج..... قادیانی غیر مسلم اور زندیق ہیں۔ ان پر مرتدین کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ کسی غیر مسلم کی نماز جنازہ جائز نہیں' چنانچہ قرآن کریم میں اس کی صاف ممانعت موجود ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

ولا تصل على أحد منهم مات أبداً ولا تقم على قبره، أنهم كفروا بالله ورسوله وماتوا وهم فاسقون (التوبہ۔ ۸۴)

"اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر' وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔"
(ترجمہ حضرت شیخ الہند)

اسی طرح کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ آیت کریمہ کے الفاظ "ولا تقم علی قبرہ" سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں

اور غیر مسلموں کے قبرستان ہمیشہ الگ الگ رہے۔ پس کسی مسلمان کے اسلامی حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ علامہ سعد الدین مسعود بن عمر بن عبداللہ التفتازانی (المتوفی ۷۹۱ھ) "شرح المقاصد" میں ایمان کی تعریف میں مختلف اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر ایمان دل وزبان سے تصدیق کرنے کا نام ہو تو اقرار رکن ایمان ہو گا۔ اور ایمان تصدیق مع الاقرار کو کہا جائے گا۔ لیکن اگر ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہو۔

فإن الإقرار حينئذ شرط لإجراء الأحكام عليه فى الدنيا من الصلاة عليه وخلفه. والدفن فى مقابر المسلمين والمطالبة بالعشور والزكاوات ونحو ذلك.
(شرح المقاصد ۲۔ ۲۴۸ مطبوعہ دار المعارف النعمانیہ لاہور)

"تو اقرار اس صورت میں، اس شخص پر دنیا میں اسلام کے احکام جاری کرنے کیلئے شرط ہو گا۔ یعنی اس کی نماز جنازہ، اس کے پیچھے نماز پڑھنا۔ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، اس سے زکوۃ و عشر کا مطالبہ کیا جانا اور اس طرح کے دیگر امور۔"

اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی ان اسلامی حقوق میں سے ایک ہے، جو صرف مسلمان کے ساتھ خاص ہیں، اور یہ کہ جس طرح کسی غیر مسلم کی اقتدا میں نماز جائز نہیں، اس کی نماز جنازہ جائز نہیں اور اس سے زکوۃ و عشر کا مطالبہ درست نہیں، ٹھیک اسی طرح کسی غیر مسلم مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دینا بھی جائز نہیں۔ اور یہ کہ یہ مسئلہ تمام امت مسلمہ کا متفق علیہ اور مسلمہ مسئلہ ہے۔ جس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ چنانچہ ذیل میں مذاہب اربعہ کی مستند کتابوں سے اس مسئلہ کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں۔ واللہ الموفق۔

فقہ حنفی......شیخ زین الدین ابن نجیم المصری (المتوفی ۹۷۰ھ) "الاشباہ والنظائر" کے فن اول قاعدہ ثانیہ کے ذیل میں لکھتے ہیں

قال الحاكم فى الكافى من كتاب التحرى: وإذا اختلط موتى المسلمين وموتى الكفار فمن كانت

عليه علامة المسلمين صلى عليه ومن كانت عليه علامة الكفار ترك. فإن لم تكن عليهم علامة والمسلمون أكثر غسلوا وكفنوا وصلى عليهم، وينوون بالصلاة والدعاء للمسلمين دون الكفار، ويدفنون في مقابر المسلمين. وإن كان الفريقان سواء أو كانت الكفار أكثر لم يصل عليهم، ويغسلون ويكفنون ويدفنون في مقابر المشركين.

(الاشباہ والنظائر ج ۱ - ص ۲۵۲ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

"امام حاکم "الکافی" کی کتاب التحری میں فرماتے ہیں "اور جب مسلمان اور کافر مردے خلط ملط ہو جائیں تو جن مردوں پر مسلمانوں کی علامت ہو گی ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور جن پر کفار کی علامت ہوئی ان کی نماز جنازہ نہیں ہو گی۔ اور اگر ان پر کوئی شناختی علامت نہ ہو تو اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو سب کو غسل و کفن دے کر ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ اور نیت یہ کی جائے گی کہ ہم صرف مسلمانوں پر نماز پڑھتے اور ان کیلئے دعا کرتے ہیں۔ اور ان سب کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ اور اگر دونوں فریق برابر ہوں یا کافروں کی اکثریت ہو تو ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی۔ ان کو غسل و کفن دے کر غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔"

نیز دیکھئے "نفع المفتی والسائل" از مولانا عبدالحی لکھنوی (المتوفی ۱۳۰۴ھ) اواخر کتاب الجنائز"

مندرجہ بالا مسئلہ سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان اور کافر مردے مختلط ہو جائیں اور مسلمانوں کی شناخت نہ ہو سکے تو اگر دونوں فریق برابر ہوں۔ یا کافر مردوں کی اکثریت ہو تو اس صورت میں مسلمان مردوں کو بھی اشتباہ کی بناء پر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہ ہو گا۔ اسی سے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ جو مردہ قطعی طور پر غیر مسلم، مرتد قادیانی ہو اس کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بدرجہ اولیٰ جائز نہیں، اور کسی صورت میں بھی اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

نیز "الاشباہ" فن ثانی "کتاب السیر باب الردۃ" کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

وإذا مات أو قتل على ردته لم يدفن في مقابر المسلمين ولا أهل ملة وإنما يلقى في حفرة كالكلب .

(الاشباہ والنظائر (۱ ـ ۲۹۱) مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

"اور جب مرتد مر جائے یا ارتداد کی حالت میں قتل کر دیا جائے تو اس کو نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ کسی اور ملت کے قبرستان میں۔ بلکہ اسے کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔"

مندرجہ بالا جزئیہ قریباً تمام کتب فقہیہ میں کتاب الجنائز اور کتاب السیر "باب المرتد" میں ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً در مختار میں ہے۔

أما المرتد فيلقى في حفرة كالكلب .

"لیکن مرتد کو کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔"

علامہ محمد امین بن عابدین شامی" اس کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

ولا يغسل ولا يكفن ولا يدفع إلى من انتقل إلى دينهم . بحر عن الفتح .

(ردالمحتار (۲ ـ ۲۳۰) مطبوعہ کراچی)

"یعنی نہ اسے غسل دیا جائے۔ نہ کفن دیا جائے۔ نہ اسے ان لوگوں کے سپرد کیا جائے جن کا مذہب اس مرتد نے اختیار کیا۔"

قادیانی چونکہ زندیق اور مرتد ہیں اس لئے اگر کسی کا عزیز قادیانی مرتد ہو جائے تو نہ اسے غسل دے 'نہ کفن دے 'نہ اسے مرزائیوں کے سپرد کرے۔ بلکہ گڑھا کھود کر اسے کتے کی طرح اس میں ڈال دے۔ اسے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ بلکہ کسی اور

مذہب وملت کے قبرستان یا مرگھٹ مثلاً یہودیوں کے قبرستان اور نصرانیوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی جائز نہیں۔

فقہ مالکی۔ قاضی ابوبکر محمد بن عبداللہ المالکی الاشبیلی المعروف بابن العربی (المتوفی ۵۴۳ھ) سورۃ الاعراف کی آیت ۱۷۲ کے تحت متاولین کے کفر پر گفتگو کرتے ہوئے "قدریہ" کے بارے میں لکھتے ہیں۔

اختلف علماء المالكية فى تكفيرهم على قولين . فالصريح من أقوال مالك تكفيرهم .

"علمائے مالکیہ کے ان کی تکفیر میں دو قول ہیں۔ چنانچہ امام مالکؒ کے اقوال سے صاف طور پر ثابت ہے کہ وہ کافر ہیں۔"

آگے دوسرے قول (عدم تکفیر) کی تضعیف کرنے کے بعد امام مالکؒ کے قول پر تفریع کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فلا يناكحوا ولا يصلى عليهم فإن خيف عليهم الضيعة دفنوا كما يدفن الكلب .
فإن قيل: وأين يدفنون؟ قلنا: لا يؤذى بجوارهم مسلم .

(احکام القرآن لابن العربی مطبوعہ بیروت جلد دوم صفحات مسلسل ۸۰۲)

"پس نہ ان سے رشتہ ناتا کیا جائے نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے۔ اور اگر ان کا کوئی والی وارث نہ ہو اور ان کی لاش ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے۔
اگر یہ سوال ہو کہ انہیں کہاں دفن کیا جائے؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو ان کی ہمسائیگی سے ایذا نہ دی جائے یعنی مسلمانوں کے قبرستانوں میں انہیں دفن نہ کیا جائے۔"

فقہ شافعی۔ الشیخ الامام جمال الدین ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی الشافعی (المتوفی ۴۷۶ھ) اورامام محی الدین یحییٰ بن شرف النووی (المتوفی ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں۔

قال المصنف رحمه الله ولا يدفن كافر فى مقبرة المسلمين ولا مسلم فى مقبرة الكفار.

الشرح: اتفق أصحابنا رحمهم الله على أنه لا يدفن مسلم فى مقبرة كفار، ولا كافر فى مقبرة مسلمين، ولو ماتت ذمية حامل بمسلم ومات جنينها فى جوفها ففيه أوجه. (الصحيح) أنها تدفن بين مقابر المسلمين والكفار، ويكون ظهرها إلى القبلة، لأن وجه الجنين إلى ظهر أمه هكذا قطع به ابن الصباغ والشاشى وصاحب البيان وغيرهم وهو المشهور.

(شرح مہذب (۵ - ۲۸۵) مطبوعہ بیروت)

"مصنف فرماتے ہیں "اور نہ دفن کیا جائے کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں اور نہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں"

"شرح۔ اس مسئلہ میں ہمارے اصحاب (شافعیہ) کا اتفاق ہے کہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں اور کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی ذمی عورت مرجائے جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی۔ اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرجائے تو اس میں چند وجوہ ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ اس کو مسلمانوں اور کافروں کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے گا اور اس کی پشت قبلہ کی طرف کی جائے گی۔ کیوں کہ پیٹ کے بچے کا منہ اس کی ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔ ابن الصباغ، شاشی صاحب البیان اور دیگر حضرات نے اسی قول کو جزماً اختیار کیا ہے اور یہی ہمارے مذہب کا مشہور قول ہے۔"

فقہ حنبلی۔ الشیخ الامام موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی الحنبلی (المتوفی ۶۲۰ھ) المغنی میں اور امام شمس الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن قدامہ المقدسی الحنبلی (المتوفی ۶۸۲ھ) الشرح الکبیر میں لکھتے ہیں۔

مسألة . قال: وإن ماتت نصرانية وهى حاملة من مسلم دفنت بين مقبرة المسلمين ومقبرة النصارى ، اختار هذا أحمد ، لأنها كافرة لا تدفن فى مقبرة المسلمين فيتأذوا بعذابها ، ولا فى مقبرة الكفار لأن ولدها مسلم فيتأذى بعذابهم ، وتدفن منفردة ، مع أنه روى عن واثلة بن الأسقع مثل هذا القول ، وروى عن عمر أنها تدفن فى مقابر المسلمين ، قال ابن المنذر لا يثبت ، ذلك قال أصحابنا ويجعل ظهرها إلى القبلة على جانبها الأيسر ليكون وجه الجنين إلى القبلة على جانبه الأيمن لأن وجه الجنين إلى ظهرها . (المغنی مع الشرح الکبیر (۲ ۔ ۴۲۳) مطبوعہ بیروت ۱۴۰۳ھ)

"اور اگر نصرانی عورت' جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی مرجائے تو اسے (نہ تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ نصاریٰ کے قبرستان میں' بلکہ) مسلمانوں کے قبرستان اور نصاریٰ کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے۔ امام احمدؒ نے اس کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ وہ عورت تو کافر ہے۔ اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا کہ اس کے عذاب سے مسلمان مردوں کو ایذا نہ ہو۔ اور نہ اسے کافروں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا کیوں کہ اس کے پیٹ

کا بچہ مسلمان ہے۔ اسے کافروں کے عذاب سے ایذا ہوگی اس لئے اس کو الگ دفن کیا جائے گا۔ اسی کے ساتھ یہ بھی حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے اسی قول کے مثل مروی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہے کہ ایسی عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ ابن المنذر کہتے ہیں کہ یہ روایت حضرت عمرؓ سے ثابت نہیں۔

ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اس نصرانی عورت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر اس کی پشت قبلہ کی طرف کی جائے تاکہ بچے کا منہ قبلہ کی طرف رہے۔ اور وہ داہنی کروٹ پر ہو۔ کیوں کہ پیٹ میں بچے کا چہرہ عورت کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔"

مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ یہ شریعت اسلامی کا متفق علیہ اور مسلم مسئلہ ہے کہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا۔ شریعت اسلامی کا یہ مسئلہ اتنا صاف اور واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی تحریروں میں اس کا حوالہ دیا ہے۔ چنانچہ جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں مرزا نے لکھا ہے۔

"حافظ صاحب یاد رکھیں کہ جو کچھ رسالہ قطع الوتین میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نسبت بے سروپا حکایتیں لکھی گئی ہیں وہ حکایتیں اس وقت تک ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ مفتری لوگوں نے اپنے اس دعویٰ پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی اور یہ اصرار کیوں کر ثابت ہوسکتا ہے جب تک اسی زمانہ کی کسی تحریر کے ذریعہ سے یہ امر ثابت نہ ہو کہ وہ لوگ اسی افترا اور جھوٹے دعویٰ نبوت پر مرے۔ اور ان کا کسی اس وقت کے مولوی نے جنازہ نہ پڑھا اور نہ وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔"

(تحفۃ الندوہ ص ۷۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۹۵ مطبوعہ لندن)

اسی رسالہ میں آگے چل کر لکھا ہے۔

"پھر حافظ صاحب کی خدمت میں خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرے توبہ کرنے کیلئے صرف اتنا کافی نہ ہو گا کہ بفرض محال کوئی کتاب الہامی مدعی نبوت کی نکل آوے۔ جس کو وہ قرآن شریف کی طرح (جیسا کہ میرا دعویٰ ہے) خدا کی ایسی وحی کہتا ہو۔ جس کی صفت میں لاریب فیہ ہے۔ جیسا کہ میں کہتا ہوں۔ اور پھر یہ بھی ثابت ہو جائے کہ وہ بغیر توبہ کے مرا اور مسلمانوں نے

اپنے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا۔"

(تحفۃ الندوۃ ص ۱۲۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۹۹۔ ۱۰۰ مطبوعہ لندن)

مرزا غلام احمد قادیانی کی ان دونوں عبارتوں سے تین باتیں واضح ہوئیں۔ ایک یہ کہ جھوٹا مدعی نبوت کافر و مرتد ہے، اسی طرح اس کے ماننے والے بھی کافر و مرتد ہیں۔ وہ کسی اسلامی سلوک کے مستحق نہیں۔

دوم یہ کہ کافر و مرتد کی نماز جنازہ نہیں۔ اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاتا ہے۔

سوم یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کا دعویٰ ہے۔ اور وہ اپنی شیطانی وحی کو نعوذ باللہ قرآن کریم کی طرح سمجھتا ہے۔

پس اگر گزشتہ دور کے جھوٹے مدعیان نبوت اس کے مستحق ہیں کہ ان کو اسلامی برادری میں شامل نہ سمجھا جائے۔ ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ ہونے دیا جائے تو مرزا غلام احمد قادیانی (جس کا جھوٹا دعویٰ نبوت اظہر من الشمس ہے) اور اس کی ذریت خبیثہ کا بھی یہی حکم ہے کہ نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے۔

رہا یہ سوال کہ اگر قادیانی چپکے سے اپنا مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں گاڑ دیں تو اس کا کیا کیا جائے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ علم ہو جانے کے بعد اس کا اکھاڑنا واجب ہے اور اس کی چند وجوہ ہیں۔

اول یہ کہ مسلمانوں کا قبرستان مسلمانوں کی تدفین کے لئے وقف ہے۔ کسی غیر مسلم کا اس میں دفن کیا جانا "غصب" ہے۔ اور جس مردہ کو غصب کی زمین میں دفن کیا جائے اس کا نبش (اکھاڑنا) لازم ہے۔ جیسا کہ کتب فقہیہ میں اس کی تصریح موجود ہے۔ کیونکہ کافر و مرتد کی لاش جبکہ غیر محل میں دفن کی گئی ہو۔ لائق احترام نہیں۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ میں باب باندھا ہے۔ "باب هل ينبش قبور مشركي الجاهلية" الخ اور اس کے تحت یہ حدیث نقل کی ہے کہ مسجد نبوی کے لئے جو جگہ خریدی گئی اس میں کافروں کی قبریں تھیں۔

فأمر النبي صلى الله عليه وسلم بقبور المشركين فنبشت.

(صحیح بخاری ص ۶۱ ج ۱ مطبوعہ حاجی نور محمد اصح المطابع)

"پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قبروں کو اکھاڑنے کا حکم فرمایا' چنانچہ وہ اکھاڑ دی گئیں۔"

حافظ ابن حجرؒ "امام بخاریؒ" کے اس باب کی شرح میں لکھتے ہیں۔

أي دون غيرها من قبور الأنبياء وأتباعهم لما فى ذلك من الإهانة لهم بخلاف المشركين فإنهم لا حرمة لهم.

(فتح الباری (۱۔ ۵۲۴) مطبوعہ دار النشر لاہور)

"یعنی مشرکین کی قبروں کو اکھاڑا جائے گا۔ انبیاء کرام اور ان کے متبعین کی قبروں کو نہیں۔ کیونکہ اس میں ان کی اہانت ہے۔ بخلاف مشرکین کے' کہ ان کی کوئی حرمت نہیں۔"

حافظ بدر الدین عینی (المتوفی ۸۵۵ھ) اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں۔

(فإن قلت) كيف يجوز إخراجهم من قبورهم والقبر مختص بمن دفن فيه فقد حازه فلا يجوز بيعه ولا نقله عنه.

(قلت) تلك القبور التى أمر النبى صلى الله عليه وسلم بنبشها لم تكن أملاكا لمن دفن فيها بل لعلها غصبت، فلذلك باعها ملاكها، وعلى تقدير التسليم أنها حبست فليس بلازم، إنما اللازم تحبيس المسلمين لا الكفار، ولهذا قالت الفقهاء إذا دفن المسلم فى أرض مغصوبة يجوز إخراجه فضلا عن المشرك.

(عمدۃ القاری ص۔ ۳۵۹ ج۔ ۲ طبع دار الطباع العامرہ)

"اگر کہا جائے کہ مشرک و کافر مردوں کو ان کی قبروں سے نکالنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ جبکہ قبر' مدفون کے ساتھ مختص ہوتی ہے۔ اس لئے نہ اس جگہ کو بیچنا جائز ہے اور نہ مردہ کو وہاں سے منتقل کرنا جائز ہے۔
اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قبریں جن کے اکھاڑنے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا غالباً دفن ہونے والوں کی ملک نہیں تھیں۔ بلکہ وہ جگہ غصب کی گئی تھی۔ اس لئے مالکوں نے اس کو فروخت کر دیا۔ اور اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ جگہ ان مردوں کے لئے مخصوص کر دی گئی تھی تب بھی یہ لازم نہیں کیونکہ مسلمانوں کا قبروں میں رکھنا لازم ہے کافروں کا نہیں۔ اسی بناء پر فقہاء نے کہا ہے کہ جب مسلمان کو غصب کی زمین میں دفن کر دیا گیا ہو تو اس کو نکالنا جائز ہے چہ جائیکہ کافر و مشرک کا نکالنا"

پس جو قبرستان کہ مسلمانوں کیلئے وقف ہے۔ اس میں کسی قادیانی کو دفن کرنا اس جگہ کا غصب ہے۔ کیونکہ وقف کرنے والے نے اس کو مسلمانوں کیلئے وقف کیا ہے۔ کسی کافر و مرتد کو اس وقف کی جگہ میں دفن کرنا غاصبانہ تصرف ہے۔ اور وقف میں ناجائز تصرف کی اجازت دینے کا کوئی شخص بھی اختیار نہیں رکھتا۔ بلکہ اس ناجائز تصرف کو ہر حال میں ختم کرنا ضروری ہے اس لئے جو قادیانی 'مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہو اس کو اکھاڑ کر اس غصب کا ازالہ کرنا ضروری ہے۔ اور اگر مسلمان اس تصرف بے جا اور غاصبانہ حرکت پر خاموش رہیں گے اور اس غصب کے ازالہ کی کوشش نہیں کریں گے تو سب گناہ گار ہوں گے۔ اور اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی کہ جگہ مسجد کیلئے وقف ہو' اس میں گرجا اور مندر بنانے کی اجازت دے دی جائے۔ یا اگر اس جگہ پر غیر مسلم قبضہ کر کے اپنی عبادت گاہیں تعمیر کر لیں تو اس ناجائز تصرف اور غاصبانہ قبضہ کا ازالہ مسلمانوں پر فرض ہو گا۔ اسی طرح مسلمانوں کے قبرستان میں' جو کہ مسلمانوں کے لئے وقف ہے۔ اگر غیر مسلم قادیانی ناجائز تصرف اور غاصبانہ قبضہ کر لیں تو اس کا ازالہ بھی واجب ہو گا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا مسلمان مردوں کے لئے ایذا کا سبب ہے۔ کیونکہ کافر اپنی قبر میں معذب ہے۔ اور اس کی قبر محل لعنت و غضب ہے۔ اس کے عذاب سے مسلمان مردوں کو ایذا ہوگی۔ اس لئے کسی کافر کو مسلمانوں کے درمیان دفن کرنا جائز نہیں' اور اگر دفن کر دیا گیا ہو تو مسلمانوں کو ایذا سے بچانے کیلئے اس کو وہاں سے نکالنا ضروری ہے۔ اس کی لاش کی حرمت کا نہیں بلکہ مسلمان مردوں کی حرمت کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ امام ابو داؤدؒ نے کتاب الجہاد " باب النهي عن قتل من اعتصم بالسجود " میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا

ارشاد نقل کیا ہے۔

أنا برئ من كل مسلم يقيم بين أظهر المشركين .
قالوا يا رسول الله! لم؟ قال لا ترايا نارهما .

(ابوداؤد ص۔ ۳۵۶ ج۔ ا مطبوعہ ایچ ایم سعید کراچی)

"میں بری ہوں ہر اس مسلمان سے جو کافروں کے درمیان مقیم ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کیوں؟ فرمایا' دونوں کی آگ ایک دوسرے کو نظر نہیں آنی چاہئے"

نیز امام ابوداؤدؒ نے آخر کتاب الجہاد "باب فی الاقامۃ بارض الشرک" میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

من جامع المشرك وسكن معه فإنه مثله .

(ابوداؤد ص ۲۹۔ ج ۲۔ ایچ ایم سعید کراچی)

"جس شخص نے مشرک کے ساتھ سکونت اختیار کی وہ اسی کی مثل ہو گا"

پس جب کہ دنیا کی عارضی زندگی میں کافر و مسلمان کی اکٹھی سکونت کو گوارا نہیں فرمایا گیا تو قبر کی طویل ترین زندگی میں اس اجتماع کو کیسے گوارا کیا جاسکتا ہے؟

تیسری وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے قبرستان کی زیارت اور ان کیلئے دعا و استغفار کا حکم ہے۔ جبکہ کسی کافر کے لئے دعا و استغفار اور ایصال ثواب جائز نہیں۔ اس لئے لازم ہوا کہ کسی کافر کی قبر مسلمانوں کے قبرستان میں نہ رہنے دی جائے' جس سے زائرین کو دھوکہ لگے اور وہ کافر مردوں کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا و استغفار کرنے لگیں۔

مرزا غلام احمد کے ملفوظات میں ایک بزرگ کا حسب ذیل واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔

"ایک بزرگ کسی شہر میں بہت بیمار ہو گئے اور موت تک کی حالت پہنچ گئی۔ تب اپنے ساتھیوں کو وصیت کی کہ مجھے یہودیوں کے قبرستان میں دفن کرنا۔ دوست حیران ہوئے کہ یہ عابد زاہد آدمی ہیں۔ یہودیوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی کیوں خواہش کرتے ہیں شاید اس وقت حواس

درست نہیں رہے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ بزرگ نے کہا کہ تم میرے فقرہ پر تعجب نہ کرو۔ میں ہوش سے بات کرتا ہوں اور اصل واقعہ یہ ہے کہ تیس سال سے میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے موت طوس کے شہر میں آوے۔ پس اگر آج میں یہاں مرجاؤں تو جس شخص کی تیس سال کی مانگی ہوئی دعا قبول نہیں ہوئی وہ مسلمان نہیں ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس صورت میں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہو کر اہل اسلام کو دھوکا دوں اور لوگ مجھے مسلمان جان کر میری قبر پر فاتحہ پڑھیں۔"

(مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات ج۷۔ صفحہ ۲۹۶ مطبوعہ لندن)

اس واقعہ سے بھی معلوم ہوا کہ کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے مسلمانوں کو دھوکہ ہوگا اور وہ اسے مسلمان سمجھ کر اس کی قبر پر فاتحہ پڑھیں گے۔

حضرات فقہاء نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے تاکہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہو کر دعا و سلام نہ کرے۔ جیسا کہ کتاب السیر باب احکام اہل الذمۃ میں فقہاء نے اس کی تصریح کی ہے۔

خلاصہ یہ کہ کسی غیر مسلم کو خصوصاً کسی قادیانی مرتد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔ اور اگر دفن کر دیا گیا ہو تو اس کا اکھاڑنا اور مسلمانوں کے قبرستان کو اس مردار سے پاک کرنا ضروری ہے۔

نوزائیدہ بچے میں اگر زندگی کی کوئی علامت پائی گئی تو مرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی

س...... ہمارے گاؤں میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے آواز کرتا ہے یا روتا ہے علامت زندگی پائی جاتی ہے۔ اذان کی مہلت نہیں ملتی اور بچہ دو چار سانس کے بعد مرجاتا ہے۔ گاؤں کے رہنے والے اس بچہ کو اس وجہ سے کہ بچہ کے کان میں اذان نہیں ہوئی اس لئے بچہ کا جنازہ نہیں پڑھواتے۔ اور نہ ہی بچے کی میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں۔ قبرستان کی دیوار کے باہر دفن کرتے ہیں۔ اگر آپ کے خیال میں نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے تو اس صورت میں جنازہ اتنے عرصے سے نہ پڑھنے کا کفارہ کیا ہے؟

ج...... جس بچے میں پیدائش کے وقت زندگی کی کوئی علامت پائی جائے اس کا جنازہ ضروری ہے خوہ دو تین منٹ بعد ہی اس کا انتقال ہو گیا ہو۔ ایسے بچوں کا جنازہ اس وجہ سے نہ پڑھنا کہ ان کے کان میں اذان نہیں کہی گئی' جہالت کی بات ہے۔ اور ناواقفی کی وجہ سے اب تک جو ایسے جنازے نہیں پڑھے گئے ان پر توبہ استغفار کیا جائے' یہی کفارہ ہے۔

حاملہ عورت کا ایک ہی جنازہ ہوتا ہے

س...... ہمارے گاؤں میں ایک عورت فوت ہو گئی اس کے پیٹ میں بچہ تھا' یعنی زچگی کی تکلیف کے باعث فوت ہو گئی اس کا بچہ پیدا نہیں ہوا۔ ہمارے امام صاحب نے ان کا جنازہ پڑھایا اب کئی لوگ کہتے ہیں کہ اس کے دو جنازے ہونے چاہئیں تھے دلائل اس طرح دیتے ہیں کہ فرض کرو ایک حاملہ عورت کو قتل کرتا ہے تو اس پر ۲ قتل کا الزام ہے؟

ج...... جو لوگ کہتے ہیں کہ دو جنازے ہونے چاہئیں تھے' وہ غلط کہتے ہیں۔ جنازہ ایک ہی ہو گا اور دو مردوں کا اکٹھا جنازہ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ جبکہ بچہ ماں کے پیٹ ہی میں مر گیا ہو اس کا جنازہ نہیں۔

اگر پانچ چھ ماہ میں پیدا شدہ بچہ کچھ دیر زندہ رہ کر مرجائے تو کیا اس کی نماز جنازہ ہو گی؟

س...... اگر کسی عورت کا پانچ چھ ماہ کے دوران مرا ہوا بچہ پیدا ہوتا ہے' یا پیدا ہونے کے بعد وہ دنیا میں آکر کچھ سانس لینے کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جاملتا ہے تو دونوں صورتوں میں نہلانے' کفنانے' اور نماز جنازہ کے بارے میں بتایئے؟

ج...... جو بچہ پیدائش کے بعد مرجائے اس کو غسل بھی دیا جائے اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے خواہ چند لمحے ہی زندہ رہا ہو۔ لیکن جو بچہ مردہ پیدا ہوا اس کا جنازہ نہیں۔ اسے نہلا کر اور کپڑے میں لپیٹ کر بغیر جنازے کے دفن کر دیا جائے مگر نام اس کا بھی رکھنا چاہئے۔

نماز جنازہ مسجد کے اندر پڑھنا مکروہ ہے

س...... اکثر یہاں دیکھا جاتا ہے کہ جنازہ محراب کے اندر رکھ کر محراب کے سرے پر امام کھڑے ہو جاتے ہیں اور مقتدی حضرات مسجد میں صف آرا ہو جاتے ہیں بعد میں نماز جنازہ پڑھا دی جاتی ہے۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے اور عذر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ جگہ کی کمی کی وجہ سے ایسا کرنا پڑتا ہے؟

ج...... مسجد میں نماز جنازہ کی تین صورتیں ہیں اور حنفیہ کے نزدیک علی الترتیب تینوں مکروہ ہیں۔ ایک

یہ کہ جنازہ مسجد میں ہو اور امام و مقتدی بھی مسجد میں ہوں، دوم یہ کہ جنازہ باہر ہو اور امام و مقتدی مسجد میں ہوں، سوم یہ کہ جنازہ امام اور کچھ مقتدی مسجد سے باہر ہوں اور کچھ مقتدی مسجد کے اندر ہوں۔ اگر کسی عذر صحیح کی وجہ سے مسجد میں جنازہ پڑھا تو جائز ہے۔

نمازِ جنازہ کی جگہ فرض نماز ادا کرنا

س..... کیا یہ بات صحیح ہے کہ جہاں نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی ہے وہاں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے؟

ج..... یہ تو صحیح نہیں کہ جہاں نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی ہو وہاں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے۔ البتہ مسئلہ اس کے برعکس ہے کہ جو مسجد نمازِ پنج گانہ کے لئے بنائی گئی ہو وہاں بغیر عذر کے جنازہ کی نماز مکروہ ہے۔

نمازِ جنازہ کیلئے حطیم میں کھڑے ہونا

س..... حرم شریف میں تقریباً روزانہ کسی نہ کسی نماز کے بعد جنازہ ہوتا ہے، اکثر لوگ حطیم میں کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔ جبکہ امام مقامِ ابراہیمؑ کے پاس کھڑا ہوتا ہے۔ تو کیا حطیم میں نمازِ جنازہ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

ج..... متقدمین سے تو یہ مسئلہ منقول نہیں، البتہ علامہ شامیؒ نے ایک رومی عالم کی گفتگو نقل کی ہے کہ وہ اس کو درست نہیں سمجھتے تھے اور علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ "وہ خود اس کو صحیح سمجھتے ہیں۔" (ج۲ ص۲۵۶ طبع جدید) جہاں تک مجھے معلوم ہے عام نمازوں میں بھی اور نمازِ جنازہ میں بھی لوگوں کو حطیم شریف میں کھڑے نہیں ہونے دیا جاتا۔

نمازِ جنازہ حرمین شریفین میں کیوں ہوتی ہے؟

س..... تازہ شمارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ جہاں پنج گانہ نماز با جماعت ہوتی ہے وہاں نمازِ جنازہ مکروہ ہے جبکہ کعبہ شریف، مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دیگر مسجدوں میں اسی جگہ نمازِ جنازہ پڑھاتے ہیں تو کیا نہیں پڑھنا چاہئے؟

ج..... عذر اور مجبوری کی حالت مستثنیٰ ہے حرمین شریفین میں اتنی بڑی جگہ میں اتنے مجمع کا بہ سہولت منتقل نہ ہو سکنا کافی عذر ہے۔

بازار میں نمازِ جنازہ مکروہ ہے

س..... ہمارے بازار میں اکثر نمازِ جنازہ ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک بھی رک جاتا ہے اور

لوگوں کا آنا جانا بھی رک جاتا ہے جب کہ قریبی روڈ پر اس کیلئے جگہ بھی بنی ہوئی ہے لیکن پھر بھی یہاں پڑھائی جاتی ہے تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

ج... کسی مجبوری کے بغیر بازار میں اور راستے میں نماز جنازہ پڑھانا مکروہ ہے۔

فجر و عصر کے بعد نماز جنازہ

س...... امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مسلک پر چلنے والوں کے لئے نماز صبح کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور عصر کی فرض نماز کے بعد جب تک مغرب کی فرض نماز نہ ہو جائے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔ اکثر و بیشتر جب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حرمین شریفین کی زیارت نصیب کراتا ہے تو وہاں اکثر یہ واقعہ پیش آتا ہے۔ صبح کی فرض نماز کے بعد فوراً یعنی ادھر سلام پھیرا اور ادھر نماز جنازہ ہونے لگتی ہے تو ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ اور ایسا ہی عصر کی نماز کے بعد ہوتا ہے تو ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ نماز جنازہ پڑھیں کہ نہیں؟

ج...... فجر و عصر کے بعد نوافل جائز نہیں (ان میں دوگانہ طواف بھی شامل ہے) مگر نماز جنازہ، سجدہ تلاوت اور قضا نمازوں کی اجازت ہے۔ اس لئے نماز جنازہ ضرور پڑھنی چاہئے۔

نماز جنازہ سنتوں کے بعد پڑھی جائے

س... ہمارے علاقے کی مسجد میں چند دنوں سے یہ ہو رہا ہے کہ کسی بھی نماز کے اوقات میں اگر کوئی جنازہ آجاتا ہے تو مسجد کے امام صاحب فرض نماز کے فوراً بعد نماز جنازہ پڑھا دیتے ہیں جبکہ دوسری مساجد اور ہماری مسجد میں پوری نماز کے بعد نماز جنازہ ہوا کرتی تھی مگر اب چند روز سے ہماری مسجد میں فرض نماز کے فوراً بعد نماز جنازہ ہو جاتی ہے اور اس طرح کافی نمازی قبرستان تک جنازہ میں شریک ہونے سے رہ جاتے ہیں۔ آپ سے گزارش یہ ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں فرض نماز کے فوراً بعد نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج...... اصل مسئلہ تو یہی کہ فرض نماز کے بعد جنازہ پڑھا جائے پھر سنتیں پڑھی جائیں لیکن در مختار میں بحر سے منقول ہے کہ فتویٰ اس پر ہے کہ جنازہ سنتوں کے بعد پڑھا جائے۔

جوتے پہن کر نماز جنازہ ادا کرنی چاہئے یا اتار کر؟

س... نماز جنازہ میں کھڑے ہوتے وقت اپنے پاؤں کے جوتے اتار لیں یا نہیں؟ دیکھا گیا ہے کہ جوتے اتار کر پیر جوتوں کے اوپر رکھ لیتے ہیں۔ یہ عمل کیسا ہے؟ براہ کرم بتائیے کہ ننگے پیر صحیح ہے یا جوتے سمیت یا جوتوں کے اوپر؟

ج..... جوتے اگر پاک ہوں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے اور اگر پاک نہ ہوں تو نہ ان کو پہن کر نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ان پر پاؤں رکھ کر نماز جنازہ پڑھنا درست ہے اور اگر اوپر سے پاک ہوں، مگر نیچے سے پاک نہ ہوں تو ان پر پاؤں رکھ لیں۔ زمین خشک یعنی پاک ہو تو ننگے پیر کھڑے ہونا صحیح ہے۔

عجلت میں نماز جنازہ تیمم سے پڑھنا جائز ہے

س..... اگر نماز جنازہ بالکل تیار ہو اور انسان پاک ہو تو بغیر وضو کیا نماز جنازہ ہو جائے گی، اگر وضو کرنے بیٹھے تو نماز جنازہ ہو چکی ہو گی اس صورت میں کیا نماز جنازہ ہو جائے گی؟ اگر نہیں ہو گی تو اس صورت میں کیا کیا جائے؟

ج..... اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر وضو کرنے لگا تو نماز جنازہ فوت ہو جائے گی ایسی صورت میں تیمم کر کے نماز جنازہ میں شریک ہو جائے لیکن یہ تیمم صرف نماز جنازہ کیلئے ہو گا، دوسری نمازیں اس تیمم سے پڑھنا جائز نہیں، بلکہ وضو کرنا ضروری ہو گا۔

بغیر وضو کے نماز جنازہ

س..... گزشتہ دنوں ہمارے کالج میں غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی گئی وہ اس طرح کہ کالج بس سے اترتے ہی چند طلبہ نے کہا کہ غائبانہ نماز جنازہ ہو رہی ہے اس میں شرکت کریں۔ ہم لوگ اس وقت بغیر وضو کے تھے بلکہ تقریباً تمام طلبہ ہی بے وضو تھے، لیکن وضو کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ ساتھی طلبہ ہمیں اپنے سے الگ نہ سمجھیں مجبوراً ہم نے نماز جنازہ میں شرکت کی، اس نماز جنازہ میں ہندو طلبہ کی ایک بڑی تعداد بھی شامل تھی۔ آپ یہ بتایئے کہ کیا غائبانہ نماز جنازہ ہو گئی اور ہمارے بے وضو شرکت کا کفارہ کیا ہے؟

ج..... حنفیہ کے نزدیک تو غائبانہ نماز جنازہ ہوتی ہی نہیں آپ کو اگر اس میں شرکت کرنی ہی تھی تو تیمم کر کے شریک ہونا چاہئے تھا، طہارت کے بغیر نماز جنازہ جائز نہیں۔ اس کا کفارہ اب کیا ہو سکتا ہے؟ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگئے۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ ہندو طلبہ اس میں کیوں شامل ہوئے؟

نماز جنازہ کیلئے صرف بڑے بیٹے کی اجازت ضروری نہیں

س..... اکثر مولوی نماز جنازہ پڑھانے سے قبل پوچھ لیتے ہیں کہ میت کا بڑا بیٹا کون ہے؟ میرے خیال میں بڑے بیٹے کی شریعت کی رو سے کوئی اہمیت نہیں، مولوی حضرات کو میت کے وارث کا پوچھنا

چاہئے، وارث بھائی بھی ہو سکتا ہے، دوست بھی۔ کیا اس سلسلے میں بڑے بیٹے کی شرط ضروری ہے کیا بڑے بیٹے کی شرط شرعی ہے؟

ج..... جنازہ کیلئے ولی سے اجازت لی جاتی ہے اور چونکہ (باپ کے بعد) لڑکا سب سے مقدم ہے اور لڑکوں میں سب سے بڑے لڑکے کا حق مقدم ہے اس لئے اس سے اجازت لینا مقصود ہوتا ہے۔ ویسے بغیر اجازت کے بھی نماز جنازہ ادا ہو جاتی ہے۔

سید کی موجودگی میں نماز جنازہ دوسرا شخص بھی پڑھا سکتا ہے

س..... ہمارے ہاں ایک جنازہ ہو گیا، وہاں کے لوگوں نے امام صاحب کو کہا کہ سید موجود نہیں ہے اس لئے نماز جنازہ ادا نہ کریں۔ کیا سید کی غیر موجودگی میں جنازہ نہیں ہو سکتا؟ قرآن پاک کی روشنی میں تفصیلی جواب دیں۔

ج..... جنازہ پڑھانے کا سب سے زیادہ حقدار میت کا ولی ہے۔ اس کے بعد محلے کا امام۔ بہرحال سید کی غیر موجودگی میں نماز جنازہ صحیح ہے۔ اور یہ خیال بالکل غلط ہے کہ جب تک سید موجود نہ ہو دوسرا شخص نماز نہیں پڑھا سکتا۔ بلکہ سید کی موجودگی میں بھی دوسرا شخص نماز جنازہ پڑھا سکتا ہے۔

جس کی نماز جنازہ غیر مسلم نے پڑھائی، اس پر دوبارہ نماز ہونی چاہئے

س..... نئی کراچی سیکٹر ۵ ڈی میں ایک غیر مسلم گروہ کی مسجد ہے "فلاح دارین"، اس کے پیش امام کا تعلق ایک دیندار جماعت سے ہے جو چن بشویشور کو مانتے ہیں لیکن یہ ظاہر نہیں کرتے ہیں، لوگ دھوکہ کھا جاتے ہیں جب ان کو علم ہوتا ہے تو پچھتاتے ہیں۔ یہاں ایک صاحب کا انتقال ہو گیا جو سنی عقیدہ تھے ان کی نماز جنازہ اس مسجد کے امام صاحب نے پڑھائی۔ آپ یہ بتائیں کہ سنی عقیدہ رکھنے والوں کی نماز جنازہ قادیانی امام پڑھا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو دوبارہ نماز کا کیا طریقہ ہو گا؟

ج..... دیندار انجمن کے لوگ قادیانیوں کی ایک شاخ ہے، اس لئے یہ لوگ مسلمان نہیں۔ اس امام کو امامت سے فوراً الگ کر دیا جائے غیر مسلم، مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھا سکتا اگر کسی غیر مسلم نے مسلمان کا جنازہ پڑھایا ہو تو دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھنا فرض ہے۔ اور اگر بغیر جنازے کے دفن کر دیا گیا ہو تو تمام مسلمان گنہگار ہوں گے۔

نماز جنازہ کا طریقہ

س..... نماز جنازہ کا طریقہ کیا ہے؟

ج..... نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہوتی ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد ثنا' دوسری کے بعد درود شریف' تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام۔

نماز جنازہ کی نیت کیا ہو؟ اور دعا یاد نہ ہو تو کیا کرے؟

س..... نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو کیا پڑھنا چاہئے؟ اور کس طرح نیت کی جائے؟

ج..... نماز جنازہ میں نماز جنازہ ہی کی نیت کی جاتی ہے۔ پہلی تکبیر کے بعد ثنا پڑھتے ہیں' دوسری تکبیر کے بعد نماز والا درود شریف پڑھتے ہیں' تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا پڑھتے ہیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیتے ہیں۔ دعا یاد نہ ہو تو یاد کرنی چاہئے جو نیچے لکھی ہوئی ہے۔ جب تک دعا یاد نہ ہو اللھم اغفر لنا للمومنین والمومنات پڑھتا رہے یا خاموش رہے۔

دعائیں یہ ہیں۔

بالغ میت کیلئے دعا۔

اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا. اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان.

نابالغ بچے کیلئے دعا۔

اللھم اجعلہ لنا فرطاً واجعلہ لنا اجراً وذخراً واجعلہ لنا شافعاً ومشفعاً.

نابالغ بچی کیلئے دعا۔

اللھم اجعلھا لنا فرطاً واجعلھا لنا اجراً وذخراً واجعلھا لنا شافعۃ ومشفعۃ۔

نماز جنازہ میں دعائیں سنت ہیں

س..... کیا نماز جنازہ میں دعا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

ج..... نماز جنازہ میں چار تکبیریں فرض ہیں۔ اور دعائیں سنت ہیں اگر کسی کو دعائیں یاد نہ ہوں تو صرف تکبیر ہی کہنے سے فرض ادا ہو جائے گا۔ لیکن نماز جنازہ کی دعا سیکھ لینی چاہئے۔ کیونکہ اس کے

بغیر میت کی شفاعت سے بھی محروم رہے گا اور نماز بھی خلاف سنت ہوگی۔

بچوں اور بڑوں کی اگر ایک ہی نماز جنازہ پڑھیں تو بڑوں والی دعا پڑھیں

س..... حرمین شریفین میں بچے اور بڑوں کی نماز جنازہ ساتھ پڑھنی پڑتی ہیں' اس صورت میں کون سی دعا ادا کی جائے گی؟

ج..... اجتماعی نماز جنازہ میں وہی دعا پڑھیں گے جو بڑوں کی نماز جنازہ میں پڑھتے ہیں۔ اس میں بچے کیلئے بھی دعا شامل ہو جائے گی۔

جنازہ مرد کا ہے یا عورت کا' نہ معلوم ہو تو بالغ والی دعا پڑھیں

س..... نماز جنازہ کی جماعت کھڑی ہو چکی ہے ایک شخص بعد میں پہنچتا ہے اور نماز جنازہ میں شامل ہو جاتا ہے ابھی اس کو یہ معلوم نہیں کہ جنازہ کس کا ہو رہا ہے؟ آیا کہ میت مرد' عورت یا بچہ کون ہے' ایسی صورت میں وہ کیا نیت کرے اور کیا پڑھے؟

ج..... مرد و عورت کے لئے دعائے جنازہ ایک ہی ہے البتہ بچے' بچی کیلئے دعا کے الفاظ الگ ہیں۔ تاہم بچے کے جنازہ میں بھی اگر بالغ مرد و عورت والی دعا پڑھ لی جائے تو صحیح ہے اس لئے بعد میں آنے والوں کو اگر علم نہ ہو تو وہ مطلق نماز جنازہ کی نیت کر لیں اور بالغوں والی دعا پڑھ لیا کریں۔

نماز جنازہ میں رکوع و سجود نہیں ہے

س..... نماز جنازہ میں چار تکبیریں کس طرح پڑھی جاتی ہیں یعنی رکوع سجود وغیرہ کرتے ہیں یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ میں نے نویں جماعت کی اسلامیات میں پڑھا تھا کہ یہ چار تکبیریں چار رکعتوں کی قائم مقام ہوتی ہیں؟

ج..... نماز جنازہ میں اذان' اقامت' رکوع' سجدہ نہیں۔ بس پہلی تکبیر کہہ کر نیت باندھ لیتے ہیں ثناء پڑھ کر دوسری تکبیر کہتے ہیں' درود شریف پڑھ کر تیسری تکبیر کہی جاتی ہے اور میت کیلئے دعا کی جاتی ہے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیتے ہیں۔ یہ چار تکبیریں گویا چار رکعتوں کے قائم مقام سمجھی جاتی ہیں۔

نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھنا کیسا ہے؟

س..... میں ایک میت کے جنازے میں شریک ہوا جب نیت باندھ لی تو امام نماز جنازہ زور سے پڑھنے لگا

جس میں سورتیں زور سے تلاوت کر رہے تھے۔ مثلاً سورۃ فاتحہ، سورۃ اخلاص، درود شریف وغیرہ۔ سلام پھیرنے کے بعد مقتدی ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرنے لگے مہربانی فرما کر قرآن وسنت کی روشنی میں اس کا جواب دیں؟

ج..... نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۃ فاتحہ کے امام شافعیؒ وامام احمدؒ قائل ہیں۔ امام مالکؒ اور امام ابوحنیفہؒ قائل نہیں بطور حمد وثنا پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ سورۃ اخلاص پڑھنے کا ائمہ اربعہ میں سے کوئی قائل نہیں۔ اسی طرح نماز جنازہ میں اونچی قرأت کا بھی ائمہ اربعہ میں سے کوئی قائل نہیں۔

نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں سر آسمان کی طرف اٹھانا

س..... کیا نماز جنازہ کی ہر تکبیر میں سر آسمان کی طرف اٹھانا چاہئے؟

ج..... جی نہیں۔

نماز جنازہ کے دوران شامل ہونے والا نماز کس طرح پوری کرے؟

س..... نماز جنازہ ہو رہی ہے اور ایک آدمی جو دوسری یا تیسری تکبیر میں پہنچتا ہے تو اب وہ کیا پڑھے گا؟ اور جو تکبیریں باقی ہیں ان کو کیسے ادا کرے گا اور اگر اس کو پتہ ہی نہیں کہ کتنی تکبیریں ہوئی ہیں تو پھر کیا پڑھے گا؟

ج..... ایسے شخص کو چاہئے کہ امام کی اگلی تکبیر کا انتظار کرے، جب اگلی تکبیر ہو تب نماز میں شریک ہو جائے اور جتنی تکبیریں اس کی رہ گئی ہوں امام کے سلام پھیرنے اور جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے صرف اتنی تکبیریں کہہ کر سلام پھیر دے۔ جب امام کے ساتھ شامل ہو تو جو دعا وثنا پڑھ سکتا ہے پڑھ لے اس کی نماز ہو جائے گی۔

اگر نماز جنازہ میں مقتدی کی کچھ تکبیریں رہ جائیں تو کیا کرے؟

س..... جس طرح نماز با جماعت میں کوئی رکعت رہتی ہو تو اس کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پوری کر لیتے ہیں اسی طرح اگر نماز جنازہ میں ایک یا دو تکبیریں چھوٹ جائیں تو اس کو کس طرح ادا کریں گے؟

ج..... یہ شخص امام کے سلام پھیرنے کے بعد جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے اپنی باقی ماندہ تکبیریں

کہہ کر سلام پھیر دے' اس کو ان تکبیروں میں کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ صرف تکبیریں پوری کر کے سلام پھیر دے۔

نمازِ جنازہ کے اختتام پر ہاتھ چھوڑنا

س..... نمازِ جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ دونوں چھوڑنے چاہئیں یا جب دائیں طرف سلام پھیریں تو دائیں ہاتھ کو چھوڑیں' اور جب بائیں طرف سلام پھیریں تو بائیں ہاتھ کو چھوڑیں؟

ج..... دونوں طرح درست ہے۔

نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا

س..... نمازِ جنازہ پڑھنے کے فوراً بعد دعا مانگنی جائز ہے؟

ج..... جنازہ خود دعا ہے اس کے بعد دعا کرنا سنت سے ثابت نہیں اس لئے اس کو سنت سمجھنا یا سنت کی طرح اس کا التزام کرنا صحیح نہیں۔

نمازِ جنازہ کے بعد اور قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

س..... نمازِ جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا' قبر کے سامنے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا' قبر کے سرہانے اور پائنتی دعا پڑھتے وقت انگلی شہادت کی رکھنا ضروری ہے یا نہیں کیا اس کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے؟

ج..... جنازہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بدعت ہے۔ قبر پر دعا جائز ہے قبر کے سرہانے سورۃ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پائنتی کی جانب سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھنا بھی جائز ہے۔ قبر پر انگلی رکھنا ثابت نہیں۔

میت کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی تو کیا کرے؟

س..... ۱۹۴۷ء میں انڈیا سے پاکستان کی طرف ہجرت کرتے ہوئے راستہ میں ہی بمقام وزیر آباد میری والدہ انتقال کر گئیں اس وقت حالات اس طرح تھے کہ ہم فاقوں کے مارے ہوئے اور بے گھر تھے۔ علاوہ ازیں خطرات بھی تھے ہم میں دین سے ناواقفیت بھی تھی ان اسباب کی وجہ سے ہم نے بغیر جنازہ کے ہی صرف ۴ آدمیوں نے والدہ محترمہ کو دفن کر دیا۔ اب جبکہ خدا نے علم دین سے واقفیت عطا فرمائی ہے۔ سوچتا ہوں کہ ہم نے نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اس کے حل کے لئے اب مجھے کیا کرنا چاہئے۔

ج...... میت کی نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اس فرض کو نہ ادا کرنے کی وجہ سے سب لوگ گنہ گار ہوئے اب دعاو استغفار کے سوا اس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا۔

نوٹ۔ اگر کسی کو نماز جنازہ کی دعائیں یاد نہ ہوں تو وضو کر کے جنازے کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز جنازہ کی نیت باندھ کر تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

جنازے کا ہلکا ہونا نیکو کاری کی علامت نہیں۔

س...... سنا ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا جنازہ ہلکا (بے وزن) ہو گا تو وہ نیکو کار ہو گا اور جس کا جنازہ بھاری ہو گا وہ گنہگار ہو گا کیا یہ سچ ہے؟

ج...... یہ خیال غلط ہے۔

جنازے کے ساتھ ٹولیاں بنا کر بلند آواز سے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت پڑھنا بدعت ہے۔

س...... بعض لوگ جنازے کے ساتھ چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنا کر بلند آواز کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھتے رہتے ہیں۔ اور بعض اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ ذرا یہ بتائیے کہ کیا صحیح ہے۔ میں آپ کا دل کی گہرائیوں سے مشکور و ممنون ہوں گا۔

ج...... فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

> وعلی متبعی الجنازۃ الصمت و یکرہ لھم رفع الصوت بالذکر و قراۃ القرآن کذافی شرح الطحاوی فان ارد ان یذکر اللہ یذکر فی نفسہ کذافی فتاوی قاضی خان
>
> "جنازے کے ساتھ چلنے والوں کو خاموش رہنا لازم ہے۔ اور بلند آواز سے ذکر کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ (شرح طحاوی) اور اگر کوئی شخص ذکر اللہ کرنا چاہے تو دل میں ذکر کرے۔
>
> (ص ۱۶۲ ج ۱)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ نے ٹولیاں بنا کر کلمہ طیبہ پڑھنے کے جس رواج کا ذکر کیا ہے وہ مکروہ "بدعت" ہے۔ اور جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں وہ صحیح کہتے ہیں۔ البتہ کلمہ طیبہ وغیرہ زیر لب پڑھنا چاہئے۔

متعدد بار نماز جنازہ کا جواز

س..... کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ میت کی نماز جنازہ ایک بار ہونی چاہئے' یا زیادہ بار' کیونکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ایک بار ہی ہونی چاہئے جبکہ علماء کرام کی نماز جنازہ تین بار ہوئی ہے؟

ج..... اگر میت کے ولی نے نماز جنازہ پڑھ لی ہو تو جنازے کی نماز دوبارہ نہیں ہو سکتی اور اگر اس نے نہ پڑھی ہو تو وہ دوبارہ پڑھ سکتا ہے اور اس دوسری جماعت میں دوسرے لوگ بھی جنہوں نے پہلے نماز جنازہ نہیں پڑھی' شریک ہو سکتے ہیں۔

غائبانہ نماز جنازہ

س..... کچھ روز پہلے بلکہ اب تک افراد کی بڑی تعداد نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ اور یہاں تک کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں بھی ملک کی ایک بڑی ہستی کی نماز جنازہ غائبانہ طور پر ادا کی گئی۔ آپ سے پوچھنا یہ مقصود ہے کہ حنفی مسلک میں کیا غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا درست ہے؟ اگر نہیں تو کس مسلک میں درست ہے؟ اور مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے امام صاحب کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں؟ کیونکہ ہمارے علاقے کے مسجد کے امام جو ایک سند یافتہ جید عالم ہیں اور اپنے تمام مسائل کی تصحیح ہم انہی کے بتائے ہوئے طریقے پر کرتے ہیں انہوں نے احادیث کی کتب سے دلائل دیتے ہوئے بتایا کہ غائبانہ نماز جنازہ احناف کے نزدیک درست نہیں ہے؟

ج..... غائبانہ نماز جنازہ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں۔ البتہ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے۔ حرمین شریفین کے ائمہ امام احمدؒ کے مقلد ہیں اس لئے اپنے مسلک کے مطابق ان کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔

غائبانہ جنازہ امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہیں

س..... کیا کسی شخص کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جا سکتی ہے؟ کیونکہ پندرہ روزہ "تعمیر حیات" (لکھنؤ) میں مولانا طارق ندوی سے سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ احناف کے یہاں جائز نہیں ہے اس کے برعکس "معارف الحدیث" جلد ہفتم میں مولانا محمد منظور نعمانی لکھتے ہیں کہ جب حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا انتقال ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سے اس کی اطلاع ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی اطلاع دی اور مدینہ طیبہ میں اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی دونوں مسائل کی وضاحت کیجئے؟

ج..... امام مالکؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں جیسا کہ مولانا طارق ندوی

نے لکھا ہے، نجاشی کا غائبانہ جنازہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا اس کو نجاشی کی خصوصیت قرار دیتے ہیں، ورنہ غائبانہ جنازہ کا عام معمول نہیں تھا۔ امام شافعیؒ قصہ نجاشی کی وجہ سے جواز کے قائل ہیں امام احمدؒ کے مذہب میں دو روایتیں ہیں ایک جواز کی دوسری منع کی۔

نماز جنازہ میں عورتوں کی شرکت

س..... کیا عورت نماز جنازہ میں شرکت کر سکتی ہے؟ یعنی جماعت کے پیچھے عورتیں کھڑی ہو سکتی ہیں؟

ج..... جنازہ مردوں کو پڑھنا چاہئے، عورتوں کو نہیں۔ تاہم اگر جماعت کے پیچھے کھڑی ہو جائیں تو نماز ان کی بھی ہو جائے گی۔

قبروں کی زیارت

قبرستان پر کتنی دور سے سلام کہہ سکتے ہیں

س۔ قبرستان میں جاتے ہوئے یا قریب سے گزرتے ہوئے "السلام علیکم یا اہل القبور" کہنا چاہئے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ بس، ٹرین یا کسی بھی سواری میں سفر کے دوران کوئی قبرستان یا کوئی مزار نظر آ جائے تو "السلام علیکم یا اہل القبور" یا السلام علیکم یا صاحب مزار" کہنا چاہئے یا نہیں؟

ج۔ اگر پاس سے گزریں تو "السلام علیکم یا اہل القبور" کہہ لینا چاہئے۔

قبرستان کس دن اور کس وقت جانا چاہئے

س..... قبرستان جانے کے لئے سب سے بہتر وقت اور دن کون سے ہیں؟

ج قبلیغوروبرکبی خاص وقت اور دن کی تعلیم نہیں دی گئی۔ آپ جب چاہیں جا سکتے ہیں، وہاں جانے سے اصل مقصود عبرت حاصل کرنا ہے موت و آخرت کو یاد کرنا ہے۔ البتہ بعض روایات میں شب برات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ طیبہ کے قبرستان (بقیع) میں تشریف لے جانا اور ان کے لئے دعائے مغفرت فرمانا آیا ہے، بعض حضرات نے ان روایات پر کلام فرمایا ہے۔ اور ان کو ضعیف کہا ہے۔ ایک مرسل روایت میں ہے کہ جس نے اپنے والدین کی یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کی اس کی بخشش ہو جائے گی اور اسے ماں باپ سے حسن سلوک کرنے والا لکھ دیا جائیگا۔ (مشکوٰۃ از شعب الایمان بیہقی)

فی الجملہ ان روایات سے متبرک دن میں قبرستان جانے کا اہتمام معلوم ہوتا ہے۔ علامہ شامیؒ لکھتے ہیں۔

"ہر ہفتہ میں قبروں کی زیارت کی جائے، جیسا کہ "مختارات النوازل" میں ہے۔ اور "شرح لباب المناسک" میں لکھا ہے کہ "جمعہ، ہفتہ پیر اور جمعرات کا دن افضل ہے۔ محمد بن واسعؒ فرماتے ہیں کہ مردے اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں جمعہ کے دن، اور ایک دن پہلے اور ایک دن بعد اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن افضل ہے۔" (ردالمحتار ج۲ ص ۲۴۲)

پختہ مزارات کیوں بنے؟

س...... حدیث شریف میں ہے کہ بہترین قبر وہ ہے جسکا نشان نہ ہو اور کچی ہو۔ پھر ہندوستان اور پاکستان میں اتنے سارے مزارات کیوں ہیں جن کو لوگ پوجا کی حد تک چومتے ہیں۔ اور منتیں مانتے ہیں؟

ج...... بزرگوں کی قبروں کو یا تو عقیدت مند بادشاہوں نے پختہ کیا ہے۔ یا دوکاندار مجاوروں نے اور ان لوگوں کا فعل کوئی شرعی حجت نہیں۔

مزارات پر جانا جائز ہے لیکن وہاں شرک وبدعت نہ کرے

س...... کیا مزاروں پر جانا جائز ہے؟ جو لوگ جاتے ہیں یہ شرک تو نہیں کر رہے؟

ج...... قبروں کی زیارت کو جانا مستحب ہے اس لئے مزارات اولیاء پر جانا تو شرک نہیں، ہاں! وہاں جا کر شرک و بدعت کرنا بڑا سخت وبال ہے۔

بزرگوں کے مزارات پر منت مانگنا حرام ہے

س...... کئی جگہ پر کچھ بزرگوں کے مزار بنائے جاتے ہیں۔ (آج کل تو بعض نقلی بھی بن رہے ہیں) اور ان پر ہر سال عرس ہوتے ہیں، چادریں چڑھائی جاتی ہیں ان سے منتیں مانگی جاتی ہیں۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

ج...... یہ تمام باتیں بالکل ناجائز اور حرام ہیں۔ ان کی ضروری تفصیل میرے رسالہ "اختلاف امت اور صراط مستقیم" میں دیکھ لی جائے۔

مزارات پر پیسے دینا کب جائز ہے اور کب حرام ہے

س...... میں جس روٹ پر گاڑی چلاتا ہوں اس راستے میں ایک مزار آتا ہے۔ لوگ مجھے پیسے دیتے ہیں کہ مزار پر دے دو۔ مزار پر پیسے دینا کیسا ہے؟

ج...... مزار پر جو پیسے دیئے جاتے ہیں اگر مقصود وہاں کے فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا ہے تو جائز

ہے اور اگر مزار کا نذرانہ مقصود ہوتا ہے تو یہ ناجائز اور حرام ہے۔

مزارات کی جمع کردہ رقم کو کہاں خرچ کرنا چاہئے

س...... مزاروں یا قبروں پر جو پیسے جمع کئے جاتے ہیں یہ کیسے ہیں (جمع کرنے کیسے ہیں) اگر ناجائز ہیں تو پہلے جو جمع ہیں ان کو کہاں خرچ کیا جائے؟

ج...... اولیاء اللہ کے مزارات پر جو چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں وہ "ما اھل بہ لغیر اللہ" میں داخل ہونے کی وجہ سے حرام ہیں اور ان کا مصرف مال حرام کا مصرف ہے۔ یعنی بغیر نیت ثواب کے یہ مال کسی مستحق زکوٰۃ کو دے دیں۔

اولیاء اللہ کی قبروں پر بکرے وغیرہ دینا حرام ہے

س...... جو لوگ اولیاء اللہ کی قبروں پر بکرے وغیرہ دیتے ہیں کیا یہ جائز ہیں حالانکہ اگر ان کی نیت خیرات کی ہو تو ان کے قرب وجوار میں مساکین بھی موجود ہیں۔

ج...... اولیاء اللہ کے مزارات پر جو بکرے بطور نذر و نیاز کے چڑھائے جاتے ہیں وہ قطعاً ناجائز و حرام ہیں۔ ان کا کھانا کسی کے لئے بھی جائز نہیں الا یہ کہ مالک اپنے فعل سے توبہ کر کے بکرے کو واپس لے لے۔ اور جو بکرے وہاں کے غریب غرباً کو کھلانے کے لئے بھیجے جاتے ہیں وہ ان غریب غربا کے لئے حلال ہیں۔

مردہ قبر پر جانیوالے کو پہچانتا ہے اور اسکے سلام کا جواب دیتا ہے

س...... قبر پر کوئی عزیز مثلاً ماں باپ، بہن بھائی یا اولاد جائے تو کیا اس شخص کی روح انہیں اس رشتے سے پہچانتی ہے؟ ان کو دیکھنے اور بات سننے کی قوت ہوتی ہے؟

ج...... حافظ سیوطیؒ نے "شرح الصدور" میں اس مسئلہ پر متعدد روایات نقل کی ہیں کہ میت ان لوگوں کو جو اس کی قبر پر جائیں، دیکھتی اور پہچانتی ہے اور ان کے سلام کا جواب دیتی ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر پر جائے جس کو وہ دنیا میں پہچانتا تھا پس جاکر سلام کہے تو وہ ان کو پہچان لیتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے۔" یہ حدیث "شرح صدور" میں حافظ ابن عبدالبرکی "استذکار" اور "تمہید" کے حوالے سے نقل کی ہے، اور لکھا ہے کہ محدث عبدالحق نے اس کو "صحیح" قرار دیا ہے۔ (ص۸۸)

قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا۔

س۔ قبرستان میں یا ایک قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا ہے۔

ج۔ فتاویٰ عالمگیری (ص ۳۵۰ ج ۵ مصری) میں لکھا ہے کہ قبر پر دعا مانگنا ہو تو قبر کی طرف پشت اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگے۔

قبرستان میں فاتحہ اور دعا کا طریقہ

س...... قبرستان میں جا کر قبر پر فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اس فاتحہ نامی دعا میں کیا پڑھا جاتا ہے۔ (یعنی کیا دعا مانگنی چاہئے؟)

ج...... قبرستان میں جا کر پہلے تو ان کو سلام کہنا چاہئے۔ اس کے الفاظ حدیث میں یہ آتے ہیں۔

"السلام علیکم یا اھل الدیار من المومنین و المسلمین وانا انشاء اللہ بکم للاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیۃ اور پھر جس قدر ممکن ہو ان کے لئے دعا و استغفار کرے اور قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کرے۔ بعض روایات میں سورہ یٰسین، سورۃ تبارک الذی، سورہ فاتحہ، سورہ زلزال، سورہ تکاثر اور سورہ اخلاص اور آیت الکرسی کی فضیلت بھی آئی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ قبر کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو اور جب دعا کا ارادہ کرے تو قبر کی طرف پشت اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔

قبرستان میں پڑھنے کی مسنون دعائیں۔

س۔ کون سی مسنون اور بہتر دعائیں ہیں جو قبرستان میں پڑھنی چاہئیں؟

ج۔ سب سے پہلے قبرستان جا کر اہل قبور کو سلام کہنا چاہئے، اس کے مختلف الفاظ احادیث میں آئے ہیں ان میں سے کوئی سے الفاظ کہہ لے۔ اگر وہ یاد نہ ہوں تو "السلام علیکم" ہی کہے۔ اس کے بعد ان کے لئے دعا و استغفار کرے اور جس قدر ممکن ہو تلاوت قرآن کریم کا ثواب ان کو پہنچائے۔ احادیث میں خصوصیت کے ساتھ بعض سورتوں کا ذکر آیا ہے۔ مثلاً سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۂ یٰسین، سورۂ تکاثر، سورۂ کافرون، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس وغیرہ۔

قبرستان میں قرآن کریم کی تلاوت آہستہ جائز ہے آواز سے مکروہ

س...... ایک مولوی صاحب فرما رہے تھے کہ قرآن مجید قبرستان میں نہیں پڑھنا چاہئے کیونکہ عذاب والی آیات پر مردے پر عذاب نازل ہوتا ہے بلکہ مخصوص دعائیں بشمول آیات جو کہ سنت نبویؐ سے ثابت ہیں پڑھنی چاہئیں۔

ج...... قبر پر بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے۔ آہستہ پڑھ سکتے ہیں۔

قبرستان میں عورتوں کا جانا صحیح نہیں

س......(۱) کیا عورتوں کا قبرستان جانا منع ہے؟

(۲) اگر جاسکتی ہیں تو کیا کسی خاص وقت کا تعین ہونا چاہئے؟

(۳) قبرستان جاکر عورتوں یا مردوں کے لئے قرآن پڑھنا یا نوافل پڑھنا منع ہیں اگر نماز کا وقت ہوجائے اور وقت تھوڑا ہو جیسے مغرب کا وقت ہوتا ہے تو کیا نماز کو قضا کر دینا چاہئے یا وہیں پڑھ لینی چاہئے؟

ج......(۱) عورتوں کے قبرستان جانے پر اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ جوان عورتوں کو تو ہرگز نہیں جانا چاہئے بڑی بوڑھی اگر جائے اور وہاں کوئی خلاف شرع کام نہ کرے تو گنجائش ہے۔

(۲) خاص وقت کا کوئی تعین نہیں پردہ کا اہتمام ہونا اور نامحرموں سے اختلاط نہ ہونا ضروری ہے۔

(۳) قبرستان میں تلاوت صحیح قول کے مطابق جائز ہے مگر بلند آواز سے نہ پڑھے قبرستان میں نماز پڑھنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے اس لئے قبرستان میں نفل پڑھنا جائز نہیں اگر کبھی فرض نماز پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے تو قبرستان سے ایک طرف کو ہو کر کہ قبریں نمازی کے سامنے نہ ہوں نماز پڑھ لی جائے۔

کیا عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے؟

س...... کیا عورتوں کے قبرستان 'مزارات پر جانے 'محفل سماع (قوالی) منعقد کرنے کی مذہب نے کہیں اجازت دی ہے؟ اگر یہ جائز ہے تو آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں ثابت کریں ویسے مجھے خدشہ ہے کہ کہیں آپ اسے اختلافی مسئلہ سمجھتے ہوئے گول نہ کر جائیں؟

ج...... مسئلہ اتفاقی ہو یا اختلافی لیکن جب جناب کو ہم پر اتنا اعتماد بھی نہیں کہ ہم مسئلہ صحیح بتائیں گے یا گول کر جائیں گے تو آپ نے سوال بھیجنے کی زحمت ہی کیوں فرمائی؟

آپ کو چاہئے تھا کہ یہ مسئلہ کسی ایسے عالم سے دریافت فرماتے جن پر جناب کو کم از کم اتنا اعتماد تو ہوتا کہ وہ مسئلہ کو گول نہیں کریں گے۔ بلکہ خدا اور رسول کی جانب سے ان پر شریعت کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کی جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے وہ اپنے فہم کے مطابق پورا کریں گے۔

میرے بھائی! شرعی مسائل نہ تو ذہنی عیاشی کے لئے ہیں 'نہ محض چھیڑ چھاڑ کے لئے۔ یہ تو عمل کرنے اور اپنی زندگی کی اصلاح کے لئے ہیں 'لہٰذا مسئلہ کسی ایسے شخص سے پوچھئے جو آپ کی نظر میں دین کا صحیح عالم بھی ہو 'اور اسکے دل میں خدا کا اتنا خوف بھی ہو کہ وہ محض اپنی یا لوگوں کی خواہشات کی رعایت کر کے شریعت کے مسائل میں تلبیس یا ترمیم نہیں کرے گا۔

اب آپ کا مسئلہ بھی عرض کئے دیتا ہوں۔ ورنہ آپ فرمائیں گے کہ دیکھو گول کر گئے نا۔

عورتوں کا قبروں پر جانا واقعی اختلافی مسئلہ ہے اکثر اہل علم تو حرام یا مکروہ تحریمی کہتے ہیں اور کچھ حضرات اسکی اجازت دیتے ہیں۔ یہ اختلاف یوں پیدا ہوا کہ ایک زمانے میں قبروں پر جانا سب کو منع تھا۔ مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی...... بعد میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دیدی اور فرمایا " قبروں کی زیارت کیا کرو وہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔ "

جو حضرات عورتوں کے قبروں پر جانے کو جائز رکھتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ اجازت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔

اور جو حضرات اسے ناجائز کہتے ہیں ان کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو قبروں کی زیارت کے لئے جائیں' لہٰذا قبروں پر جانا ان کے لئے ممنوع اور موجب لعنت ہو گا۔

یہ حضرات یہ بھی فرماتے ہیں کہ عورتیں ایک تو شرعی مسائل سے کم واقف ہوتی ہیں دوسرے ان میں صبر حوصلہ اور ضبط کم ہوتا ہے اس لئے ان کے حق میں غالب اندیشہ یہی ہے کہ یہ وہاں جاکر جزع فزع کریں گی یا کوئی بدعت کھڑی کریں گی۔ شاید اسی اندیشہ کی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قبروں پر جانے کو موجب لعنت فرمایا اور یہ اختلاف بھی اس صورت میں ہے کہ عورتیں قبروں پر جاکر کسی بدعت کا ارتکاب نہ کرتی ہوں' ورنہ کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں ہے۔ آج کل عورتیں بزرگوں کے مزارات پر جاکر جو کچھ کرتی ہیں اسے دیکھ کر یقین آجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت کیوں فرمائی ہے۔

عورتوں اور بچوں کا قبرستان جانا' بزرگ کے نام کی منت ماننا

س...... عورتوں اور بچوں کا قبر پر جانا جائز ہے کہ نہیں۔ نیز قبر والے کے نام کی منت ماننا جیسے کہ بکرا دینا یا کوئی چادر چڑھانا وغیرہ۔

ج ...... اہل قبور کے لئے منت ماننا بالاجماع باطل اور حرام ہے۔ در مختار میں ہے۔

" جاننا چاہئے کہ اکثر عوام کی طرف سے مردوں کے نام کی جو نذر مانی جاتی ہے اور اولیائے کرام " کی قبروں پر روپے' پیسے' شیرینی تیل وغیرہ کے جو چڑھاوے ان کے تقرب کی خاطر چڑھائے جاتے ہیں۔ یہ بالاجماع باطل اور حرام ہیں۔ الایہ کہ نذر اللہ کے لئے ہو اور وہاں کے فقراء پر خرچ کرنے کا قصد کیا جائے' لوگ خصوصاً اس زمانے میں اس میں بکثرت مبتلا ہیں۔ اس مسئلہ کو علامہ قاسم " نے درو البحار " کی شرح میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ "

علامہ شامی " اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

" ایسی نذر کے ناجائز اور حرام ہونے کی کئی وجوہ ہیں۔ اول یہ کہ یہ نذر مخلوق کے ...

ہے۔ اور مخلوق کے نام کی منت ماننا جائز نہیں کیونکہ نذر عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کی جاتی۔ دوم یہ کہ جس کے نام کی منت مانی گئی وہ میت ہے۔ اور مردہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ سوم یہ کہ اگر نذر ماننے والے کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ فوت شدہ بزرگ بھی تکوینی امور میں تصرف رکھتا ہے تو یہ عقیدہ غلط ہے۔ "

(ردالمحتار قبیل باب الاعتکاف ج ۲ ص ۴۳۹ ...... نیز دیکھئے۔ البحرالرائق ج ۲ ص ۳۲۰)

چھوٹے بچوں کو قبرستان لے جانا تو بے ہودہ بات ہے رہا عورتوں کا قبر پر جانے کا مسئلہ؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک عورتوں کا قبروں پر جانا حرام ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان عورتوں پر جو بہ کثرت قبروں کی زیارت کو جاتی ہیں" (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۱۵۴)

بعض حضرات کے نزدیک مکروہ ہے، اور بعض کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ وہاں جزع فزع نہ کریں اور کسی غیر شرعی امر کا ارتکاب نہ کریں، ورنہ حرام ہے۔ اس زمانے میں عورتوں کا وہاں جانا مفسدہ سے خالی نہیں۔ اکثر بے پردہ جاتی ہیں اور پھر وہاں جا کر غیر شرعی حرکتیں کرتی ہیں، منتیں مانتی ہیں، چڑھاوے چڑھاتی ہیں۔ اس لئے صحیح یہ ہے کہ جس طرح آج کل عورتوں کے وہاں جانے کا رواج ہے اس کی کسی کے نزدیک بھی اجازت نہیں، بلکہ بالاجماع حرام ہے۔

قبرستان وقف ہوتا ہے اس میں ذاتی تصرفات جائز نہیں

س ...... اگر کوئی شخص مسلمان کہلائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں قبروں کو مسمار کر کے ان پر مکانات اور کارخانے تعمیر کر لے اور ان میں رہائش اختیار کر کے احترام قبرستان کی پامالی کا سبب بنے اس کے اس عمل پر قانون شریعت کیا حد قائم کرتا ہے اور اس کے عمل کا تذکرہ کس انداز میں کیا جائے گا؟

ج ...... مسلمانوں کا قبرستان وقف ہوتا ہے۔ اور وقف میں اس قسم کے تصرفات، جو سوال میں ذکر کئے گئے ہیں جائز نہیں۔ البتہ اگر کسی کی ذاتی زمین میں قبریں ہوں ان کو ہموار کر سکتا ہے۔

خواب کی بنا پر کسی کی زمین میں بنائے گئے مزار کا کیا کریں

س ...... مولانا صاحب ہمارے قصبہ سے کوئی ایک میل دور ایک کھیت میں ایک پیر صاحب دریافت ہوئے ہیں۔ وہ ایسے کہ ایک عورت نے خواب میں دیکھا کہ پیر صاحب کہتے ہیں کہ فلانی جگہ پر میرا مزار بناؤ۔ لوگوں نے مزار بنا دیا۔ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس مزار پر روزانہ تقریباً

۲۰۰ سے زائد آدمی دعا مانگنے آتے ہیں۔ جس مالک کی یہ زمین ہے وہ بہت تنگ ہے اور کہتا ہے کہ میری زمین سے یہ جعلی مزار ہٹاؤ لیکن وہ نہیں ہٹاتے۔ آپ بتائیں کہ اس کا کیا حل ہے۔

ج...... ایک عورت کے کہنے کی بناء پر مزار بنالینا بے عقلی ہے۔ زمین کے مالک کو چاہئے کہ وہ اس کو ہموار کردے اور لوگوں کو وہاں آنے سے روک دے۔

ایصال ثواب

ایصال ثواب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع کیا جائے۔

س...... میں ذکر کرنے سے پہلے ایک بار سورۂ فاتحہ، تین بار قل ہو اللہ شریف اول آخر درود شریف پڑھ کر اس طرح دعا کرتا ہوں "یا اللہ اس کا ثواب میرے مخدوم و مکرم حضرت........ دامت برکاتہم سے لے کر میرے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میرے سلسلہ کے تمام مشائخ کرام تک پہنچادے اور ان کے فیوض و برکات سے ہمیں بھی حصہ نصیب فرمادے۔

ج...... حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ، کے سلسلہ کے مطابق گیارہ بار درود شریف اور ۱۳ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر (اور اس کے ساتھ اگر سورہ فاتحہ بھی پڑھ لی جائے تو بہت اچھا ہے) ایصال ثواب کیا جائے اور ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے کی جائے، باقی ٹھیک ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نوافل سے ایصال ثواب کرنا

س...... میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصال ثواب کے لئے روزانہ سورہ یٰسین کی تلاوت کرتا تھا اب کچھ عرصہ سے یہ عمل دو رکعت نفل کے ذریعے ادا کرتا ہوں۔ کیا اس طرح کرنے میں ذات پاکؐ کے احترام میں کوئی کوتاہی تو نہیں؟

ج...... کوئی حرج نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بدنی اور مالی عبادات کے ذریعے ایصال ثواب کا اہتمام کرنا محبت کی بات ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ایصال ثواب۔ اشکال کا جواب

س...... کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق کہ مسلمان حضرات بخدمت

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایصال ثواب کرتے ہیں۔ ہمارے ایصال ثواب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟ جب کہ آپ دو جہانوں کے سردار ہیں اور جنت کے اعلیٰ ترین مقام آپ کے لئے یقینی ہیں۔

درود و سلام تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھیجتے ہیں۔ کمائی المنقی' اپنے کسی عزیز کو ایصال ثواب کرنے کی وجہ معقول ہے۔ اسکی بخشش کے لئے' اور رفع درجات کے لئے۔

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایصال ثواب کرنے کی حقیقت پر روشنی ڈالیئے' اور قرآن و سنت کی روشنی میں اس کا صحیح جواب دیکر ممنون فرمائیں۔

ج...... امت کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایصال ثواب نصوص سے ثابت ہے' چنانچہ ایصال ثواب کی ایک صورت آپ کے لئے ترقی درجات کی دعا' اور مقام وسیلہ کی درخواست ہے صحیح مسلم کی حدیث میں ہے۔

اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا علي فانه من صلی علي صلوة صلى الله عليه بها عشراً ثم سلوا الله لي الوسيلة فانها منزلة في الجنة لا ينبغي الا لعبد من عباد الله وارجو ان اكون انا هو فمن سأل لي الوسيلة حلت عليه الشفاعة. (مشکوٰۃ ص ۶۴)

"جب تم موذن کو سنو تو اس کی اذان کا اسی کی مثل الفاظ سے جواب دو' پھر مجھ پر درود پڑھو' کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ سے "وسیلہ" کی درخواست کرو' یہ ایک مرتبہ ہے جنت میں' جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے شایان شان ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ پس جس شخص نے میرے لئے وسیلہ کی درخواست کی اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

اور صحیح بخاری میں ہے۔

من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمدن الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاماً محمودا الذی وعدته حلت له شفاعتی يوم القيامة. (مشکوٰۃ ص ۶۵)

"جو شخص اذان سنکر یہ دعا پڑھے اے اللہ! جو مالک ہے اس کامل دعوت کا' اور قائم ہونے والی نماز کا' عطا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو "وسیلہ" اور فضیلت' اور کھڑا کر آپ کو "مقام محمود" میں جس کا آپ نے وعدہ فرمایا ہے' قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے تشریف لے جارہے تھے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلبی کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے رخصت کرتے ہوئے فرمایا۔

لا تنسنا یا اخی من دعائک وفی روایۃ اشر کنا یا اخی فی دعائک
(ابو داؤد ص ۲۱۰ ج ۱، ترمذی ص ۱۹۵ ج ۲)

"بھائی جان! ہمیں اپنی دعا میں نہ بھولنا اور ایک روایت میں ہے کہ بھائی جان! اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح حیات طیبہ میں آپؐ کے لئے دعا مطلوب تھی۔ اسی طرح وصال شریف کے بعد بھی آپؐ کے لئے دعا مطلوب ہے۔

ایصال ثواب ہی کی ایک صورت یہ ہے کہ آپؐ کی طرف سے قربانی کی جائے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم فرمایا تھا۔

عن حنش قال رایت علیاً رضی اللہ عنہ یضحی بکبشین فقلت لہ ما هذا؟ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ۔ (ابو داؤد باب الاضحیۃ عن المیت ص ۲۹ ج ۲)

"حنش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یہ کیا؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔ سو میں آپؐ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔"

وفی روایۃ امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ ابداً۔ (مسند احمد ص ۱۰۷ ج ۱)

وفی روایۃ فلا ادعہ ابدا (ایضاً ص ۱۴۹ ج ۱)

"ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ میں آپ کی طرف سے قربانی کیا کروں سو میں آپ کی طرف سے ہمیشہ قربانی کرتا ہوں۔ ایک روایت میں ہے کہ میں اس کو کبھی نہیں چھوڑتا۔"

علاوہ ازیں زندوں کی طرف سے مرحومین کو ہدیہ پیش کرنے کی صورت ایصال ثواب ہے۔ اور کسی محبوب و معظم شخصیت کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنے سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ اس ہدیہ سے اس کی ناداری کی مکافات ہوگی' کسی بہت بڑے امیر کبیر کو اس کے احباب کی طرف سے ہدیہ کا پیش کیا جانا عام معمول ہے۔ اور کسی کے حاشیہ خیال میں بھی یہ بات نہیں کہ ہمارے اس حقیر ہدیہ سے اس کے مال و دولت میں اضافہ ہو جائے گا۔ بلکہ صرف از دیاد محبت کے لئے ہدیہ پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں گناہ گار امتیوں کی طرف سے ایصال ثواب کے ذریعہ ہدیہ پیش کرنا اس وجہ سے نہیں کہ آپؐ کو ان حقیر ہدایا کی احتیاج ہے۔ بلکہ یہ ہدیہ

پیش کرنے والوں کی طرف سے اظہار تعلق و محبت کا ایک ذریعہ ہے جس سے جانبین کی محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اس کا نفع خود ایصال ثواب کرنے والوں کو پہنچتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات قرب میں بھی اس سے اضافہ ہوتا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ نے ردالمحتار میں باب الشہید سے قبیل اس مسئلہ پر مختصر سا کلام کیا ہے اہتمام فائدہ کے لئے اسے نقل کرتا ہوں۔

ذکر ابن حجر فی الفتاوی الفقہیۃ ان الحافظ ابن تیمیۃ زعم منع اھدآء ثواب القرأۃ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لان جنابہ الرفیع لا یتجرأ علیہ الا بما اذن فیہ وھو الصلوۃ علیہ وسوال الوسیلۃ لہ۔

قال وبالغ السبکی وغیرہ فی الرد علیہ بان مثل ذالک لا یحتاج لاذن خاص الا تری ان ابن عمر کان یعتمر عنہ صلی اللہ علیہ وسلم عمراً بعد موتہ من غیر وصیۃ وحج ابن الموفق وھو فی طبقۃ الجنید عنہ سبعین حجۃ وختم ابن السراج عنہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من عشرۃ آلاف ختمۃ وضحی عنہ مثل ذالک اھ۔

قلت رایت نحو ذالک بخط مفتی الحنفیۃ الشہاب احمد بن الشلبی شیخ صاحب البحر نقلاً عن شرح الطیبۃ للنویری ومن جملۃ مانقلہ ان ابن عقیل من الحنابلۃ قال یستحب اھداءھا لہ صلی اللہ علیہ وسلم اھ

قلت وقول علمائنا لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ یدخل فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانہ احق بذالک حیث انقذنا من الضلالۃ ففی ذالک نوع شکر واسداء جمیل لہ والکامل قابل لزیادۃ الکمال وما استدل بہ بعض المانعین من انہ تحصیل الحاصل لان جمیع اعمال امتہ فی میزانہ یجاب عنہ بانہ لا مانع من ذالک فان اللہ تعالی اخبرنا بانہ صلی علیہ ثم امرنا بالصلوۃ علیہ بان نقول اللھم صل علی محمد واللہ اعلم۔ (شامی ص ۲۴۴ ج ۲ طبع مصر)

"ابن حجرؒ (مکی شافعی) نے فتاویٰ فقہیہ میں ذکر کیا ہے کہ حافظ ابن تیمیہؒ کا خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاوت کے ثواب کا ہدیہ کرنا ممنوع ہے۔ کیونکہ آپؐ کی بارگاہ عالی میں صرف اسی کی جرأت کی جاسکتی ہے جس کا اذن ہو۔ اور وہ ہے آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا اور آپ کے لئے دعائے وسیلہ کرنا۔

ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ امام سبکیؒ وغیرہ نے ابن تیمیہ پر خوب رد کیا ہے کہ ایسی چیز اذن خاص کی محتاج نہیں ہوتی۔ دیکھتے نہیں ہو کہ ابن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپؐ کی طرف سے عمرے

کیا کرتے تھے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کی وصیت بھی نہیں فرمائی تھی۔ ابن الموفق نے 'جو جنید کے ہم طبقہ ہیں' آپ کی طرف سے ستر حج کئے' ابن السراج نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دس ہزار ختم کئے۔ اور آپ کی طرف سے اتنی ہی قربانیاں کیں۔

میں کہتا ہوں کہ میں نے اسی قسم کی بات مفتی حنفیہ شیخ شہاب الدین احمد بن الشلبی 'جو صاحب بحرالرائق کے استاد ہیں' کی تحریر میں بھی دیکھی ہے' جو موصوف نے علامہ نویری کی "شرح الطیبہ" سے نقل کی ہے۔ اس میں موصوف نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ حنابلہ میں سے ابن عقیل کا قول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ ثواب مستحب ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ہمارے علما کا یہ قول کہ "آدمی کو چاہئے کہ اپنے عمل کا ثواب دوسروں کو بخش دے" اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہیں۔ اور آپ اس کا زیادہ استحقاق رکھتے ہیں کیونکہ آپ ہی نے ہمیں گمراہی سے نجات دلائی' پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ثواب کا ہدیہ کرنے میں ایک طرح کا تشکر اور آپ کے احسانات کا اعتراف ہے۔ اور (آپ اگرچہ ہر اعتبار سے کامل ہیں 'مگر) کامل زیادت کمال کے قابل ہوتا ہے۔ اور بعض مانعین نے جو استدلال کیا ہے کہ یہ تحصیل حاصل ہے۔ کیونکہ امت کے تمام عمل خود ہی آپ کے نامۂ عمل میں درج ہوتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ یہ چیز ایصال ثواب سے مانع نہیں' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ اس کے باوجود ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کے لئے رحمت طلب کرنے کے لئے اللّٰھم صل علیٰ محمد کہا کریں۔"

س..... میں قرآن مجید کی تلاوت اور صدقہ وخیرات کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد کے اکابر علمائے دین کو ایصال ثواب کرتا ہوں۔ لیکن چند روز سے ایک خیال ذہن میں آتا ہے جس کی وجہ سے بے حد پریشان ہوں خیال یہ ہے کہ ہم لوگ ان ہستیوں کو ثواب پہنچا رہے ہیں جن پر خدا خود درود سلام پیش کرتا ہے۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو........ توبہ توبہ! معاذاللہ!! ہم اتنے بڑے ہیں کہ چند آیات پڑھ کر اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم' تک پہنچا رہے ہیں' یہ تو نہ سمجھ میں آنے والی بات ہے۔

ج...... ایصال ثواب کی ایک صورت تو یہ ہے کہ دوسرے کو محتاج سمجھ کر ثواب پہنچایا جائے۔ یہ صورت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مقبولان الٰہی کے حق میں نہیں پائی جاتی اور یہی منشا ہے آپ کے شبہ کا' اور دوسری صورت یہ ہے کہ ان اکابر کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں اور احسان شناسی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کیا کریں ظاہر ہے کہ ان اکابر کی خدمت میں ایصال ثواب اور دعائے ترقی درجات کے سوا اور کیا ہدیہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ پس ہمارا ایصال ثواب اس بنا پر نہیں کہ معاذ اللہ یہ حضرات ہمارے ایصال ثواب کے محتاج ہیں۔ بلکہ یہ حق تعالیٰ شانہ کی ہم پر عنایت ہے کہ ایصال ثواب کے ذریعے ہمارے لئے ان اکابر کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنے کا دروازہ کھول دیا۔ جس کی بدولت ہمارا حق احسان شناسی بھی ادا ہو جاتا ہے۔ اور ان اکابر کے ساتھ ہمارے تعلق و محبت میں بھی اضافہ ہوتا ہے' اس سے ان اکابر کے درجات میں بھی مزید ترقی ہوتی ہے۔ اس کی برکت سے ہماری سیئات کا کفارہ بھی ہوتا ہے۔ اور ہمیں حق تعالیٰ شانہ کی عنایت سے بے پایاں حصہ ملتا ہے.........اس کی مثال ایسی سمجھ لیجئے کہ کسی غریب مزدور پر بادشاہ کے بہت سے احسانات ہوں اور وہ اپنے تقاضائے محبت کی بنا پر کوئی ہدیہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہے اور بادشاہ ازراہ مراحم خسروانہ اس کے ہدیہ کو قبول فرما کر اسے اپنے مزید انعامات کا مورد بنائے۔ یہاں کسی کو یہ شبہ نہیں ہو گا کہ اس فقیر درویش کا ہدیہ پیش کرنا بادشاہ کی ضرورت کی بنا پر ہے۔ نہیں! بلکہ یہ خود اس مسکین کی ضرورت ہے۔

ایصال ثواب کا مرحوم کو بھی پتہ چلتا ہے اور اس کو بطور تحفہ کے ملتا ہے۔

س...... ایصال ثواب کے لئے فاتحہ پڑھی جائے' قرآن خوانی کی جائے یا صدقہ جاریہ میں پیسے دیئے جائیں تو کیا مرحوم کی روح کو اس کا علم ہوتا ہے؟

ج...... جی ہاں! ہوتا ہے۔ ایصال ثواب کے لئے جو صدقہ خیرات آپ کریں گے' یا نماز' روزہ' دعا' تسبیح تلاوت کا ثواب آپ بخشیں گے تو اس کا اجر و ثواب میت کو آپ کے تحفہ کی حیثیت سے پیش کیا جاتا ہے۔ اس پر احادیث کا لکھنا طوالت کا موجب ہو گا۔

مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار ہو اس کو خیرات کا نفع پہنچتا ہے۔

س...... بعض علماء سے سنا ہے کہ کسی آدمی کے فوت ہونے کے بعد اگر وہ آدمی خود نیک نہیں گزرا ہو یا نیک عمل نہیں ہو تو خیرات' ختم قرآن شریف یا اس کی اولاد کی دعا' کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

ج...... مسلمان خواہ کتنا ہی گنہگار ہو اس کو نفع پہنچتا ہے۔ کافر کو نہیں پہنچتا۔

آپ نے جو سنا ہے۔ (بشرطیکہ آپ کو صحیح یاد ہو) اس کا مطلب یہ ہو گا کہ آدمی کو نیکی کا خود اہتمام کرنا چاہئے۔ جس شخص نے عمر بھر نہ نماز روزہ کیا' نہ حج و زکوٰۃ کی پروا کی' نہ کبھی قرآن کریم کی تلاوت کی اسے توفیق ہوئی' بلکہ کلمہ صحیح سیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی ایسے شخص کے مرنے پر لوگوں کی قرآن خوانی یا تیجا چالیسواں کرنے کی جو رسم ہے' اس سے اس کو کیا فائدہ پہنچے گا؟ لوگ فرائض و واجبات کا ایسا اہتمام نہیں کرتے جیسا ان رسوم کا اہتمام کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

لاپتہ شخص کے لئے ایصال ثواب جائز ہے

س...... میرے شوہر بارہ سال سے لاپتہ ہیں۔ گمشدگی کے وقت ان کی عمر کم و بیش ۴۲ سال تھی ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ وہ زندہ ہیں یا ان کا انتقال ہو گیا ہے ہم لوگوں نے فالناموں اور دوسرے متعدد طریقوں سے معلوم کیا تو یہی پتہ چلتا ہے کہ وہ زندہ ہیں آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ اگر ان کا انتقال ہو گیا ہو تو ان کی روح کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی وغیرہ کرائی جا سکتی ہے یا نہیں؟ کیوں کہ ہم لوگ سب پریشان ہیں کہ اگر ان کا انتقال ہو گیا ہے تو ان کے لئے ہم لوگوں نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا ہے' آپ بتائیں کہ اس مسئلے کا شریعت میں کیا حل ہے آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

ج...... جب تک خاص شرائط کے ساتھ عدالت ان کی وفات کا فیصلہ نہ کرے اس وقت تک ان کی وفات کا حکم تو جاری نہیں ہو گا تاہم ایصال ثواب میں کوئی مضائقہ نہیں ایصال ثواب تو زندہ کے لئے بھی ہو سکتا ہے' اور یہ فالناموں کے ذریعہ پتہ چلانا غلط ہے' ان پر یقین کرنا بھی جائز نہیں۔

مرحومین کے لئے ایصال ثواب کا طریقہ۔

س...... ہمارے جو بزرگ فوت ہو گئے ہیں ان کی روح کو ثواب بخشنے کے لئے کھانا وغیرہ کھلانا کیسا ہے اور ثواب بخشنے کا کیا طریقہ ہے؟ مہربانی کر کے اس مسئلے پر پوری روشنی ڈالئے۔

ج...... مرحومین کو ایصال ثواب کے مسئلے میں چند امور پیش خدمت ہیں۔ آپ ان کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

۱...... مرحومین کے لئے' جو اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں' زندوں کا بس یہی ایک تحفہ ہے کہ ان کو ایصال ثواب کیا جائے۔ حدیث میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پیرا ہوا: یا رسول اللہ! میرے والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ہے جس کو میں اختیار کروں؟ فرمایا۔ ہاں! ان کے لئے دعا و استغفار کرنا' ان کے بعد ان کی وصیت کو نافذ کرنا' ان کے متعلقین سے صلہ رحمی کرنا' اور ان کے دوستوں سے عزت کے ساتھ پیش آنا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ' مشکوٰۃ ص ۴۲۰)

ایک اور حدیث میں ہے کہ کسی شخص کے والدین کا انتقال ہو جاتا ہے۔ یہ ان کی زندگی میں ان کا نافرمان تھا' مگر ان کے مرنے کے بعد ان کے لئے دعا و استغفار کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ

تعالیٰ اسے اپنے ماں باپ کا فرمانبردار لکھ دیتے ہیں۔ (بیہقی شعب الایمان مشکوٰۃ ص ۴۲۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لئے مفید ہو گا؟ فرمایا! ضرور۔ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس باغ ہے میں آپؐ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے وہ باغ اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا۔ (ترمذی ص ۱۴۵)

۲...... ایصال ثواب کی حقیقت یہ ہے کہ جو نیک عمل آپ کریں اس کے کرنے سے پہلے نیت کر لیں کہ اس کا ثواب جو حاصل ہو وہ اللہ تعالیٰ میت کو عطا کرے۔ اسی طرح کسی نیک عمل کرنے کے بعد بھی یہ نیت کی جا سکتی ہے اور اگر زبان سے بھی دعا کر لی جائے تو اچھا ہے۔

الغرض کسی نیک عمل کا جو ثواب آپ کو ملنا تھا آپ وہ ثواب میت کو ہبہ کر دیتے ہیں۔ یہ ایصال ثواب کی حقیقت ہے۔

۳...... امام شافعیؒ کے نزدیک میت کو صرف دعا اور صدقات کا ثواب پہنچتا ہے۔ تلاوت قرآن اور دیگر بدنی عبادت کا ثواب نہیں پہنچتا۔ لیکن جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ہر نفلی عبادت کا ثواب میت کو بخشا جا سکتا ہے۔ مثلاً نفلی نماز' روزہ' صدقہ' حج' قربانی' دعا و استغفار' ذکر' تسبیح' درود شریف' تلاوت قرآن وغیرہ حافظ سیوطیؒ لکھتے ہیں کہ شافعی مذہب کے محققین نے بھی اسی مسلک کو اختیار کیا ہے اس لئے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب مرحومین کو پہنچایا جاتا رہے۔ مثلاً قربانی کے دنوں میں اگر آپ کے پاس گنجائش ہو تو مرحوم والدین یا اپنے دوسرے بزرگوں کی طرف سے بھی قربانی کریں۔ بہت سے اکابر کا معمول ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرتے ہیں۔ اسی طرح نفل نماز' روزے کا ثواب بھی پہنچانا چاہئے۔ گنجائش ہو تو والدین اور دیگر بزرگوں کی طرف سے نفلی حج و عمرہ بھی کیا جائے۔ ہم لوگ چند روز مردوں کو رو پیٹ کر ان کو بہت جلد بھول جاتے ہیں یہ بڑی بے مروتی کی بات ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ قبر میں میت کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص دریا میں ڈوب رہا ہو وہ چاروں طرف دیکھتا ہے کہ کیا کوئی اس کی دستگیری کے لئے آتا ہے؟ اسی طرح قبر میں میت بھی زندوں کی طرف سے ایصال ثواب کی منتظر رہتی ہے۔ اور جب اسے صدقہ و خیرات وغیرہ کا ثواب پہنچتا ہے تو اسے اتنی خوشی ہوتی ہے گویا اسے دنیا بھر کی دولت مل گئی۔

۴...... صدقات میں سب سے افضل صدقہ جس کا ثواب میت کو بخشا جائے' صدقہ جاریہ ہے۔ مثلاً میت کے ایصال ثواب کے لئے کسی ضرورت کی جگہ کنواں کھدوا دیا' کوئی مسجد بنوا دی' کسی دینی مدرسہ میں تفسیر' حدیث یا فقہ کی کتابیں وقف کر دیں' قرآن کریم کے نسخے خرید کر وقف کر دیئے۔ جب تک ان چیزوں سے استفادہ ہوتا رہے گا۔ میت کو اس کا برابر ثواب ملتا رہے گا۔ حدیث میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا

رسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے وہ مرنے سے پہلے وصیت نہیں کر سکیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر انہیں موقع ملتا تو ضرور وصیت کرتیں۔ کیا اگر ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو ان کو پہنچے گا؟ فرمایا ضرور' عرض کیا۔ کیا صدقہ کر دوں! فرمایا! پانی بہتر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا کہ یہ سعد کی والدہ کے لئے ہے۔ (صحیح بخاری)

۵...... ایصال ثواب کے سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ میت کو اسی چیز کا ثواب پہنچے گا جو خالصتاً لوجہ اللہ دی گئی ہے۔ اس میں نمود و نمائش مقصود نہ ہو۔ نہ اس کی اجرت اور معاوضہ لیا گیا ہو۔ ہمارے یہاں بہت سے لوگ ایصال ثواب کرتے ہیں۔ مگر اس میں نمود و نمائش کی ملاوٹ کر دیتے ہیں۔ مثلاً مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے دیگ اتارتے ہیں اگر ان سے یہ کہا جائے کہ جتنا خرچ تم اس پر کر رہے ہو اسی قدر رقم یا غلہ کسی یتیم' مسکین کو دے دو تو اس پر ان کا دل راضی نہیں ہو گا۔ اس لئے کہ چپکے سے کسی یتیم' مسکین کو دینے میں وہ نمائش نہیں ہوتی جو دیگ اتارنے میں ہوتی ہے۔ اس عرض کرنے کا یہ مقصد نہیں کہ کھانا کھلا کر ایصال ثواب نہیں ہو سکتا بلکہ مقصد یہ ہے کہ جو حضرات ایصال ثواب کے لئے کھانا کھلائیں وہ نمود و نمائش سے احتیاط کریں ورنہ ایصال ثواب کا مقصد انہیں حاصل نہیں ہو گا۔

اس سلسلے میں ایک بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ثواب اسی کھانے کا ملے گا جو کسی غریب مسکین نے کھایا ہو۔ ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ میت کے ایصال ثواب کے لئے جو کھانا پکایا جاتا ہے اس کو برادری کے لوگ کھا پی کر چلتے بنتے ہیں۔ فقراء و مساکین کا حصہ اس میں بہت ہی کم لگتا ہے۔ کھاتے پیتے لوگوں کو ایصال ثواب کے لئے دیا گیا کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ جو شخص ایسے کھانے کا منتظر رہتا ہے اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ الغرض جو کھانا خود گھر میں کھایا گیا۔ یا دوست احباب اور برادری کے لوگوں نے کھالیا اس سے ایصال ثواب نہیں ہوتا۔ مردوں کو ثواب اسی کھانے کا پہنچے گا جو فقراء و مساکین نے کھایا ہو۔ اور جس پر خیرات کرنے والے نے کوئی معاوضہ وصول نہ کیا ہو' نہ اس سے نمود و نمائش مطلوب ہو۔

کیا ایصال ثواب کرنے کے بعد اس کے پاس کچھ باقی رہتا ہے

س...... میں قرآن شریف ختم کر کے اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے خاندان کے مرحومین اور امت مسلمہ کو بخش دیتا ہوں تو کیا اس میں میرے لئے ثواب کا حصہ نہیں ہے ایک صاحب فرماتے ہیں تم نے جو کچھ پڑھا وہ دوسروں کو دے دیا اب تمہارے لئے اس میں کیا ہے؟

ج...... ضابطہ کا معاملہ تو یہی ہونا چاہئے جو ان صاحب نے کہا لیکن اللہ تعالیٰ کے یہاں صرف ضابطہ کا معاملہ نہیں ہوتا بلکہ فضل و کرم اور انعام و احسان کا معاملہ ہوتا ہے' اس لئے ایصال ثواب کرنے والوں کو بھی پورا اجر عطا فرمایا جاتا ہے بلکہ کچھ مزید۔

ایصال ثواب ثابت ہے اور کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔

س...... تلاوت کلام پاک کے بعد ثواب، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر تمام مسلمان مرد، عورت کو پہنچایا جاتا ہے۔ ہر روز اور ہر دفعہ بعد تلاوت اس طرح ثواب پہنچانا اپنے ذخیرہ آخرت اور سبب رحمت خداوندی حاصل کرنے کے لئے مناسب ہے یا نہیں؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اس طرح اپنا دامن خالی رہ جاتا ہے اور جس کو ثواب پہنچایا اس کو مل جاتا ہے۔

ج...... پہلے میں بھی اس کا قائل تھا کہ ایصال ثواب کرنے کے بعد ایصال کرنے والے کو کچھ نہیں ملتا۔ لیکن دو حدیثیں اور ایک فقہی عبارت کسی دوست نے لکھ بھیجی جس سے معلوم ہوا کہ ایصال ثواب کا اجر ملتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

من مر علی المقابر فقرأ فیها احدی عشرۃ مرۃ قل ھو اللہ احد
ثم وھب اجرہ للاموات اعطی من اجر بعدد الاموات

(الرافعی۔ عن علی۔ کنز العمال ص ۶۵۵ ج ۱۵ حدیث ۴۲۵۹۵۔ اتحاف ص ۳۷۱ ج ۱۰)

ترجمہ۔ "جو شخص قبرستان سے گزرا اور قبرستان میں گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھ کر مردوں کو اس کا ایصال ثواب کیا تو اسے مردوں کی تعداد کے مطابق ثواب عطا کیا جائے گا"۔

من حج عن ابیہ او امہ فقد قضی عنہ حجتہ و کان لہ فضل عشر حجج

(دار قطنی۔ عن جابر فیض القدیر ص ۱۱۶ ج ۶)

ترجمہ۔ "جس شخص نے اپنے باپ یا اپنی ماں کی طرف سے حج کیا اس نے مرحوم کا حج ادا کر دیا اور اس کو دس حجوں کا ثواب ہو گا"۔

(یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ اور دوسری حدیث میں ایک راوی نہایت ضعیف ہے)

وقدمنا فی الزکوٰۃ عن التاترخانیۃ عن المحیط الافضل لمن یتصدق
نفلا ان ینوی لجمیع المومنین والمومنات لانھا تصل الیھم ولا
ینقص من اجرہ شیئا۔ (شامی ص ۵۹۵ ج ۲)

ترجمہ۔ "اور ہم کتاب الزکوٰۃ میں تاتارخانیہ کے حوالے سے محیط سے نقل کر چکے ہیں کہ جو شخص نفلی صدقہ کرے اس کے لئے افضل یہ ہے کہ تمام مومن مردوں اور عورتوں کی طرف سے صدقہ کی نیت کر لے کہ یہ صدقہ سب کو پہنچ جائے گا اور اس کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی"۔

پوری امت کو ایصال ثواب کا طریقہ۔

س...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایصال ثواب کے الفاظ کی آپ نے تحسین فرمائی ہے دیگر حضرات کو ایصال ثواب کرنے کے مناسب الفاظ تحریر فرمائیں۔

ج...... "یااللہ! اس کا ثواب میرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے طفیل میرے والدین کو، اساتذہ و مشائخ کو، اہل و عیال کو، اعزہ و اقرباء کو، دوست و احباب کو میرے تمام محسنین اور متعلقین کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کو عطا فرما۔"

ایصالِ ثواب کرنے کا طریقہ نیز درود شریف لیٹے لیٹے بھی پڑھنا جائز ہے۔

س...... میرے روزانہ کے معمول میں قرآن پاک کی تلاوت میں سورۂ یٰسین بھی شامل ہے۔ اگر میں روزانہ سورۂ یٰسین پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشوں تو یہ فعل درست ہو گا۔ کیونکہ مجھے یہ بات نہیں معلوم کہ کیا کیا چیزیں (عمل) ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ نیز درود شریف پڑھ کر ایسے ہی چھوڑ دیا جائے یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشنا ضروری ہے اور لیٹ کر درود شریف پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں۔ ایصال ثواب کے متعلق ہی ایک سوال یہ ہے کہ نفل نماز اور روزے، حج وغیرہ کس طرح ایصال ثواب کئے جاتے ہیں؟ میں نے کسی سے سنا ہے کہ نماز کی نیت کر کے نماز نفل پڑھی اور بعد میں کہہ دیا کہ اس نفل نماز کا ثواب فلاں کو پہنچے لیکن طریقہ آپ بتادیں تو میں آپ کی بہت زیادہ مشکور ہوں گی۔

ج...... ایصال ثواب نماز اور نفلی عبادتوں کا جائز ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے۔ ایصال ثواب کا طریقہ آپ نے صحیح لکھا ہے۔ یعنی نیک عمل کے بعد دعا کر لی جائے کہ یااللہ! میرے اس عمل کو قبول فرما کر اس کا ثواب فلاں کو عطا فرما۔ درود شریف ادب و احترام کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص لیٹا ہوا ہو اور اس وقت سے فائدہ اٹھا کر لیٹے لیٹے درود شریف پڑھتا ہے تو یہ جائز ہے۔

زندوں کو بھی ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

س۔ کیا جس طرح میت کو قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ اس طرح اگر کوئی شخص اپنے زندہ والدین کو قرآن کا ختم پڑھ کر ثواب پہنچائے تو ان کو اس کا ثواب پہنچے گا اور کیا وہ ایسا کر سکتا ہے؟

ج...... زندہ لوگوں کو بھی ایصال ثواب کیا جاسکتا ہے۔ مردوں کو ایصال ثواب کا اہتمام اس لئے کیا جاتا ہے کہ وہ خود عمل کرنے سے قاصر ہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ آپ برسرروزگار کو کچھ ہدیہ بھیج دیں تو اس کو بھی پہنچ جائے گا۔ مگر زیادہ اہتمام ایسے لوگوں کو دینے کا کیا جاتا ہے جو خود کمانے سے معذور ہوں۔

تدفین سے پہلے ایصال ثواب درست ہے۔

س...... ایک آدمی جو کہ ہمارا عزیز تھا مدینہ شریف میں اس کی موت ہو گئی۔ اس کی لاش ہسپتال میں

حکومت نے اسٹور کر دی کہ اس آدمی کا وارث آئے گا تو دیں گے۔ اس آدمی کا وارث یہاں سعودیہ میں کوئی نہیں ہے۔ کفیل کے ذریعہ بھی اگر لاش کو پاکستان بھیجیں تو تقریباً ایک ماہ لگ جائے گا۔ اس کی موت کے تقریباً ۵ دن کے بعد ہم لوگوں نے اس کی فاتحہ پڑھی مگر ہمارے ایک مسجد امام ہیں حافظ قرآن بھی ہیں انہوں نے کہا کہ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ جب تک جنازہ دفن نہ ہو جائے فاتحہ نہیں پڑھنی چاہئے اس بارے میں آگاہ کریں کہ کیا درست ہے۔

ج...... ایصال ثواب تو مرنے کے بعد جب بھی کیا جائے درست ہے ایسی لاشوں کو پاکستان بھیجنے کا کیوں تکلف کیا جاتا ہے۔ غسل و کفن اور نماز جنازہ کے بعد وہیں دفن کر دینا چاہئے۔ آپ کے حافظ صاحب نے جو کہا کہ جب تک میت کو دفن نہ کیا جائے اس کے لئے ایصال ثواب نہ کیا جائے' غلط ہے۔

ایصال ثواب کے لئے کسی خاص چیز کا صدقہ ضروری نہیں۔

س...... آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے کہ میرے شوہر وفات پا چکے ہیں آج کل عام طور پر کھانے کے علاوہ مرحوم کے لئے کپڑے 'بستر' جانماز لوٹا وغیرہ تمام ضرورت کی چیزیں کسی ضرورت مند کو دی جاتی ہیں۔ آپ بتائیں کہ آیا یہ سب درست ہے اور کیا واقعی ان سب اشیاء کا ثواب ان کو پہنچے گا یا پہنچتا ہے۔ علاوہ ازیں کوئی اور بھی طریقہ عنایت فرمائیں کہ میرے شوہر کو زیادہ سے زیادہ ثواب پہنچے۔ اور اگر ان سب چیزوں کے بجائے اتنی ہی قیمت کے پیسے دے دیئے جائیں تو کیا جب بھی اجر ملے گا۔ اور کیا کسی مرد کے بجائے عورت کو دیا جا سکتا ہے؟ جواب سے جلد نوازیں۔

ج ایصال ثواب کے لئے کسی خاص چیز (کپڑے 'بستر' جانماز' لوٹا وغیرہ) کا صدقہ ہی کوئی ضروری نہیں۔ بلکہ اگر ان چیزوں کی مالیت صدقہ کر دی جائے تب بھی ثواب اتنا ہی پہنچے گا۔ اسی طرح مرد عورت کی بھی کوئی تخصیص نہیں۔ بلکہ جس محتاج کو بھی دے دیا جائے ثواب میں کوئی کمی بیشی نہ ہو گی۔ ہاں! نیک اور دیندار کو دینے کا زیادہ ثواب ہے۔

دنیا کو دکھانے کے لئے برادری کو کھانا کھلانے سے میت کو ثواب نہیں ملتا۔

س...... ضلع مانسہرہ اور صوبہ سرحد کے زیریں علاقوں میں جب کوئی آدمی وصال پاتا ہے تو اس وصال والے دن تقریباً ۱۰ یا ۱۲ ہزار روپیہ خیرات اس طرح کی جاتی ہے کہ چاول' خالص گھی اور چینی گوشت خرید کر عام لوگ کھاتے ہیں۔ کچھ لوگ یہ رقم اپنی جائیداد رہن رکھ کر اس خیرات کا اہتمام کرتے ہیں اور وہاں کے علماء کرام بھی باقاعدہ کھاتے ہیں۔ منع کرنے والوں کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

ج...... کسی مرحوم کے لئے ایصال ثواب تو بڑی اچھی بات ہے لیکن اس کا طریقہ یہ ہے کہ جتنی رقم ایصال ثواب کے لئے خرچ کرنی ہو وہ چپکے سے کسی محتاج کو دے دی جائے یا کسی دینی مدرسہ میں دے دی جائے۔ برادری کو کھلانا اکثر بطور رسم دنیا کو دکھانے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے ثواب نہیں ملتا۔

ایصال ثواب کے لئے نشست کرنا اور کھانا کھلانا۔

س...... چار جمعرات علیحدہ علیحدہ عورت مرد کی نشست ایصال ثواب کے لئے ہوتی ہے پھر کھانا بھی کھلایا جاتا ہے پھر چالیسواں میں صاحب مال شرکت کرتے ہیں۔

ج...... ایصال ثواب کے لئے نشستیں کرنے کو فقہائے مکروہ لکھا ہے اس لئے اپنے اپنے طور پر ہر شخص ایصال ثواب کرے۔ اس مقصد کے لئے اجتماع نہ ہونا چاہئے۔ ایصال ثواب کے لئے فقراء و مساکین کو کھانا کھلانے کا کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ میت کے بالغ وارث اپنے مال سے کھلائیں۔

کیا جب تک کھانا نہ کھلایا جائے مردے کا منہ کھلا رہتا ہے؟

س...... سنا اور پڑھا بھی یہ ہے کہ انسان کا مرنے کے بعد دنیا سے تعلق ختم ہو جائے تو اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب تک کھانا کھلایا نہ جائے تو مردے کا منہ قبر کے اندر کھلا رہتا ہے؟

ج...... صدقہ خیرات وغیرہ مردوں کو ایصال ثواب کرنا بہت اچھی بات ہے۔ کھانا ہی کھلانا ایسا کوئی ضروری نہیں، اور مردے کا منہ کھلا رہنے کی بات پہلی بار آپ کے خط میں پڑھی ہے اس سے پہلے نہ کسی کتاب میں پڑھی نہ کسی سے سنی۔

ختم دینا بدعت ہے لیکن فقراء کو کھانا کھلانا کار ثواب ہے۔

س...... ختم شریف کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ بعض حضرات ختم خیرات کرتے ہیں لیکن کھانے پر اکثر امیر ہوتے ہیں جہاں پر زیادہ تعداد میں امیر ہوں وہاں خیرات کا طریقہ کار کیا ہونا چاہئے چونکہ بعض حضرات اس کو جائز اس لئے نہیں سمجھتے کہ خیرات کھانا مسکینوں کا حق ہے لیکن اکثر لوگ اس بات سے اتفاق نہیں کرتے؟

ج...... ختم کا رواج بدعت ہے۔ کھانا جو فقراء کو کھلایا جائے گا اس کا ثواب ملے گا اور جو خود کھالیا وہ خود کھالیا۔ اور جو دوست احباب کو کھلا دیا وہ دعوت ہوگئی۔

تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرنا۔

س...... ایصال ثواب کے سلسلے میں جو عمومی طریقے رائج ہیں مثلاً قرآن کریم پڑھ کر ایصال ثواب

کرنا، وغیرہ، اللہ کی کتاب میں کہیں بھی اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ یہ عقلی بات نہیں بلکہ عین نقلی ہے؟

ج...... جناب کا یہ ارشاد بالکل بجا ہے کہ ایصال ثواب کا مسئلہ عقلی نہیں نقلی ہے۔ قرآن کریم میں مومنین و مومنات کے لئے دعا و استغفار کا ذکر بہت مقامات پر آیا ہے، جس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ ایک مومن کا دوسرے مومن کے لئے دعا و استغفار کرنا مفید ہے ورنہ قرآن کریم میں اس کار عبث کو ذکر نہ کیا جاتا، اور احادیث صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر اعمال کا ایصال ثواب بھی منقول ہے اور قرآن کریم کی تلاوت کا ایصال ثواب بطور خاص بھی منقول ہے۔ ہم اسی ایصال ثواب کے قائل ہیں جو قرآن و حدیث اور بزرگان امت سے ثابت ہے۔

اور جو نئے نئے طریقے لوگوں نے ایجاد کر رکھے ہیں ان کی میں خود تردید کر چکا ہوں۔

میت کو قرآن خوانی کا ثواب پہنچانے کا صحیح طریقہ۔

س...... کسی کے انتقال کرنے کے بعد مرحوم کو ثواب پہنچانے کی خاطر قرآن خوانی کرانا درست ہے؟

ج...... حافظ سیوطیؒ شرح الصدور میں لکھتے ہیں کہ "جمہور سلف اور ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ) کے نزدیک میت کو تلاوت قرآن کریم کا ثواب پہنچتا ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں ہمارے امام شافعیؒ کا اختلاف ہے"۔

نیز انہوں نے امام قرطبی کے حوالے سے لکھا ہے کہ "شیخ عزالدین بن عبدالسلام" فتویٰ دیا کرتے تھے کہ میت کو تلاوت قرآن کریم کا ثواب نہیں پہنچتا، جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے کسی شاگرد کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی، اور ان سے دریافت کیا کہ آپ زندگی میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے اب تو مشاہدہ ہو گیا ہو گا، اب کیا رائے ہے؟ فرمانے لگے کہ میں دنیا میں یہ فتویٰ دیا کرتا تھا لیکن یہاں آکر جو اللہ تعالیٰ کے کرم کا مشاہدہ کیا تو اس فتویٰ سے رجوع کر لیا، میت کو قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب پہنچتا ہے"۔ امام محی الدین نووی شافعیؒ شرح المہذب (ج۵ ص۳۱۱) میں لکھتے ہیں کہ "قبر کی زیارت کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ جس قدر ہو سکے قرآن کریم کی تلاوت کرے اس کے بعد اہل قبور کے لئے دعا کرے امام شافعیؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے اور اس پر ہمارے اصحاب متفق ہیں"۔ فقہائے حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کی کتابوں میں بھی ایصال ثواب کی تصریحات موجود ہیں۔ اس لئے میت کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی تو بلاشبہ درست ہے لیکن اس میں چند امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

اول یہ کہ جو لوگ بھی قرآن خوانی میں شریک ہوں ان کا مطمح نظر محض رضائے الٰہی ہو، اہل میت کی شرم اور دکھاوے کی وجہ سے مجبور نہ ہوں۔ اور شریک نہ ہونے والوں پر کوئی نکیر نہ کی جائے بلکہ انفرادی تلاوت کو اجتماعی قرآن خوانی پر ترجیح دی جائے کہ اس میں اخلاص زیادہ ہے۔

دوم۔ یہ کہ قرآن کریم کی تلاوت صحیح کی جائے' غلط سلط نہ پڑھا جائے۔ ورنہ اس حدیث کامصداق ہو گا کہ "بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لعنت کرتا ہے"۔
سوم یہ کہ قرآن خوانی کسی معاوضہ پر نہ ہو۔ ورنہ قرآن پڑھنے والوں ہی کو ثواب نہیں ہو گا۔ میت کو کیا ثواب پہنچائیں گے' ہمارے فقہائے نے تصریح کی ہے کہ قرآن خوانی کے لئے دعوت کرنا اور صلحاؤ قراء کو ختم کے لئے یا سورۂ انعام یا سورۂ اخلاص کی قرات کے لئے جمع کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ بزازیہ)

قرآن خوانی کے دوران غلط امور اور ان کا وبال۔

س...... قرآن خوانی میں چند لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں پڑھنا نہیں آتا وہ شرما شرمی میں پارہ لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور جب لوگ پڑھ کر رکھتے ہیں تو اور لوگوں کے ساتھ وہ بھی پڑھے ہوئے پاروں میں رکھ دیتے ہیں یا کچھ لوگ صحیح نہیں پڑھتے اور جلدی میں تلفظ صحیح ادا نہیں کرتے یا کچھ پڑھتے ہیں کچھ چھوڑ دیتے ہیں تو اس کا گناہ قرآن خوانی کروانے والے پر ہو گا یا پڑھنے والے پر یا دونوں پر ہو گا؟۔

ج...... جو نہ پڑھنے کے باوجود یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انہوں نے پڑھ لیا ہے وہ گناہ گار ہیں اسی طرح جو غلط سلط پڑھتے ہیں وہ بھی۔ اور قرآن خوانی کرانے والا اس گناہ کا سبب بنا ہے اس لئے وہ بھی گناہ میں شریک ہے۔

تیجا' دسواں اور قرآن خوانی میں شرکت کرنا۔

س...... ہمارے مسلم معاشرے میں خود ساختہ مذہبی رسوم پر عمل کیا جاتا ہے' بنیاد اور حقیقت کچھ نہیں' مثلاً تیجا' دسواں وغیرہ' لیکن پھر بھی حنفی عقیدہ (یعنی مذہب) کیا فرماتا ہے۔ قرآن خوانی کیسے ہے۔ یعنی قل شریف پڑھنا شکر وغیرہ پر حنفی مسلک اس بارے میں کیا کہتا ہے؟

ج...... مرگ کے موقع پر جو رسمیں ہمارے یہاں رائج ہیں وہ زیادہ تر بدعت ہیں۔ ان کو غلط سمجھنا چاہئے اور حتی الوسع ان میں شریک بھی نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن خوانی ایک رسم بن کر رہ گئی ہے۔ اکثر لوگ محض منہ رکھنے کے لئے شریک ہوتے ہیں خال خال ہوں گے جن کا مقصود واقعی ایصال ثواب ہو۔ ایسے موقعوں پر میں یہ کہتا ہوں کہ اتنے پارے پڑھ کر اپنے طور پر ایصال ثواب کر دوں گا۔

لیکن اگر کسی جگہ مجلس میں شریک ہونا پڑے تو اخلاص کے ساتھ محض ایصال ثواب کی نیت ہونی چاہئے۔ باقی رسوم میں حتی الوسع شرکت نہ کی جائے اگر کبھی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے۔

میت کو قبر تک لے جانے کا اور ایصال ثواب کا صحیح طریقہ۔

س...... ۱۔ فرض کیا میں مر گیا' مرنے کے بعد قبر تک کیا کیا حکم ہے؟ اس کے بعد قبر تک کا عرصہ اس کے لئے ایصال ثواب پہنچانے کا کیا صحیح طریقہ ہے؟ یعنی مرنے کے بعد جنازہ کے ساتھ اونچا کلمہ پڑھنا۔ جنازے کے بعد دعا کرنا' پھل اور دوسری اشیاء ساتھ لے جانا (توشہ) جمعرات کرنا۔ چالیس واں کرنا۔ مسجد کے لئے رقم دینا جس کو زکوٰۃ کا نام دیا جاتا ہے' آیا وہ رقم جو کہ مسجد کے نام دی جاتی ہے' وہ مسجد کی ہوتی ہے یا کہ امام مسجد کی۔ اور وہ مرنے والے کی بخشش کے لئے کار آمد ہے یا کہ نہیں؟

ج...... حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ صاحب کی کتاب "احکام میت" ان مسائل پر بہت مفید اور جامع کتاب ہے اس کا مطالعہ ہر مسلمان کو کرنا چاہئے۔ آپ کے سوال کے مختصر نکات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ موت کے بعد سنت کے مطابق تجہیز و تکفین ہونی چاہئے اور اس میں جہاں تک ممکن ہو جلدی کرنے کا حکم ہے۔

۲۔ جنازے کے ساتھ آہستہ ذکر کیا جائے۔ بلند آواز سے ذکر کرنا ممنوع ہے۔

۳۔ ایصال ثواب کے لئے شریعت نے کوئی وقت مقرر نہیں فرمایا۔ نہ دنوں کا تعین فرمایا ہے۔ بلکہ مالی اور بدنی عبادات کا ایصال ثواب جب چاہے کر سکتا ہے۔

۴۔ مرنے کے بعد مرحوم کا مال اس کے وارثوں کو فوراً منتقل ہو جاتا ہے اگر تمام وارث بالغ ہوں اور موجود ہوں۔ ان میں کوئی نابالغ یا غیر حاضر نہ ہو تو تمام وارث خوشی سے میت کیلئے صدقہ خیرات کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کچھ وارث نابالغ ہوں تو ان کے حصے میں سے صدقہ و خیرات جائز نہیں' اور اس کا کھانا بھی جائز نہیں' بلکہ "یتیموں کا مال کھانے" پر جو وعید آئی ہے اس کا وبال لازم آئے گا۔ ہاں! بالغ وارث اپنے حصے سے ایصال ثواب کے لئے صدقہ خیرات کریں تو بہت اچھا ہے۔ یا اگر میت نے وصیت کی ہو تو تہائی مال کے اندر اندر اس کی وصیت کے مطابق خیر کے کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں۔

نیا پڑھا ہو یا پہلے کا پڑھا ہو سب کا ثواب پہنچا سکتے ہیں۔

س...... اکثر محفل قرآن میں بعض مرد یا خواتین کہتی ہیں کہ انہوں نے اب تک گھر پر مثلاً ۱۰' ۵ پارے پہلے پڑھے ہیں وہ اس میں شامل کر لیں یا پھر اکثر قلت قارئین کی وجہ سے سپارے گھر گھر بھیج دیئے جاتے ہیں یہ کہاں تک درست ہے؟

ج...... یہاں چند مسائل ہیں۔

۱۔ مل کر قرآن خوانی کو فقہائے نے مکروہ کہا ہے۔ اگر کی جائے تو سب آہستہ پڑھیں تاکہ

آوازیں نہ ٹکرائیں۔ ۲۔ آدمی نے جو کچھ پڑھا ہو اس کا ثواب پہنچا سکتا ہے خواہ نیا پڑھا ہو یا پرانا پڑھا ہو۔
۳۔ ایصال ثواب کے لئے پورا قرآن پڑھوانا ضروری نہیں جتنا پڑھا جائے اس کا ثواب بخش دینا صحیح ہے۔
۴۔ کسی دوسرے کو پڑھنے کے لئے کہنا صحیح ہے بشرطیکہ اس کو گرانی نہ ہو ورنہ درست نہیں۔

خود ثواب حاصل کرنے کے لئے صدقہ جاریہ کی مثالیں۔

س...... اگر کوئی اپنے وارثوں سے مایوس ہو کر اپنے ثواب آخرت کا سامان خود ہی کر جائے مثلاً قرآن شریف کے سپارے مسجد میں بھجوادے یا کنواں بنوادے۔ یا مسجد میں پنکھے لگوادے تو کیا یہ جائز ہے۔

ج۔ یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ بہتر اور افضل ہے کہ آدمی اپنی زندگی میں اپنے لئے ذخیرہ آخرت جمع کرنے کا اہتمام کرے۔

متوفی کے لئے تعزیت کے جلسے کرنا صحیح مقاصد کے تحت جائز ہے۔

س...... متوفی پر تعزیت کے جلسے کرنا' اور بعض کے تو مستقل سالانہ جلسے کرنا۔ یہ عرس تو نہیں؟ جائز ہیں یا بدعت؟ قرآن وحدیث اور خیر القرون میں اس عمل کی کوئی مثال ہے؟

ج...... تعزیت کا مفہوم اہل میت کو تسلی دینا اور ان کے غم میں اپنی شرکت کا اظہار کر کے ان کے غم کو ہلکا کرنا ہے۔ جو مامور بہ ہے۔ نیز "اذکروا موتاکم بخیر" میں مرحومین کے ذکر بالخیر کا بھی حکم ہے۔ پس اگر تعزیتی جلسہ انہی دو مقاصد کے لئے ہو' اور مرحوم کی تعریف میں غیر واقعی مبالغہ نہ کیا جائے تو جائز ہو گا۔ سالانہ جلسہ تو ظاہر ہے کہ فضول حرکت ہے۔ اور کسی مرحوم کی غیر واقعی تعریف بھی غلط ہے۔ بہر حال تعزیتی جلسہ اگر مذکورہ بالا مقاصد کے لئے ہو تو اس کو بدعت نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ ان جلسوں کو نہ بذات خود مقصد تصور کیا جاتا ہے' نہ انہیں عبادت سمجھا جاتا ہے۔

عذاب قبر میں کمی اور نزع کی آسانی کے لئے وظیفہ

س۔ وہ وظیفے بتائیں جن کے کرنے سے قبر کا عذاب کم ہوتا ہو اور نزع کے وقت کی تکلیف کم ہوتی ہو۔

ج۔ عذاب قبر کے لئے سونے سے پہلے سورۂ تبارک الذی پڑھنی چاہئے اور نزع کی آسانی کے لئے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

اللهم اعنی علی سکرات الموت وغمرات الموت

قرآن کریم کی عظمت اور اسکی تلاوت

چھوٹے بچوں کی تعلیم کیلئے پارہ عم کی ترتیب بدلنا جائز ہے

س...... نماز میں قرآن شریف الٹا پڑھنا یعنی پہلی سورۃ آخر کی اور دوسری سورۃ پہلے کی پڑھنا درست نہیں ہے مگر قرآن شریف کے تیسویں پارے میں سورتیں قل سے شروع ہو کر عم پر ختم ہوتی ہیں، یعنی الٹا قرآن شریف لکھا ہے جو اکثر مدرسوں میں طلبہ کو پڑھایا جاتا ہے کیا اس طرح پڑھنا جائز ہے؟

ج...... چھوٹے بچوں کی تعلیم کیلئے ہے تاکہ وہ چھوٹی سورتوں سے شروع کر سکیں۔

قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے

س...... جنگ راولپنڈی میں مولانا ...... صاحب نے اپنے تاثرات و مشاہدات کے کالم میں لکھا ہے کہ "میں قرآن حکیم کی کسی آیت کو منسوخ نہیں مانتا۔" میرے خیال میں یہ عقیدہ درست نہیں ہے اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج...... میری رائے آپ کے ساتھ ہے۔ قرآن مجید میں نسخ کا علی الاطلاق انکار کرنا گمراہی ہے۔

قرآن کریم کی سب سے لمبی آیت سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲ ہے

س...... "معلومات قرآن" جو کہ "عثمان غنی ظاہر" نے لکھی ہے میں پڑھا ہے کہ قرآن شریف کی

سب سے لمبی آیت آیت الکرسی ہے۔ آیت الکرسی کم وبیش ۵ لائنوں میں ہے جبکہ میں نے قرآن شریف میں ایک اور آیت اس سے بھی لمبی دیکھی ہے جو کہ سات لائنوں میں ہے۔ اور یہ آیت سورۃ الحج کی پانچویں آیت ہے آپ ضرور بتائیں کہ قرآن شریف کی سب سے لمبی آیت کون سی ہے؟ آیا وہ آیت جو کہ میں نے کتاب میں پڑھی ہے' یا وہ جو میں نے قرآن شریف میں دیکھی ہے؟

ج...... قرآن کریم کی سب سے لمبی آیت سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۲ ہے جو آیت مداینہ کہلاتی ہے۔ آیت الکرسی زیادہ لمبی نہیں مگر شرف و مرتبہ میں سب سے بڑی ہے اور سید الآیات کہلاتی ہے۔

قرآن مجید کو چومنا جائز ہے

س...... ہمارے گھر کے سامنے مسجد میں ایک دن ہمارا پڑوسی قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا۔ جب تلاوت کر چکا تو قرآن شریف کو چوما تو مسجد کے خزانچی نے ایسا کرنے سے روکا اور کہا کہ قرآن شریف کو نہیں چومنا چاہئے۔ وضاحت کریں کہ یہ شخص صحیح کہتا ہے یا غلط؟ میں بھی تو قرآن شریف پڑھ کر چومتا ہوں' اور ہمارے گھر والے بھی۔

ج...... قرآن مجید کو چومنا جائز ہے۔

قرآنی حروف والی انگوٹھی پہن کر بیت الخلاء نہ جائیں

س...... گزارش ہے کہ لوگ اکثر آیات قرآنی وغیرہ انگوٹھیوں پر کندہ کراتے ہیں۔ براہ کرم آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ان انگوٹھیوں کو کس طریقے سے پہن کر بیت الخلاء جایا جائے؟ یا انہیں اتار کر بیت الخلاء جایا جائے؟ ہم نے انگوٹھی پر حروف مقطعات یعنی م۔ ن وغیرہ کندہ کرائے ہیں اس کے لئے بھی بتائیں' کیا مسئلہ ہے؟

ج...... انگوٹھی پر آیت یا قرآنی کلمات کندہ ہوں تو ان کو بیت الخلاء میں لے جانا مکروہ ہے۔ اتار کر جانا چاہئے۔

تختہ سیاہ پر چاک سے تحریر کردہ قرآنی آیات کو کس طرح مٹائیں؟

س...... جب کلاس میں بلیک بورڈ پر قرآنی آیات لکھی جاتی ہیں تو اس کے بعد ان کو مٹا دیا جاتا ہے اور پھر ان الفاظ کی چاک زمین پر بکھر' یعنی پھیل جاتی ہے۔ اور وہی ہمارے پاؤں کے نیچے آتی ہے اس

یہ لیا ہونا چاہئے؟ اس کا جواب ہم نے یہ دیا کہ وہ جب مٹ جاتی ہیں تو چاک قرآنی آیات کے الفاظ نہیں ہوتے وہ تو صرف چاک ہوتی ہے۔ لیکن ایک شخص نے ہمیں ایک مثال دے کر لاجواب کر دیا کہ تعویز کو بعض لوگ پانی میں گھول کر پیتے ہیں کاغذ پر تو کچھ لکھا ہوتا ہے لیکن جب یہ گھل جاتا ہے تو وہ الفاظ تو نہیں رہتے پھر اسے لوگ کیوں پیتے ہیں؟

ج...... یہ تو ظاہر ہے کہ مٹا دینے کے بعد قرآن کریم کے الفاظ نہیں رہتے' لیکن بہتر یہ ہے کہ اس چاک کو گیلے کپڑے سے صاف کر دیا جائے۔

بوسیدہ مقدس اوراق کو کیا کیا جائے؟

س...... قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو کیا کیا جائے؟ ہمارے لطیف آباد میں ایک واقعہ ایسا رونما ہوا کہ ایک مسجد کے موذن نے قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق ایک کنستر میں رکھ کر جلا ئے۔ موذن اپنے فالتو اوقات میں چھولے فروخت کرتا ہے اور محنت کر کے کماتا ہے۔ حج بھی کیا ہے اور عمرہ بھی ادا کیا ہے۔ اور مسجد کا کام بھی خوش اسلوبی سے ادا کرتا ہے۔ مگر قرآن پاک کے اوراق کو جلانے پر اس کے خلاف خطرناک ہنگامہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے فوری طور پر مسجد سے نکال دیا گیا۔ بعد میں پولیس نے اسے گرفتار بھی کر لیا۔ اب آپ ازروئے شریعت یہ بتائیں کہ واقعی موذن سے گناہ سرزد ہوا ہے؟ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق ازروئے شریعت کون کون سے طریقوں سے ضائع کر سکتے ہیں؟ اس پر تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

ج...... مقدس اوراق کو بہتر یہ ہے کہ دریا میں یا کسی غیر آباد کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔ یا زمین میں دفن کر دیا جائے۔ اور بصورت مجبوری ان کو جلا کر خاکستر (راکھ) میں پانی ملا کر کسی پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑتے ہوں' ڈال دیا جائے۔ آپ کے موذن نے اچھا نہیں کیا۔ لیکن اس سے زیادہ گناہ بھی سرزد نہیں ہوا جس کی اتنی بڑی سزا دی گئی' لوگ جذبات میں حدود کی رعایت نہیں رکھتے۔

اخبارات وجرائد میں قابل احترام شائع شدہ اوراق کو کیا کیا جائے؟

س...... عرض وگزارش یہ ہے کہ میں نے جناب صدر پاکستان کی خدمت میں اس مفہوم کا ایک عریضہ بھیجا تھا کہ آج کل نشرواشاعت میں دین کا جو ذخیرہ اخبارات وغیرہ میں آرہا ہے وہ بہرحال بھلا اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے لیکن اس سلسلہ میں یہ پہلو بھی غوروفکر کا ہے کہ ایسے تمام اخبارات وغیرہ جب ردی ہو کر بازار میں آتے ہیں تو پھر ان متبرک مضامین کی بڑی بے حرمتی ہوتی

ہے۔ پہلے مساجد میں کسی مجلس خیر کی طرف سے ایسی ہدایات آویزاں تھیں کہ ایسے ردی کاغذات مسجدوں میں محفوظ کرا دیا کریں' ان کو احترام کے ساتھ ختم کر دیا جایا کرے گا۔ پھر سابق وزارت امور مذہبی نے بھی اس کیلئے جگہ جگہ کنستر کھوائے تھے مگر اب یہ انتظامات نظر نہیں آرہے' عوام ہی کچھ کرتے ہیں اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ رائے ناقص میں اخبارات وغیرہ کو ایسی ہدایت کی جائے کہ وہ اشتہارات میں بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ طبع کریں اور قرآنی آیات اور واحادیث کے ساتھ یہ ہدایت بھی طبع کرتے رہیں کہ یہ حصہ ردی میں دینا گناہ ہے آپ سے تراش کر احترام کے ساتھ ختم کیا جائے۔

میرے عریضہ کے جواب میں مجھے اطلاع دی گئی کہ میرا خط ضروری کارروائی کیلئے وزارت نشرواشاعت اسلام آباد بھیج دیا گیا ہے۔ اسی زمانہ میں الفاظ کی بے حرمتی کے متعلق آپ سے بھی سوال کیا اور آپ نے جواب دیا کہ یہ بے ادبی ایک مستقل وبال ہے اس کا حل سمجھ میں نہیں آتا۔ حکومت اور سب کے تعاون کے بغیر اس سیلاب سے بچنا ممکن نہیں میں نے اخبار سے یہ حصہ تراش کر برائے غور اپنے خط میں شامل کرنے کے لئے اپنے عریضہ کے ساتھ وزارت نشرواشاعت کو بھجوا دیا۔ اخبار جنگ کراچی میں حکومت کی ہدایات اور جو فیصلہ شائع ہوا ہے اس کے تراشے میں اس عریضہ کے ساتھ جناب کو بھیج رہا ہوں۔ میری رائے میں اس مرحلے پر عوام سے جو یہ چاہا گیا کہ وہ ایسی عبارتوں کو اسلامی اور شرعی احکام کے مطابق تلف کیا کریں' اس میں عوام کیلئے اسلامی اور شرعی احکام کی وضاحت بھی ہو جائے تو عوام کا کام آسان ہو جائے گا اور ایسی وضاحت کا انتظام آپ جیسے محترم ہی مناسب اور صحیح طور پر فرما سکتے ہیں جو خالی از ثواب دارین نہ ہو گا۔

ج..... اس سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔

اول۔ اخبارات وجرائد کے ذریعہ اسمائے مبارکہ کی بے حرمتی ایک وبائی شکل اختیار کر گئی ہے اس لئے حکومت کو بھی اخبارات کو بھی اور عام مسلمانوں کو بھی اس سنگینی کا پورا پورا احساس کرنا چاہئے۔ عوام کو احساس دلانے کیلئے ضروری ہے کہ جو عبارت سرکاری گشتی مراسلہ میں دی گئی ہے اخبارات اسے مسلسل نمایاں طور پر شائع کرتے رہیں۔

دوم۔ سرکاری طور پر اس کا اہتمام ہونا چاہئے کہ ایسے منتشر اوراق جن میں قابل احترام چیز لکھی ہوئی ہو ان کی حفاظت کیلئے مساجد میں' رفاہی اداروں میں اور عام شاہراہوں پر جگہ جگہ کنستر کھوا دیئے جائیں اور عوام کو ہدایت کی جائے جس کو بھی کسی جگہ ایسا قابل احترام کاغذ پڑا ہوا ملے اسے ان ڈبوں میں محفوظ کر دیا جائے۔

سوم: ایسے کاغذات کو تلف کرنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ انہیں سمندر میں یا دریا میں یا کسی بے آباد جگہ میں ڈال دیا جائے یا کسی جگہ دفن کر دیا جائے جہاں پاؤں نہ آتے ہوں۔ اور آخری

درجہ میں یہ کہ ان کو جلانے کے بعد خاکستر میں پانی ملا کر کسی ایسی جگہ ڈال دیا جائے جہاں پاؤں نہ آتے ہوں۔

قرآنی آیات کی اخبارات میں اشاعت بے ادبی ہے

س..... جنگ کوئٹہ میں ایک قدیم نادر قلمی قرآن مجید کا عکس شائع ہوا تھا' دیکھ کر بے حد دکھ ہوا کہ اس میں سورۃ قریش میں ایک لفظ چھوٹا ہوا ہے (اخبار کا ٹکڑا بھیج رہا ہوں) لہذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ بتائیں ہم غلطی پر ہیں؟ یہ قرآنی نسخہ بار ہا چھپ چکا ہوگا اور کافی عرصہ پرانا بھی ہے تو کیا آج تک کسی کی نظر سے نہیں گزرا جو اسے صحیح کیا جاتا؟ لہذا آپ سے درخواست ہے کہ اس کے بارے میں تفصیل سے جواب دیں اور یہ بھی بتائیں کہ اخبار میں قرآنی آیات کا چھاپنا اتنا ضروری ہے کہ اس کی بے ادبی کو مدنظر رکھے بغیر چھاپ دیا جائے؟ قلات میں اکثریت ہندو گھرانوں کی ہے اس لئے ہر ہندو کے ہاتھ میں اخبار ہوتا ہے اور ان کیلئے عام اخبار کی خبریں اور قرآنی آیات سب برابر ہیں اور ہم مسلمان بھائی اخباروں کو کہاں تک سنبھال سکتے ہیں؟

ج ..... آپ نے جو اخباری تراشہ بھیجا ہے اس میں آیت واقعی غلط چھپی ہوئی ہے جو افسوسناک بات ہے۔ میں قرآن مجید کی آیات اور سورتوں کو اخبار میں چھاپنا بھی بے ادبی سمجھتا ہوں۔

قرآن مجید کو الماری کے اوپری حصہ میں رکھیں

س..... عرض یہ ہے کہ مجھے ایک الجھن درپیش آگئی ہے میں قرآن مجید اپنی بک شیلف کی نچلی دراز میں رکھتی ہوں اچانک میرے ذہن میں خیال ہوا ہے کہ صوفے کی سطح دراز سے اونچی ہے اس لئے نعوذ باللہ کہیں قرآن پاک کی بے حرمتی نہ ہوتی ہو؟ دراز بند ہے۔ مہربانی فرما کر مجھے ٹھیک سے بتائیں میں آپ کی بہت مشکور رہوں گی۔

ج قرآن مجید چونکہ الماری میں بند ہوتا ہے اس لئے بے حرمتی تو نہیں' مگر بہتر یہی ہے کہ اسے اونچا رکھ دیجئے۔

قرآن مجید کو نچلی منزل میں رکھنا جائز ہے

س..... قرآن کو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے لیکن اگر مکان ایک سے زائد منزلوں پر مشتمل ہو تو کیا قرآن کو نچلی منزل میں رکھنے سے اس کی بے ادبی نہیں ہوتی؟ جبکہ اوپر کی منزلوں میں لوگ چلتے پھرتے سوتے غرض ہر کام کرتے ہیں۔

ج..... نچلی منزل میں قرآن کریم کے ہونے کا کوئی حرج نہیں۔

قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھنا سخت بے ادبی ہے

س..... کیا قرآن شریف کے اوپر کوئی کاپی وغیرہ رکھ کر لکھنا چاہئے؟

ج..... کیا کوئی مسلمان جس کے دل میں قرآن مجید کا ادب ہو' قرآن مجید پر کاپی رکھ کر لکھ سکتا ہے؟

ٹی وی کی طرف پاؤں کرنا جبکہ اس پر قرآن کریم کی آیات آ رہی ہوں

س..... بسا اوقات لیٹ کر ٹی وی پر پروگرام دیکھ رہے ہوتے ہیں اس دوران پاؤں بھی ٹی وی کی طرف ہوتے ہیں اور تخت ٹی وی سے اونچا ہوتا ہے اور قرآن شریف کی آیات ٹی وی پر دکھائی جاتی ہیں تو کوئی گناہ ہے یا نہیں؟ اور گنہگار کون ہو گا دیکھنے والا یا ٹی وی پروگرام دکھانے والا؟

ج..... یہ ایک نہیں بلکہ تین گناہوں کا مجموعہ ہے۔

۱۔ ٹی وی دیکھنا بذات خود حرام ہے۔

۲۔ اس حرام چیز کا قرآن کریم کیلئے استعمال حرام۔

۳۔ قرآن کریم کے نقوش کی طرف پاؤں پھیلانا بے ادبی ہے۔ پروگرام دیکھنے اور دکھلانے والے سب اس کے وبال میں شریک ہیں۔

دل میں پڑھنے سے تلاوت قرآن نہیں ہوتی زبان سے قرآن کے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے

س..... اکثر قرآن خوانی میں لوگ خاص کر عورتیں تلاوت اس طرح کرتی ہیں جیسے اخبار پڑھتے ہیں' آواز تو در کنار لب تک نہیں ہلتے دل میں ہی پڑھتی ہیں ان سے کہو تو جواب ملتا ہے ہم نے دل میں پڑھ لیا ہے۔ مرد تلاوت کی آواز سنیں گے تو گناہ ہو گا؟

ج..... قرآن مجید کی تلاوت کیلئے زبان سے الفاظ ادا کرنا شرط ہے دل میں پڑھنے سے تلاوت نہیں ہوتی۔

بغیر زبان ہلائے تلاوت کا ثواب نہیں' البتہ دیکھنے اور تصور کرنے کا ثواب ملے گا

س..... بعض لوگ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں لیکن ہونٹ نہیں ہلاتے' دل میں خیال کر کے پڑھتے ہیں؟

ج..... تلاوت زبان سے قرآن مجید کے الفاظ کی ادائیگی کا نام ہے اس لئے اگر زبان سے نہ پڑھے اور صرف دل میں خیال کرے تو تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا۔ صرف آنکھوں سے دیکھنے اور دل میں تصور کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

تلاوت کیلئے ہر وقت صحیح ہے

س..... یہاں پر سعودی عرب میں اذان کے بعد اور ہر جماعت نماز سے پہلے اکثر لوگ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ جمعہ کے روز بھی ایسا ہوتا ہے کیا دن میں کسی خاص وقت کا خیال کئے بغیر ایسا عمل صحیح ہے؟

ج..... قرآن کریم کی تلاوت دن رات میں کسی وقت بھی منع نہیں ہر وقت تلاوت کی جا سکتی ہے۔

طلوع آفتاب کے وقت تلاوت جائز ہے

س..... جب سورج طلوع ہونے کا وقت ہو تب نماز پڑھنا منع کیا گیا ہے کیا اس وقت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

ج..... اس وقت قرآن کریم کی تلاوت جائز ہے۔

زوال کے وقت تلاوت قرآن اور ذکر اذکار جائز ہیں

س..... قرآن خوانی کے بارے میں یہ سوال تھا کہ کسی شخص کے مرنے کے بعد دوسرے روز یا کسی بھی روز قرآن خوانی ہوتی ہے ایک صاحب نے کہا اب قرآن خوانی کا ٹائم نہیں ہے زوال کا وقت ہونے والا ہے' کیا اس وقت قرآن خوانی کر سکتے ہیں؟

ج..... زوال کے وقت قرآن کریم کی تلاوت اور دیگر ذکر و اذکار جائز ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ اب قرآن خوانی کا وقت نہیں یہ الگ بحث ہے کہ آج کل قرآن خوانی کا جو رواج ہے اس میں لوگوں نے بہت سی غلط چیزیں بھی شامل کر لی ہیں۔

عصر تا مغرب تلاوت تسبیح کیلئے بہترین وقت ہے

س...... عصر سے لے کر مغرب کے وقت تک قرآن پاک پڑھنا چاہئے یا نہیں؟ کہتے ہیں کہ یہ زوال کا وقت ہوتا ہے؟

ج... عصر سے مغرب کا وقت تو بہت ہی مبارک وقت ہے۔ اس وقت ذکر و تسبیح اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہونا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے۔

تلاوت قرآن کا افضل ترین وقت

س...... قرآن پڑھنے کا افضل ترین وقت کون سا ہے؟ تقریباً ایک سال پہلے کی بات ہے' میرے دل میں قرآن و نماز پڑھنے کا جذبہ بہت شوق سے ابھرا۔ سردیوں کے دن تھے چھوٹے' تمام وقت کام میں مصروف رہتی۔ نماز کا وقت تو مل جاتا لیکن قرآن میں عموماً رات کے ۱۱ یا ۱۲ بجے پڑھنے بیٹھ جاتی۔ ترجمہ کے ساتھ مجھے بہت لطف آتا۔ کیونکہ رات کا وقت بہت سکون کا ہوتا ہے سمجھ کر پڑھنا بہت اچھا لگتا ہے مگر یہ جان کر بہت دکھ ہوا کہ ایک دن میرے شوہر فرمانے لگے بلکہ ناراض بھی ہوئے کہ یہ کونسا وقت ہے۔ خدانخواستہ بیوہ عورتیں اس وقت پڑھا کرتی ہیں۔ تم عصر میں یا علی الصباح پڑھا کرو۔ میرے شوہر خود قرآن کے حافظ اور دینی علوم سے آگاہ ہیں۔ ان کی زبان سے یہ جان کر بہت صدمہ ہوا کہ وہ میرا قرآن پڑھنے کا غلط مقصد نکال رہے ہیں۔ جبکہ میرے دل میں کہیں بھی ایسا خیال نہ تھا نہ مجھے یہ پتہ تھا کہ میں اس وقت پڑھوں گی تو لوگ ہم میاں بیوی میں کشیدگی سمجھیں گے' نہ یہ مقصد تھا کہ میری آواز سن کر پڑوسی مجھے بہت نیک پارسا سمجھیں۔ میں تو خود کو بے حد گنہگار تصور کرتی ہوں۔ بہرحال اس دن سے دل کچھ ایسا ہو گیا کہ نماز و قرآن کی طرف دل راغب نہیں ہوتا۔ دنیا جہاں کے کاموں میں لگی رہتی ہوں البتہ ضمیر بے حد ملامت کرتا ہے۔ موت کا تصور کسی لمحے کم نہیں ہوتا۔

ج...... آپ کے شوہر کا یہ کہنا تو محض ایک لطیفہ تھا کہ اس وقت بیوہ عورتیں پڑھا کرتی ہیں' ویسے یہ خیال ضرور رہنا چاہئے کہ ہمارے طرز عمل سے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے گیارہ بجے کا وقت عموماً آرام کا وقت ہوتا ہے۔ اور اس وقت آپ کے پڑھنے سے دوسروں کی نیند اور راحت میں خلل واقع ہو سکتا ہے۔ آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ کام کاج نمٹا کر نماز عشاء پڑھ کر جس قدر جلدی ممکن ہو سو جایا کریں' آخر شب میں تہجد کے وقت اٹھ کر کچھ نوافل پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت کر لیا کریں۔ (اور عورتوں کو تلاوت بھی آہستہ کرنی چاہئے۔ اتنی بلند آواز سے نہیں کہ آواز نامحرموں تک جائے) سردیوں میں تو انشاء اللہ اچھا خاصا وقت مل جایا کرے گا۔ اور گرمیوں میں اگر اس وقت

تلاوت کا وقت نہ ملے تو نماز فجر کے بعد کر لیا کریں۔ یہ موزوں ترین وقت ہے۔ اور آپ نے جو لکھا ہے کہ جس دن سے آپ کے شوہر نے آپ کو بےوقت پڑھنے پر ٹوکا ہے اس دن سے نماز و قرآن کی طرف دل راغب نہیں ہوتا۔ اس سے آپ کے نفس کی چوری نکل آئی۔ اگر آپ نماز و تلاوت رضائے الٰہی کے لئے کرتی تھیں تو اب اس سے بےرغبتی کیوں ہو گئی؟ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تلاوت کرنے پر نفس کا کوئی چھپا ہوا مکر تھا۔ اس سے توبہ کیجئے۔ خواہ رغبت ہو یا نہ ہو نماز و تلاوت کا اہتمام کیجئے۔ مگر بےوقت نہیں۔

قرآنی آیات والی کتاب کو بغیر وضو ہاتھ لگانا

س...... اقراء ڈائجسٹ میں قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ لکھا ہوتا ہے۔ براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ کیا اسے بغیر وضو مطالعہ کیا جا سکتا ہے؟ اسی طرح کچھ اور کتابیں یا اخبار جن میں قرآنی آیات یا صرف ان کا ترجمہ احادیث نبویؐ یا ان کا ترجمہ تحریر ہوتا ہے۔ وضو کے بغیر پڑھی جا سکتی ہیں یا نہیں؟

ج...... دینی کتابیں جن میں آیات شریفہ درج ہوں' ان کو بغیر وضو کے ہاتھ لگانا جائز ہے۔ مگر آیات شریفہ کی جگہ ہاتھ نہ لگایا جائے۔

بغیر وضو قرآن مجید پڑھنا جائز ہے چھونا نہیں

س...... قرآن شریف کو چھونے کیلئے یا ہاتھ میں لینے کیلئے یا کوئی آیت دیکھنے کیلئے وضو کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ کیونکہ انسان بغیر وضو کے بھی پاک ہوتا ہے شاید قرآن شریف کے اوپر ہی جو آیت درج ہوتی ہے اس کا مفہوم بھی ایسا ہی ہے کہ پاک لوگ چھوتے ہیں یہ کتاب' وغیرہ امید ہے ہماری رہنمائی فرمائیں گے۔

ج...... بغیر وضو کے قرآن مجید پڑھنا جائز ہے مگر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

نابالغ بچے قرآن کریم کو بلا وضو چھو سکتے ہیں

س...... چھوٹے بچے بچیاں مسجد مدرسے میں قرآن پڑھتے ہیں۔ پیشاب کر کے آبدست نہیں کرتے بلا وضو قرآن چھوتے ہیں۔ معلم کا کہنا ہے کہ جب تک بچے پر نماز فرض نہیں ہوتی' تب تک وہ بلا وضو قرآن چھو سکتا ہے۔ چار پانچ سال کے اکثر بچے بار بار پیشاب کو جاتے ہیں ریاح آتی رہتی ہے ان کیلئے ہر دس پندرہ منٹ پر وضو کرنا بہت مشکل کام ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کتنی عمر کے بچے بلا وضو قرآن چھو سکتے ہیں؟

ج...... چھوٹے نابالغ بچوں پر وضو فرض نہیں' ان کا بلا وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا درست ہے۔

قرآن مجید اگر پہلے نہیں پڑھا تو اب بھی پڑھ سکتے ہیں

س...... قرآن کریم کو عربی زبان میں پڑھ کر ہی ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے یا کہ اردو زبان میں ترجمہ پڑھ کر بھی ثواب حاصل ہو گا؟ کیونکہ مجھے عربی نہیں آتی۔

ج...... قرآن عربی میں ہے اردو میں تو اس کا ترجمہ ہو گا اور اس کا ثواب قرآن کی تلاوت کا ثواب نہیں۔ آپ نے اگر قرآن مجید نہیں پڑھا تو اب بھی پڑھ سکتے ہیں۔

دل لگے یا نہ لگے قرآن شریف پڑھتے رہنا چاہئے

س...... میں قرآن شریف کی تعلیم حاصل کر رہا ہوں اللہ کا شکر ہے میں اب تک ۱۹ پارے پڑھ چکا ہوں اور اب پڑھنے میں دل نہیں لگ رہا ہے۔ آپ کوئی وظیفہ تحریر کر دیں آپ کی مہربانی ہو گی جس پر عمل کرنے سے تعلیم حاصل کرنے کو میرا دل لگ جائے نماز کے بعد دعا کرتا ہوں کہ اے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

ج...... بعض کام ایسے ہوتے ہیں کہ خواہ دل لگے یا نہ لگے وہ ضرور کئے جاتے ہیں۔ مثلاً دوائی پینے کو دل نہیں چاہتا' مگر صحت کے خیال سے پی جاتی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید بھی باطنی صحت کیلئے ہے' خواہ دل لگے یا نہ لگے پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ دل بھی لگنے لگے گا۔

قرآن مجید کو فقط غلاف میں رکھ کر مدتوں نہ پڑھنا موجب وبال ہے

س...... آج کل یہ عام ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت نہیں ہوتی' صرف قرآن مجید گھر میں ہوٹلوں اور دکانوں میں اونچی جگہ میں نظر آتا ہے غلاف پر بہت سارا گرد و غبار جمع ہوتا ہے کیا قرآن مجید کو ایسی جگہوں میں رکھنا جائز ہے؟

ج...... قرآن کریم کو اونچی جگہ پر تو رکھنا ہی چاہئے باقی مدتوں اس کی تلاوت نہ کرنا لائق شرم اور موجب وبال ہے۔

قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والا عظیم الشان نعمت سے محروم ہے

س...... اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا تو کہیں وہ گناہ کا مرتکب تو نہیں ہوتا؟

ج..... قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والا گنہگار تو نہیں لیکن ایک عظیم الشان نعمت سے محروم ہے۔

سگریٹ پیتے ہوئے قرآن کریم کا مطالعہ یا ترجمہ پڑھنا خلاف ادب ہے

س..... ایک شخص قرآن حکیم کا مطالعہ معنی سمجھنے کیلئے کر رہا ہے اردو کی مدد سے وہ الفاظ اور عبارت کو سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے اور اس دوران سگریٹ بھی پی رہا ہے۔ اس کا یہ فعل کہاں تک درست ہے کیا وہ سگریٹ پینے سے گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے جبکہ سگریٹ یا حقہ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا؟

ج..... سگریٹ یا حقہ پینے سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن جو شخص قرآن کریم کے اتنے احترام سے بھی عاری ہے، اسے قرآن پاک کا فہم کیا خاک نصیب ہو گا؟ اور پھر وہ بے چارہ خالی اردو ترجمہ سے کیا سمجھے گا؟ "اناللہ وانا الیہ راجعون"

سوتے وقت لیٹ کر آیت الکرسی پڑھنے میں بے ادبی نہیں

س..... آیت الکرسی جو میں رات کو پڑھ کر سوتی ہوں، لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے جب لیٹ جاتی ہوں تو یاد آتا ہے لیٹ کر پڑھنے سے بے ادبی تو نہیں ہوتی؟ ضرور بتائیے۔

ج..... لیٹ کر پڑھنا جائز ہے، بے ادبی نہیں۔

تلاوت کرنے والے کو نہ کوئی سلام کرے نہ وہ جواب دے

س..... جب کوئی آدمی کلام پاک کی تلاوت کر رہا ہو ایسی حالت میں اسے سلام دیا جا سکتا ہے کہ نہیں؟ اگر سلام دے دیا جائے تو کیا اس پر جواب دینا واجب ہو جاتا ہے؟

ج..... اس کو سلام نہ کیا جائے اور اس کے ذمہ سلام کا جواب بھی ضروری نہیں۔

ہر تلاوت کرنے والے کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ کہاں ٹھہرے، کہاں نہیں

س..... رموز اوقاف قرآن مجید کو ادا کرنا کیا ہر مسلمان کا فرض ہے، یا صرف قاری لوگوں کے لئے ضروری ہے؟

ج…… کس لفظ پر کس طرح وقف کیا جائے؟ اور کہاں وقف ضروری ہے کہاں نہیں؟ یہ بات جاننا ہر قرآن مجید پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے اور یہ زیادہ مشکل نہیں، کیونکہ قرآن مجید میں اس کی علامات لگی ہوتی ہیں باقی فن کی باریکیوں کو سمجھنا ماہرین کا کام ہے۔

مسجد میں تلاوت قرآن کے آداب

س…… مسجد میں جب اور لوگ بھی نماز و تسبیح میں مشغول ہوں تو کیا تلاوت با آواز بلند جائز ہے؟

ج…… اتنی بلند آواز سے تلاوت کرنا جائز نہیں جس سے کسی کی نماز میں خلل پڑے۔

اگر کوئی شخص قرآن پڑھ رہا ہو تو کیا اس کا سننا واجب ہے

س…… مولانا صاحب! احقر خود اس ماہ مبارک میں نماز' روزہ' تلاوت کرتا ہے گھر کے تقریباً جملہ افراد بھی یہ عمل کرتے ہیں سوال یہ ہے کہ گھر میں جب کہ زیادہ تر لوگ قرآن کریم (بلند آواز میں) پڑھ رہے ہوں' تو کیا ہم وہ سنیں یا ہم کچھ ذاتی اور دنیاوی کام بھی اس وقت کر سکتے ہیں۔ میں کافی شش و پنج میں مبتلا ہو جاتا ہوں کہ آخر قرآن کریم کی تلاوت کے دوران کہاں تک کاموں کو روکوں؟ امید ہے کہ آپ مدد فرمائیں گے اور احقر کو جواب دیں گے۔ قرآن کریم سے مجھے بے حد محبت ہے میں خود پڑھتا ہوں مگر میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ اسے تب تک پڑھو جب تک دل چاہے؟

ج…… جو شخص اپنے طور پر قرآن پڑھ رہا ہو اس کا سننا واجب نہیں اور گھر والوں کے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ آہستہ پڑھیں۔

سورۃ التوبہ میں کب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور کب نہیں؟

س…… قرآن مجید کی سورتوں میں صرف ایک سورۃ توبہ کی ابتدا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بغیر بسم اللہ پڑھے ہی سورۃ توبہ کی تلاوت شروع کر دے اور درمیان میں ہی رک کر دوسرے دن اسی جگہ سے تلاوت شروع کر دے تو بسم اللہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج…… سورۃ برات (توبہ) کے شروع میں بسم اللہ شریف نہ لکھنے کی وجہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ اس سورۃ کے مضامین چونکہ اس سے پہلے کی سورۃ انفال سے ملتے جلتے ہیں اس لئے ہمیں خیال ہوا کہ یہ سورۃ انفال کا جزنہ ہو۔ پس احتمال جزئیت کی بنا پر بسم اللہ نہیں لکھی گئی اور مستقل سورۃ ہونے کے احتمال کی بنا پر اس کو ماقبل کی سورۃ سے ممتاز کر دیا گیا گویا جز ہونے یا نہ ہونے کے دونوں پہلوؤں کی رعایت ملحوظ رکھی گئی۔ اس سورۃ کے شروع میں بسم اللہ شریف پڑھنے کا حکم یہ

ہے کہ اگر اوپر سے پڑھتا آرہا ہو تب تو بسم اللہ پڑھے بغیر ہی سورۃ توبہ شروع کردے اور اگر اس سورۃ سے تلاوت شروع کی ہے تو عام معمول کے مطابق اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے۔ اسی طرح اگر اس سورۃ کے درمیان تلاوت روک دی تھی، تو آگے جب تلاوت شروع کرے تب بھی اعوذ باللہ کے بعد بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے۔

قرآن شریف کی ہر سطر پر انگلی رکھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا

س...... میں نے سنا اور دیکھا بھی ہے کہ اکثر ایسے لوگ جو قرآن شریف کی ہر سطر پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہیں کہتے ہیں کہ اس طرح دو قرآن ختم کرنے سے ایک قرآن ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ ان لوگوں کا یہ فعل کیا درست ہے؟

ج...... اس سے قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب نہیں ملتا اور قرآن مجید پر بلاوجہ انگلی پھیرنا فضول حرکت ہے۔ صرف بسم اللہ پڑھنے کا ثواب مل جائے گا۔

بغیر سمجھے قرآن پاک سُننا بہتر ہے یا اردو ترجمہ پڑھنا؟

س...... رمضان المبارک میں تراویح پڑھی جاتی ہیں، میں تراویح پڑھنے بہت کم گیا ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں گناہ تو نہیں کر رہا ہوں۔ ہمیں عربی زبان سمجھ نہیں آتی اسی لئے قرآن مجید پڑھ تو سکتے ہیں لیکن سمجھ نہیں سکتے۔ تراویح میں پورا قرآن ختم کیا جاتا ہے مگر جو چیز سمجھ میں نہیں آئے اسے عبادت کیسے کہہ سکتے ہیں؟ اگر میں اس مبارک مہینے میں نماز عشاء کے بعد قرآن شریف کا اردو ترجمہ پڑھوں تاکہ مجھے کچھ سبق حاصل ہو اور میں اپنے دوست واحباب تک کو ان کی اپنی زبان میں قرآنی واقعات بتاؤں تو کیا مجھے تراویح نہ پڑھنے کا گناہ ملے گا؟ جبکہ تراویح میں آنے والے طرح طرح کے خیالات حافظ جی کی تیزی اور قرآن کی ناسمجھی کی وجہ سے میرے خالی ذہن میں داخل ہو جاتے ہیں جو سوائے گناہ کے اور کچھ نہیں۔

ج...... آپ کی تحریر چند مسائل پر مشتمل ہے جن کو بہت ہی اختصار سے ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ تراویح میں پورا قرآن مجید سننا سنت موکدہ ہے اور اس سے محروم رہنا بڑی سخت محرومی ہے، دوسری کوئی عبادت اس کا بدل نہیں بن سکتی۔

۲۔ قرآن مجید پڑھنا مستقل عبادت ہے خواہ معنی سمجھے یا نہ سمجھے اور قرآن مجید سمجھنا الگ عبادت ہے اگر آپ کو قرآن کریم کے سمجھنے کا شوق ہے تو یہ بڑی سعادت ہے تاہم الفاظ قرآن کی تلاوت کو نعوذ باللہ بے کار سمجھنا غلط ہے۔ تلاوت آیات کو اللہ تعالیٰ نے مستقل طور پر مقاصد نبوت میں شمار

فرمایا ہے۔ اور تلاوت کی مدح فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت قرآن کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ اس لئے تلاوت کو فضول سمجھنا خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب اور قرآن کریم کی توہین کے ہم معنی ہے۔ ہمارے شیخ حضرت اقدس مولانا محمد زکریاؒ کا رسالہ "فضائل قرآن" ملاحظہ فرمالیا جائے۔

۳۔ قرآن مجید سیکھنے کا یہ طریقہ نہیں کہ آپ اس کا ترجمہ بطور خود پڑھ لیا کریں کیونکہ اول تو یہی معلوم نہیں کہ جو ترجمہ آپ کے زیر مطالعہ ہے وہ کسی دیندار آدمی کا ہے یا کسی بے دین کا، مومن کا یا کافر کا؟ اور یہ کہ اس نے منشاء الٰہی کو ٹھیک سمجھا بھی ہے یا نہیں؟ سمجھا ہے تو اسے ٹھیک طریقے سے تعبیر بھی کر پایا ہے یا نہیں؟ اور پھر یہ کہ ترجمہ پڑھ کر آپ صحیح بات سمجھ سکیں گے؟ کہیں فہم میں کوئی لغزش تو نہیں ہوگی؟ اس کے اطمینان کا آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہوگا۔ اور خدانخواستہ غلط مفہوم سمجھ کر اسے دوسروں کو بتائیں گے، تو افتراء علی اللہ کا اندیشہ ہے۔ شاہی فرامین کی ترجمانی کے لئے کیسے کیسے ماہرین رکھے جاتے ہیں۔ بڑا ظلم ہوگا اگر ہم قرآن فہمی کیلئے کسی استعداد و مہارت کی ضرورت ہی نہ سمجھیں۔ اور محض ترجمہ خوانی کا نام قرآن فہمی رکھ لیں۔ الغرض قرآن فہمی کا طریقہ یہ نہیں کہ محض اردو ترجمہ پڑھ لینے کو کافی سمجھ لیا جائے۔ بلکہ اگر یہ شوق ہو تو کسی محقق عالم کی صحبت میں قرآن کریم پڑھا جائے اور اس کیلئے ضروری استعداد پیدا کی جائے۔

۴۔ پھر جناب نے تراویح کے وقت ہی کو ترجمہ خوانی کے لئے کیوں تجویز فرمایا جو عبادات شریعت نے مقرر کی ہیں، ان کو حذف کر کے اپنے خیال میں قرآن فہمی میں مشغول ہونا گویا صاحب شریعت کو مشورہ دینا ہے کہ اس کو فلاں عبادت کی جگہ یہ چیز مقرر کرنی چاہئے تھی اور یہ بات آداب بندگی کے یکسر منافی ہے بندہ کا فرض تو یہ ہونا چاہئے کہ جس وقت اس کی جو ڈیوٹی لگادی جائے اسی کو بجالائے۔ ترجمہ خوانی کا اگر شوق ہے تو اس کے لئے آپ سیر و تفریح اور آرام و طعام کے مشاغل حذف کر کے بھی تو وقت نکال سکتے ہیں۔

۵۔ آپ کا یہ ارشاد بھی اس ناکارہ کے نزدیک اصلاح کا محتاج ہے کہ "اپنے دوست احباب تک ان کو ان کی زبان میں قرآنی واقعات بتاؤں۔" آدمی کو ہدایت الٰہی کا مطالعہ کرتے وقت یہ نیت کرنی چاہئے کہ جو ہدایت مجھے ملے گی اس پر خود عمل کروں گا۔ اسی عمل کا ایک شعبہ یہ بھی ہے کہ جو صحیح مسئلہ معلوم ہو وہ دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی بتایا جائے لیکن ہم کو اپنی اصلاح کی سب سے پہلے فکر ہونی چاہئے اور قرآن کریم اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ صرف اسی نیت سے کرنا چاہئے۔

۶۔ تراویح میں حافظ صاحب ایسے مقرر کئے جائیں جو الفاظ قرآن کو صحیح صحیح ادا کریں تیز روی میں الفاظ کو خراب نہ کریں۔

۷۔ نماز میں جو خیالات بغیر قصد و اختیار کے آئیں نہ وہ گناہ ہیں نہ ان پر مواخذہ ہے۔ ان خیالات سے پریشان ہونا غلط ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ آدمی نماز کی طرف متوجہ رہنے کی کوشش کرتا رہے۔ خیالات بھٹکتے ہیں تو بھٹکتے رہیں' ان کی طرف التفات ہی نہ کرے۔ بلکہ بار بار نماز کی طرف متوجہ ہوتا رہے انشاء اللہ اس کو کامل نماز کا ثواب ملے گا۔

اردو میں تلاوت کرنا

س...... جناب مسئلہ یہ ہے کہ اگر قرآن اردو میں پڑھا جائے تو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ عربی میں پڑھنے سے یا عربی میں پڑھنا ہی بہتر ہے؟ کیونکہ عربی میں قرآن مجید پڑھ تو لیتے ہیں لیکن ظاہری بات ہے سمجھ نہیں سکتے جبکہ قرآن مجید کو جب تک سمجھا اور اس پر عمل نہ کیا جائے اس کا پڑھنا بے کار ہے۔

ج...... اردو ترجمہ پڑھنے سے قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا تلاوت کا ثواب صرف قرآن کریم کے الفاظ کے ساتھ مخصوص ہے۔ سمجھنے کے لئے تلاوت کرنے کے بعد اس کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ لی جائے لیکن قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب اس کے اپنے الفاظ کی تلاوت سے ہو گا۔
اور قرآن مجید کی بے سمجھے تلاوت کو بے کار کہنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی تلاوت کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں۔ یہ فضائل قرآن کریم کے الفاظ کی تلاوت کے ہیں خواہ معنی و مفہوم کو سمجھے یا نہ سمجھے۔

قرآن مجید پڑھنے کا ثواب فقط ترجمہ پڑھنے سے نہیں ملے گا

س...... ترجمے والے قرآن پاک کا ترجمہ پڑھتے ہیں کیا اس طرح قرآن شریف پڑھنے سے اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا عربی میں (جو کہ اس کی اصل شکل ہے) ' پڑھنے سے ملتا ہے؟

ج...... قرآن مجید کے الفاظ کی تلاوت کے بغیر صرف ترجمہ پڑھنے سے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔

قرآن مجید کے الفاظ کو بغیر معنی سمجھے ہوئے پڑھنا بھی عظیم مقصد ہے

س...... اگر ایک آدمی عربی میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اور وہ صرف طوطے کی طرح پڑھے جاتا ہے مگر اسے یہ پتہ نہیں کہ اس نے جو کچھ پڑھا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ صرف اسے اتنا پتہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب پڑھ رہا ہوں اب اس کا کیا مقصد ہوا؟ اس شخص کا اس طرح سے قرآن مجید پڑھنا اس کے واسطے محض انگریزی یا یونانی پڑھنے کے مترادف ہوا۔ اگر اسے ان کے معانی نہیں آتے کیا اس شخص کو بغیر معنی کے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا؟ حالانکہ قرآن مجید پڑھنے کا مقصد اور مطلب تو یہ ہے کہ اس مقدس کتاب کو خوبصورتی سے پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے اگر مقصد صرف پڑھنے تک محدود رہے تو اس کا کیا فائدہ؟

ج...... قرآن مجید کے الفاظ کی تلاوت ایک مستقل وظیفہ ہے جس کی قرآن کریم اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ترغیب دی گئی ہے اور اس کو مقاصد نبوت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے ایک مستقل مقصد قرار دیا گیا ہے اور قرآن کریم کے الفاظ کو طوطے کی طرح رٹنے' حفظ کرنے اور اس کی تلاوت کرنے کا اجر و ثواب بیان فرمایا گیا ہے اور اس کے معنی و مفہوم کو سمجھنا ایک مستقل وظیفہ ہے اس کا الگ اجر و ثواب ہے اور سمجھ کر اس کے احکام پر عمل کرنا یہ سب سے اہم تر مقصد ہے اور ایک مسلمان کو اپنی ہمت و بساط کے مطابق کلام اللہ کی تلاوت بھی کرنی چاہئے۔ اس کے الفاظ بھی یاد کرنے چاہئیں اس کے معنی و مفہوم کو بھی ضرور سمجھنا چاہئے اور ارشادات خداوندی پر عمل بھی کرنا چاہئے۔ مگر بے سمجھے پڑھنے کو بے فائدہ کہنا درست نہیں' بلکہ گستاخی و بے ادبی ہے جس سے توبہ کرنا واجب ہے۔

معنی سمجھے بغیر قرآن پاک کی تلاوت بھی مستقل عبادت ہے

س...... میرا سوال یہ ہے کہ قرآن پاک بغیر سمجھے پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں جب تک اس کے معنی نہ پڑھے جائیں۔ لیکن کیا یہ جائز ہے کہ ہم جو رکوع پڑھنا چاہیں صرف اس کے معنی پڑھ لیں یعنی بغیر تلاوت کے؟

ج...... قرآن مجید کی تلاوت ایک مستقل عبادت اور اعلیٰ ترین عبادت ہے۔ اس کے مفہوم و معنی کو سمجھنا مستقل عبادت ہے اور پھر اس پر عمل کرنا الگ عبادت ہے۔ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین وظائف ذکر فرمائے گئے ہیں۔

(۱) تلاوت آیات۔ (۲) تعلیم کتاب و حکمت۔ (۳) تزکیہ

یہ انہی تین عبادتوں کی طرف اشارہ ہے جو اوپر ذکر کی گئی ہیں اس لئے معنی سمجھے بغیر قرآن کریم کی تلاوت کو بے کار سمجھنا غلط ہے کیا یہ نفع کم ہے کہ قرآن کریم کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں عطا کی جاتی ہیں۔ بہر حال قرآن مجید کی تلاوت تو ہر مسلمان کا وظیفہ ہونا چاہئے' خواہ معنی سمجھے یا نہ سمجھے۔ اس کے بعد اگر اللہ تعالیٰ توفیق اور ہمت دے تو معنی سمجھنے کی کوشش کی جائے مگر صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ کر قرآن مجید کی آیت کا مفہوم اپنے ذہن سے نہ گھڑ لیا جائے' بلکہ جہاں اشکال ہو اہل علم سے سمجھ لیا جائے۔

قرآن مجید سمجھ کر پڑھے یا بے سمجھے صحیح ہے لیکن نیا مطلب گھڑنا غلط ہے

س...... روزنامہ جنگ مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۸۲ء کے صفحہ ۳ پر ایک حدیث بحوالہ مسلم رقم ہے عنوان ہے "طلب علم کا صلہ" اس حدیث مبارکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان درج ہے کہ "جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب پڑھتے اور اس پر بحث و گفتگو کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمانی سکون نازل ہوتا ہے' رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے' فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے فرشتوں کی مجالس میں فرماتے ہیں۔" اس حدیث شریف میں قرآن شریف پڑھنے اور اس کے معانی و حکمت پر گفتگو اور بحث کرنے کی برکات کا ذکر ہے۔ اور اشارہ ملتا ہے کہ لوگ قرآن کریم کے معانی و مطالب اور حکمت و فلسفہ کو موضوع گفتگو بنائیں۔ اور یوں اس کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کریں۔ لیکن فی زمانہ دیکھا گیا ہے کہ قرآن کریم کی صرف تلاوت یعنی پڑھ لینے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے اور اللہ سے ثواب (اجر) حاصل کرنے کیلئے کافی سمجھا جاتا ہے یہ رویہ نہ صرف کم علم عوام کا ہے بلکہ اچھے پڑھے لکھے بھی قرآن کریم کی لفظی تلاوت سے آگے بڑھنا ضروری نہیں سمجھتے یہی نہیں بلکہ اکثر علماء قرآن کریم کے مطالب اور حکمت پر بحث و گفتگو سے مسلمانوں کو منع کرتے ہیں اور صرف تلاوت کو ثواب کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اسی پر زور دیتے ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس بات پر روشنی ڈالیں کہ اس حدیث شریف کی روشنی میں مسلمانوں کو کون سی عملی راہ اختیار کرنی چاہئے؟

نیز یہ بات کس حد تک درست ہے کہ قرآن کریم کو بغیر سمجھے بھی تلاوت کی جائے تو بھی ثواب (اجر) ملتا ہے؟ عموماً ہم کوئی بھی کتاب پڑھتے ہیں' تو اسے سمجھتے ہیں ورنہ پڑھتے ہی نہیں' بغیر سمجھے کسی کتاب کا پڑھنا عجیب سی بات ہے پھر قرآن کریم جو انسانوں کے لئے ایک مستقل حقیقی سرچشمہ ہدایت ہے' اسے سمجھے بغیر یعنی یہ معلوم کئے بغیر کہ اس میں ہمارے لئے کیا ہدایت اور رہنمائی ہے تو پڑھنے سے ثواب کے کیا معنی ہیں؟ اور ثواب یعنی اجر تو اس ہدایت کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک مسلمان کیلئے ایمان و عمل کی شرائط بھی اسی صورت میں پوری ہو سکتی ہیں کہ قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھا جائے اس سوال پر بھی روشنی ڈالئے تاکہ مسلمانوں کی فلاح کا راستہ کھل سکے؟

ج...... قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب الگ ہے جو صحیح احادیث میں وارد ہے اور قرآن کریم کے معانی و مطالب کو سیکھنے کا ثواب الگ ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کسی عالم دین نے قرآن کریم کے معنی و مفہوم کو سمجھنے سے منع نہیں کیا البتہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو سمجھا

نہیں ہوتا مگر وہ اپنی طرف سے کسی آیت کا مطلب گھڑ کر بحث شروع کر دیتے ہیں ایسی بحث سے علماء ضرور منع کرتے ہیں کیونکہ ایک تو اس بحث کا منشاء جہل مرکب ہے پھر ایسی بحث کی حدیث میں مذمت بھی آئی ہے چنانچہ جامع صغیر (ص ۱۴۳' ج ۱) میں مستدرک حاکم کے حوالے سے جو حدیث نقل کی ہے "الجدال فی القرآن کفر" یعنی قرآن میں کج بحثی کرنا کفر ہے۔ الغرض قرآن کریم کی تلاوت کو بیکار سمجھنا بھی صحیح نہیں قرآن کریم کے مطالب سیکھنے اور پڑھنے کی کوشش نہ کرنا بھی غلط ہے اور قرآن کریم کا صحیح علم حاصل کئے بغیر بحث شروع کر دینا بھی غلط ہے۔

قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ کر عالم سے تصدیق کرنا ضروری ہے

س..... وہ لوگ جنہیں کسی بھی وجہ سے قرآن مجید پڑھنے کا موقع نہیں ملا' مگر اب ان کا تجسس مقدس کتاب پڑھنے کے بارے میں بڑھ رہا ہے اور اب وہ عمر کی اس حد میں پہنچ چکے ہیں کہ عربی زبان میں پڑھنا مشکل ہو گیا ہے تو وہ ترجمہ ہی پڑھ کر اپنے علم کو وسعت دینا چاہتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہیں۔ اگر کسی صاحب نے آپ کے جوابات کو غور سے پڑھا ہو گا تو وہ ایسا کرنے سے ضرور گریز کرے گا کیونکہ اسے یہ پتہ چلا ہو گا کہ محض ترجمہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟ اب اسے جو بھی تھوڑا سا ثواب ملنے کا امکان تھا اس سے بھی محروم رہ جائے گا اس طرح گناہ کا موجب کون ہو گا؟

ج..... ایک ایسا شخص جو عربی الفاظ پڑھنے سے قاصر ہے' وہ اگر "اردو قرآن" پڑھے گا تو اسے قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا۔ رہا صرف "اردو قرآن" پڑھ کر احکام خداوندی کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا یہ جذبہ تو بہت قابل قدر ہے مگر تجربہ یہ ہے کہ بغیر استاذ کے نہ یہ قرآن کریم کا مفہوم صحیح سمجھے گا' نہ منشاء خداوندی کے مطابق عمل پیرا ہو سکے گا۔ ایسے حضرات کو واقعی قرآن کریم سمجھنے کا شوق ہے تو ان کے لئے مناسب تدبیر یہ ہے کہ وہ کسی عالم حقانی سے سبقاً سبقاً پڑھیں اور اگر اتنی فرصت بھی نہ ہو تو کم از کم اتنا ضرور کریں کہ اردو ترجمہ دیکھ کر جو مفہوم ان کے ذہن میں آئے اس پر اعتماد نہ کریں بلکہ کسی عالم سے اس کی تصدیق کرا لیا کریں کہ ہم نے فلاں آیت کا جو مفہوم سمجھا ہے آیا صحیح سمجھا ہے اور اس سے بھی اچھی صورت یہ ہے کہ کسی عالم حقانی کے مشورے سے کسی تفسیر کا مطالعہ کیا کریں اور اس میں جو بات سمجھ میں نہ آئے وہ پوچھ لیا کریں۔

امریکہ کی مسلم برادری کے تلاوت قرآن مجید پر اشکالات کا جواب

س..... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں؟
ہم قرآن شریف کو عربی میں کیوں پڑھتے ہیں جبکہ ہم عربی نہیں سمجھتے۔ اس کی ضرورت کوئی نہ۔

کوئی وجہ ہوگی اسلام کی مشہور و معروف کتابوں میں اگر اس کی وجہ نہیں ہے تو پھر عقلی وجہ ایسا کرنے کی کوئی سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ بتایا جائے کہ کونسا طریقہ بہتر ہے؟ عربی میں قرآن شریف کی تلاوت کرنا' یا اس کا انگریزی ترجمہ پڑھنا۔ یہاں امریکہ میں زندگی بہت معروف ہے اور لوگوں کے پاس بہت سارے کام کرنے کا وقت نہیں ہے لہٰذا یہاں مسلمان مرد و عورت کہتے ہیں کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتے کیونکہ وہ وضو کر کے کسی کونے میں بیٹھ کر قرآن نہیں پڑھ سکتے جو ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔

کا فرنداق کرتے ہیں کہ صرف ایک قرآن پڑھنے کے لئے کتنے کام کرنے پڑتے ہیں' یہ مانتے ہیں کہ وہ ایک مقدس کتاب ہے لیکن بائبل بھی مقدس کتاب ہے اور ہم وہ کتاب کسی بھی وقت میں پڑھ سکتے ہیں۔ ہم زیادہ تر رات کو سوتے وقت بستر میں پڑھتے ہیں کیا قرآن بھی اس طریقہ سے پڑھا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟

ج...... آپ کے سوال کا تجزیہ کیا جائے تو یہ چند اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ان پر الگ الگ گفتگو کی جائے اور چونکہ یہ آپ کا ذاتی مسئلہ نہیں بلکہ آپ نے امریکہ کی مسلم برادری کی نمائندگی کی ہے اس لئے مناسب ہو گا کہ قدرے تفصیل سے لکھا جائے۔

۱: آپ دریافت کرتے ہیں کہ ہم قرآن کریم کو عربی میں کیوں پڑھتے ہیں؟ اس کی کیا وجہ ہے؟

تمہیداً پہلے دو مسئلے سمجھ لیجئے ایک یہ کہ قرآن کریم کی تلاوت نماز میں تو فرض ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی (میں یہاں یہ تفصیلات ذکر نہیں کرتا کہ نماز میں قرأت کی کتنی مقدار فرض ہے' کتنی مسنون ہے اور یہ کہ کتنی رکعتوں میں فرض ہے اور کس کے ذمہ فرض ہے) لیکن نماز سے باہر قرآن کریم کی تلاوت فرض و واجب نہیں۔ البتہ ایک عمدہ ترین عبادت ہے اس لئے اگر کوئی شخص نماز سے باہر ساری عمر تلاوت نہ کرے تو کسی فریضہ کا تارک اور گناہ گار نہیں ہو گا۔ البتہ ایک بہترین عبادت سے محروم رہے گا۔ ایسی عبادت جو اس کی روح و قلب کو منور کر کے رشک آفتاب بنا سکتی ہے۔ ایسی عبادت جو اس کی قبر کیلئے روشنی ہے اور ایسی عبادت جو حق تعالیٰ شانہ سے تعلق و محبت کا قوی ترین ذریعہ ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ کہ جس شخص کو قرآن کریم کی تلاوت کرنی ہو' خواہ وہ نماز کے اندر تلاوت کرے یا نماز سے باہر' اس کو قرآن کریم کے اصل عربی متن کی تلاوت لازم ہے۔ تلاوت قرآن کی فضیلت صرف عربی متن کی تلاوت پر حاصل ہو گی وہ اس کے اردو' انگریزی یا کسی اور زبان کے ترجمہ پڑھنے پر حاصل نہیں ہو گی۔ اس لئے مسلمان قرآن کریم کے عربی متن ہی کی تلاوت کو لازم سمجھتے ہیں۔ ترجمہ پڑھنے کو تلاوت کا بدل نہیں سمجھتے اور اس کی چند وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ...... قرآن کریم ان مقدس الفاظ کا نام ہے جو کلام الٰہی کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم پر نازل ہوئے، گویا قرآن کریم حقیقت میں وہ خاص عربی الفاظ ہیں جن کو قرآن کہا جاتا ہے۔ چنانچہ متعدد آیات کریمہ میں قرآن کریم کا تعارف قرآن عربی یالسان عربی کی حیثیت سے کرایا گیا ہے۔
چنانچہ ارشاد ہے۔

﴿وكذلك أنزلناه قرآنا عربيًا﴾ (۲۰:۱۱۳)

﴿قرآنا عربيًا غير ذى عوج لعلهم يتّقون﴾ (۳۹:۲۸)

﴿إنّا أنزلناه قرآنا عربيًا لعلكم تعقلون﴾ (۱۲:۲)

﴿كتاب فصّلت آياته قرآنا عربيًا﴾ (٤۱:۳)

﴿و كذلك أوحينا إليك قرآنا عربيًا﴾ (٤۲:۷)

﴿إن جعلناه قرآنا عربيًا لعلكم تعقلون﴾ (٤۳:۳)

﴿وكذلك أنزلناه حكمًا عربيًا﴾ (۱۳:۳۷)

﴿وهذا كتاب مصدق لسانا عربيًا﴾ (٤٦:۱۲)

﴿وهذا لسان عربى مبين﴾ (۱٦:۱۰۳)

﴿بلسان عربى مبين﴾ (۲٦:۱۹۵)

اور جب یہ معلوم ہوا کہ قرآن کریم، عربی کے ان مخصوص الفاظ کا نام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تو اس سے خود بخود یہ بات واضح ہو گئی کہ اگر قرآن کریم کے کسی لفظ کی تشریح متبادل عربی لفظ سے بھی کر دی جائے تو وہ متبادل لفظ قرآن نہیں کہلائے گا، کیونکہ وہ متبادل لفظ منزل من اللہ نہیں۔ جبکہ قرآن وہ کلام الٰہی ہے جو جبرئیل امین کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ مثلاً سورۃ بقرہ کی پہلی آیت میں "لا ریب فیہ" کے بجائے اگر "لا شک فیہ" کے الفاظ رکھ دیئے جائیں تو یہ قرآن کی آیت نہیں رہے گی۔

الغرض جن متبادل الفاظ سے قرآن کریم کی تشریح یا ترجمانی کی گئی ہے وہ چونکہ وحی قرآن کے الفاظ نہیں، اس لئے ان کو قرآن نہیں کہا جائے گا۔ ہاں قرآن کریم کا ترجمہ یا تشریح و تفسیر ان کو کہہ سکتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر شخص اپنے فہم کے مطابق ترجمہ و تشریح کیا کرتا ہے۔ پس۔ س طرح

غالب کے اشعار کا مفہوم کوئی شخص اپنے الفاظ میں بیان کر دے تو وہ غالب کا کلام نہیں بلکہ غالب کے کلام کی ترجمانی ہے۔ اسی طرح قرآن کریم کا ترجمہ، خواہ کسی زبان میں ہو، وہ کلام الٰہی نہیں بلکہ کلام الٰہی کی تشریح و ترجمانی ہے۔ اب اگر کوئی شخص اس ترجمہ و تشریح کا مطالعہ کرے تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے کلام الٰہی کو پڑھا، بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اس نے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان جو فرق ہے، وہی فرق اس کے اپنے کلام اور مخلوق کی طرف سے کی گئی ترجمانی کے درمیان ہے۔ اب جو شخص حق تعالیٰ شانہ، سے براہ راست ہم کلامی چاہتا ہو اس کیلئے صرف مخلوق کے کئے ہوئے ترجمہ و تفسیر کا دیکھ لینا کافی نہیں ہو گا بلکہ اس کیلئے براہ راست کلام الٰہی کی تلاوت لازم ہوگی۔ ہر مسلمان کی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ وہ قرآن کریم کا مفہوم خود اس کے الفاظ سے سمجھنے کی صلاحیت و استعداد پیدا کرے۔ لیکن اگر کسی میں یہ صلاحیت پیدا نہ ہو تب بھی قرآن کریم کی تلاوت کے انوار و تجلیات اسے حاصل ہوں گے اور وہ تلاوت کے ثواب و برکات سے محروم نہیں رہے گا۔ خواہ معنی و مفہوم کو وہ سمجھتا ہو یا نہ سمجھتا ہو۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ آپ ایک پھل یا مٹھائی لاتے ہیں مجھے نہ تو اس کا نام معلوم ہے نہ میں اس کے خواص و تاثیرات سے واقف ہوں، اس لاعلمی کے باوجود اگر میں اس پھل یا شیرینی کو کھاتا ہوں تو اس کی حلاوت و شیرینی اور اس کے ظاہری و باطنی فوائد سے محروم نہیں رہوں گا۔

دوسری وجہ...... بعض لوگ جو کلام الٰہی کی لذت سے نا آشنا ہیں اور جنہیں کلام الٰہی اور مخلوق کے کلام کے درمیان فرق و امتیاز کی حس نہیں، ان کا کہنا ہے کہ قرآن کریم کے پڑھنے سے مقصود اس کے معنی و مفہوم کو سمجھنا اور اس کے احکام و فرامین کا معلوم کرنا ہے۔ اور یہ مقصود چونکہ کسی ترجمہ و تفسیر کے مطالعہ سے بھی حاصل ہو سکتا ہے، لہٰذا کیوں نہ صرف ترجمہ و تفسیر پر اکتفا کیا جائے۔ قرآن کریم کے الفاظ کے سیکھنے سکھانے اور پڑھنے پڑھانے پر کیوں وقت ضائع کیا جائے۔ مگر یہ ایک نہایت سنگین علمی غلطی ہے اس لئے کہ جس طرح قرآن کریم کے معانی و مطالب مقصود ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اس کے الفاظ کی تعلیم و تلاوت بھی ایک اہم مقصد ہے اور یہ ایسا عظیم الشان مقصد ہے کہ قرآن کریم نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض نبوت میں اولین مقصد قرار دیا ہے۔

چنانچہ ارشاد ہے۔

﴿ربّنا وابعث فيهم رسولاً منهم يتلوا عليهم آياتك ويعلمهم الكتاب والحكمة ويزكيهم إنك أنت العزيز الحكيم﴾ (۲ - ۱۲۹)

"اے ہمارے پروردگار اور اس جماعت کے اندر انہیں میں کا ایک ایسا پیغمبر بھی مقرر کیجئے جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو (آسمانی) کتاب کی اور خوش فہمی کی تعلیم دیا کریں اور ان کو پاک کردیں۔ بلاشبہ آپ ہی ہیں غالب القدرت کامل الانتظام۔"

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

﴿كما أرسلنا فيكم رسولا منكم يتلوا عليكم آياتنا ويزكيكم ويعلمكم الكتاب والحكمة ويعلمكم ما لم تكونوا تعلمون﴾ (۲-۱۵۱)

"جس طرح تم لوگوں میں ہم نے ایک (عظیم الشان) رسول کو بھیجا تمہیں میں سے ہماری آیات (واحکام) پڑھ پڑھ کر تم کو سناتے ہیں اور (جہالت سے) تمہاری صفائی کرتے رہتے ہیں اور تم کو کتاب (الٰہی) اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور تم کو ایسی (مفید) باتیں تعلیم کرتے رہتے ہیں جن کی تم کو خبر بھی نہ تھی۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

﴿لقد منّ الله على المؤمنين إذ بعث فيهم رسولا من أنفسهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وإن كانوا من قبل لفى ضلال مبين﴾ (۳-۱۶۴)

"حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جبکہ ان میں ان ہی کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان لوگوں کی صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتلاتے رہتے ہیں اور بالیقین یہ لوگ قبل سے صریح غلطی میں تھے۔"

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

﴿هو الذی بعث فی الأمیین رسولا منهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وإن کانوا من قبل لفی ضلال مبین﴾ (۶۲-۲)

"وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا۔ جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور ان کو (عقائد باطلہ اور اخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی (کی باتیں) سکھلاتے ہیں اور یہ لوگ (آپ کی بعثت کے) پہلے سے کھلی گمراہی میں تھے۔"
(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض نبوت میں سے اولین فریضہ قرار دیا گیا ہو' امت کا اس کے بارے میں یہ خیال کرنا کہ یہ غیر ضروری ہے کتنی بڑی جسارت اور کس قدر سوء ادب ہے۔

تیسری وجہ...... قرآن کریم میں ارشاد ہے إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (حجر - ۹) یعنی "ہم نے ہی یہ قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔ قرآن کریم کی حفاظت کے وعدہ میں اس کے الفاظ کی حفاظت' اس کے معنی کی حفاظت' اس کی زبان ولغت کی حفاظت سب ہی کچھ شامل ہے اور عالم اسباب میں حفاظت کا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک جماعتوں کی جماعتیں قرآن کریم کی خدمت میں مشغول رہیں اور انشاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ گویا حفاظت قرآن کے ضمن میں ان تمام لوگوں کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے جو قرآن کریم کی خدمت کے کسی نہ کسی شعبہ سے منسلک ہیں ان خدام قرآن میں سرفہرست ان حضرات کا نام ہے جو قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت میں مشغول ہیں اور قرآن کریم کے الفاظ کی تعلیم وتعلم میں لگے ہوئے ہیں خواہ حفظ کر رہے ہوں یا ناظرہ پڑھتے پڑھاتے ہوں اور اسی وعدہ حفاظت کی کارفرمائی ہے کہ آج کے گئے گزرے زمانے میں (جس میں بقول آپ کے قرآن پڑھنے کی فرصت کس کو ہے؟) لاکھوں حافظ قرآن موجود ہیں۔ جن میں چھ سات سال تک کے بچے بھی شامل ہیں۔ اب اگر الفاظ قرآن کی تلاوت کو غیر ضروری قرار دے کر امت اس کے پڑھنے پڑھانے کا شغل ترک کر دے تو گویا قرآن کریم کا وعدہ حفاظت...... نعوذ باللہ...... غلط ٹھہرا۔ مگر اس وعدہ محکم کا غلط قرار پانا تو محال ہے۔ ہاں! یہ ہو گا کہ اگر بالفرض امت قرآن کریم کے الفاظ کی

تلاوت اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو ترک کردے تو حق تعالیٰ شانہ ان کی جگہ ایسے لوگوں کو بروئے کار لائیں گے جو اس وعدہ الٰہی کی تکمیل میں بسروچشم اپنی جانیں کھپائیں گے گویا امت کا امت کی حیثیت سے باقی رہنا موقوف ہے قرآن کریم کے الفاظ کی تلاوت اور تعلیم و تعلم پر' اگر امت اس فریضہ سے منحرف ہوجائے تو گردن زدنی قرار پائے گی اور اسے صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

﴿وإن تتولوا يستبدل قومًا غيركم ثم لا يكونوا أمثالكم﴾ (محمد ۳۸)

" اور اگر تم روگردانی کروگے تو خدا تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کردے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔" (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

یہاں یہ نکتہ بھی ذہن میں رہنا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ نے جہاں قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے وہاں اسی حفاظت قرآن کے ضمن میں ان تمام علوم کی حفاظت کا بھی وعدہ ہے، جو قرآن کریم کے خادم ہیں' ان علوم قرآن کی فہرست پر ایک نظر ڈالیں تو ان میں بہت سے علوم ایسے نظر آئیں گے جن کا تعلق الفاظ قرآن سے ہے' ان علوم کا اجمالی تعارف حافظ سیوطیؒ نے " الاتقان فی علوم القرآن " میں پیش کیا ہے۔ موصوفؒ نے علوم قرآن کو بڑی بڑی ۸۰ انواع میں تقسیم کیا ہے اور ہر نوع کے ذیل میں متعدد انواع درج کی ہیں۔ مثلاً ایک نوع کا عنوان ہے " بدائع قرآن " اس کے ذیل میں حافظ سیوطیؒ لکھتے ہیں۔

" ۵۸ ویں نوع " بدائع قرآن " میں اس موضوع پر ابن ابی الاصبع (عبدالعظیم بن عبدالواحد بن ظافر المعروف بابن ابی الاصبع المصری المتوفی ۶۵۴ھ) نے مستقل کتاب لکھی ہے اور اس میں قریباً ایک سو انواع ذکر کی ہیں۔ " (الاتقان۔ ص ۸۳۔ ج ۲)

الغرض قرآن کریم کے مقدس الفاظ ہی ان تمام علوم کا سرچشمہ ہیں۔ قرآن کریم کے معنی و مفہوم کا سمندر بھی انہی الفاظ میں موجزن ہے' اگر خدانخواستہ امت کے ہاتھ سے الفاظ قرآن کا رشتہ چھوٹ جائے تو ان تمام علوم کے سوتے خشک ہوجائیں گے اور امت نہ صرف کلام الٰہی کی لذت و حلاوت سے محروم ہوجائے گی بلکہ قرآن کریم کے علوم و معارف سے بھی تہی داماں ہوجائے گی۔

چوتھی وجہ...... کلام الٰہی کی تلاوت سے جو انوار و تجلیات اہل ایمان کو نصیب ہوتی ہیں ان کا احاطہ اس تحریر میں ممکن نہیں۔ یہ حدیث تو آپ نے بھی سنی ہوگی کہ قرآن کریم کے ایک حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ملتی ہیں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

"جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کیلئے اس کے بدلے میں ایک نیکی ہے اور ہر نیکی دس گنا ملتی ہے (پس ہر حرف پر دس نیکیاں ہوئیں) اور میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے نہیں! بلکہ الف ایک حرف ہے 'لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (پس الٓمٓ پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں)"۔ (مشکوٰۃ : ص ۱۸۶)

قرآن کریم کی تلاوت کے بیشمار فضائل ہیں' جو شخص تلاوت قرآن کے فضائل وبرکات کا کچھ اندازہ کرنا چاہے وہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ کے رسالہ "فضائل قرآن" کا مطالعہ کرے۔ اب ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے ایک ایک حرف پر دس نیکیوں کا جو وعدہ ہے یہ تمام اجر وثواب اور یہ ساری فضیلت وبرکت قرآن کریم کے الفاظ کی تلاوت پر ہی ہے۔ محض انگریزی' اردو ترجمہ پڑھ لینے سے یہ اجر حاصل نہیں ہوگا۔ پس جو شخص اس اجر وثواب' اس برکت وفضیلت اور اس نور کو حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ قرآن کریم کے الفاظ کی تلاوت کرے جن سے یہ تمام وعدے وابستہ ہیں۔ واللہ الموفق لکل خیر وسعادۃ۔

جہاں تک قرآن کریم کے ترجمہ وتفسیر کے مطالعہ کا تعلق ہے قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے کے لئے ترجمہ وتفسیر کا مطالعہ بہت اچھی بات ہے۔ ترجمہ خواہ اردو میں ہو' انگریزی میں ہو یا کسی اور زبان میں ہو البتہ اس سلسلہ میں چند امور کی رعایت رکھنا ضروری ہے۔

اول..... وہ ترجمہ وتفسیر مستند ہو اور کسی محقق عالم ربانی کے قلم سے ہو' جس طرح شاہی فرامین کی ترجمانی کے لئے ترجمان کا لائق اعتماد اور ماہر ہونا شرط ہے ورنہ وہ ترجمانی کا اہل نہیں سمجھا جاتا' اسی طرح احکم الحاکمین کی ترجمانی کے لئے بھی شرط ہے کہ ترجمہ کرنے والا دینی علوم کا ماہر' مستند اور لائق اعتماد ہو۔ آج کل بہت سے غیر مسلموں بے دینوں اور کچے پکے لوگوں کے تراجم بھی بازار میں دستیاب ہیں خصوصاً انگریزی زبان میں تو ایسے ترجموں کی بھرمار ہے جن میں حق تعالیٰ شانہ کے کلام کی ترجمانی کے بجائے قرآن کریم کے نام سے خود اپنے افکار وخیالات کی ترجمانی کی گئی ہے ظاہر ہے کہ جس شخص کے دین ودیانت پر ہمیں اعتماد نہ ہو اس کے ترجمہ قرآن پر کیسے اعتماد کیا جاسکتا ہے؟ اس لئے جو حضرات ترجمہ وتفسیر کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ کسی لائق اعتماد عالم کے مشورہ سے ترجمہ وتفسیر کا انتخاب کریں اور ہر غلط سلط ترجمہ کو اٹھا کر پڑھنا شروع نہ کردیں۔

دوم..... ترجمہ وتفسیر کی مدد سے آدمی نے جو کچھ سمجھا ہو اس کو قطعیت کے ساتھ قرآن کریم کی طرف منسوب نہ کیا جائے۔ بلکہ یہ کہا جائے کہ میں نے فلاں ترجمہ وتفسیر سے یہ مفہوم سمجھا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ غلط فہمی کی وجہ سے ایک غلطیات کو قرآن کریم کی طرف منسوب کرنے کا وبال اس کے سر

آجائے۔ کیونکہ منشائے الٰہی کے خلاف کوئی بات قرآن کریم کی طرف منسوب کرنا اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنا ہے، جس کا وبال بہت ہی سخت ہے۔

سوم...... قرآن کریم کے بعض مقامات ایسے دقیق ہیں کہ بعض اوقات ترجمہ وتفسیر کی مدد سے بھی آدمی ان کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ ایسے مقامات پر نشان لگا کر اہل علم سے زبانی سمجھ لیا جائے اور اگر اس کے باوجود وہ مضمون اپنے فہم سے اونچا ہو تو اس میں زیادہ کاوش نہ کی جائے۔

آپ دریافت فرماتے ہیں کہ "کونسا طریقہ بہتر ہے' عربی میں قرآن شریف کی تلاوت کرنا یا اس کا انگریزی ترجمہ پڑھنا" ؟

ترجمہ پڑھنے کی شرائط تو میں ابھی ذکر کر چکا ہوں اور یہ بھی بتا چکا ہوں کہ ترجمہ کا پڑھنا' قرآن کریم کی تلاوت کا بدل نہیں۔ اگر دو چیزیں متبادل ہوں یعنی ایک چیز دوسری کا بدل بن سکتی ہو' وہاں تو یہ سوال ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کون سی چیز بہتر ہے؟ جب ترجمہ کا پڑھنا' قرآن کریم کی تلاوت کا بدل ہی نہیں' نہ اس کی جگہ لے سکتا ہے تو یہی عرض کیا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم کے اجر و ثواب اور انوار و تجلیات کے لئے تو مسلمانوں کو قرآن ہی کی تلاوت کرنی چاہئے اگر معنی و مفہوم کو سمجھنے کا شوق ہو تو اس کے لئے ترجمہ و تفسیر سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ اور اگر دونوں کو جمع کرنے کی فرصت نہ ہو تو بہتر صورت یہ ہے کہ ترجمہ کے بجائے قرآن کریم کی تو تلاوت کرتا رہے اور دین کے مسائل اہل علم سے پوچھ پوچھ کر ان پر عمل کرتا رہے۔ اس صورت میں قرآن کریم کی تلاوت کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوتا رہے گا اور قرآن کریم کے مقاصد یعنی دینی مسائل پر عمل کرنے کی بھی توفیق ہوتی رہے گی۔ لیکن اگر تلاوت کو چھوڑ کر ترجمہ خوانی شروع کر دی تو تلاوت قرآن سے تو یہ شخص پہلے دن ہی محروم ہو گیا اور ظاہر ہے کہ صرف ترجمہ پڑھ کر یہ شخص قرآن کریم کا ماہر نہیں بن سکتا نہ دینی مسائل اخذ کر سکتا ہے اس طرح یہ شخص دین پر عمل کرنے کی توفیق سے بھی محروم رہے گا۔ اور یہ سراسر خسارے کا سودا ہے۔

آپ نے یہ عذر لکھا ہے کہ۔

"یہاں امریکہ میں زندگی بہت مصروف ہے اور لوگوں کے پاس بہت سارے کام کرنے کا وقت نہیں' لہٰذا یہاں مسلمان مرد اور عورت کہتے ہیں کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتے۔ کیونکہ وہ وضو کر کے کسی کونے میں بیٹھ کر قرآن نہیں پڑھ سکتے، جو ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔"

آپ نے دور جدید کے مرد و زن کی بے پناہ مصروفیات کا جو ذکر کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے اور یہ صرف امریکہ کا مسئلہ نہیں بلکہ قریباً ساری دنیا کا مسئلہ ہے۔ آج کا انسان مصروفیت کی زنجیروں میں جس قدر جکڑا ہوا ہے اس سے پہلے شاید کبھی اس قدر پابند سلاسل نہیں رہا ہو گا۔

آپ غور کریں گے تو اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ہماری ان بے پناہ مصروفیات کے دو بڑے سبب ہیں ایک یہ کہ آج کے مشینی دور نے خود انسان کو بھی ایک خود کار مشین بنا دیا ہے۔ مشینوں کی ایجاد تو اس لئے ہوئی تھی کہ ان کی وجہ سے انسان کو فرصت کے لمحات میسر آسکیں گے، لیکن مشین کی برق رفتاری کا ساتھ دینے کیلئے خود انسان کو بھی مشین کا کردار ادا کرنا پڑا۔

دوم یہ کہ ہم نے بہت سی غیر ضروری چیزوں کا بوجھ اپنے اوپر لاد لیا ہے آدمی کی بنیادی ضرورت صرف اتنی تھی کہ بھوک مٹانے کیلئے اسے پیٹ بھر کر روٹی میسر آجائے، تن ڈھانکنے کیلئے اسے کپڑا میسر ہو اور سردی گرمی سے بچاؤ کیلئے جھونپڑا ہو۔ لیکن ہم میں سے ہر شخص قیصر و کسریٰ کے سے ٹھاٹھ باٹھ سے رہنے کا متمنی ہے اور وہ ہر چیز میں دوسروں سے گوئے سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ خواجہ عزیز الحسن مرحوم کے بقول۔

"یہی تجھ کو دھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا
جیا کرتا ہے کیا یوں ہی مرنے والا
تجھے حسن ظاہر نے دھوکے میں ڈالا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے"

وہ لادین اور بے خدا قومیں جن کے سامنے آخرت کا کوئی تصور نہیں، جن کے نزدیک زندگی بس یہی دنیا کی زندگی ہے اور جن کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا ہے۔

﴿إن الذين لا يرجون لقائنا ورضوا بالحيٰوة الدنيا واطمأنوا بها والذين هم عن آياتنا غافلون، أولئك مأواهم النار بما كانوا يكسبون﴾

(۱۰: ۷-۸)

"البتہ جو لوگ امید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی اور خوش ہوئے دنیا کی زندگی پر اور اسی پر مطمئن ہو گئے اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں ایسوں کا ٹھکانہ ہے آگ۔ بدلہ اس کا جو کماتے تھے۔" (ترجمہ حضرت شیخ الہند)

وہ اگر دنیوی مسابقت کے مرض میں مبتلا ہو تیں اور دنیوی کروفر اور شان و شوکت ہی کو معراج

کمال سمجھتیں تو جائے تعجب نہ تھی۔ لیکن امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے دل میں عقیدۂ آخرت کا یقین ہے اور جن کے سر پر آخرت کے محاسبہ کی 'وہاں کی جزاوسزا کی اور وہاں کی کامیابی و ناکامی کی تلوار ہروقت لٹکتی رہتی ہے ان کی یہ آخرت فراموشی بہت ہی افسوسناک بھی ہے اور حیرت افزا بھی۔

ہم نے غیروں کی تقلید ونقالی میں اپنا معیار زندگی بلند کرنا شروع کر دیا۔ ہمارے سامنے ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش زندگی موجود تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نمونے موجود تھے اکابر اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی مثالیں موجود تھیں 'مگر ہم نے ان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہ کیا بلکہ اس کی دعوت دینے والوں کو احمق و کودن سمجھا اور معیار زندگی بلند کرنے کے شوق میں زندگی کی گاڑی پر اتنا نمائشی سامان لاد لیا کہ اب اس کا کھینچنا محال ہو گیا۔ گھر کے سارے مردوزن 'چھوٹے بڑے اس بوجھ کے کھینچنے میں دن رات ہلکان ہو رہے ہیں 'رات کی نیند اور دن کا سکون غارت ہو کر رہ گیا ہے۔ ہمارے اعصاب جواب دے رہے ہیں نفسیاتی امراض میں اضافہ ہو رہا ہے۔ علاج معالجہ میں ۷۵ فیصد مسکن دوائیاں استعمال ہو رہی ہیں۔ خواب آور دوائیں خوراک کی طرح کھائی جا رہی ہیں۔ ناگہانی اموات کی شرح حیرتناک حد تک بڑھ رہی ہے لیکن کسی بندہ خدا کو یہ عقل نہیں آتی کہ ہم نے نمود و نمائش کا یہ بار گراں آخر کس مقصد کے لئے لاد رکھا ہے؟ نہ یہی خیال آتا ہے کہ اگر موت اور موت کے بعد کی زندگی برحق ہے 'اگر قبر کا سوال وجواب اور ثواب وعذاب برحق ہے 'اگر حشر ونشر 'قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور جنت و دوزخ برحق ہے تو ہم نمود و نمائش کا جو بوجھ لادے پھر رہے ہیں اور جس کی وجہ سے اب چشم بددور ہمیں قرآن کریم کی تلاوت کی بھی فرصت نہیں رہی۔ یہ قبر و حشر میں ہمارے کس کام آئے گا؟

ع "سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا"

کا تماشا شب وروز ہماری آنکھوں کے سامنے ہے نمود و نمائش اور بلند معیار زندگی کے خبطی مریضوں کو ہم خالی ہاتھ جاتے ہوئے دن رات دیکھتے ہیں لیکن ہماری چشم عبرت وا نہیں ہوتی۔

ایک حدیث شریف کا مضمون ہے کہ آدمی جب مرتا ہے تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا؟ اور لوگ کہتے ہیں کہ اس نے پیچھے کیا چھوڑا؟

(مشکوٰۃ ص ۴۴۵)

اب جب ہمارا انتقال ہو گا۔ جب ہمیں قبر کے تاریک خلوت خانے میں رکھ دیا جائے گا اور فرشتے پوچھیں گے کہ یہاں کے اندھیرے کی روشنی قرآن کریم کی تلاوت ہے 'یہاں کی تاریکی دور کرنے کے لئے تم کیا لائے؟ تو وہاں کہہ دیجئے گا کہ ہماری زندگی بڑی مصروف تھی اتنا وقت کہاں تھا کہ وضو کر کے ایک کونے میں بیٹھ کر قرآن کریم پڑھیں۔

اور جب میدان حشر میں بارگاہ خداوندی میں سوال ہو گا کہ جنت کی قیمت ادا کرنے کیلئے کیا

لائے؟ تو وہاں کہہ دیجئے گا کہ میں نے بڑی سے بڑی ڈگریاں حاصل کی تھیں امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں اتنے بڑے عہدوں پر فائز تھا۔ میں نے فلاں فلاں چیزوں میں نام پیدا کیا تھا' بہترین سوٹ زیب تن کرتا تھا۔ شاندار بنگلہ میں رہتا تھا کاریں تھیں' بینک بیلنس تھا میرے پاس اتنی فرصت کہاں تھی کہ آخرت کی تیاری کروں' پانچ وقت مسجد میں جایا کروں' روزانہ کم سے کم ایک پارہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کروں' تسبیحات پڑھوں' درود شریف پڑھوں' خود دین کی محنت میں لگوں اور اپنی اولاد کو قرآن مجید حفظ کراؤں............ مجھے بتایئے کہ کیا مرنے کے بعد بھی' قبر اور حشر میں بھی ہم اور آپ یہی جواب دیں گے کہ جناب! امریکی مردوں اور عورتوں کے پاس اتنی فرصت کہاں تھی کہ باوضو ایک کونے میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کیا کریں؟ نہیں! وہاں یہ جواب نہیں ہوگا۔ وہاں وہ جواب ہوگا جو قرآن کریم نے نقل کیا ہے۔

﴿أن تقول نفس يحسرتى على ما فرطت فى جنب الله وإن كنت لمن الساخرين﴾ (الزمر ۵۶)

"کبھی (کل قیامت کو) کوئی شخص کہنے لگے کہ افسوس میری اس کوتاہی پر جو میں نے خدا کی جناب میں کی ہے اور میں تو (احکام خداوندی پر) ہنستا ہی رہا۔"

(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

جب مرنے کے بعد ہمارا جواب وہ ہوگا جو قرآن کریم نے نقل کیا ہے تو یہاں یہ عذر کرنا کہ فرصت نہیں' محض فریب نفس نہیں تو اور کیا ہے؟
حدیث شریف میں ہے!

الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله.

(مشکوٰۃ ص ۴۵۱)

"دانشمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو رام کر لیا اور موت کے بعد کی زندگی کے لئے محنت کی اور احمق ہے وہ شخص جس نے اپنے نفس کو خواہشات کے پیچھے لگا دیا اور اللہ تعالیٰ پر آرزوئیں دھرتا رہا۔"

ان تمام امور سے بھی قطع نظر کر لیجئے۔ ہماری مصروف زندگی میں ہمارے پاس اور بہت سی چیزوں کیلئے وقت ہے۔ ہم اخبار پڑھتے ہیں' ریڈیو' ٹیلیویژن دیکھتے ہیں' دوست احباب کے ساتھ گپ شپ کرتے' سیروتفریح کیلئے جاتے ہیں' تقریبات میں شرکت کرتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کیلئے ہمارے پاس فالتو وقت ہے اور ان موقعوں پر ہمیں کبھی عدیم الفرصتی کا عذر پیش نہیں آتا' لیکن جب نماز' روزہ' ذکر واذکار اور تلاوت قرآن کا سوال سامنے آئے تو ہم فوراً عدیم الفرصتی کی شکایت کا دفتر کھول بیٹھتے ہیں۔

امریکہ اور دیگر بہت سے ممالک میں ہفتہ میں دو دن کی تعطیل ہوتی ہے ہفتہ کے ان دو دنوں کے مشاغل کا نظام ہم پہلے سے مرتب کر لیتے ہیں' اور اگر کوئی کام نہ ہو تب بھی وقت پاس کرنے کیلئے کوئی نہ کوئی مشغلہ ضرور تجویز کر لیا جاتا ہے۔ لیکن تلاوت قرآن کی فرصت ہمیں چھٹی کے ان دو دنوں میں بھی نہیں ہوتی۔

اس سے معلوم ہوا کہ فرصت نہ ہونے کا عذر محض نفس کا دھوکا ہے اس کا اصل سبب یہ ہے کہ دنیا ہماری نظر کے سامنے ہے اس لئے ہم اس کے مشاغل میں منہمک رہتے ہیں موت اور آخرت کا دھیان نہیں اس لئے موت کے بعد کی طویل زندگی سے غفلت ہے نہ اس کی تیاری ہے اور نہ تیاری کا فکر واہتمام...... اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ عذر تراشی کے بجائے اس مرض غفلت کا علاج کیا جائے۔ قیامت کے دن یہ عذر نہیں چلے گا کہ پاکستانی یا امریکی مردوں' عورتوں کو مصروفیت بہت تھی' ان کو ذکر و تلاوت کی فرصت کہاں تھی؟

آپ نے لکھا ہے کہ

> "کافر مذاق کرتے ہیں کہ صرف ایک قرآن پڑھنے کے لئے کتنے کام کرنے پڑتے ہیں' یہ مانتے ہیں کہ وہ ایک مقدس کتاب ہے۔ لیکن بائبل بھی مقدس کتاب ہے اور ہم وہ کتاب کسی بھی وقت میں پڑھ سکتے ہیں ہم زیادہ تر رات کو سوتے وقت بستر میں پڑھ سکتے ہیں۔ کیا قرآن بھی اس طریقہ سے پڑھا جا سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے؟"

آپ نے کافروں کے مذاق اڑانے کا جو ذکر کیا ہے اس پر آپ کو ایک لطیفہ سناتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ ایک ناک والا شخص نکٹوں کے دیس چلا گیا وہ "نکو آیا نکو آیا" کہہ کر اس کا مذاق اڑانے لگے چونکہ یہ پورا ملک نکٹوں کا تھا اس لئے اس غریب کی زندگی دوبھر ہو گئی اور اسے اپنی ناک سے شرم آنے لگی' وہیں سے ہمارے یہاں "نکو بنانے" کا محاورہ رائج ہوا۔ آپ کی مشکل یہ ہے کہ آپ نکٹوں کے دیس میں رہتے ہیں اس لئے آپ کو اپنی ناک سے شرم آنے لگی ہے' اگر آپ کو یہ احساس ہو تا کہ

عیب آپ کی ناک کا نہیں بلکہ ان نکٹوں کی ناک کے غائب ہونے کا ہے تو آپ کو ان کے مذاق اڑانے سے شرمندگی نہ ہوتی۔

جس بائبل کو وہ مقدس کلام کہتے ہیں وہ کلام الٰہی نہیں بلکہ انسانوں کے ہاتھوں کی تصنیفات ہیں۔ مثلاً "عہد نامہ جدید" میں "متی کی انجیل"، "مرقس کی انجیل"، "لوقا کی انجیل"، "یوحنا کی انجیل" کے نام سے جو کتابیں شامل ہیں وہ کلام الٰہی نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نازل ہوا تھا۔ بلکہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چار سوانح عمریاں ہیں جو مختلف اوقات میں ان چار حضرات نے تصنیف فرمائی تھیں۔ لطف یہ ہے کہ ان کی تصنیف کا اصل نسخہ بھی کہیں دنیا میں موجود نہیں، ان بے چاروں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے وہ محض ترجمہ ہی ترجمہ ہے، اصل متن غائب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن ترجموں میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ۱۸۸۰ء میں جو نسخہ شائع ہوا تھا اس کا مقابلہ ۱۹۸۰ء کے نسخے سے کر کے دیکھئے، دونوں کا فرق کھل کر سامنے آجائے گا۔

ان چار انجیلوں کے بعد اس مجموعہ میں "رسولوں کے اعمال" کی کتاب شامل ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے حالات پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد چودہ خطوط جناب پولوس کے ہیں جو انہوں نے مختلف شہروں کے باشندوں کو لکھے تھے اس کے بعد یعقوب، پطرس، یوحنا اور یہودا کے خطوط ہیں اور آخر میں یوحنا عارف کا مکاشفہ ہے...... اب غور فرمائیے کہ اس مجموعہ میں وہ کونسی چیز ہے جس کے ایک ایک حرف کو کلام الٰہی کہا جائے اور وہ ٹھیک اسی زبان میں محفوظ ہو جس زبان میں وہ نازل ہوا تھا؟ ان حضرات نے انسانوں کی لکھی ہوئی تحریروں کو کلام مقدس کا نام دے رکھا ہے، مگر چونکہ وہ کلام الٰہی نہیں ہیں اس لئے وہ واقعی اس لائق ہیں کہ ان کو بغیر طہارت کے لیٹ کر پڑھا جائے۔ لیکن آپ کے ہاتھ میں وہ کلام الٰہی ہے جس کے ایک حرف میں بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اور وہ آج ٹھیک اسی طرح تر و تازہ حالت میں موجود ہے، جس طرح کہ وہ حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اس نکتہ پر دنیا کے تمام اہل عقل متفق ہیں کہ یہ ٹھیک وہی کلام ہے جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام الٰہی کی حیثیت سے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا اور اس میں ایک حرف کا بھی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ چنانچہ انگریزی دور میں صوبہ متحدہ کے لیفٹننٹ گورنر سر ولیم میور، اپنی کتاب "لائف آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)" میں لکھتے ہیں

"یہ بالکل صحیح اور کامل قرآن ہے اور اس میں ایک حرف کی بھی تحریف نہیں ہوئی، ہم ایک بڑی مضبوط بناء پر دعویٰ کر سکتے ہیں کہ قرآن کی ہر آیت خالص اور غیر متغیر صورت میں ہے اور آخر کار ہم اپنی بحث کو "ون ہیم" صاحب کے فیصلہ پر ختم کرتے ہیں، وہ فیصلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو قرآن

ہے ہم کامل طور پر اس میں ہر لفظ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سمجھتے ہیں جیسا کہ مسلمان اس کے ہر لفظ کو خدا کا لفظ خیال کرتے ہیں۔"

(ماخوذ از تحیۃ الحائرین ص ۱۴۱ از مولانا عبدالشکور لکھنویؒ)

الغرض مسلمانوں کے پاس الحمد للہ کلام الٰہی عین اصل حالت میں اور انہی الفاظ میں محفوظ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے تھے' اس لئے مسلمان جس ادب و تعظیم کے ساتھ کلام اللہ کی تلاوت کریں بجا ہے' ایک بزرگ مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہزار	بار	بشویم	دہن	بہ مشک وگلاب
ہنوز	نام	تو گفتن	کمال	بے ادبی ست

"آپ کا پاک نام اس قدر مقدس ہے کہ میں اگر ہزار مرتبہ منہ کو مشک وگلاب کے ساتھ دھوؤں تب بھی آپ کا نام لینا بے ادبی ہے۔"

اس لئے اگر کافر آپ کو طعنہ دیتے ہیں تو ان کے طعنہ کی کوئی پروانہ کیجئے۔ ان کے یہاں طہارت کا کوئی تصور ہی نہیں' وہ ظاہری ٹیپ ٹاپ اور صفائی کا تو بہت اہتمام کرتے ہیں' مگر نہ انہیں کبھی پانی سے استنجا کرنے اور گندگی کی جگہ کو پاک کرنے کی توفیق ہوئی ہے اور نہ انہوں نے کبھی غسل جنابت کیا۔ جب طہارت' وضو اور غسل ان کے مذہب ہی میں نہیں تو باوضو ہوکر وہ اپنی کتاب کو کیسے پڑھیں گے۔ یہ امت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام) کی خصوصیت ہے کہ ان کو قدم قدم پر پاک اور باوضو رہنے کی تعلیم کی گئی ہے اور یہ اس امت کا وہ امتیازی وصف ہے جس کے ساتھ قیامت کے دن اس امت کی شناخت ہوگی کہ جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے وہ قیامت کے دن چمک رہے ہوں گے۔ کتاب اللہ نور ہے اور وضو بھی نور ہے اس لئے کتاب اللہ کا ادب یہی ہے کہ اس کو باوضو اور باادب پڑھا جائے۔ تاہم اگر کسی کو قرآن کریم کی کچھ آیات یا سورتیں زبانی یاد ہوں ان کو بے وضو بھی پڑھنا جائز ہے اور بستر پر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ اگر غسل فرض ہو تو غسل کے بغیر قرآن کریم کی تلاوت زبانی بھی جائز نہیں۔ اسی طرح حیض ونفاس کی حالت میں بھی عورت تلاوت نہیں کر سکتی۔ اور اگر آدمی کو غسل کی حاجت تو نہ ہو لیکن وضو کا موقع نہ ہو تو یہ بھی جائز ہے کہ قرآن مجید کے اوراق کسی کپڑے وغیرہ سے الٹتا ہے اور دیکھ کر تلاوت کرتا رہے' الغرض بڑی ناپاکی کی حالت میں تو قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں' لیکن وضو نہ ہونے کی حالت میں تلاوت جائز ہے۔ البتہ قرآن کریم کو بے پردہ ہاتھ لگانا بے وضو جائز نہیں۔

چلتے پھرتے قرآن کی تلاوت اور درود شریف پڑھنا اچھا ہے

س...... میں روزانہ بازار میں چلتے پھرتے قرآن مجید کی سورتیں جو مجھ کو یاد ہیں پڑھا کرتا ہوں اور ایک ایک سورت کو دو دو تین تین مرتبہ پڑھا کرتا ہوں اور اس کے بعد درود شریف بھی بازار میں چلتے پھرتے پڑھا کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں دو باتیں بتادیں ایک تو یہ کہ میرا یہ عمل ٹھیک ہے؟ اور اس میں بے ادبی کا کوئی احتمال تو نہیں ہے؟ دوسرے یہ کہ میرا اس طرح پڑھنا کہیں اوراد و وظائف میں شمار تو نہیں ہوتا؟ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اکثر اوراد و وظائف پڑھنے سے وظیفوں کی رجعت بھی ہو جاتی ہے ' جس سے انسان کو نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

ج...... بازار میں چلتے پھرتے قرآن کریم کی سورتیں ' درود شریف یا دوسرے ذکر اذکار پڑھنے کا کوئی مضائقہ نہیں بلکہ حدیث پاک میں بازار میں گزرتے ہوئے چوتھا کلمہ پڑھنے کی فضیلت آئی ہے۔ اور یہ آپ کو کسی نے غلط کہا کہ اس سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لینے میں کیا نقصان؟ ہاں! کسی خاص مقصد کے لئے کوئی ورد وظیفہ کرنا ہو تو کسی سے پوچھے بغیر نہیں کرنا چاہئے۔

ختم قرآن کی دعوت بدعت نہیں

س...... کیا ختم قرآن کی خوشی پر دعوت بدعت ہے؟

ج...... بدعت نہیں ' بلکہ جائز ہے۔

ختم قرآن میں شیرینی کا تقسیم کرنا

س...... رمضان المبارک کی ۲۳ ویں شب کو مسجد میں بعد از تراویح امام مسجد کا سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم پڑھنا ' مقتدیوں کا سننا اور مقتدیوں کی لائی ہوئی شیرینی بچوں اور بڑوں میں تقسیم کرنے کا کوئی ثبوت ہے؟

ج...... ختم قرآن کریم کی خوشی میں دعوت ضیافت اور شیرینی وغیرہ تقسیم کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور خرابی نہ پائی جائے۔ لیکن آجکل جس طرح ختم قرآن پر شیرینی تقسیم کرنے کا رواج ہے یہ جائز نہیں۔ باقی سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم پڑھنا منقول نہیں۔

ختم قرآن پر دعوت کرنا جائز ہے اور تحفتاً کچھ دینا بھی جائز ہے

س...... ہمارے معاشرے میں جب بچہ قرآن ختم کرتا ہے تو آمین کرائی جاتی ہے جس میں رشتہ داروں کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور ختم کروانے والے کو تحفتاً کچھ دیا جاتا ہے کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟

کیونکہ اس میں ریاکاری کا پہلو بھی آجاتا ہے۔

ج...... ختم قرآن کی خوشی میں کھانا کھلانے کا کوئی حرج نہیں۔ حضرت عمرؓ نے جب سورہ البقرہ ختم کی تھی تو اونٹ ذبح کیا تھا۔ اسی طرح اگر محبت کی بناء پر بچے کو کوئی ہدیہ یا تحفہ دے دیا جائے اس کا بھی مضائقہ نہیں۔ لیکن ہمارے یہاں اکثر تکلفات خلاف شرع کئے جاتے ہیں' اور ان میں اخلاص و محبت کے بجائے ریاکاری اور رسم پرستی کا پہلو ہی نمایاں ہوتا ہے۔

ایک دن میں قرآن ختم کرنا

س...... ایک عورت یہاں پر تبلیغ کرتی ہے وہ کہتی ہے کہ آپ لوگ جو عورتیں ایک ساتھ مل کر ختم پڑھتی ہیں وہ ناجائز ہے کیونکہ ایک دن میں پورا قرآن ختم کرنا نہیں ایک قرآن کم از کم تین دن میں ختم کرنا چاہئے۔ اس پر میں نے پوچھا کہ خالق دینا ہال یا دوسری جگہ تراویح میں ایک رات میں پورا ختم کیا گیا اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ لوگ بھی سخت گنہگار ہیں۔ برائے مہربانی صحیح صورتحال سے ہم کو آگاہ کریں۔

ج...... حدیث میں تین دن سے کم میں قرآن کریم ختم کرنے کی ممانعت آئی ہے کیونکہ اس صورت میں تدبر و تفکر نہیں ہو سکتا۔ مطلقاً ممنوع نہیں کیونکہ بہت سے سلف سے ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا بھی منقول ہے۔ عورتیں جو مل کر قرآن کریم ختم کرتی ہیں اس میں دوسری خرابیاں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً عورتوں کا بن ٹھن کر آنا' صحیح تلاوت نہ کرنا' تلاوت کے دوران دنیا بھر کی باتیں نمٹانا' وغیرہ وغیرہ۔ تاہم اگر چند آدمی مل کر ختم کریں تو حدیث کی ممانعت کے تحت داخل نہیں۔ کیونکہ حدیث میں ایک آدمی کے تین دن سے پہلے ختم کرنے کو منع فرمایا ہے نہ کہ چند آدمیوں کے ختم کرنے کو۔ اور آپ نے جو خالق دینا ہال میں تراویح کا حوالہ دیا ہے یہ بھی صحیح نہیں۔ تراویح میں ایک رات میں جو قرآن کریم ختم کیا جاتا ہے وہ اتنی تیزی سے پڑھا جاتا ہے کہ الفاظ صحیح طور پر سمجھ میں نہیں آتے۔ اس طرح پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے۔

شبینہ قرآن جائز ہے یا ناجائز؟

س...... ہمارے قرب و جوار میں چند حفاظ نے جمع ہو کر یہ پروگرام بنایا ہے کہ وہ ہر ماہ میں ایک شب شبینہ کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ سال بھر میں قرآن پاک سے تعلق رکھنے کے لئے وہ ایسا کرتے ہیں تاکہ قرآن ضبط بھی رہ سکے۔ اور محبت بھی برقرار رہ سکے۔ اس میں کچھ غیر حافظ لوگ بھی ذوق و شوق سے شرکت کرتے ہیں واضح رہے کہ ان کیلئے کوئی چندہ نہیں کیا جاتا نہ ہی حافظ کچھ لیتے ہیں اور نہ ہی کسی کو زبردستی قرآن سننے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اعلان یہی ہوتا ہے کہ جو صاحب چاہیں اور

جس قدر چاہیں شبینہ قرآن میں شرکت کر سکتے ہیں۔ ایسی محفل میں قرآن سنانے یا سننے کیلئے شرکت کرنا قرآن و سنت کی روشنی میں کیا حکم رکھتا ہے؟

ج..... حضرات فقہاء نے تین سے زیادہ افراد کا جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنا مکروہ لکھا ہے۔ پس اگر امام تراویح پڑھائے تو یہ شبینہ صحیح ہے اور اگر امام نفل کی جماعت کراتا ہے تو یہ شبینہ جائز نہیں۔

۲۷ویں رمضان کو شبینہ اور لائٹنگ کرنا کیسا ہے؟

س..... ۲۷ویں شب کو شبینہ اور لائٹنگ کرنا کیسا ہے؟

ج..... شبینہ جائز ہے بشرطیکہ مفاسد سے خالی ہو ورنہ صحیح نہیں، بے ضرورت روشنی کرنا کوئی مستحسن بات نہیں۔

ریڈیو کے دینی پروگرام چھوڑ کر گانے سننا

س..... میرے گھر میں ریڈیو ہے۔ مجھے نغمے سننے کا بہت شوق ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک ریڈیو اسٹیشن سے تلاوت کلام پاک یا کوئی مذہبی پروگرام نشر ہو رہا ہوتا ہے۔ تو دوسرے اسٹیشن سے میرے پسندیدہ گانے نشر ہو رہے ہوتے ہیں۔ میں بالآخر تمام مذہبی پروگراموں کو چھوڑ کر گانا سننے لگتا ہوں کیا یہ جائز ہے؟

ج..... خود آپ کا ضمیر کیا اسے جائز کہتا ہے؟ گانے سننا بجائے خود حرام ہے، تلاوت بند کر کے گانے سننا کس طرح جائز ہو سکتا ہے؟

تلاوت کلام پاک اور گانے ریڈیو یا کیسٹ سے سننا

س..... اگر تلاوت کلام پاک کو کیسٹ یا ریڈیو سے سنا جائے تو اس کا ثواب حاصل نہیں ہوتا۔ تو اس اصول کے مطابق موسیقی اگر ریڈیو یا کیسٹ میں سنی جائے تو اس کا گناہ بھی نہ ہونا چاہئے۔

ج..... گانے کی آواز سننا حرام ہے اس کا گناہ ہو گا۔ تلاوت کی آواز تلاوت نہیں اس لئے تلاوت سننے کا ثواب نہیں ہو گا۔ البتہ اگر آپ قرآن کریم کے صحیح تلفظ کو سیکھنے کے لئے سنتے ہیں تو اس کا اجر ضرور ملے گا۔

کیا ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت ناجائز ہے؟

س..... آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ٹیپ پر تلاوت کرنے سے تلاوت کا ثواب نہیں ملتا ہے اور نہ اس

کے سننے سے تلاوت کا سجدہ واجب ہوتا ہے تو گزارش ہے کہ اس زمانے میں تو ٹیپ ریکارڈ نہیں تھا۔ اس لئے قرآن و سنت سے اس کے لئے کوئی دلیل نہیں ملتی لیکن آج کل کے دور میں تو یہ ایک آلہ ہے جس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ جہاد میں ہوائی جہاز اور ٹینک وغیرہ' قرآن و سنت کی روشنی میں وجوہات درج کیجئے۔

ج...... ٹیپ پر تلاوت کو ناجائز تو میں نے بھی نہیں کہا مگر سجدہ تلاوت واجب ہونے کے لئے تلاوت صحیحہ شرط ہے اور ٹیپ سے جو آواز نکلتی ہے وہ عقلاً و شرعاً صحیح نہیں اس لئے اس پر تلاوت کے احکام بھی جاری نہیں ہوں گے۔

ٹیپ ریکارڈ پر صحیح تلاوت و ترجمہ سننا موجب برکت ہے

س...... میں قرآن کریم کے مکمل کیسٹ خریدنا چاہتا ہوں جو باترجمہ ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ ٹیپ ریکارڈ پر تلاوت و ترجمہ سننا کیسا ہے؟ ثواب ہوتا ہے کہ نہیں؟ آپ سے مشورہ لینا ہے کہ "قرآن کیسٹ سیٹ" لوں یا نہ لوں۔

ج...... اب یہ تو آپ نے لکھا نہیں کہ کیسٹ پر کس کی تلاوت اور ترجمہ ہے؟ ترجمہ و تلاوت اگر صحیح ہیں تو ان کے خریدنے میں کوئی حرج نہیں' تلاوت سننے کا ثواب تو نہیں ہوگا بہر حال قرآن کریم کی آواز سننا موجب برکت ہے۔

تلاوت کی کیسٹ سننی کافی ہے یا خود بھی تلاوت کرنی چاہئے؟

س...... میرا ایک دوست ہے جو خود قرآن شریف نہیں پڑھتا بلکہ ٹیپ ریکارڈ کی کیسٹ کے ذریعہ روز قرآن شریف سنتا ہے۔ حالانکہ میری اس سے بحث ہوئی تو کہنے لگا کہ قرآن شریف پڑھنا کوئی ضروری نہیں' مسلمان صرف سن کر بھی عمل کر سکتا ہے۔ یہ الجھن میرے ذہن میں گھومتی رہی اس کو دور کرنے کیلئے ایک مولوی صاحب سے ملا انہوں نے بھی یہی جواب دیا کہ خود پڑھنے اور سننے کا ثواب ایک ہی ہے۔ اب میرے ذہن میں بات نہیں آتی کہ جب ایک مسلمان خود قرآن شریف پڑھا ہوا ہے تو خود کیوں نہیں تلاوت کرتا ہے؟ آپ بتائیے اور میری الجھن دور کریں کہ کیا قرآن پاک صرف دوسروں کی زبان سے سننا چاہئے اور خود تلاوت نہ کی جائے' جبکہ وہ خود لکھا پڑھا ہو' آخر کیوں؟

ج...... قرآن مجید کے بہت سے حقوق ہیں ایک حق اس کی تلاوت کرنا بھی ہے اور اس کے احکام کا سننا اور ان پر عمل کرنا بھی اس کا حق ہے۔ اسی طرح بقدر ہمت اس کو حفظ کرنا بھی اس کا حق ہے۔ ان تمام حقوق کو ادا کرنا چاہئے۔ البتہ قرآن مجید پڑھنا قرآن مجید سننے سے زیادہ افضل ہے۔ اور ٹیپ ریکارڈر کی تلاوت کو اکثر علماء نے تلاوت میں شمار نہیں کیا ہے۔

ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت کا ثواب نہیں تو پھر گانوں کا گناہ کیوں؟

س...... روزنامہ جنگ میں ہر ہفتہ آپ کا کالم تقریباً باقاعدگی سے پڑھتا رہا ہوں۔ اس میں بعض اوقات آپ کے جواب متعلقہ مسئلہ کے مزید الجھاؤ کا باعث بن جاتے ہیں اور کبھی کبھی جواب وضاحت طلب رہ جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مسائل ہی نہیں بلکہ دوسرے قارئین کی الجھن دور نہیں ہو پاتی۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا ہے کہ ٹیپ ریکارڈ کی تلاوت واقعتاً تلاوت نہیں ہے۔ اس سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہو گا۔ نہ تلاوت کا ثواب ملے گا اگر یہ واقعتاً تلاوت نہیں ہے تو پھر ریڈیو اور ٹیلیویژن سے تلاوت کا جواز ختم ہو جائے گا۔ یہی نہیں جب اس کا ثواب بھی نہیں ہے تو پھر ٹیپ ریکارڈ سے فحش گانے سننا بھی باعث عذاب نہیں ہو گا اور پھر فلمیں دیکھنے سے بھی کیا برائی پیدا ہو سکتی ہے؟ دوسری بات سجدۂ تلاوت کی ہے تو یہ ناچیز یہ سمجھتا ہے کہ قرآن مجید کی متعلقہ آیت کسی بھی ذریعہ سے کسی مسلمان کے کان تک پہنچے یا وہ خود تلاوت کرے اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔ یہ آپ کی بات تسلیم کرلی جائے تو پھر عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں دور دور تک صف بند نمازی جو نماز ادا کرتے یا رکوع و سجود پیش امام کے ساتھ کرتے ہیں وہ بھی بے معنی ہو کر رہ جائے گا اس لئے کہ ان نمازوں میں خصوصاً لاؤڈ اسپیکر کا استعمال عام ہے ہاں ٹیپ ریکارڈر پر تلاوت سے نماز ادا نہ کرنے کا جواز تو ہے اس لئے کہ با جماعت نماز کیلئے پیش امام کا ہونا لازم ہے لیکن سجدۂ تلاوت کا واجب نہ ہونا اور اس کی سماعت کا کسی ثواب کا باعث نہ ہونا عقل و فہم سے بعید باتیں ہیں؟

ج...... جناب کی نصیحتیں بڑی قیمتی ہیں میں دل سے ان کی قدر کرتا ہوں اور ان پر جناب کا شکر گزار ہوں۔ یہ ناکارہ اپنے محدود علم کے مطابق مسائل حزم و احتیاط سے لکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر قلت علم اور قلت فہم کی بنا پر کبھی جواب میں غلطی یا لغزش کا ہو جانا غیر متوقع نہیں اس لئے اہل علم سے بار بار التجا کرتا ہے کہ کسی مسئلہ میں لغزش ہو جائے تو ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ اس کی اصلاح ہو جائے۔

۱۔ اس تمہید کے بعد گزارش ہے کہ آنجناب کی نصیحت کے مطابق اس مسئلہ میں دوسرے اہل علم سے بھی رجوع کیا ان کی رائے بھی یہی ہے کہ ٹیپ ریکارڈر پر تلاوت سننے سے سجدۂ تلاوت لازمی نہیں آتا۔ پاکستان کے مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ "آلات جدیدہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

> "ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ جو آیت سجدہ سنی جائے اس کا وہی حکم ہے جو گراموفون کے ریکارڈ کا ہے کہ اس کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ سجدۂ تلاوت کے وجوب کیلئے تلاوت صحیحہ شرط ہے اور آلہ بے جان بے شعور سے تلاوت متصور نہیں۔"

(ص ۲۰۷)

۲۔ جناب کا یہ شبہ صحیح نہیں کہ "اگر یہ تلاوت نہیں تو ریڈیو اور ٹیلیویژن سے تلاوت کا جواز ختم ہو جائے گا۔" ریڈیو پر جو تلاوت نشر ہوتی ہے وہ عموماً پہلے ریکارڈ کر لی جاتی ہے بعد میں نشر کی جاتی ہے اس لئے اس کا حکم وہی ہے جو ٹیپ ریکارڈ کی آواز کا ہے کہ وہ تلاوت صحیحہ نہیں۔ مگر ریکارڈ کرانا جائز ہے۔ حضرت مفتی صاحب "آلات جدیدہ" میں لکھتے ہیں "اس مشین پر تلاوت قرآن پاک اور دوسرے مضامین کا پڑھنا اور اس میں محفوظ کرانا جائز ہے۔" (حوالہ بالا) پس اس کے تلاوت صحیحہ نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر تلاوت کرنا ہی ناجائز ہو جائے۔ البتہ کسی اور سبب سے ممانعت ہو تو دوسری بات ہے۔ مثلاً ٹیلیویژن پر تصویر بھی آتی ہے اور یہ شرعاً حرام ہے اور جو چیز حرام اور ملعون ہو اس کو قرآن مجید کیلئے استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ اور ریڈیو کا استعمال اکثر گانے بجانے کیلئے ہوتا ہے اس لئے بعض اہل علم نے اس پر تلاوت کو بے ادبی قرار دیا ہے اور اس کی مثال ایسی ہے کہ جو برتن نجاست کیلئے استعمال کیا جاتا ہے اس میں کھانا کھاتے ہوئے ایک سلیم الفطرت شخص کو گھن آئے گی چنانچہ حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں۔

> "اگرچہ ریڈیو کے استعمال کرنے والوں کی بدمذاقی نے زیادہ تر گانے بجانے اور بدمذاقی میں لگا رکھا ہے اسی وجہ سے بعض علماء نے اس پر تلاوت قرآن کو درست نہیں سمجھا لیکن دوسرے مفید مضامین کی بھی اس میں خاصی اہمیت پائی جاتی ہے اس لئے یہ صحیح ہے کہ اس کو آلات لہو وطرب کے حکم میں داخل نہیں کیا جاسکتا۔ اور ریڈیو کی جس مجلس میں تلاوت ہوتی ہے وہ مجلس بھی لہو ولعب اور لغو باتوں سے الگ ہوتی ہے۔"
>
> (ص ۱۶۳)

۳۔ جناب کا یہ شبہ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ اگر ٹیپ ریکارڈر کی تلاوت 'تلاوت صحیحہ نہیں' نہ اس سے تلاوت سننے کا ثواب ہے تو گانے سننے کا گناہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ تلاوت کے خاص شرعی احکام ہیں جو تلاوت صحیحہ پر مرتب ہوتے ہیں۔ ٹیپ ریکارڈ کی آواز تلاوت صحیحہ نہیں، محض تلاوت کی آواز ہے چنانچہ اگر اذان ٹیپ کر لی جائے تو موذن کی جگہ پانچوں وقت ٹیپ ریکارڈ بجا دینے سے گو اذان کی آواز تو آئے گی لیکن اس کو اذان نہیں کہا جائے گا۔ نہ اس سے اذان کی سنت ادا ہوگی۔ اسی طرح ٹیپ کی ہوئی تلاوت بھی تلاوت کے قائم مقام نہیں...... لیکن شریعت نے گانے کی آواز سننے کو مطلقاً حرام قرار دیا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ۔

> "دو آوازیں ایسی ہیں کہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں ایک خوشی کے موقع پر باجے تاشے کی آواز، دوسری مصیبت کے موقع پر نوحہ کی آواز۔"
>
> (جامع صغیر)

اس لئے گانے کی آواز خواہ کسی ذریعہ سے بھی سنی جائے اس کا سننا حرام ہے لہٰذا تلاوت پر گانے کی آواز کو قیاس کرنا صحیح نہیں۔

۴۔ اور جناب کا یہ ارشاد کہ "قرآن مجید کی آیت سجدہ خواہ کسی بھی ذریعہ سے کسی مسلمان کے کانوں تک پہنچے یا وہ خود تلاوت کرے ' اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہو جائے گا۔" تلاوت صحیحہ کی حد تک تو صحیح ہے مطلقاً صحیح نہیں۔ مثلاً کسی سوئے ہوئے شخص نے آیت سجدہ تلاوت کی نہ اس پر سجدہ واجب ہے نہ اس کے سننے والے پر کیونکہ سونے والے کی تلاوت 'تلاوت صحیحہ' نہیں۔ اسی طرح اگر کسی پرندے کو آیت سجدہ رٹادی گئی تو اس کے پڑھنے سے بھی سننے والوں پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں چونکہ پرندے کا پڑھنا تلاوت صحیحہ نہیں اسی طرح اگر کسی نے آیت سجدہ تلاوت کی کسی شخص نے خود اس کی تلاوت تو نہیں سنی مگر اس کی آواز پہاڑ یا دیوار یا گنبد سے ٹکرا کر اس کے کان میں پڑی تو اس صدائے بازگشت کے سننے سے بھی سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ الغرض اصول یہ ہے کہ تلاوت صحیحہ کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے ٹیپ ریکارڈ کی آواز تلاوت نہیں اس لئے اس کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا ہے۔

۵۔ آپ نے جو لاؤڈ اسپیکر کا حوالہ دیا ہے وہ بھی یہاں بے محل ہے۔ کیونکہ لاؤڈ اسپیکر آواز کو دور تک پہنچاتا ہے اور مقتدیوں تک جو آواز پہنچتی ہے وہ بعینہٖ امام کی تلاوت و تکبیر کی آواز ہوتی ہے ' ٹیپ ریکارڈر اس آواز کو محفوظ کر لیتا ہے اب جو ٹیپ ریکارڈ بجایا جائے گا وہ اس تلاوت کا عکس ہوگا جو اس پر کی گئی وہ بذات خود تلاوت نہیں۔ اس لئے ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

جو باتیں اس ناکارہ نے گزارش کی ہیں اگر اہل علم اور اہل فتویٰ ان کو غلط قرار دیں تو اس ناکارہ کو ان سے رجوع کر لینے میں کوئی عار نہیں ہوگی۔ اور اگر حضرات اہل علم اور اہل فتویٰ ان کو صحیح فرماتے ہیں تو میرا مودبانہ مشورہ ہے کہ ہم حامیوں کو ان کی بات مان لینی چاہئے فقہ کے بہت سے مسائل ایسے باریک ہیں کہ ان کی وجہ ہر شخص کو آسانی سے سمجھ میں نہیں آسکتی۔ واللہ الموفق۔

پی آئی اے کو فلائٹ میں بجائے موسیقی کے تلاوت سنانی چاہئے

س...... میں نے طویل عرصہ قبل ایک تجویز پی آئی اے کو پیش کی تھی کہ اندرون ملک ہر پرواز کے شروع میں کچھ منٹ (کم سے کم) پندرہ منٹ اور پرواز کے آخری وقت میں کچھ منٹ (کم سے کم) پندرہ منٹ کیلئے قرآن پاک کی تلاوت کے ٹیپ مسافروں کو سنائے جائیں کیونکہ اب تک ان وقتوں میں موسیقی کی فرسودہ دھنیں سنائی جاتی رہی ہیں۔ جبکہ ان وقتوں میں اگر مسافروں کو قرآن پاک کی تلاوت کے ٹیپ سنائے جائیں تو ان سے ایمان کو تقویت حاصل ہوگی اور سفر بخیر و خوبی گزر جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل سفر رہے گا۔ یہ تھی میری تجویز جو کہ ایک اسلامی مملکت کی فضائی سروس سے متعلق

ادارے کو پیش کی گئی تھی جو کہ اسلامی شعائر کی ترویج کے سلسلے میں ایک اچھی کوشش ثابت ہو سکتی ہے لیکن اس کا جواب پی آئی اے نے جو دیا ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس ادارے میں کس قسم کے ذہن مسلط ہیں جو یہ تو چاہتے ہیں کہ موسیقی کی دھنیں بجتی رہیں لیکن یہ نہیں چاہتے کہ خدا کا کلام مسافروں کو سنایا جائے۔ بلکہ یہ عذر پیش کیا جا رہا ہے کہ اس سے بے حرمتی کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ مسافروں میں سارے مسلمان تو سفر نہیں کرتے۔ چند غیر مذہب لوگوں کے سفر کرنے کی بناء پر باقی تمام مسلمانوں کو اس نیک عمل سے محروم رکھنا تو سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ اگر یہی طریقہ ہے اسلامی نظام اور اسلامی سوچ رائج کرنے کا تو اس پورے پاکستان میں بھی غیر مذہب کے لوگ رہتے ہیں چنانچہ ان کی بناء پر اسلامی نظام بھی رائج نہ کیا جائے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے بے حرمتی کا اندیشہ ہو۔ یہ کمزور دلیل سمجھ میں نہیں آئی۔

براہ کرم آپ میری تجویز کا مطالعہ کریں اور اگر میں درست ہوں تو اس کو رائج کروانے کے لئے آپ بھی کوشش کریں کہ آپ کی تحریر میری تحریر سے بہت مضبوط ہے اس کار نیک میں ضرور حصہ لیں اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ج...... آپ کی تجویز بہت اچھی ہے' بے حرمتی کا عذر تو بالکل ہی لغو اور مہمل ہے۔ البتہ یہ عذر ہو سکتا ہے کہ شاید غیر مسلم اس کو پسند نہ کریں۔ مگر یہ عذر بھی کچا ہے۔ قرآن کریم کی حلاوت و شیرینی کا یہ عالم ہے کہ اگر کوئی صحیح انداز میں پڑھنے والا ہو تو غیر مسلم برادری بھی اسے نہ صرف پسند کرتی ہے بلکہ اس سے لطف اندوز ہوتی ہے۔ پی آئی اے کے اعلیٰ حکام کو اس پر ضرور توجہ دینی چاہئے۔ اور موسیقی شرعاً ناجائز اور گناہ ہے اس کا سلسلہ بند کر دینا چاہئے۔

قرآن کی تعلیم پر اجرت

س...... میں جمعیت تعلیم القرآن کی طرف سے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتی ہوں۔ لوگوں کو تعلیم مفت دی جاتی ہے اور قاعدے بھی مفت تقسیم کئے جاتے ہیں لیکن مجھے تنخواہ جمعیت کی طرف سے ملتی ہے جبکہ میں قرآن پڑھانے کا پیسہ لینا حرام سمجھتی ہوں۔ میرا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے مجھے لوگوں نے کہا تم بچوں کو قرآن کی تعلیم دو' ہر بچے سے دس دس روپے لو تمہارا گزارا ہو جائے گا۔ لیکن میرا ضمیر کہتا ہے کہ میں بھوکی رہوں گی لیکن کبھی پیسے لے کر قرآن نہیں پڑھاؤں گی۔ اب جبکہ میں ایک اسلامی ادارے کی طرف سے لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیتی ہوں' تو میرا اس طرح قرآن کی تعلیم پر تنخواہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ میرا دل مطمئن نہیں ہے اس تنخواہ سے میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک تو اپنی رحمت سے مجھے کہیں اور سروس دلا دے تو جتنے عرصہ میں نے تنخواہ لے کر قرآن کی تعلیم دی ہے

اتنے عرصے بغیر تنخواہ کے تعلیم دوں گی۔ آپ مجھے یہ بتائیے کہ قرآن کی تعلیم کے پیسے لینا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... قرآن مجید کی تعلیم پر تنخواہ لینا جائز ہے۔ اس لئے آپ کو جو جمعیت تعلیم القرآن کی طرف سے تنخواہ ملتی ہے اس کو وظیفہ سمجھ کر قبول کرلیا کریں اور قرآن مجید رضائے الٰہی کے لئے پڑھائیں۔

مرد استاذ کا عورتوں کو قرآن مجید پڑھانے کی عملی تربیت دینا

س..... خواتین اساتذہ کو ناظرہ قرآن مجید کے پڑھانے کی عملی تربیت مرد اساتذہ سے دلوائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ جبکہ استاذ اور شاگرد کے درمیان کسی قسم کا پردہ بھی حائل نہ ہو۔ نیز یہ کہ کیا اس سلسلہ میں یہ عذر معقول ہے کہ خواتین کی تربیت کے لئے خواتین اساتذہ موجود نہیں ہیں لہٰذا مرد اساتذہ سے تعلیم دلوائی جارہی ہے؟

ج..... اگر ناظرہ تعلیم دینا اس قدر ضروری ہے تو کیا پردہ کا خیال رکھنا اس سے زیادہ ضروری نہیں؟ ایک ضروری کام کو انجام دینے کیلئے شریعت کے اتنے اہم اصول کی خلاف ورزی سمجھ میں نہیں آتی۔ اگر ناظرہ تعلیم اس قدر اہم ہے اور یقیناً ہے تو پردہ اور دیگر اسلامی اور اخلاقی امور کا خیال رکھتے ہوئے کسی دیندار، متقی اور بڑی عمر کے بزرگ سے چند عورتوں کو ناظرہ تعلیم کی تربیت اس طرح دے دی جائے کہ آگے چل کر وہ خواتین دوسری عورتوں کو اس تعلیم کی تربیت دے سکیں۔

نامحرم حافظ سے قرآن کریم کس طرح پڑھے؟

س..... مولانا صاحب! قاری صاحب سے جو کہ نامحرم ہوتا ہے اگر کوئی لڑکی ان سے قرآن پاک حفظ کرنا چاہے، تو آپ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ گناہ تو نہیں ہوگا؟ کیونکہ میری کزن قاری صاحب سے قرآن شریف حفظ کر رہی ہے۔

ج..... نامحرم حافظ سے قرآن کریم یاد کرنا پردہ کے ساتھ ہو تو گنجائش ہے بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو، مثلاً دونوں کے درمیان تنہائی نہ ہو۔ اگر فتنہ کا احتمال ہو تو جائز نہیں۔

قریب البلوغ لڑکی کو بغیر پردے کے پڑھانا درست نہیں

س..... مراہقہ لڑکی کو قرآن مجید پڑھانا کیسا ہے؟ آج کل جو حفاظ کرام یا مولوی صاحبان مسجد میں بیٹھ کر مراہقہ لڑکیوں کو پڑھاتے ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

ج..... قریب البلوغ لڑکی کا حکم جوان ہی کا ہے بغیر پردے کے پڑھانا موجب فتنہ ہے۔

بری جگہ پر قرآن خوانی کا ہر شریک گنہگار اور معاوضہ والی قرآن خوانی کا ثواب نہیں

س...... ایک سوال کے جواب میں آپ نے صرف گناہ کے کام کیلئے قرآن خوانی کرانے والوں کے بارے میں لکھا تھا۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ایسے مولوی یا دوسرے لوگ جو ایسی جگہوں پر قرآن خوانی کے لئے جاتے ہیں وہ کس گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ نیز یہ کہ مدرسے وغیرہ میں پڑھانے والے مولوی پیسے لے کر بچوں کو قرآن خوانی میں لے جائیں تو کیا یہ جائز ہے؟ اور اس کا ثواب مرحوم کو پہنچتا ہے کہ نہیں؟

ج...... پہلے مسئلہ کا جواب تو یہ ہے کہ قرآن خوانی کرانے والے اور کرنے والے دونوں کا ایک ہی حکم ہے اور دونوں گنہگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔ اور ایصال ثواب کے لئے معاوضہ لے کر قرآن خوانی کرنا صحیح نہیں اور ایسی قرآن خوانی کا نہ پڑھنے والے کو ثواب ہوتا ہے نہ میت کو پہنچتا ہے۔

ناجائز کاروبار کیلئے آیات قرآنی آویزاں کرنا ناجائز ہے

س...... ویڈیو گیمز کی ایک دکان میں تیز میوزک کی آواز، نیم عریاں تصویریں دیواروں پر لگی ہوئیں، جدید دور کے ترجمان لڑکے لڑکیاں گیمز کھیلنے میں معروف اور کھلے ہوئے قرآن کا فریم لگا ہوا۔ دکان کے مالک لڑکے سے کہا کہ یہ قرآن کی بے حرمتی ہے کہ ان تمام چیزوں کے ہوتے ہوئے تم نے اس کا فریم بھی لگایا ہوا ہے کہنے لگا کہ یہ ان تمام چیزوں سے اوپر ہے۔ پوچھا کیوں لگایا؟ بولا برکت کیلئے۔ اس سے پہلے کہ میں کوئی قدم اٹھاؤں آپ سے عرض ہے کہ کیا ایسے مقامات پر قرآن یا اس کی آیات کا لگانا جائز ہے؟ اگر یہ بے حرمتی ہے تو مسلمان کی حیثیت سے ہماری کیا ذمہ داری ہوگی؟ کیونکہ یہ چیزیں اب اکثر جگہوں پر دیکھی جاتی ہیں۔

ج...... ناجائز کاروبار میں "برکت" کیلئے قرآن مجید کی آیات لگانا بلاشبہ قرآن کریم کی بے حرمتی ہے مسلمان کی حیثیت سے تو ہمارا فرض یہ ہے کہ ایسے گندے اور حیاسوز کاروبار ہی کو نہ رہنے دیا جائے، جس گلی، جس محلے میں ایسی دکان ہو لوگ اس کو برداشت نہ کریں۔ قرآن کریم کی اس بے حرمتی کو برداشت کرنا پورے معاشرے کیلئے اللہ تعالیٰ کے قہر کو دعوت دینا ہے۔

سینما میں قرآن خوانی اور سیرت پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جلسہ کرنا خدا اور اس کے رسولؐ سے مذاق ہے۔

س...... کیا سینما گھروں میں قرآن شریف رکھا جاسکتا ہے؟ اور کیا وہاں پر سیرت پاک کا کوئی جلسہ

منعقد ہوسکتا ہے؟ اور کیا وہاں پر قرآن خوانی ہوسکتی ہے؟

ج...... سینماؤں میں قرآن خوانی اور سیرت کے جلسے کرنا خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

دفتری اوقات میں قرآن مجید کی تلاوت اور نوافل کا ادا کرنا

س...... سرکاری ملازمت میں دفتری اوقات کار میں قرآن شریف کا پڑھنا پڑھانا یا نفل نمازیں پڑھنا کس حد تک جائز ہے؟

ج...... اگر دفتر کے کام میں حرج ہوتا ہو تو جائز نہیں اور اگر کام نمٹا کر فارغ بیٹھا ہو تو جائز بلکہ مستحسن ہے۔

قرآن یاد کر کے بھول جانا بڑا گناہ ہے

س...... اگر کوئی شخص اپنے بچپن میں قرآن شریف پڑھ لے اور پھر چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر پابندی سے نہ پڑھنے کی صورت میں قرآن شریف بھول جائے تو اس کیلئے لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر کوئی قرآن شریف پڑھ کر بھول جاتا ہے اور اسے دوبارہ یاد کرے تو وہ حشر کے دن نابینا ہو کر اٹھے گا اور یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر یہ بالکل صحیح ہے تو اس گناہ کا کفارہ کیسے ادا کیا جائے؟ اور اس کا شرعی حل کیا ہے؟ ذرا جواب وضاحت سے تحریر کریں۔

ج...... قرآن مجید یاد کر کے بھول جانا بڑا سخت گناہ ہے اور احادیث میں اس کا سخت وبال آیا ہے۔ اس کا تدارک یہی ہے کہ ہمت کر کے یاد کرے اور ہمیشہ پڑھتا رہے۔ اور جب بھول جانے کے بعد دوبارہ پڑھ لیا اور پھر ہمیشہ پڑھتا رہا مرتے دم تک نہ بھولا تو قرآن مجید بھولنے کا وبال نہیں ہوگا۔

قرآن مجید ہاتھ سے گر جائے تو کیا کرے؟

س...... اگر قرآن پاک ہاتھ سے گر جائے تو اس کے برابر گندم خیرات کر دینا چاہئے۔ اگر کوئی دینی کتاب مثلاً حدیث، فقہ وغیرہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج...... قرآن کریم ہاتھ سے گر جانے پر اس کے برابر گندم خیرات کرنے کا مسئلہ جو عوام میں مشہور ہے، یہ کسی کتاب میں نہیں۔ اس کوتاہی پر توبہ و استغفار کرنا چاہئے اور صدقہ خیرات کرنے کا بھی مضائقہ نہیں۔

قبر میں قرآن رکھنا بے ادبی ہے

س...... کیا میت کے ساتھ قبر میں قرآن مجید یا قرآن مجید کا بعض حصہ یا کوئی دعا یا کلمہ طیبہ رکھنا جائز

ہے یا میں؟ قرآن وحدیث، فقہ حنفی اور سلف صالحین کے تعامل کی روشنی میں تفصیل سے وضاحت فرمائیں مہربانی ہوگی؟

ج..... قبر میں مردہ کے ساتھ قرآن مجید یا اس کا کچھ حصہ دفن کرنا ناجائز ہے۔ کیونکہ مردہ قبر میں پھول پھٹ جاتا ہے قرآن مجید ایسی جگہ رکھنا بے ادبی ہے۔ یہی حکم دیگر مقدس کلمات کا ہے۔ سلف صالحین کے یہاں اس کا تعامل نہیں تھا۔

تلاوت کی کثرت مبارک ہے اور سورتوں کے موکل ہونے کا عقیدہ غلط ہے

س..... میں قرآن پاک کی تلاوت کے ساتھ ساتھ صبح شام چند سورتوں یٰسین، رحمٰن، مزمل، النساء فجراور اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ کی تلاوت کرتی ہوں۔ شام میں سورۃ یٰسین، سجدہ اور ملک، مغرب میں واقعہ، مزمل کی۔ میری والدہ مجھے اکثر ٹوکتی ہیں کہ اتنی عمر میں اتنا زیادہ نہیں پڑھتے کیونکہ میری بڑی بہن نے میری والدہ کے ذہن میں یہ بات ڈال دی ہے کہ جب کنواری لڑکیاں اتنی عبادت کرنے لگتی ہیں تو پھر ان کی شادی اتنی جلدی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس وقت تو اس کا دھیان میری طرف ہے شادی کے بعد اس کا دھیان بٹ جائے گا۔ دوسرے ایک صاحب نے یہ کہا کہ ہر سورۃ کا ایک موکل ہوتا ہے اور یٰسین کا موکل شیر کی شکل کا ہوتا ہے یہ موکل پڑھنے والے پر یا اس کے آس پاس رہتے ہیں جس سے دوسروں پر اس کی ہیبت سوار ہو جاتی ہے اور اس کے کاموں میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ یعنی رشتے والے آنے سے پہلے ہی بھاگ جاتے ہیں۔

اس قسم کی باتوں سے میں نے اپنی تلاوت صرف قرآن پاک تک محدود کرلی ہے۔ لیکن میرا دل مطمئن نہیں ہے کیونکہ جو چیزیں ہمارا دین ایمان اور سب کچھ ہیں وہ کیسے ہمارے کاموں میں رکاوٹ بن سکتی ہیں لیکن یہ سوچ کر میں نے اپنی تلاوت محدود کرلی ہے کہ والدہ کی ناراضگی کے باعث پتہ نہیں یہ شرف قبولیت بھی حاصل کرتی ہیں یا نہیں؟ مہربانی فرماکر آپ اس مشکل کو حل کر دیجئے جتنا جلدی ممکن ہو سکے آپ کی مہربانی ہوگی تاکہ میری والدہ کی غلط فہمی دور ہو جائے اور وہ مجھے پڑھنے سے منع کرنا چھوڑ دیں آپ کی تاحیات مشکور رہوں گی؟

ج..... آپ کی بہن اور والدہ کا خیال صحیح نہیں، البتہ تلاوت وعبادت میں اپنی صحت اور تحمل کا لحاظ ازبس ضروری ہے اتنا کام نہ کیا جائے جس سے صحت پر اثر پڑے اور باقی جن صاحب نے یہ کہا کہ ہر سورۃ کا ایک موکل ہوتا ہے اور سورۃ یٰسین کا موکل شیر ہے، یہ بالکل ہی لغو اور غلط بات ہے اور اس کی جو خاصیت ذکر کی ہے وہ بالکل من گھڑت ہے۔

گجراتی رسم الخط میں قرآن کریم کی طباعت جائز نہیں

س..... ہماری برادری میں گجراتی زبان کا رواج عام ہے یعنی لوگ زیادہ تر گجراتی زبان میں ہی لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ حتیٰ کہ قرآنی سورتیں مثلاً سورۃ یٰسین وغیرہ گجراتی زبان میں لکھ لیتے ہیں اور اس کی تلاوت کرتے ہیں ایک صاحب پورا قرآن شریف گجراتی میں چھپوانا چاہتے ہیں یعنی اس کی زبان تو عربی ہو مگر اسکرپٹ یا حروف تہجی گجراتی ہوں، تو اس طرح قرآن شریف چھپوانا اور اس کی تلاوت کرنا شرعی نقطہ نظر سے کیسا ہے؟ کیونکہ کچھ لوگوں نے اعتراض کیا ہے کہ اس طرح تلفظ میں فرق آنے کا احتمال ہے۔ لہٰذا آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس مسئلہ کا واضح جواب قرآن و سنت کی روشنی میں مرحمت فرمائیں تاکہ اگر یہ جائز ہو تو ہم چھپوائیں۔ بہت سے لوگ عربی نہیں پڑھ سکتے لیکن یہی متن گجراتی حروف میں ہو تو باسانی تلاوت کر سکتے ہیں واضح رہے کہ سورۃ یٰسین، سورۃ رحمٰن اور دیگر دعائیں وغیرہ اسی طرح شائع ہو رہی ہیں۔ یعنی حروف گجراتی اور متن عربی؟

ج..... قرآن کریم کا رسم الخط متعین ہے اس رسم الخط کو چھوڑ کر کسی دوسرے رسم الخط میں قرآن کریم چھاپنا جائز نہیں۔ اور یہ عذر کہ لوگ عربی نہیں پڑھ سکتے، فضول ہے۔ اگر تھوڑی سی محنت کی جائے تو آدمی قرآن کریم سیکھ سکتا ہے۔

مونوگرام میں قرآنی آیات لکھنا جائز نہیں

س..... انسٹیٹیوٹ آف کاسٹ اینڈ مینجمنٹ (سولجر بازار) انسٹیٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آف پاکستان (کلفٹن) اور نہ جانے کئی تعلیمی اداروں کے مونوگرام میں قرآنی آیات اور کسی مونوگرام میں احادیث مبارکہ لکھی جاتی ہیں۔ یہ مونوگرام کم و بیش ہر دستاویزات، خطوط وغیرہ پر چسپاں کئے جاتے ہیں یا چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ جس پر بے وضو ہاتھ لگائے جاتے ہیں کئی کاغذات کو ردی سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ آیا اسلامی تاریخ میں کبھی مونوگرام پر قرآنی آیات لکھی جاتی تھیں؟ کیا اس طرح اس کا استعمال بے ادبی نہیں؟ کیا اس بے ادبی کی ذمہ دار کونسل ممبر انسٹیٹیوٹ وغیرہ نہیں؟ کیا حکومت پاکستان نہیں، کیا اس بے ادبی کا عذاب ان پر نازل نہ ہوگا؟

ج..... مونوگرام پر قرآنی آیات لکھنا، جبکہ ان کی بے ادبی کا اندیشہ غالب ہے، صحیح نہیں۔ جو ادارہ بھی اس بے ادبی کا مرتکب ہو گا وبال اسی کے ذمہ ہے۔

قرآن شریف کی خطاطی میں تصویر بنانا حرام ہے

س..... ہماری یونیورسٹی یعنی جامعہ کراچی کی مرکزی لائبریری میں کچھ روز پیشتر دیوار گیر خطاطی کے دو

نمونے آویزاں کئے گئے ہیں۔ دونوں نمونے کافی دیدہ زیب ہیں اور خطاط نے ان پر کافی محنت کی ہے۔ لیکن ان میں سے ایک نمونے میں سورۃ العٰدیٰت کی آیات نمبر ایک تا پانچ کو اس طرح پینٹ کیا گیا ہے کہ ان سے گھوڑوں کی مکمل اشکال کا اظہار ہوتا ہے جو سرپٹ دوڑ رہے ہوں۔ فنکار نے غالباً ان آیات کے مفہوم کو تصویری شکل دینے کی کوشش کی ہے۔ آپ سے میرا سوال یہ ہے کہ آیا قرآنی آیات کو حیوانی اشکال کی صورت میں تحریر کیا جاسکتا ہے؟ آیا یہ ان احکام کی رو سے غلط نہیں جن کے مطابق جاندار اشیاء کی تصاویر بنانے کو حرام قرار دیا گیا ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا اس قسم کی تصویر کو یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں آویزاں کرنا مناسب ہوگا؟ اس سوال کا جواب وضاحت سے دے کر ممنون فرمائیں۔

ج..... قرآن کریم کی آیات شریفہ کی تصویری خطاطی حرام ہے اور قرآن کریم کی بے ادبی بھی، جیسے کسی ناپاک چیز پر آیات لکھنا خلاف ادب اور ناجائز ہے۔ یونیورسٹی کی انتظامیہ کو چاہئے کہ اس کو صاف کردیں۔

قرانی آیات کی کتابت میں مبہم آرٹ بھرنا صحیح نہیں

س..... اکثر و بیشتر ٹیلیویژن، اخباروں اور رسالوں میں قرآن شریف کی آیات کو مصوری اور فن خطاطی کے ساتھ مختلف ڈیزائنوں میں تحریر کیا جاتا ہے جس سے پڑھنے والے اکثر آیات قرآنی کو غلط پڑھنے کے مرتکب ہوجاتے ہیں۔ اور وہ آیات قرآنی سمجھ میں مشکل سے آتی ہیں۔ اکثر و بیشتر میرے ساتھ یہ ہوا ہے کہ آیات کچھ ہیں اور پڑھی کچھ جاتی ہیں ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

ج..... آیات کریمہ کو اس انداز سے لکھنا کہ غلط پڑھی جائیں جائز نہیں۔

مسجد کے قرآن مجید گھر لے جانا درست نہیں

س..... جیسا کہ آپ کو بھی علم ہے کہ مساجد میں قرآن حکیم لاتعداد الماریوں میں رکھے ہوتے ہیں لیکن ان کی تلاوت کم کی جاتی ہے۔ اگر کوئی آدمی اپنے لئے یا اپنے بچوں کیلئے مسجد سے قرآن مجید لے آتا ہے، اس صورت میں اس کیلئے کیا حکم ہے؟ قرآن حکیم مسجد سے لانے کیلئے متولی سے اجازت لینی ہوگی یا نہیں؟ کیا قرآن حکیم کا ہدیہ جو بازار میں ملتا ہے، اس کا ہدیہ مسجد میں دینا ہوگا یا نہیں؟

ج..... مسجد میں رکھے ہوئے قرآن مجید کے نسخے اگر مسجد کی ضرورت سے زیادہ ہوں تو کسی اور مسجد یا مدرسہ میں منتقل کردیئے جائیں۔ ان کو گھر لے جانا درست نہیں ہے۔

حاجیوں کے چھوڑے ہوئے قرآن کریم رکھنا چاہیں تو ان کی قیمت کا صدقہ کردینا چاہئے

س......ان دنوں حاجی حضرات حج کر کے واپس آرہے ہیں۔ سعودی عرب میں ان حاجیوں کو قرآن شریف کا ایک نادر تحفہ ملتا ہے جو حاجی صاحبان ساتھ پاکستان لے آتے ہیں بعض حاجی ان قرآن شریف کو ہوائی جہاز ہی پر بھول جاتے ہیں یا پھر چھوڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ میں جہاز پر کام کرتا ہوں اس لئے یہ قرآن شریف مجھے ملا پی آئی اے سیکورٹی بھی ان کو نہیں لیتی کیونکہ ان پر نام تو ہوتا ہی نہیں اس لئے یہ قرآن ان حاجیوں کو واپس کرنا ممکن نہیں اور پھر قرآن شریف کو جہاز پر چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں کیونکہ بے حرمتی ہوتی ہے۔ لہٰذا ان قرآن شریفوں میں سے ایک قرآن میں اپنے گھر لے آیا ہوں پڑھنے کیلئے۔ اب سوال اس بات کا ہے کہ میرے ساتھی جو میرے ساتھ کام کرتے ہیں انہوں نے کہا یہ قرآن شریف گھر لے جانا جائز نہیں بلکہ کسی مسجد میں رکھ دیں مجھے وہ قرآن شریف جو سعودی عرب کا چھپا ہوا ہے بہت پسند ہے اس لئے پڑھنے کی غرض سے میں گھر لے گیا ہوں اب میرے دل میں ساتھیوں نے یہ شک ڈال دیا ہے کہ ثواب نہیں ملے گا اور ناجائز بھی ہے۔ آپ قرآن اور حدیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ یہ جائز ہے کہ ناجائز؟ اگر ناجائز ہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ج......غالب خیال یہ ہے کہ بعض حاجی صاحبان قرآن کریم کے ان نسخوں کو قصداً چھوڑ جاتے ہیں یا تو اس لئے کہ وہ پڑھے ہوئے نہیں ہوتے یا اس وجہ سے کہ وہ اس رسم الخط سے مانوس نہیں ہوتے۔ اس صورت میں تو ان نسخوں کو جو شخص بھی اٹھائے اس کیلئے جائز ہے مگر چونکہ یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی بھول گیا ہو اس صورت میں ان کا مالک کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے اس لئے احتیاط کی بات یہ ہے کہ آپ اس قرآن کریم کو رکھنا چاہیں تو اس کی قیمت صدقہ کردیں۔

روزہ رکھنے کے فضائل

آدابِ رمضان

(ذیل کی تحریر ایک مستقل اور جامع مضمون ہے، جس میں روزہ کے ضروری فضائل بھی ہیں اور مسائل بھی، اور روزہ کی سلسلے میں بعض کوتاہیوں کی نشاندہی بھی کی گئی ہے، مناسب معلوم ہوا کہ اس کو "آپ کے مسائل" میں شامل کر دیا جائے)

ماہِ رمضان کی فضیلت۔

ارشادِ خداوندی ہے:

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس وبینات من الهدیٰ والفرقان ○ فمن شهد منکم الشهر فلیصمه ومن کان مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدة ولتکبروا الله علی ما هداکم ولعلکم تشکرون (البقرہ۔ ۱۸۵)

ترجمہ: "ماہِ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق وباطل میں) فیصلہ

کرنے والی (بھی) ہیں۔
سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کر کے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام و قوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کی) شمار کی تکمیل کر لیا کرو (کہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بزرگی (وثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلا دیا (جس سے تم برکات و ثمرات رمضان سے محروم نہ رہو گے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔"
(ترجمہ حضرت تھانویؒ)

احادیث مبارکہ:

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کر دیئے جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' اور سرکش شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں' اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا (احمد' نسائی' مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر دیئے جاتے ہیں' اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا' اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' پس اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا' اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے! آگے آ' اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا۔ اور اللہ کی طرف سے

بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا، اس میں فرمایا، اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا، بڑا بابرکت مہینہ آرہا ہے، اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (یعنی سنت موکدہ) بنایا ہے، جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفلی) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا، اور جس نے اس میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر (۷۰) فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے، اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، اور جس نے اس میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلو خلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو تو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ افطار کرائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ سے، یا ایک کھجور سے، یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرا دیا، اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے پلائیں گے جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت، درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی (کا) ہے۔ اور جس نے اس مہینے میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے۔ اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیں گے۔ (بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

حدیث۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں۔ اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان کمافی مشکوٰۃ، ورواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کمافی المعجم ص ۱۴۲ ج ۳)

حدیث۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے خود سنا ہے کہ یہ رمضان آچکا ہے' اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں' دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں' اور شیاطین کو طوق پہنا دیئے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔ جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہو گی؟
(رواہ الطبرانی فی الاوسط' وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی وہو ضعیف کمافی مجمع الزوائد' ص ۱۴۳ ج ۳)

روزے کی فضیلت۔

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہو گئی۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد حساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے' روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں' ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہو گی۔ اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (و عنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔ الخ۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حدیث۔ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں۔ یعنی قیامت کے دن کریں گے۔ روزہ کہتا ہے۔ اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا' لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ)

رویت ہلال۔

حدیث۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے' اور اگر

مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹ر شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے تھے۔ (ابو داؤد، مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

سحری کھانا۔

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم۔ مشکوٰۃ)

حدیث۔ عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔ (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا، اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے)۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا۔

حدیث۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دین غالب رہے گا، جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھے وہ بندے سب سے زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے۔

حدیث۔ سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے، کیونکہ وہ برکت ہے۔ اگر

کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

(احمد' ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ' دارمی' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے' اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے' اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

(ابو داؤد' ترمذی' مشکوٰۃ)

افطار کی دعا۔

حدیث۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے۔

ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ۔

"پیاس جاتی رہی' انتڑیاں تر ہو گئیں اور اجر انشاءاللہ ثابت ہو گیا"۔

حدیث۔ حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت

"اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا' اور تیرے رزق سے افطار کیا"۔

(ابو داؤد' موسلا' مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے۔ اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط' وفیہ ہلال بن عبدالرحمٰن وہو ضعیف کمافی المجمع ص ۱۴۳ ج ۳)

حدیث۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیشک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں' اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔

(رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وہو ضعیف الزوائد' ص ۱۴۳ ج ۳)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'

تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ روزے دار کی، یہاں تک کہ افطار کرے۔ حاکم عادل کی۔ اور مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا، خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔ (احمد، ترمذی، ابن حبان، مشکوٰۃ، ترغیب)

حدیث۔ عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، روزے دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی۔ اور حضرت عبداللہ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اللھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شئی ان تغفرلی۔

"اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے، کہ میری بخشش فرما دیجئے۔"

(بیہقی، ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت و محنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)۔

لیلۃ القدر

حدیث۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک یہ مہینہ تم پر آیا ہے، اور اس میں ایک ایسی رات ہے، جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا، اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا، سوائے بد قسمت اور حرمان نصیب کے (ابن ماجہ، واسنادہ حسن، انشاء اللہ۔ ترغیب)

حدیث۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (صحیح بخاری مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے

ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت، تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں، الغرض کسی طریقے سے ذکر و عبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا۔

حدیث۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا، یہ دعا پڑھا کر۔

اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

"اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھ کو بھی معاف کر دیجئے۔"

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا۔

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے وہ اس کی تلافی نہیں کر سکتا (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا، مگر رمضان مبارک کی برکت و فضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بخاری فی ترجمۃ باب، مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل۔

حدیث۔ حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان مبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو۔ دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کرو گے، یہ ہیں۔ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا۔ اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں، یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو، اور جہنم سے پناہ مانگو۔

(ابن خزیمہ، ترغیب)

تراویح

حدیث۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے' اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ) اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (نسائی' ترغیب)

اعتکاف۔

حدیث۔ حضرت حسین؄ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہو گا۔

(بیہقی' ترغیب)

حدیث۔ حضرت ابن عباس؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہو گا۔

(طبرانی' اوسط' بیہقی' حاکم' ترغیب)

روزہ افطار کرانا۔

حدیث۔ حضرت زید بن خالد؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔

(بیہقی: شعب الایمان' بغوی: شرح السنۃ' مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود و سخاوت۔

حضرت ابن عباس؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے' اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے۔ آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی' جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے۔ پس آپؐ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح البخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز۔

حدیث۔ حضرت ابوہریرہ؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص

نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً غیبت، بہتان، تہمت، گالی گلوچ، لعن طعن، غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری۔ مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی، بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔ (دارمی۔ مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے، اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا) پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے، نہ شور مچائے، پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے، تو (دل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے) (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث۔ حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں (نسائی، ابن خزیمہ، بیہقی، ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے، فرمایا۔ جھوٹ اور غیبت سے (طبرانی الاوسط، عن ابی ہریرہ، ترغیب)

حدیث۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے رمضان کا روزہ رکھا، اور اس کی حدود کو پہچانا، اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو گا۔ (صحیح ابن حبان، بیہقی، ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ۔

حدیث۔ حضرت عبیدؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں، آپ نے سکوت اور اعراض فرمایا اس نے دوبارہ عرض کیا، (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مر چکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا، اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے۔ اس نے خون، پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی۔ جس سے آدھا پیالہ بھر گیا، پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا،

اس کی قے میں بھی 'خون' پیپ' اور گوشت نکلا۔ جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیز سے روزہ خراب کر لیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں۔ (یعنی غیبت کرنے لگیں)

(مسند احمد' ص ۴۳۰ ج ۵' مجمع الزوائد' ص ۱۷۱ ج ۳)

روزے کے درجات۔

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ روزے کے تین درجے ہیں۔ (۱) عام (۲) خاص (۳) خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرمگاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے۔ جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے۔ اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان' آنکھ' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے۔

اول۔ آنکھ کی حفاظت۔ کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے' پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کر دیا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا (رواہ الحاکم ص ۳۱۴ ج ۴ و صححہ من حدیث حذیفۃ رضی اللہ عنہ تعقبہ الذھبی فقال: اسحاق واہ وعبدالرحمن ہو الوسطی ضعفوہ۔ ورواہ الطبرانی من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' قال الہیثمی۔ وفیہ عبداللہ بن اسحاق الواسطی وہو ضعیف۔ مجمع الزوائد' ص ۶۳' ج ۳)

دوم۔ زبان کی حفاظت۔ کہ بیہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے' اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' مجاہد کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے' نہ جہالت کا کوئی کام کرے' اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے (صحاح)

سوم۔ کان کی حفاظت۔ کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے' کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم۔ بقیہ اعضا کی حفاظت۔ کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے۔ اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے۔ کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم۔ افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آ جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں، جس کو آدمی بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم من حدیث مقدام بن معدیکربؓ) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کر لی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہو گا؟

ششم۔ افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود و مردود ہوا یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو، اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے، البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو وہ تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشہ آخرت ہے۔ بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہو جائے، یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں۔ یہ انبیاء، صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔

(احیاء العلوم ص ۱۶۸، ۱۶۹ ج ۲ ملخصاً)

روزے میں کوتاہیاں۔

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے "اصلاح انقلاب" میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کر کے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یہاں بھی اس کے ایک دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں۔ راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندوی کی "جامع المجددین" ہے۔ ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں۔

> "بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے۔ ان میں سے بعض تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے، ایسے ہی ایک شخص کو، جس نے عمر بھر روزہ نہیں رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہ کر سکے گا، کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھ لو۔ چنانچہ رکھا اور پورا ہو گیا، پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا۔ کیسے افسوس کی بات

ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ نہ پیئو' ورنہ فلاں مہلک مرض ہو جائے گا تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا' یہ دو دن نہ کھاوے گا کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس خدا تعالیٰ صرف دن دن کا کھانا چھڑا دیں اور کھانے پینے سے عذاب مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو؟ انا للہ"۔

"بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بد عقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح انکار کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً' روزہ قوت بہیمیہ کے توڑنے یا تہذیب نفس کے لئے ہے' اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کر چکے ہیں......
اور بعضے تہذیب سے بھی گزر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں' مثلاً "روزہ وہ شخص رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو"۔ یا "بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا۔" سو یہ دونوں فریق بوجہ انکار فرضیت صوم' زمرہ کفار میں داخل ہیں' اور پہلے فریق کا قول محض "ایمان شکن" ہے اور دوسرے کا "ایمان شکن" بھی اور "دل شکن" بھی......

"اور بعض بلاعذر تو روزہ ترک نہیں کرتے' مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟ ادنیٰ بہانہ سے افطار کر دیتے ہیں۔ مثلاً خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو روزہ افطار کر دیا۔ کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا روزہ چھوڑ دیا۔ ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی زیادہ قابل مذمت ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں' حالانکہ وہ شرعاً معذور نہیں اس لئے گنہگار ہوں گے"۔

"بعضے لوگوں کا افطار تو عذر شرعی سے ہوتا ہے' مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے' اور شرعاً بقیہ دن میں امساک'

یعنی کھانے پینے سے بند رہنا واجب ہوتا ہے، مگر وہ اس کی پروا نہیں کرتے۔ مثلاً سفر شرعی سے ظہر کے وقت واپس آگیا، یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہو گئی تو ان کو شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ علاج اس کا مسائل و احکام کی تعلیم و تعلم ہے"۔

"بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدم بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیاء پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو۔ جس طرح نماز کے لئے باوجود عدم بلوغ کے انؔ کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے۔ اسی طرح روزہ کے لئے بھی...... اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے (کہ بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو) اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعتہً پابند ہونا دشوار ہوتا ہے، تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام احکام شروع ہوں تو ایکبارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا۔ اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب احکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا"۔

"بعض لوگ نفس روزہ میں تو افراط تفریط نہیں کرتے، لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرمگاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ روزہ کی نفس صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں، جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ لعلکم تتقون ان سب کو نظرانداز کرکے اپنے صوم کو "جسد بے روح" بنالیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی و منہیات سے بچنا ہے، سو ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے۔ اگر غیبت کی عادت تھی تو وہ بدستور رہتی ہے۔ اگر بد نگاہی کے خوگر تھے وہ نہیں چھوڑتے۔ اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے ان کی صفائی نہیں

کرتے بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً بڑھ جاتے ہیں، کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا اور باتیں شروع کیں، جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہو گا، یا چوسر، گنجفہ، تاش، ہارمونیم، گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کر دیا۔ بھلا اس روزہ کا کوئی معتد بہ حاصل کیا؟ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا، جو فی نفسہ مباح ہے، جب روزہ میں وہ حرام ہو گیا، تو غیبت وغیرہ دوسرے معاصی، جو فی نفسہ بھی حرام ہیں، وہ روزہ میں کس قدر سخت حرام ہوں گے۔ حدیث میں ہے کہ "جو شخص بدگفتاری و بدکرداری نہ چھوڑے، خداتعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے" اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہو گا، لہٰذا رکھنے ہی سے کیا فائدہ؟ روزہ تو ہو جائے گا، لیکن ادنیٰ درجہ کا۔ جیسے اندھا، لنگڑا، کانا، گنجا، اپاہج آدمی، آدمی تو ہوتا ہے مگر ناقص۔ لہٰذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے، کیونکہ ذات کا سلب، صفات کے سلب سے سخت تر ہے۔"

پھر حضرتؒ نے روزہ کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی، جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے۔

"خلق سے بلا ضرورت تنہا اور یکسو رہنا۔ کسی اچھے شغل مثلاً تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا۔ یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے۔ اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے بہت کام کرتا ہے، سو نفس کو یوں پھسلا دے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کر لے پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو وہ آسان ہو جاتا ہے، بالخصوص اہل باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے"۔

رمضان المبارک کی افضل ترین عبادت

س...... رمضان المبارک میں سب سے افضل کون سی عبادت ہے؟

ج..... رمضان المبارک میں روزہ تو فرض ہے جو اعمال رمضان میں سب سے افضل عمل ہے۔ اور چونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان میں ہوا ہے اس لئے اس کی تلاوت سب سے اہم عبادت ہے اس کے علاوہ ذکر اللہ اور استغفار کی کثرت ہونی چاہئے۔ صلوٰۃ تسبیح اور نماز تہجد کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

رمضان المبارک کی مسنون عبادات۔

س. ماہ صیام میں دن اور رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی عبادتیں ایسی ہیں جن پر ہم کو عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے؟

ج..... تراویح، تلاوت کلام پاک، تہجد اور صدقہ وخیرات کے اہتمام کی ترغیب دی گئی ہے۔

رمضان المبارک میں سرکش شیاطین کا قید ہونا۔

س ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور سنا ہے کہ پھر وہ رمضان کے بعد ہی رہائی پاتے ہیں اور دنیا میں نازل ہوتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ مثلاً بعض ممالک میں بعض جگہ سے پہلے رمضان ختم ہو جاتا ہے (جیسے اکثر پاکستان سے پہلے عرب ممالک میں) تو کیا پھر وہاں کی سرحدیں شیاطین کے لئے پہلے کھول دی جاتی ہیں اور پاکستان میں شیاطین ان ممالک کے دو روز بعد داخل ہوتے ہیں۔ یا شیاطین چھوڑنے اور پابند کرنے کا کیا سسٹم ہے؟

ج..... جہاں رمضان المبارک ہو گا وہاں سرکش شیاطین پابند سلاسل ہوں گے اور جہاں ختم ہو جائے گا وہاں پر سے یہ پابندی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس میں اشکال کیا ہے؟

رویت ہلال

خود چاند دیکھ کر روزہ رکھیں، عید کریں یا رویت ہلال کمیٹی پر اعتماد کریں۔

س: موجودہ دور میں جس کو سائنسی فوقیت حاصل ہے رویت ہلال کمیٹی کے اعلان پر عموماً رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں اور عید منائی جاتی ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے روزہ رکھا جائے یا نہیں عید کی جائے یا نہیں، جبکہ صحیح احادیث میں حکم وارد ہے۔ "چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو"۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کمیٹی کے اعلان پر کیا روزہ رکھنا یا عید کرنا واجب ہے۔؟

ج...... حدیث کا مطلب تو ظاہر ہے کہ یہ نہیں ہے کہ ہر شخص چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرے اور چاند دیکھ کر چھوڑا کرے۔ بلکہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ رویت کے ثبوت سے رمضان اور عید ہوگی۔ رویت ہلال کمیٹی اگر شرعی قواعد کے مطابق چاند کی رویت ہونے کے بعد اعلان کرے تو عوام کو اس کے اعلان پر روزہ یا عید کرنا ہوگی۔ باقی رویت ہلال کمیٹی اہل علم پر مشتمل ہے یہ حضرات ثبوت رویت کے مسائل ہم سے تو بہرحال زیادہ ہی جانتے ہیں اس لئے ہمیں ان پر اعتماد کرنا چاہئے۔

رویت ہلال کمیٹی کا فیصلہ

س...... موجودہ رویت ہلال کمیٹی کا فیصلہ چاند کے بارے میں خصوصاً رمضان اور عیدین کے بارے میں جو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر نشر ہوتا ہے پورے ملک پاکستان کے لئے واجب العمل ہے یا ملک کا کوئی حصہ اس سے خارج ہے اور موجودہ رویت ہلال کمیٹی کے ارکان جناب والا کے نزدیک معتبر ہیں یا نہیں؟

ج...... جہاں تک مجھے معلوم ہے رویت ہلال کا فیصلہ شرعی قواعد کے مطابق ہوتا ہے اور یہ پورے ملک کے لئے واجب العمل ہے' اور جب تک یہ کام لائق اعتماد ہاتھوں میں رہے اور وہ شرعی قواعد کے مطابق فیصلے کریں ان کے اعلان پر عمل لازم ہے۔

رویت ہلال کا مسئلہ۔

س...... ہم نے یہی پڑھا ہے اور یہی سنا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر بند کرو اور میں نے ایک نہایت بزرگ صاحب شریعت سے یہ سنا ہے کہ جو لوگ صائم الدھر ہوتے ہیں یعنی ہمیشہ روزے رکھتے ہیں ان کو سال میں ۵ دن کے روزے حرام ہیں۔ عید الفطر کا روزہ اور ذی الحجہ کی ۱۰ ار ۱۱ ار ۱۲ ار ۱۳ ار تاریخ کے روزے اور عام لوگوں کے لئے یہ ہدایت ہے کہ شعبان کی ۲۹ ر ۳۰ ر تاریخ کو روزہ نہ رکھیں تاکہ رمضان کے روزہ کے ساتھ اس کا اتصال نہ ہو لیکن ہمیشہ سے مردان اور پشاور صوبہ سرحد کے اکثر اضلاع میں ایک دن پہلے روزہ شروع کر دیتے ہیں حالانکہ وہاں بھی ہلال کمیٹیاں قائم ہیں اور کسی جگہ سے تصدیق نہیں ہوتی ہے کہ چاند ہو گیا ہے اور جب بھی ان لوگوں سے بات کرو تو یہ جاہلانہ جواب ملتا ہے کہ آپ لوگوں کے ۲۹ ہوئے اور ہمارے تو پورے ۳۰ ہو گئے۔

ج...... مردان وغیرہ علاقوں میں ایک دو دن پہلے رویت کیسے ہو جاتی ہے؟ یہ معمہ ہماری سمجھ میں بھی نہیں آیا۔ بہر حال جب ملک میں رویت ہلال کمیٹی مقرر ہے اور سرکاری طور پر مرکزی رویت ہلال کمیٹی کو چاند ہونے یا نہ ہونے کے فیصلہ کا اختیار دیا گیا ہے تو مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلے کے خلاف کسی عالم کا فیصلہ شرعاً حجت ملزمہ نہیں۔ اس لئے ان علاقوں کے لوگوں کا فرض ہے کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے فیصلہ کی پابندی کریں اور اگر ان علاقوں میں چاند نظر آ جائے تو باضابطہ شہادت مرکزی رویت ہلال کمیٹی یا اس کے نامزد کردہ نمائندہ کے سامنے پیش کر کے اس کے فیصلہ کی پابندی کریں۔

چاند کی رویت میں مطلع کا فرق۔

س...... بوقت درس و تدریس استاد صاحب (مرحوم) نے چاند سے متعلق مسائل کی وضاحت بحوالہ معتبر کتب نیچے دیئے گئے بیانات سے کی ہے آپ نے فرمایا۔

(۱) وشرط مع غیم للفطر نصاب الشهادة لا الدعوى (ولا عبرة لاختلاف في المطالع)

(۲) و یلزم حکم اهل احدے البلدتین لاهل بلدة اخری

(۳) وجه قول المعتبرین ان سبب الوجوب و هو شهود الشهر

لم یوجد فی حقهم، فلا یوجب وجوده فی حق غیرهم.
(۴) فقد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجاز شهادة الواحد فی رمضان. اخرجه اصحاب السنن وفی سنن الدار قطنی بسند ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان لا یجزی فی الافطار الا شهادة الرجلین۔

ترجمہ۔ اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو عید الفطر کے چاند کے لئے نصاب شہادت شرط ہے۔ مگر دعویٰ شرط نہیں اور اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں۔
(۲) اور ایک شہر کے فیصلہ کی پابندی دوسرے شہر والوں کو بھی لازم ہے۔
(۳) جو حضرات اختلاف مطالع کا اعتبار کرتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ روزہ واجب ہونے کا سبب ماہ رمضان کی آمد ہے اور وہ (اختلاف مطالع کی وجہ سے) دوسرے لوگوں کے حق میں نہیں پایا گیا۔ لہٰذا ایک مطلع میں چاند کا نظر آنا دوسرے مطلع میں ہلال رمضان کے وجود کو ثابت نہیں کرتا۔
(۴) چنانچہ یہ ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال رمضان میں ایک آدمی کی شہادت کو قبول فرمایا۔ یہ حدیث سنن میں ہے اور سنن دارقطنی میں بسند ضعیف مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر میں صرف دو مردوں کی شہادت قبول فرماتے تھے۔

درج بالا بیانات صحیح ہیں یا غلط؟ چاند سے متعلقہ اعلان کے معتبر اور غیر معتبر ہونے کے بارے میں بحوالہ بیانات کتب معتبرہ مستند وضاحت فرمائیں۔ آپ کا فتویٰ ہمارے لئے سند کی حیثیت رکھتا ہے' اس سے پیشتر بھی غیر متعرضانہ و غیر معروف طریقہ پر بہت سے متنازع فیہ مسائل کے حل کے بارے میں آپ سے استفادہ کیا گیا' اور آپ کے فتاویٰ ہر لحاظ سے قابل عمل سمجھے گئے ہیں۔
ج...... آپ نے جو عبارتیں لکھی ہیں وہ صحیح ہیں لیکن بہت مجمل نقل کی ہیں۔ میں ان سے متعلقہ مسائل کی آسان الفاظ میں وضاحت کر دیتا ہوں۔

(۱) اگر مطلع صاف ہو اور چاند دیکھنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو تو رمضان اور عید دونوں کے چاند کے لئے بہت سے لوگوں کی شہادت ضروری ہے جن کی خبر سے قریب قریب یقین ہو جائے کہ چاند ہو گیا ہے' البتہ اگر کوئی ثقہ مسلمان باہر سے آیا ہو یا کسی بلند جگہ سے آیا ہو تو رمضان کے چاند کے بارے میں اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔
(۲) اگر مطلع ابر آلود یا غبار آلود ہو تو رمضان کے چاند کے لئے صرف ایک مسلمان کی

خبر کافی ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے لیکن عید کے چاند کے لئے یہ شرط ہے کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں کہ انہوں نے خود چاند دیکھا ہے۔ نیز یہ بھی شرط ہے کہ یہ گواہ لفظ "اشہد" کے ساتھ گواہی دیں یعنی جس طرح عدالت میں گواہی دی جاتی ہے اسی طرح یہاں بھی یہ الفاظ کہیں کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے چاند دیکھا ہے"۔ جب تک نصاب شہادت (دو عادل ثقہ مسلمان مردوں کا یا ایک مرد اور دو عورتوں کا گواہی دینا) اور لفظ شہادت کے ساتھ گواہی نہ ہو عید کا چاند ثابت نہیں ہو گا۔

۳۔ جب ایک شہر میں شرعی شہادت سے رویت کا ثبوت ہو جائے تو دوسرے شہروں کے حق میں بھی یہ رویت واجب العمل ہو گی یا نہیں؟

اس ضمن میں تین اصول کا سمجھ لینا ضروری ہے۔

اول یہ کہ ایک شہر کی رویت کا ثبوت دوسرے شہر والوں کے لئے درج ذیل تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقہ سے ہو سکتا ہے۔

(۱) شہادت علی الشہادت۔ یعنی دوسرے شہر میں دو عاقل بالغ عادل مسلمان یہ گواہی دیں کہ فلاں شہر میں ہمارے سامنے دو عاقل بالغ عادل گواہوں نے رویت کی گواہی دی۔

(۲) شہادت علی القضا۔ یعنی دوسرے شہر میں دو عاقل بالغ عادل مسلمان یہ گواہی دیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے قاضی نے رویت ہو جانے کا فیصلہ کیا۔

(۳) تواتر و استفاضہ۔ یعنی دوسرے شہر میں متفرق جماعتیں آکر یہ بیان کریں کہ فلاں شہر میں رویت ہوئی ہے اور یہ جماعتیں اتنی زیادہ ہوں کہ اس شہر کے حاکم کو قریب قریب یقین ہو جائے کہ واقعی فلاں شہر میں چاند ہو گیا ہے۔

اگر ان تین طریقوں میں سے کسی ایک طریقے سے ایک شہر کی رویت دوسرے شہر میں ثابت ہو جائے تو دوسرے شہر والوں کے حق میں بھی یہ رویت حجت ہو گی۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ ایک قاضی کا فیصلہ صرف اس کے زیر ولایت علاقوں اور شہروں کے حق میں حجت ہے جو علاقے اور شہر اس کے زیر ولایت نہیں ان پر اس قاضی کا فیصلہ نافذ نہیں ہو گا البتہ اگر ثبوت رویت سے مطمئن ہو کر دوسرے شہر یا علاقے کا قاضی بھی رویت کا فیصلہ کر دے تو اس کے زیر حکومت علاقوں میں بھی رویت ثابت ہو جائے گی۔

تیسرا اصول یہ ہے کہ جن علاقوں میں اختلاف مطالع کا فرق نہیں ہے ان میں تو ایک شہر کی رویت کا دوسرے شہر والوں کے حق میں لازم العمل ہونا (بشرطیکہ مندرجہ بالا دونوں اصولوں کے مطابق اس دوسرے شہر تک رویت کا ثبوت پہنچ گیا ہو) سب کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں لیکن جو شہر ایک دوسرے سے اتنے دور واقع ہوں کہ دونوں کے درمیان اختلاف مطالع کا فرق ہے، ایسے شہروں میں ایک کی رویت دوسرے کے حق میں لازم ہو گی یا نہیں؟

اس میں ظاہر مذہب یہ ہے کہ اختلاف مطالع کا کوئی اعتبار نہیں، اس لئے اگر دو شہروں کے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہو تب بھی ایک شہر کی رویت دوسرے کے حق میں حجت ملزمہ ہے، بشرطیکہ رویت کا ثبوت شرعی طریقہ سے ہو جائے۔ یہی مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے، لیکن بعض متاخرین نے اس کو اختیار کیا ہے کہ جہاں اختلاف مطالع کا فرق واقعی ہے وہاں اس کا شرعاً بھی اعتبار ہونا چاہئے۔ حضرات شافعیہ کا بھی یہی قول ہے۔ لیکن فتویٰ ظاہر مذہب پر ہے کہ اختلاف مطالع کا مطلقاً اعتبار نہیں نہ بلادِ قریبہ میں اور نہ بلادِ بعیدہ میں۔

رویت ہلال کمیٹی کا دیر سے چاند کا اعلان کرنا

س...... آپ کو علم ہے کہ اس بار رویت ہلال کمیٹی نے تقریباً رات ساڑھے گیارہ بجے رمضان المبارک کے چاند کے ہونے کا اعلان کیا۔ جبکہ آبادی کا بیشتر حصہ عشاء کی نماز ادا کر کے اس اطمینان کے ساتھ سو گیا کہ چاند نہیں ہوا (یاد رہے کہ کراچی میں چاند ہونے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی) اس طرح ہزاروں افراد نہ تو نماز تراویح ادا کر سکے اور نہ ہی صبح روزہ رکھ سکے۔ اس سلسلے میں آپ سے مندرجہ ذیل سوالات کے شرعی جوابات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

الف۔ اتنی رات گئے چاند کے ہونے کی اطلاع کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج...... رویت ہلال کمیٹی کو پہلے شہادتیں موصول ہوتی ہیں، پھر وہ ان پر غور کرتی ہے کہ یہ شہادتیں لائق اعتماد ہیں یا نہیں۔ غور و فکر کے بعد وہ جس نتیجہ پر پہنچتی ہے اس کا اعلان کر دیتی ہے اس میں بعض اوقات دیر لگ جانا بعید نہیں۔ کام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس پر تنقید آسان ہوتی ہے۔

ب۔ کیا اس صورت میں عوام پر قضا روزہ لازم ہو گا جبکہ انہوں نے یہ روزہ جان بوجھ کر نہیں چھوڑا یا حکومت وقت پر اس روزے کا کفارہ ادا کرنا واجب ہو گا؟

ج...... جب لوگوں کو رویت ہلال کے فیصلے کا علم ہو جائے تو ان پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ اور جن لوگوں کو علم نہ ہو سکے وہ روزہ کی قضا کر لیں۔ جو روزہ رہ جائے اس کا کفارہ نہیں ہوتا۔ صرف قضا ہوتی ہے۔ حکومت پر قضا نہیں۔

قمری مہینہ کے تعین میں رویت شرط ہے۔

س...... مختلف مذہبی وغیر مذہبی تنظیمیں افطار و سحری کے نظام الاوقات سائنسی طریقے سے حاصل کئے ہوئے اوقات شائع کر کے ثواب کماتی ہیں۔ اسی حساب سے افطار اور سحری کرتے ہیں۔ کیا سائنسی طریقے سے نیا چاند نکلنے کے وقت کو تسلیم کرنا مذہباً منع ہے؟ اگر نہیں تو پھر سائنسی حساب سے ہر ماہ کا آغاز کیوں نہیں کرتے؟ اگر کرتے تو پچھلے سال سعودی عرب میں ۲۸ کا عید کا چاند نہ ہوتا۔

ج..... قمری مہینے کا شروع ہونا چاند دیکھنے پر موقوف ہے۔ فلکیات کے فن سے اس میں اتنی مدد تو لی جا سکتی ہے کہ آج چاند ہونے کا امکان ہے یا نہیں۔ لیکن جب تک رویت کے ذریعہ چاند ہونے کا ثبوت نہ ہو جائے محض فلکیات کے حساب سے چاند ہونے کا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ مختصر یہ کہ چاند ہونے میں رویت کا اعتبار ہے۔ فلکیات کے حساب کا اعتبار بغیر رویت کے نہیں۔

روزہ کی نیت

روزے کی نیت کب کرے؟

س...... رمضان المبارک کے روزے کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

ج...... (۱) بہتر یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کرلی جائے۔

(۲) اگر صبح صادق سے پہلے رمضان شریف کا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا صبح صادق کے بعد ارادہ ہوا کہ روزہ رکھ ہی لینا چاہئے تو اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہیں تو نیت صحیح ہے۔

(۳) اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کر سکتے ہیں۔

(۴) رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کرلینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے۔ یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔

نصف النہار شرعی سے پہلے روزہ کی نیت کرنا چاہئے۔

س...... کیا نصف النہار شرعی کے وقت روزہ کی نیت کر سکتے ہیں اور نماز پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... پہلے یہ سمجھ لیا جائے کہ نصف النہار شرعی کیا چیز ہے؟ نصف النہار دن کے نصف کو کہتے ہیں' اور روزے دار کے لئے صبح صادق سے دن شروع ہو جاتا ہے۔ پس صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک پورا دن ہوا' اس کے نصف کو نصف النہار شرعی کہا جاتا ہے۔ اور سورج نکلنے سے لے کر غروب ہونے تک کو عرفاً دن کہتے ہیں۔ اس کا نصف 'نصف النہار عرفی کہلاتا ہے 'نصف النہار شرعی 'نصف النہار عرفی سے کم و بیش چالیس منٹ پہلے ہوتا ہے۔

جب یہ معلوم ہوا تو اب سمجھنا چاہئے کہ روزہ کی نیت میں نصف النہار شرعی کا اعتبار ہے' اس لئے روزۂ رمضان اور روزۂ نفل کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے کرلینا صحیح ہے (جبکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو) اس کے بعد صحیح نہیں' اور نماز میں نصف النہار عرفی کا اعتبار ہے کہ اس وقت نماز جائز نہیں۔ نصف النہار شرعی (جس کو ضحوۂ کبریٰ بھی کہتے ہیں) کے وقت نماز درست ہے۔

روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعائیں۔

س..... نفلی روزے کی نیت اور روزہ رکھنے اور افطار کی دعائیں کیا ہیں؟

ج..... نفل روزے کے لئے مطلق روزے کی نیت کافی ہے اور وہ یہ ہے۔

وبصوم غد نویت

ترجمہ۔ "اور میں کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں"۔

اور افطار کی دعا یہ ہے۔

اللّٰھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت۔

ترجمہ۔ "اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا۔ اور آپ کے رزق پر افطار کیا"۔

اور روزۂ رمضان کی نیت میں یوں کہے۔

وبصوم غد نویت من شھر رمضان۔

ترجمہ۔ "اور میں کل کے رمضان کے روزے کی نیت کرتا ہوں"۔

نفل روزے کی نیت

س..... نفلی روزے رکھنے' کھولنے کی نیت کیا ہے؟ اگر بطور نذر نفلی روزے مانے ہوں کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو اتنے روزے رکھوں گا؟ نیت رکھنے اور افطار کرنے کی کیا ہے؟

ج..... نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ نفل روزہ مطلق روزے کی نیت سے بھی صحیح ہے۔ اور نفل کی نیت سے بھی یعنی دل میں ارادہ کرلے کہ میں روزہ رکھ رہا ہوں' مگر نذر کے روزے کے لئے نذر کی نیت کرنا ضروری ہے' یعنی دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں نذر کا روزہ رکھ رہا ہوں' غالباً آپ کی مراد نیت سے وہ دعائیں ہیں جو روزہ رکھتے وقت اور افطار کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں ان دعاؤں کا پڑھنا مستحب ہے' ضروری نہیں۔ روزہ ان کے بغیر بھی صحیح ہے' البتہ ان دعاؤں کا زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔

سحری کھائے بغیر روزے کی نیت درست ہے۔

س...... میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ روزے کی سحری کھانا ضروری ہوتا ہے یا نہیں۔ میں بہت پریشان ہوں کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ اس لئے آپ ہماری اصلاح فرمائیے۔

ج...... روزے کے لئے سحری کھانا بابرکت ہے کہ اس سے دن بھر قوت رہتی ہے۔ مگر یہ روزہ کے صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں۔ پس اگر کسی کو سحری کھانے کا موقع نہیں ملا، اور اس نے سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لیا تو روزہ صحیح ہے۔

قضا روزے کی نیت۔

س...... رمضان میں جب روزے رکھتے ہیں تو روزے کی نیت پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں۔ آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ اگر ہمارے رمضان میں روزے رہ جائیں اور بعد میں ہم قضا روزے رکھیں تو کیسی نیت کریں گے۔

ج...... نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، پس جب آپ نے صبح صادق سے پہلے قضا کے روزے کی نیت کر کے روزہ رکھ لیا تو روزہ صحیح ہے۔ اگر زبان سے بھی وبصوم غد نویت من قضأ رمضان۔

ترجمہ۔ صبح کو قضائے رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت کرتا/کرتی ہوں۔

کہہ لے تو اچھا ہے، مگر روزے کی نیت ان الفاظ کو زبان سے کہے بغیر بھی ہو جائے گی۔

رمضان کا روزہ رکھ کر توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہوں گے۔

س...... کیا قضا روزے بغیر سحری کے اس طرح رکھے جا سکتے ہیں کہ میں رات کو سونے سے پہلے نیت کر کے سوؤں کہ میرا صبح روزہ ہے۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ نفل روزہ اور قضا روزے بغیر سحری کے نہیں رکھے جا سکتے۔

اگر صبح اٹھنے کے فوراً بعد یعنی صبح کے وقت اٹھ کر نیت کی جائے تو کیا روزہ ادا ہو جائے گا کیونکہ روزہ کی نیت زوال سے پہلے کی جاتی ہے اور اگر صبح اٹھ کر ارادہ بدل جائے یا کسی مجبوری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی ہمت نہ ہو تو ایسے روزہ کے لئے قضا لازم ہو گی یا کفارہ؟ براہ کرم اس مسئلہ کی تفصیل کے ساتھ وضاحت فرما دیں کیوں کہ مجھے نفل اور قضا دونوں روزے رکھنے ہیں اور میں کیونکہ صبح صادق سے پہلے اٹھ نہیں سکتی اس لئے ابھی تک اپنا یہ فرض ادا نہیں کر سکی۔

ج...... یہاں چند مسائل ہیں۔

۱۔ قضائے رمضان کا روزہ بھی بغیر سحری کے رکھ سکتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ قضا کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے کر لی جائے۔

۲۔ اگر صبح ہو گئی تو نفلی روزے کی (اسی طرح رمضان مبارک کے ادائی روزے) کی نیت تو نصف النہار شرعی سے پہلے کرنا صحیح ہے۔ مگر قضا روزے کی نیت صحیح نہیں۔ اسی طرح نذر کے روزے کی نیت بھی صبح صادق کے بعد صحیح نہیں۔ کیونکہ قضا اور نذر کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے کر لینا شرط ہے۔

۳۔ اگر رات کو روزہ کی نیت کر کے سوئے تو اگر صبح صادق ہونے سے پہلے آنکھ کھل گئی تو نیت بدلنے کا اختیار ہے' خواہ روزہ رکھے یا نہ رکھے لیکن اگر رات کو نیت کرنے کے بعد اس وقت آنکھ کھلی جب کہ صبح صادق ہو چکی تھی تو اب نیت بدلنے کا اختیار نہیں رہا۔ کیونکہ رات کی نیت کی وجہ سے روزہ شروع ہو چکا ہے۔ اب نیت بدلنے کے معنی روزہ توڑنے کے ہوں گے۔ اس صورت میں اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

پھر اگر یہ رمضان کا روزہ تھا تو قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔ اور اگر نفل کا روزہ تھا تو اس کی قضا لازم آئے گی۔

سحری اور افطار

سحری کھانا مستحب ہے اگر نہ کھائی تب بھی روزہ ہو جائے گا۔

س...... سوال یہ ہے کہ کیا روزے رکھنے کے لئے سحری کھانا ضروری ہے اگر کوئی سحری نہ کھائے تو کیا اس کا روزہ نہیں ہو گا۔ روزہ کی نیت بھی بتلا دیجئے جس کو پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں۔

ج...... روزہ کے لئے سحری کھانا مستحب اور باعث برکت ہے اور اس سے روزہ میں قوت رہتی ہے۔ اور سحری کھا کر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ " وبصوم غد نویت من شھر رمضان " لیکن اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تب بھی روزے کی دل سے نیت کر لینا کافی ہے۔

اگر آپ نے صبح صادق سے لے کر غروب تک کچھ نہیں کھایا اور گیارہ بجے (یعنی شرعی نصف النہار) سے پہلے روزہ کی نیت کر لی تو آپ کا روزہ صحیح ہے قضا کی ضرورت نہیں۔

سحری میں دیر اور افطاری میں جلدی کرنی چاہئے۔

س...... ہمارے ہاں بعض لوگ سحری میں بہت جلدی کرتے ہیں اور افطاری کے وقت دیر سے افطار کرتے ہیں کیا ان کا یہ عمل صحیح ہے؟

ج...... سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت خیر پر رہے گی، جب تک سحری کھانے میں تاخیر اور (سورج غروب ہونے کے بعد) روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (مسند احمد ص ۱۴۷ ج ۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے" (صحیح بخاری و مسلم، مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے بندوں میں سے وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی، مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں"۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص ۱۷۵)

مگر یہ ضروری ہے کہ سورج کے غروب ہوجانے کا یقین ہوجائے تب روزہ کھولنا چاہئے۔

صبح صادق کے بعد کھاپی لیا تو روزہ نہیں ہوگا۔

س...... روزہ کتنے وقت کے لئے ہوتا ہے کیا صبح صادق کے بعد کھا سکتے ہیں؟

ج...... روزہ صبح صادق سے لے کر سورج غروب ہونے تک ہوتا ہے۔ پس صبح صادق سے پہلے پہلے کھانے پینے کی اجازت ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد کچھ کھا لیا تو روزہ نہیں ہوگا۔

سحری کے وقت نہ اٹھ سکے تو کیا کرے۔

س ..... اگر کوئی سحری کے لئے نہ اٹھ سکے تو اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج...... بغیر کچھ کھائے پیئے روزے کی نیت کرلے۔

سونے سے پہلے روزے کی نیت کی اور صبح صادق کے بعد آنکھ کھلی تو روزہ شروع ہوگیا۔ اب اس کو توڑنے کا اختیار نہیں۔

س...... ایک شخص نے روزے کی نیت کی اور سوگیا۔ مگر سحری کے وقت نہ اٹھ سکا تو کیا صبح کو اپنی مرضی سے فیصلہ کرسکتا ہے کہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟

ج ..... جب اس نے رات کو سونے سے پہلے روزے کی نیت کرلی تھی تو صبح صادق کے بعد اس کا روزہ (سونے کی حالت میں) شروع ہوگیا۔ اور روزہ شروع ہونے کے بعد اس کو یہ فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں رہتا کہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے؟ کیونکہ روزہ رکھنے کا فیصلہ تو وہ کرچکا ہے۔ اور اس کے اسی فیصلہ پر روزہ شروع بھی ہوچکا ہے۔ اب روزہ شروع کرنے کے بعد اس کو توڑنے کا اختیار نہیں۔ اگر رمضان کا روزہ توڑ دے گا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے۔

رات کو روزے کی نیت کرنے والا سحری نہ کھا سکا تو بھی روزہ ہو جائے گا۔

س...... کوئی شخص اگر رات ہی کو روزے کی نیت کرکے سوجائے کیونکہ اس کو اندیشہ ہے کہ سحری

کے وقت اس کی آنکھ نہیں کھلے گی تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

ج...... ہو جائے گا۔

س...... اور اگر اتفاق سے اس کی آنکھ کھل جائے تو کیا وہ نئے سرے سے سحری کھا کے نیت کر سکتا ہے۔

ج...... کر سکتا ہے۔

کیا نفل روزہ رکھنے والے اذان تک سحری کھا سکتے ہیں۔

س...... نوافل روزے جب رکھتے ہیں تو فجر کی اذان کے وقت (یعنی جب فجر کی نماز ہوتی ہے) روزہ بند کر دیتے ہیں جبکہ روزہ اذان سے دس یا پندرہ منٹ پہلے بند کر دینا چاہئے۔ جو مسلمان بھائی اذان کے وقت روزہ بند کرتے ہیں تو کیا ان کا روزہ ہو گا یا نہیں؟

ج...... اگر صبح صادق ہو جانے کے بعد کھا پیا تو روزہ نہ ہو گا خواہ اذان ہو چکی ہو یا نہ ہوئی ہو اور اذانیں عموماً صبح صادق کے بعد ہوتی ہیں اس لئے اذان کے وقت کھانے پینے والوں کا روزہ نہیں ہو گا۔ عموماً مسجدوں میں اوقات کے نقشے لگے ہوتے ہیں ابتدائے وقت فجر کا وقت دیکھ کر اس سے چار پانچ منٹ پہلے سحری کھانا بند کر دیا جائے۔

اذان کے وقت سحری کھانا پینا۔

س...... اگر کوئی آدمی صبح کی اذان کے وقت بیدار ہو تو وہ روزہ کس طرح رکھے؟

ج...... اگر اذان صبح صادق کے بعد ہوئی ہو (جیسا کہ عموماً صبح صادق کے بعد ہی ہوا کرتی ہے) تو اس شخص کو کھانا پینا نہیں چاہئے ورنہ اس کا روزہ نہیں ہو گا بغیر کچھ کھائے پئے روزے کی نیت کرے۔ ہاں اگر اذان وقت سے پہلے ہوئی ہو تو دوسری بات ہے۔

سحری کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اذان پر۔

س...... رمضان المبارک میں سحری کا آخری وقت کب تک ہوتا ہے یعنی سائرن تک ہوتا ہے یا اذان تک؟

ہمارے یہاں بہت سے لوگ آنکھ دیر سے کھلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اذان تک سحری کرتے رہتے ہیں، کیا ان کا یہ طرز عمل صحیح ہے؟

ج...... سحری ختم ہونے کا وقت متعین ہے۔ سائرن، اذان اس کے لئے ایک علامت ہیں۔ آپ گھڑی دیکھ لیں اگر سائرن وقت پر بجا ہے تو وقت ختم ہو گیا۔ اب کچھ کھا پی نہیں سکتے۔

سائرن بجتے وقت پانی پینا۔

س...... ہمارے یہاں عموماً لوگ سائرن بجنے سے کچھ وقت پہلے سحری کھا کر فارغ ہو جاتے ہیں اور سائرن بجنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں جیسے ہی سائرن بجتا ہے ایک ایک گلاس پانی پی کر روزہ بند کر لیتے ہیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں سائرن بجنے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ سحری کا وقت ختم ہو چکا ہے۔

ج...... سائرن ایک منٹ پہلے شروع ہوتا ہے اس لئے اس دوران پانی پیا جا سکتا ہے۔ بہرحال احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے پانی پی لیا جائے۔

سحری کا وقت ختم ہونے کے دس منٹ بعد کھانے پینے سے روزہ نہیں ہو گا۔

س...... کراچی میں سحری کا آخری وقت تقریباً سوا چار بجے ہے لیکن اگر ہم کسی وقت دس منٹ بعد (چار بج کر ۲۵ منٹ تک) سحری کرتے رہیں تو کیا اس سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ یا نہیں۔

ج...... نقشوں میں صبح صادق کا جو وقت لکھا ہوتا ہے اس سے دو چار منٹ پہلے کھانا پینا بند کر دینا چاہئے ایک دو منٹ آگے پیچھے ہو جائے تو روزہ ہو جائے گا لیکن دس منٹ بعد کھانے کی صورت میں روزہ نہیں ہو گا۔

روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں۔

س...... میں نے یکم رمضان کو (پہلا) روزہ رکھا تھا اور کیونکہ سحری میں میں نے صرف اور صرف دو گلاس پانی پیا تھا جس کی وجہ سے مجھے روزہ بہت لگ رہا تھا۔ افطار کے وقت میں نے جلدی میں بغیر نیت کے کھجور منہ میں رکھ لی لیکن اسے دانتوں سے چبایا نہیں تھا کہ اچانک مجھے یاد آگیا کہ میں نے نیت نہیں کی ہے اس لئے میں نے کھجور کو منہ میں رکھے ہی رکھے نیت کی اور روزہ افطار کیا تو آیا میرا روزہ اس صورت میں ہو گیا یا مکروہ ہو گیا۔

ج...... روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں غالباً "افطار کی نیت" سے آپ کی مراد وہ دعا ہے جو روزہ کھولتے وقت پڑھی جاتی ہے۔ افطار کے وقت کی دعا مستحب ہے، شرط نہیں، اگر دعا نہ کی اور روزہ کھول لیا تو روزہ بغیر کراہت کے صحیح ہے، البتہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے، اس لئے دعا کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے۔ بلکہ افطار سے چند منٹ پہلے خوب توجہ کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔

روزہ دار کی سحری و افطار میں اسی جگہ کے وقت کا اعتبار ہو گا جہاں وہ ہے۔

س...... میرے بھائی جان عرب امارات سے روزہ رکھ کر آئے اور یہاں کراچی کے وقت کے مطابق روزہ افطار کیا حالانکہ وہ علاقہ کراچی سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے کیا اس طرح انہوں نے ایک گھنٹہ پہلے روزہ افطار کر لیا؟ روزہ کا افطار صحیح ہوا کہ غلط؟ اگر غلط ہوا تو کیا روزہ کی قضا ہو گی؟

ج...... اصول یہ ہے کہ روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں اس جگہ کا اعتبار ہے جہاں آدمی روزہ رکھتے وقت اور افطار کرتے وقت موجود ہو پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے اس کو کراچی کے وقت کے مطابق افطار کرنا ہو گا۔ اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً سعودی عرب گیا ہو اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ افطار کرنا ہو گا۔ اس کے لئے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔

ریڈیو کی اذان پر روزہ افطار کرنا درست ہے۔

س...... ہمارے گھروں کے قریب کوئی مسجد نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم لوگ اذان آسانی سے نہیں سن سکتے تو رمضان شریف میں ہم لوگ افطاری ریڈیو کی اذان سے کر لیں، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ریڈیو والے اعلان کرتے ہیں "کراچی اور اس کے مضافات میں افطاری کا وقت ہوا چاہتا ہے" ٹائم بھی بتاتے ہیں۔ اور اس کے بعد فوراً اذان شروع ہو جاتی ہے، گزشتہ رمضان میں بھی ہم لوگ جونہی شام کو ریڈیو پر اللہ اکبر سنتے تھے تو روزہ افطار کر لیتے تھے۔ آپ مہربانی فرما کر کتاب و سنت کی روشنی میں ہمیں بتائیں کہ آیا ہماری افطاری صحیح ہوتی ہے یا نہیں۔؟

ج...... ریڈیو پر صحیح وقت پر اطلاع اور اذان دی جاتی ہے اس لئے افطار کرنا صحیح ہے۔

ہوائی جہاز میں افطار کس وقت کے لحاظ سے کیا جائے؟

س...... طیارہ میں روزہ افطار کرنے کا کیا حکم ہے جبکہ طیارہ ۳۵ ہزار فٹ کی بلندی پر محو پرواز ہو اور زمین کے اعتبار سے غروب آفتاب کا وقت ہو گیا ہو، مگر بلندی پرواز کی وجہ سے سورج موجود سامنے دکھائی دے رہا ہو تو ایسے میں زمین کا غروب معتبر ہو گا یا طیارہ کا۔

ج...... روزہ دار کو جب آفتاب نظر آ رہا ہے تو افطار کرنے کی اجازت نہیں ہے، طیارہ کا اعلان بھی مہمل اور غلط ہے۔ روزہ دار جہاں موجود ہو وہاں کا غروب معتبر ہے۔ پس اگر وہ دس ہزار فٹ کی بلندی پر ہو اور اس بلندی سے غروب آفتاب دکھائی دے تو روزہ افطار کر لینا چاہئے جس جگہ کی بلندی پر جہاز پرواز کر رہا ہے وہاں کی زمین پر غروب آفتاب ہو رہا ہو تو جہاز کے مسافر روزہ افطار نہیں کریں گے۔

کن وجوہات سے روزہ توڑ دینا جائز ہے کن سے نہیں؟

بیماری بڑھ جانے یا اپنی یا بچے کی ہلاکت کا خدشہ ہو تو روزہ توڑنا جائز ہے۔

س...... مسئلہ یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک شخص کو قے آجاتی ہے اب اس کا روزہ رہا کہ نہیں یا اگر کوئی مرد یا عورت روزہ رکھنے میں بیماری بڑھ جانے یا جان کا خطرہ محسوس کرے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے؟

ج...... اگر آپ سے آپ قے آگئی تو روزہ نہیں گیا خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ اور اگر خود اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

اگر روزے دار اچانک بیمار ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو جان کا خطرہ ہے' یا بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے ایسی حالت میں روزہ توڑنا جائز ہے۔

اسی طرح اگر حاملہ عورت کی جان کو یا بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ توڑ دینا درست ہے۔

بیماری کی وجہ سے اگر روزے نہ رکھ سکے تو قضا کرے

س...... میں شروع سے ہی رمضان شریف کے روزے رکھتی تھی لیکن آج سے پانچ سال قبل یرقان ہو گیا جس کی وجہ سے میں آٹھ نو ماہ تک بستر پر رہی ویسے میں تقریباً ۱۲ سال سے معدہ میں خرابی اور گیس کی مریض ہوں لیکن یرقان ہونے کے بعد مجھے پیاس اتنی لگتی ہے کہ روزہ رکھنا محال ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں پچھلے سال میں نے رمضان کا پہلا روزہ رکھا لیکن صبح نو بجے ہی

پیاس کی وجہ سے بدحال ہو گئی اس وجہ سے مجھے روزہ توڑنا پڑا۔ آپ براہ مہربانی مجھے یہ بتائیں کہ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے اور جو روزے نہیں رکھے گئے ان کا کفارہ کیا ہے؟

ج..... آپ نے رمضان کا جو روزہ توڑا وہ عذر کی وجہ سے توڑا اس لئے اس کا کفارہ آپ کے ذمہ نہیں بلکہ صرف قضا لازم ہے۔ اور جو روزے آپ بیماری کی وجہ سے نہیں رکھ سکیں ان کی جگہ بھی قضا روزے رکھ لیں۔ آئندہ بھی اگر آپ رمضان مبارک میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتیں تو سردیوں کے موسم میں قضا رکھ لیا کریں، اور اگر چھوٹے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی تو اس کے سوا چارہ نہیں کہ ان روزوں کا فدیہ ادا کر دیں، ایک دن کے روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے۔

کن وجوہات سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے

س...... کون سے عذرات کی بناء پر روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

ج...... ا۔ رمضان شریف کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں اور بغیر کسی صحیح عذر کے روزہ نہ رکھنا حرام ہے۔

۲۔ اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں تو ماں باپ پر لازم ہے کہ ان کو بھی روزہ رکھوائیں۔

۳۔ جو بیمار روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور روزہ رکھنے سے اس کی بیماری بڑھنے کا اندیشہ نہ ہو اس پر بھی روزہ رکھنا لازم ہے۔

۴۔ اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر جب تندرست ہو جائے تو بعد میں ان روزوں کی قضا اس کے ذمہ فرض ہے۔

۵۔ جو شخص اتنا ضعیف العمر ہو کہ روزہ کی طاقت نہیں رکھتا، یا ایسا بیمار ہو کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ صحت کی امید ہے، تو وہ روزے کا فدیہ دیا کرے یعنی ہر روزے کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت کسی مسکین کو دے دیا کرے یا صبح و شام ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے۔

۶۔ اگر کوئی شخص سفر میں ہو، اور روزہ رکھنے میں مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی قضا کر سکتا ہے۔ دوسرے وقت میں اس کو روزہ رکھنا لازم ہو گا۔ اور اگر سفر میں کوئی مشقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے۔ اگرچہ روزہ نہ رکھنے اور بعد میں قضا کرنے کی بھی اس کو اجازت ہے۔

۷۔ عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ مگر رمضان شریف کے بعد اتنے دنوں کی قضا اس پر لازم ہے۔

۸۔ بعض لوگ بغیر عذر کے روزہ نہیں رکھتے اور بیماری یا سفر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتے ہیں اور پھر بعد میں قضا بھی نہیں کرتے، خاص طور پر عورتوں کے جو روزے ماہواری کے ایام میں رہ جاتے ہیں وہ ان کی قضا رکھنے میں سستی کرتی ہیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

س..... ہم گلف میں رہنے والے پاکستانی باشندے رمضان المبارک کے روزے صرف اس وجہ سے پورے نہیں رکھ سکتے کہ یہاں رمضان کے دوران شدید ترگرمی ہوتی ہے اور کام بھی محنت کا ہوتا ہے کہ عام حالت میں دو گھنٹے کے کام میں دس بارہ گلاس پانی پی لیا جاتا ہے اگر ہم روزے نہ رکھیں تو کیا حکم ہے؟

ج..... کام کی وجہ سے روزے چھوڑنے کا حکم نہیں۔ البتہ مالکوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رمضان میں مزدوروں اور کارکنوں کا کام ہلکا کر دیں۔ آپ لوگ جس کمپنی میں ملازم ہیں اس سے اس کا مطالبہ کرنا چاہئے۔

سخت کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنا۔

س..... ہمارے چند مسلمان بھائی ابوظہبی، متحدہ عرب امارات میں صحرا کے اندر تیل نکالنے والی کمپنی میں کام کرتے ہیں اور کمپنی کا کام ۲۴ گھنٹے چلتا رہتا ہے۔ لوہا، مشینوں اور تپتی ریت کی گرمی کی وجہ سے روزہ دار کی زبان منہ سے باہر نکل آتی ہے اور گلا خشک ہو جاتا ہے اور بات تک کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور کمپنی کے مالکان مسلمان اور غیر مسلم ہیں اور کام کرانے والے بھی اکثر غیر مسلم ہیں جو کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے کی رعایت ملازمین کو نہیں دیتے۔ یعنی کام کے اوقات کو کم نہیں کرتے۔ تو اس حالت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔

ج..... کام کی وجہ سے روزہ چھوڑنے کی تو اجازت نہیں اس لئے روزہ تو رکھ لیا جائے لیکن جب روزے میں حالت مخدوش ہو جائے تو روزہ توڑ دے۔ اس صورت میں قضا واجب ہوگی کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

فتاویٰ عالمگیریہ (ص۲۰۸ ج ۱) میں ہے۔

المحترف المحتاج الی نفقتہ علم انہ لو اشتغل بحرفتہ یلحقہ ضرر مبیح للفطر یحرم علیہ الفطر قبل ان یمرض۔ کذا فی القنیۃ

امتحان کی وجہ سے روزے چھوڑنا اور دوسرے سے رکھوانا۔

س...... اگر کوئی شخص طالب علم ہو اور وہ رمضان کی وجہ سے امتحان کی تیاری نہ کر سکتا ہو تو اس کے والدین، بہن بھائی اور دوست اسے ہدایت کریں کہ وہ روزہ نہ رکھے اور اس کے عوض تیس کے بجائے چالیس روزے کسی دوسرے سے رکھوا دیئے جائیں گے تو کیا ایسے طالب علم کو روزے چھوڑ دینے چاہئیں! کیا جو روزے اس کا عزیز اس کو رکھ دے گا وہ دربار خداوندی میں قبول ہو جائیں گے؟ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج...... امتحان کے عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں، اور ایک شخص کی جگہ دوسرے کا روزہ رکھنا درست نہیں۔ نماز اور روزہ دونوں خالص بدنی عبادتیں ہیں۔ ان میں دوسرے کی نیابت جائز نہیں۔ جس طرح ایک شخص کے کھانا کھانے سے دوسرے کا پیٹ نہیں بھرتا، اسی طرح ایک شخص کے نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے سے دوسرے کے ذمہ کا فرض ادا نہیں ہوتا۔

امتحان اور کمزوری کی وجہ سے روزہ قضا کرنا گناہ ہے۔

س...... پچھلے دنوں میں نے انٹر سائنس کا امتحان دیا اور ان دنوں میں نے بہت محنت کی اس کے فوراً بعد رمضان شروع ہو گیا اب چند دنوں بعد پریکٹیکل ٹیسٹ شروع ہونے والے ہیں لیکن میری تیاری نہیں ہو رہی ہے کیونکہ روزہ رکھنے کے بعد مجھ پر ذہنی غنودگی چھائی رہتی ہے اور ہر وقت سخت نیند آتی ہے کچھ پڑھنا چاہوں بھی تو نیند کی وجہ سے ممکن نہیں ہوتا۔ اصل میں اب مجھ میں اتنی قوت اور توانائی نہیں ہے کہ میں روزے کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر کچھ پڑھ سکوں۔ کیا اس حالت میں، میں روزہ رکھ سکتی ہوں؟ اگر روزہ رکھتی ہوں تو پڑھائی نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ کمزوری بہت ہو جاتی ہے اور مجھ میں توانائی بہت کم ہے۔

ج...... کیا پڑھائی روزے سے بڑھ کر فرض ہے؟

س...... کیا اس حالت میں (کمزوری کی حالت) مجھ پر روزہ فرض ہے۔؟

ج...... اگر روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو روزہ فرض ہے۔

س...... اور اگر میں روزہ نہ رکھوں تو اس کا کفارہ کیا ادا کرنا ہو گا؟

ج...... قضا کا روزہ بھی رکھنا ہو گا اور روزہ قضا کرنے کی سزا بھی برداشت کرنی ہو گی۔

دودھ پلانے والی عورت کا روزہ کی قضا کرنا۔

س...... ایک ایسی ماں جس کا بچہ سوائے ماں کے دودھ کے کوئی غذا نہ کھا سکتا ہو اس کے لئے ماہ

رمضان میں روزے رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ ماں کے روزے کی وجہ سے بچے کے لئے دودھ کی کمی ہوجاتی ہے اور وہ بھوکا رہتا ہے۔

ج..... اگر ماں یا اس کا دودھ پیتا بچہ روزے کا تحمل نہیں کرسکتے تو عورت روزہ چھوڑ سکتی ہے۔ بعد میں قضا رکھ لے۔

سخت بیماری کی وجہ سے فوت شدہ روزوں کی قضا اور فدیہ۔

س..... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری اکثر ناک بند رہتی ہے' اس کا تقریباً ۲ بار آپریشن بھی ہوچکا ہے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹری اور حکمت کا علاج بھی کافی کرواچکا ہوں' لیکن ان سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا اگر گرم چیز کھانے سے تقریباً ایک طرف کی ناک کھل جاتی ہے اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے۔ لیکن لیٹ جانے کی صورت میں وہ بھی بند ہوجاتی ہے اور سانس پھنس کر آنے لگتا ہے جس سے نیند نہیں آتی۔ دوا ڈالنے سے ناک کھل جاتی ہے صرف ۵ گھنٹے کے لئے واضح رہے کہ دوا ناک میں ڈالتے ہوئے اکثر حلق میں بھی آجاتی ہے' برائے مہربانی اب آپ یہ تحریر کریں کہ روزہ ہونے کی صورت میں کیا میں ناک میں دوا ڈال سکتا ہوں یا درہے اگر وہ ناک میں نہ ڈالی تو ایک پل بھی سونہ سکوں گا۔ برائے مہربانی اس کا وظیفہ بھی تحریر کر دیجئے گا' تاکہ یہ تکلیف دور ہوجائے' اور میرے دل سے بے اختیار آپ کے لئے دعائیں نکلیں۔

ج..... روزے کی حالت میں ناک میں دوا ڈالنا درست نہیں' اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' اگر آپ اس بیماری کی وجہ سے روزہ پورا نہیں کرسکتے تو آپ کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے اور اگر چھوٹے دنوں میں آپ روزہ رکھ سکتے ہیں تو ان روزوں کی قضا لازم ہے اور اگر کسی موسم میں بھی روزہ رکھنے کا امکان نہیں تو روزوں کا فدیہ لازم ہے تاہم جن روزوں کا فدیہ ادا کیا گیا اگر پوری زندگی میں کسی وقت بھی روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو یہ فدیہ غیر معتبر ہوگا' اور ان روزوں کی قضا لازم ہوگی۔

پیشاب کی بیماری روزے میں رکاوٹ نہیں۔

س..... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں عرصہ دراز سے پیشاب کی مہلک بیماری میں مبتلا ہوں اور اس میں ۲۴ گھنٹے آدمی کا پاک رہنا بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں جبکہ مندرجہ بالا صورت حال درپیش ہو تو کیا آدمی روزہ نماز کرسکتا ہے کہ نہیں؟ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاکی ناپاکی سے کچھ نہیں ہوتا۔ نیت صاف ہونا چاہئے۔ قبول کرنے والا خداوند کریم ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں نماز وغیرہ بالکل نہیں پڑھتا۔ کیا آپ مجھے اس سلسلہ میں مفید مشورہ دیں گے۔ مہربانی ہوگی۔

ج..... یہ بیماری روزہ میں تو رکاوٹ نہیں۔ البتہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر چونکہ آپ معذور

ہیں اس لئے ہر نماز کے وقت کے لئے نیا وضو کر لیا کیجئے۔ جب تک اس نماز کا وقت رہے گا آپ کا وضو اس عذر کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا جب ایک نماز کا وقت نکل جائے پھر وضو کر لیا کیجئے۔ نماز روزہ چھوڑ دینا جائز نہیں۔

مرض کے عود کر آنے کے خوف سے روزے کا فدیہ دینے کا حکم۔

س...... مجھے عرصہ پانچ سال سے گردے کے درد کی تکلیف رہتی ہے۔ پچھلے سال میں نے پاکستان جا کر آپریشن کرایا ہے اور پتھری نکلی ہے' آپریشن کے تقریباً چار ماہ بعد پھر پتھری ہو گئی۔ یہاں پر (بحرین میں) میں نے ایک قابل ڈاکٹر کے پاس علاج کرانا شروع کیا۔ ڈاکٹر نے مجھے صرف پانی پینے کو کہا۔ میں دن میں تقریباً چالیس گلاس پانی کے پیتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پتھری خود بخود پیشاب کے ساتھ نکل گئی۔

ڈاکٹر نے مجھے کہا ہے کہ کئی آدمیوں کے گردے ایک پوڈر سا بناتے ہیں جو کہ پتھری کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اگر تم روزانہ اسی طرح پانی پیتے رہو تو پتھری نہیں ہو گی' اگر پانی کم کرو گے تو دوبارہ پتھری ہو جائے گی۔ ڈاکٹر مسلمان ہے اور بہت ہی اچھا آدمی ہے۔ اس نے مجھے منع کیا ہے کہ مجھے معلوم ہے کہ پاکستانی روزہ نہیں چھوڑتے مگر تم بالکل روزہ نہ رکھنا کیونکہ اس طرح تم پانی پینا چھوڑ دو گے اور پتھری دوبارہ ہو جائے گی۔ اب میں سخت پریشان ہوں کہ کیا کروں؟

ج...... اگر اندیشہ ہے کہ روزہ رکھا گیا تو مرض عود کر آئے گا تو آپ ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل کر سکتے ہیں اور جو روزے آپ کے رہ جائیں اگر سردیوں کے دنوں میں ان کی قضا ممکن ہو تو سردیوں کے دنوں میں یہ روزے پورے کریں ورنہ روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

رمضان میں (عورتوں کے) مخصوص ایام کے مسائل

مجبوری کے ایام میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں۔

س...... رمضان میں عورت، جتنے دن مجبوری میں ہو اس حالت میں روزے کھانے چاہئیں یا نہیں۔ اگر کھائیں تو کیا بعد میں ادا کرنے چاہئیں یا نہیں؟

ج...... مجبوری (حیض ونفاس) کے دنوں میں عورت کو روزہ رکھنا جائز نہیں بعد میں قضا رکھنا فرض ہے۔

دوائی کھاکر ایام روکنے والی عورت کا روزہ رکھنا۔

س...... رمضان شریف میں بعض خواتین دوائیاں وغیرہ کھاکر اپنے ایام کو روک لیتی ہیں۔ اس طرح رمضان شریف کے پورے روزے رکھ لیتی ہیں۔ اور فخریہ بتاتی ہیں کہ ہم نے تو رمضان کے پورے روزے رکھے۔ کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے؟

ج...... یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے عورت پاک ہی شمار ہوگی۔ اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا' رہا یہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو شرعاً روکنے پر کوئی پابندی نہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو تو جائز نہیں۔

روزہ کے دوران اگر "ایام" شروع ہو جائیں تو روزہ ختم ہو جاتا ہے۔

س...... ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کے بعد اگر دن میں کسی وقت ایام شروع ہو جائیں تو کیا اسی وقت

روزہ کھول لینا چاہئے یا نہیں؟

ج...... ماہواری کے شروع ہوتے ہی روزہ خود ہی ختم ہو جاتا ہے کھولیں یا نہ کھولیں۔

غیر رمضان میں روزوں کی قضا ہے تراویح کی نہیں۔

س...... ماہ رمضان میں مجبوری کے تحت جو روزے رہ جاتے ہیں تو کیا ان کو قضا کرتے وقت نماز تراویح بھی پڑھی جاتی ہے کہ نہیں۔

ج...... تراویح صرف رمضان میں پڑھی جاتی ہے۔ قضائے رمضان کے روزوں میں تراویح نہیں ہوتی۔

چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا چاہے مسلسل رکھیں چاہے وقفہ سے۔

س...... جو روزے چھوٹ جاتے ہیں ان کی قضا لازم ہے۔ آج تک ہم اس سمجھ سے محروم رہے اب اللہ نے دل میں ڈالی ہے تو یہ پتہ چلا تھا کہ مسلسل روزے رکھنا منع ہے کیا میں ایک دن چھوڑ کے ایک دن یا ہفتہ میں دو دن روزہ رکھ کر اپنے روزوں کی قضا ادا کر سکتی ہوں کیونکہ زندگی کا تو کوئی بھروسہ نہیں جتنی جلدی ادا ہو جائے بہتر ہے۔

ج...... جو روزے رہ گئے ہوں ان کی قضا فرض ہے۔ اگر صحت و قوت اجازت دیتی ہو تو ان کو مسلسل رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد قضا کر لینا بہتر ہے۔ ورنہ جس طرح سہولت ہو رکھ لئے جائیں۔

تمام عمر میں بھی قضا روزے پورے نہ ہوں تو اپنے مال میں سے فدیہ کی وصیت کرے۔

س...... رمضان المبارک میں ہمارے جو روزے مجبوراً چھوٹ جاتے ہیں وہ میں نے آج تک نہیں رکھے انشاء اللہ اس بار رکھوں گی اور پچھلے روزے چھوٹ گئے ہیں اس کے لئے میں خدا سے معافی مانگتی ہوں۔ پوچھنا یہ ہے کہ پچھلے روزے جو چھوٹ گئے ہیں ان کے لئے صرف توبہ کر لینا کافی ہے یا کفارہ ادا کرنا ہو گا؟ یا پھر وہ روزے رکھنا ہوں گے؟ مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ کتنے ہوں گے؟

ج...... اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے ایک ایسا مسئلہ پوچھا ہے جس کی ضرورت تمام مسلم

خواتین کو ہے اور جس میں عموماً ہماری بہنیں کوتاہی اور غفلت سے کام لیتی ہیں۔ عورتوں کے جو روزے "خاص عذر" کی وجہ سے رہ جاتے ہیں ان کی قضا واجب ہے اور سستی و کوتاہی کی وجہ سے اگر قضا نہیں کئے تب بھی وہ مرتے دم تک ان کے ذمے رہیں گے۔ توبہ و استغفار سے روزوں میں تاخیر کرنے کا گناہ تو معاف ہو جائے گا لیکن روزے معاف نہیں ہوں گے۔ وہ ذمے رہیں گے۔ ان کا ادا کرنا فرض ہے' البتہ اس تاخیر اور کوتاہی کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم نہیں ہو گا۔ جب سے آپ پر نماز روزہ فرض ہوا ہے اس وقت سے لے کر جتنے رمضانوں کے روزے رہ گئے ہوں ان کا حساب لگا لیجئے اور پھر ان کو قضا کرنا شروع کیجئے۔ ضروری نہیں کہ لگاتار ہی قضا کئے جائیں بلکہ جب بھی موقع ملے قضا کرتی رہیں اور نیت یوں کیا کریں کہ سب سے پہلے رمضان کا جو پہلا روزہ میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتی ہوں اور اگر خدانخواستہ پوری عمر میں بھی پورے نہ ہوں تو وصیت کرنا فرض ہے کہ میرے ذمہ اتنے روزے باقی ہیں ان کا فدیہ میرے مال سے ادا کر دیا جائے۔ اور اگر آپ کو یہ یاد نہیں کہ کب سے آپ کے ذمہ روزے فرض ہوئے تھے تو اپنی عمر کے دسویں سال سے روزوں کا حساب لگائیے اور ہر مہینے جتنے دنوں کے روزے آپ کے رہ جاتے ہیں اتنے دنوں کو لیکر گزشتہ تمام سالوں کا حساب لگا لیجئے۔

اگر "ایام" میں کوئی روزہ کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں

س...... خاص ایام میں جب میری بہنیں اور میں روزہ نہیں رکھتے تو والد بھائی یا کوئی اور پوچھتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ روزہ ہے' ہم باقاعدہ سب کے ساتھ سحری کرتے ہیں' دن میں اگر کچھ کھانا پینا ہوا تو چھپ کر کھاتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کھاتے۔ تو کیا ہمیں اسطرح کرنے سے جھوٹ بولنے کا گناہ ملے گا' جبکہ ہم ایسا صرف شرم وحیا کی وجہ سے کرتے ہیں۔

ج...... ایسی باتوں میں شرم وحیا تو اچھی بات ہے مگر بجائے یہ کہنے کے کہ ہمارا روزہ ہے کوئی ایسا فقرہ کہا جائے جو جھوٹ نہ ہو' مثلاً یہ کہہ دیا جائے کہ ہم نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی۔

عورت کے کفارہ کے روزوں کے دوران "ایام" کا آنا۔

س...... ایک عورت نے رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا اب کفارہ دینا تھا کفارہ کے روزے شروع کئے تو درمیان میں ایام حیض شروع ہو گئے کیا اسے پھر سے روزے شروع کرنے ہوں گے؟

ج...... کفارے کے ساٹھ روزے لگاتار رکھنا ضروری ہے' اگر درمیان میں ایک دن کا بھی ناغہ ہو گیا تو گزشتہ تمام روزے کالعدم ہو جائیں گے۔ اور نئے سرے سے شروع کر کے ساٹھ روزے پورے کرنے ضروری ہوں گے۔ لیکن عورتوں کے ایام حیض کی وجہ سے جو جبری ناغہ ہو جاتا ہے وہ معاف ہے' ایام حیض میں روزے چھوڑ دے' اور پاک ہوتے ہی بغیر وقفہ کے روزہ شروع کر دیا کرے۔ یہاں تک کہ ساٹھ روزے پورے ہو جائیں۔

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے۔

بھول کر کھانے والا اور قے کرنے والا اگر قصداً کھا پی لے تو صرف قضا ہوگی۔

س...... فرض کریں زید نے بھول کر کھانا کھا لیا بعد میں یاد آیا کہ وہ تو روزے سے تھا اب اس نے یہ سمجھ کر کہ روزہ تو رہا نہیں کچھ اور کھا پی لیا تو کیا قضا کے ساتھ کفارہ بھی ہوگا اسی طرح اگر کسی نے قے کرنے کے بعد کچھ کھا پی لیا تو کیا حکم ہے؟

ج...... کسی نے بھولے سے کچھ کھا پی لیا تھا اور یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے' قصداً کھا پی لیا تو قضا واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کو قے ہوئی' اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے کچھ کھا پی لیا۔ تو اس صورت میں قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہ ہوگا لیکن اگر اسے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس کے باوجود کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

اگر غلطی سے افطار کر لیا تو صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

س...... اس مرتبہ رمضان المبارک میں میرے ساتھ ایک حادثہ پیش آیا وہ یہ کہ میں روزہ سے تھا۔ عصر کی نماز پڑھ کر آیا تو تلاوت کرنے بیٹھ گیا پانچ بجے تلاوت ختم کی اور افطاری کے سلسلے میں کام میں لگ گیا۔ واضح ہو کہ میں گھر میں اکیلا رہا ہوں' سالن وغیرہ بنایا۔ کچھ حسب معمول

شربت دودھ وغیرہ بنا کر رکھا۔ باورچی خانہ سے واپس آیا تو گھڑی پر ساڑھے پانچ بجے تھے۔ اب میرے خیال میں آیا کہ چونکہ روزہ پانچ بج کر پچاس منٹ پر افطار ہوتا ہے، چالیس منٹ پر کچھ پکوڑے بنالوں گا۔ خیر اپنے خیال کے مطابق چالیس منٹ پر باورچی خانہ میں گیا۔ پکوڑے بنانے لگ گیا۔ ۵ بج کر پچاس منٹ پر تمام افطاری کا سامان رکھ کر میز پر بیٹھ گیا۔ مگر اذان سنائی نہ دی ایئر کنڈیشن بند کیا۔ کوئی آواز نہ آئی۔ پھر فون پر وقت معلوم کیا تو ۵۵۔ ۵ ہو چکے تھے میں نے سمجھا اذان سنائی نہیں دی ممکن ہے مائک خراب ہو۔ یا کوئی اور ... ' روزہ افطار کر لیا۔ پھر مغرب کی نماز پڑھی۔ یہاں کویت اردو سروس ۷ بجے شروع ہوتی ہے۔ .. افطاری کے بعد ریڈیو لگاتا تھا مگر وہ بھی نہ لگا۔ اسی اثناء میں بی بی سی لگ گیا اور مجھے اچانک خیال آیا کہ روزہ تو چھ بج کر پچاس منٹ پر افطار ہوتا ہے۔ بس افسوس اور پشیمانی کے سوا کیا کر سکتا ہوں پھر کلی کی۔ چند منٹ باقی تھے۔ دوبارہ روزہ افطار کیا۔ مغرب کی نماز پڑھی۔

براہ کرم آپ مجھے اس کوتاہی کے متعلق بتائیں کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا ہے تو صرف قضا واجب ہے یا کفارہ؟ اور اگر کفارہ واجب ہے تو کیا میں صحت مند ہوتے ہوئے بھی ساٹھ مسکینوں کو بطور کفارہ کھانا کھلا سکتا ہوں؟ مفصل جواب سے نوازیں۔ مولانا صاحب مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں نے کس طرح ۵۰۔ ۶ کے بجائے ۵۰۔ ۵ کو افطاری کا وقت سمجھ لیا اور اپنے خیال کے مطابق لیٹ افطار کیا۔

ج...... آپ کا روزہ تو ٹوٹ گیا مگر چونکہ غلط فہمی کی بناء پر روزہ توڑ لیا اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

اگر خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔

س...... اگر کوئی روزہ کی حالت میں ہے اور مسوڑھوں سے خون آئے اور حلق کے پار ہو جائے تو ایسی حالت میں روزہ پر کوئی اثر خراب تو نہیں پڑے گا۔ خاص کر نیت کی حالت میں؟

ج...... اگر یقین ہو کہ خون حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، دوبارہ رکھنا ضروری ہوگا۔

روزہ میں مخصوص جگہ میں دوا رکھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س...... چند دوائیں ایسی ہیں جو مقام مخصوص میں رکھی جاتی ہیں بعد طہر کے جسے طب کی اصطلاح میں شیاف کہا جاتا ہے۔ دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے روزے پر کیا اثر پڑتا ہے۔ کیا روزہ ہو جاتا ہے؟

ج...... روزے کی حالت میں یہ عمل درست نہیں اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س...... کیا نہاتے وقت منہ میں پانی چلے جانے کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ یہ غلطی جان

بوجھ کر نہ ہو؟

ج...... وضو، غسل یا کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر اس صورت میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔

روزہ میں غرغرہ کرنا اور ناک میں اوپر تک پانی چڑھانا ممنوع ہے۔

س...... روزہ کی حالت میں غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا ممنوع ہے اب پوچھنا یہ ہے کہ وہ بالکل معاف ہے یا کسی اور وقت کرنا چاہئے۔

ج...... روزہ کی حالت میں غرغرہ کرنا اور ناک میں زور سے پانی ڈالنا ممنوع ہے اس سے روزے کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ قوی ہے اگر غسل فرض ہو تو کلی کرے ناک میں پانی بھی ڈالے مگر روزے کی حالت میں غرغرہ نہ کرے نہ ناک میں اوپر تک پانی چڑھائے۔

روزے کی حالت میں سگریٹ یا حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س...... روزہ دار اگر سگریٹ یا حقہ پی لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج...... روزہ کی حالت میں حقہ پینے یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

اگر ایسی چیز نگل جائے جو غذا یا دوا نہ ہو تو صرف قضا واجب ہوگی۔

س...... زید روزے سے تھا اس نے سکہ نگل لیا اب معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا روزہ ٹوٹ گیا کیا صرف قضا واجب ہوگی؟

ج...... کوئی ایسی چیز نگل لی، جس کو بطور غذا یا دوا کے نہیں کھایا جاتا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اور صرف قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہیں۔

سحری ختم ہونے سے پہلے کوئی چیز منہ میں رکھ کر سو گیا تو روزے کا حکم۔

س...... میں رمضان شریف کے مہینہ میں چھالیہ اپنے منہ میں رکھ کر بستر پر لیٹ گیا خیال یہ تھا کہ میں اس کو اپنے منہ سے نکال کر روزہ رکھوں گا۔ اچانک آنکھ لگ گئی اور نیند غالب آگئی جب سحری

کا ٹائم نکل چکا تھا اس وقت بیداری ہوئی پھر چھالیہ اپنے منہ سے نکال کر پھینک دی اور کلی کر کے روزہ رکھ لیا کیا میرا روزہ ہو گیا۔

ج...... روزہ نہیں ہوا۔ صرف قضا کریں۔

چنے کے دانے کی مقدار دانتوں میں پھنسے ہوئے گوشت کے ریشے نگلنے سے روزہ ٹوٹ گیا۔

س...... میں نے ایک دن سحری گوشت کے ساتھ کی، دانتوں میں کچھ ریشے پھنسے رہ گئے صبح نو بجے کچھ ریشے میں نے دانتوں سے نکال کر نگل لئے۔ اب آپ بتائیں کیا میرا روزہ ٹوٹ گیا۔

ج...... دانتوں میں گوشت کا ریشہ یا کوئی چیز رہ گئی تھی۔ اور وہ خود بخود اندر چلی گئی، تو اگر چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ جاتا رہا۔ اور اگر اس سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ اور اگر باہر سے کوئی چیز منہ میں ڈال کر نگل لی تو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

روزہ کی حالت میں پانی میں بیٹھنا یا تازہ مسواک کرنا

س...... کیا روزے کی حالت میں بار بار یا زیادہ دیر تک پانی میں بیٹھے رہنے یا بار بار کلیاں کرنے یا تازہ مسواک مثلاً نیم، کیکر، پیلو وغیرہ کی کرنے یا منجن کرنے سے روزے کو نقصان کا احتمال تو نہیں ؟

ج...... امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسواک تو مکروہ نہیں۔ مگر بار بار کلی کرنا، دیر تک پانی میں بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔

کسی عورت کو دیکھنے یا بوسہ دینے سے انزال ہو جائے تو روزے کا حکم۔

س...... بغیر جماع کے، انزال ہو جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج...... اگر صرف دیکھنے سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہو گا، لیکن لمس، مصافحہ اور تقبیل (بوسہ لینے) سے انزال ہو جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا اور صرف قضا واجب ہو گی۔ کفارہ لازم نہیں آئے گا۔

روزہ دار اگر استمناء بالید کرے تو کیا کفارہ ہو گا؟

س...... رمضان المبارک کے مہینہ میں کفارہ صرف جان بوجھ کر جماع کرنے سے ہو گا؟ اور اگر کوئی شخص ہاتھ کے ذریعے روزے کی حالت میں منی نکال دے تو صرف قضا لازم ہو گی یا کفارہ بھی؟

ج...... کفارہ صرف کھانے پینے سے یا جماع سے لازم آتا ہے، ہاتھ کے استعمال سے اگر روزہ خراب کیا ہو تو صرف قضا لازم ہے۔

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

س...... گزشتہ رمضان میں کانچ سے میرا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا۔ زخم گہرا تھا للذا ڈاکٹر نے ٹانکے لگانے کے لئے مجھے ایک انجکشن بھی لگایا اور کوئی چیز بھی سنگھائی۔ پانی پینے کے لئے ڈاکٹر نے اصرار کیا مگر میں نے روزہ کی وجہ سے پانی نہیں پیا۔ وہاں سے فراغت کے بعد میں ایک مولوی صاحب کے پاس گیا جن سے ذکر کیا کہ مجھے انجکشن دیا گیا اور پھر ٹانکے لگائے گئے۔ تو انہوں نے کہا کہ تمہارا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ خود ہی میرے لئے دودھ اور ڈبل روٹی لائے اور کہا کہ کھاؤ۔ اور میں نے کھالیا۔ تو کیا اب اس روزہ کے بدلہ ایک روزہ کی قضا ہوگی؟ اور میرا یہ عمل ٹھیک ہوا یا نہیں؟

ج...... انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ لیکن آپ نے چونکہ مولوی صاحب کے "فتوے" پر عمل کیا ہے اس لئے آپ کے ذمہ صرف قضا ہے کفارہ نہیں۔

روزہ دار نے زبان سے چیز چکھ کر تھوک دی تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

س...... اگر کسی نے روزہ کی حالت میں کوئی چیز چکھ لی تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

ج...... زبان سے کسی چیز کا ذائقہ چکھ کر تھوک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا، مگر بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

منہ سے نکلا ہوا خون مگر تھوک سے کم نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

س...... ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں میرے منہ سے خون نکل آیا اور میں اسے نگل گیا مجھے کسی نے کہا کہ تمہارا روزہ نہیں رہا کیا واقعی میرا روزہ نہیں رہا؟

ج...... اگر خون منہ سے نکل رہا تھا۔ اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر خون کی مقدار تھوک سے کم ہو اور حلق میں خون کا ذائقہ محسوس نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

روزہ میں تھوک نگل سکتے ہیں۔

س...... روزہ کی حالت میں اکثر اوقات بے حد تھوک آتا ہے کیا ایسی حالت میں تھوک نگل سکتے ہیں؟ کیوں کہ نماز پڑھنے کے دوران ایسی حالت میں بے حد مشکل پیش آتی ہے۔

ج...... تھوک کے نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مگر تھوک جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے۔

بلغم پیٹ میں چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... کسی شخص کو نزلہ ہے اور اس شخص نے روزہ بھی رکھا ہوا ہے اور لازمی ہے کہ نزلہ میں بلغم بھی ضرور آئے گا۔ اگر اتفاق سے بلغم اس کے پیٹ میں چلا جائے تو کیا اس صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

ج...... نہیں۔

بلا قصد حلق کے اندر مکھی، دھواں، گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔

س...... اگر کسی کے حلق کے اندر مکھی چلی جائے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

ج...... اگر حلق کے اندر مکھی چلی گئی یا دھواں خود بخود چلا گیا۔ یا گرد و غبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ اور اگر قصداً ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔

ناک اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س...... آنکھ، ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ پر کیا اثر پڑتا ہے؟ زخم پر دوائی لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ دوائی خشک ہو یا مرہم کی طرح ہو؟

ج...... آنکھ میں دوائی ڈالنے یا زخم پر مرہم لگانے یا دوائی لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ لیکن ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اور اگر زخم پیٹ میں ہو یا سر پر ہو اور اس پر دوائی لگانے سے دماغ یا پیٹ کے اندر دوائی سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

آنکھ میں دواڈالنے سے روزہ کیوں نہیں ٹوٹتا؟

س...... آپ نے کسی سائل کے جواب میں فرمایا تھا کہ آنکھ میں دواڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ کان میں دواڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ آنکھ میں دواڈالنے سے اس کی بو اور دوا تک حلق میں جاتی ہے جبکہ کان میں دوا ڈالنے سے حلق اثرانداز نہیں ہوتا۔ لہٰذا درخواست ہے کہ اس مسئلے پر نظرثانی فرماکر جواب سے سرفراز فرمادیں۔

ج...... نظرثانی کے بعد بھی وہی مسئلہ ہے۔ فقہ کی کتابوں میں یہی لکھا ہے۔ آنکھ میں ڈالی گئی دوا براہ راست حلق یا دماغ میں نہیں پہنچتی۔ اس لئے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

روزہ میں بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... اگر کوئی روزہ میں غلطی سے پانی پی لے یا دوسری چیزیں کھالے اور اس کو خیال نہیں رہا کہ اس کا روزہ ہے لیکن بعد میں اس کو یاد آجائے کہ اس کا روزہ ہے تو بتائیے کہ اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

ج...... اگر بھول کر کھاپی لے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، ہاں اگر کھاتے کھاتے یاد آجائے تو یاد آنے کے بعد فوراً چھوڑدے۔ لیکن اگر روزہ تو یاد ہو مگر غلطی سے پانی حلق کے نیچے چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

روزہ دار بھول کر ہم بستری کرلے تو روزے کا کیا حکم ہے؟

س...... ایک مولانا صاحب کا ایک مضمون "فضائل و مسائل رمضان المبارک" شائع ہوا ہے۔ جس میں اور باتوں کے علاوہ جہاں مولانا نے ان چیزوں کے بارے میں لکھا ہے کہ جس سے روزہ فاسد ہوتا ہے اور نہ مکروہ وہاں فرمایا ہے کہ بھول کر ہم بستری کرلینے سے روزہ فاسد ہوتا ہے نہ مکروہ۔

میری ذاتی رائے میں ہم بستری ایک آدمی کی بھول نہیں۔ اس میں دو افراد کی شرکت ہوتی ہے اور جہاں بھی ایک سے زیادہ افراد کی شرکت ہو اور اس قسم کا عمل روزہ کی حالت میں کیا جائے تو اس کو گناہ ضرور کہا جاسکتا ہے 'بھول' نہیں۔ اس بارے میں آپ کی رائے اسلامی قوانین کی رو سے لوگوں کو مطمئن کرسکے گی۔ شکریہ۔

ج...... بھول کے معنی یہ ہیں کہ یہ یاد نہ رہے کہ میرا روزہ ہے۔ بھول کر ہم بستری اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ دونوں کو یاد نہ رہے۔ ورنہ ایک دوسرے کو یاد دلا سکتا ہے۔ اور یاد آنے کے بعد "بھول کر کرنے" کے کوئی معنی نہیں۔ اس لئے مسئلہ تو مولانا کا صحیح ہے۔ مگر یہ صورت شاذ و نادر ہی پیش آسکتی ہے۔ اس لئے آپ کو اس سے تعجب ہو رہا ہے۔

بازو اور رگ والے انجکشن کا حکم۔

س...... جو انجکشن ڈاکٹر حضرات بازو میں لگاتے ہیں کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ اور یہ کہ بازو والا انجکشن اور رگ والا انجکشن ان دونوں کا ایک ہی حکم ہے یا الگ الگ؟

ج...... کسی بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور رگ اور بازو دونوں میں انجکشن لگانے کا ایک ہی حکم ہے۔

روزہ کے دوران انجکشن لگوانا اور سانس سے دوا چڑھانا۔

س...... میں سانس کے علاج کے لئے ایک دوا استعمال کر رہی ہوں جو کہ پاؤڈر کی شکل میں ہوتی ہے اور اسے دن میں چار مرتبہ سانس کیساتھ چڑھانا ہوتا ہے۔ اس عمل سے زیادہ تر دوا سانس کے ساتھ پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتی ہے لیکن کچھ مقدار حلق میں چپک جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ بعد میں پیٹ میں جاتی ہے براہ کرم آپ یہ بتایئے کہ روزہ کی حالت میں اس دوا کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

مزید یہ کہ روزہ کی حالت میں اگر سانس کا حملہ ہو تو اس کے لئے انجکشن لیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ (اس انجکشن سے روزہ برقرار رہے گا یا ٹوٹ جائے گا؟)

ج ..... یہ دوا آپ سحری بند ہونے سے پہلے استعمال کر سکتی ہیں۔ دوائی کھا کر خوب اچھی طرح منہ صاف کر لیا جائے پھر بھی کچھ حلق کے اندر رہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ البتہ حلق سے بیرونی حصہ میں لگی ہو تو اسے حلق میں نہ لے جایئے۔ روزہ کی حالت میں اس دوا کا استعمال صحیح نہیں۔ اس سے روزہ فاسد ہو جائے گا۔ انجکشن کی دوا اگر براہ راست معدہ یا دماغ میں نہ پہنچے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس لئے سانس کی تکلیف میں آپ انجکشن لے سکتی ہیں۔

روزہ دار کو گلوکوز چڑھانا یا انجکشن لگوانا۔

س...... گلوکوز جو ایک بڑے تھیلے کی شکل میں ہوتا ہے اس کو ڈاکٹر صاحبان از ان کی رگ میں لگاتے ہیں کیا اس کے لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' خواہ لگوانے والا مریض ہو یا جسم کی طاقت کے لئے لگوائے۔

ج...... گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے۔ بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے۔

س...... رگ میں دوسرے قسم کے انجکشن لگائے جاتے ہیں۔ کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ خواہ طاقت کے لئے لگوائے یا مرض کے لئے۔

ج...... عذر کی وجہ سے رگ میں بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ صرف طاقت کا انجکشن لگوانے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ گلوکوز کے انجکشن کا بھی یہی حکم ہے۔

خود سے قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... اگر الٹی ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ڈکار کے ساتھ پانی یا الٹی حلق تک آئے اور پھر واپس جانے پر روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مجھے کوئی تو کہتا ہے کہ روزہ ہو گیا اور کوئی روزہ پھر رکھنے کا مشورہ دیتا ہے۔

ج...... قے اگر خود سے آئے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ اگر قے کو قصداً لوٹا لے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور بلا قصد لوٹ جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... اگر کسی نے روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر خون دیا تو اس کا روزہ صحیح رہے گا یا نہیں اگر نہیں تو اس پر قضا لازم ہو گی یا کفارہ؟

ج...... خون دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... کیا خون نکلنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے میرا روزہ تھا تقریباً دو بجے میرا ہاتھ کٹ جانے سے کافی خون نکل گیا کیا میرا روزہ ہو گیا ہے؟

ج...... خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ میں دانت سے خون نکلنے کا حکم۔

س...... دانت سے کسی وجہ سے خون نکل پڑے تو کیا روزہ اور وضو ٹوٹ جائے گا؟

ج...... وضو تو خون نکلنے سے ٹوٹ جائے گا اور روزے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر خون حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا' ورنہ نہیں۔

دانتوں سے اگر خون آتا ہو تو کیا پھر بھی روزہ رکھے؟

س...... اگر دانتوں سے خون آتا ہو اس کا علاج بھی اپنی طاقت کے مطابق کیا ہو اور پھر بھی دانتوں کا خون بند نہیں ہوا تو کیا اس حالت میں روزہ رکھا جائے یا نہیں خون کی مقدار تھوک میں برابر ہوتی ہے۔

ج...... خون اگر اندر نہ جائے تو روزہ صحیح ہے۔

دانت نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... اگر روزے کی نیت بھول جائے تو کیا روزہ نہیں ہو گا؟ دانت میں تکلیف کے باعث دانت نکالنا پڑا تو کیا یہ روزہ پھر رکھنا پڑے گا یا ہو گیا۔

ج...... نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں جب روزہ رکھنے کا ارادہ کر لیا تو نیت ہو گئی زبان سے نیت کے الفاظ کہنا کوئی ضروری نہیں۔ دانت نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ خون حلق میں نہ گیا ہو۔

سرمہ لگانے اور آئینہ دیکھنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

س...... رمضان المبارک کے مہینہ میں سرمہ لگانے اور شیشہ دیکھنے سے روزہ مکروہ ہو سکتا ہے؟

ج...... نہیں۔

سر یا پورے جسم پر تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... سر یا پورے جسم پر تیل لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

ج...... سر پر یا بدن کے کسی اور حصہ پر تیل لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔

سوتے میں غسل کی ضرورت پیش آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... روزے کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ ڈالنے، سر میں تیل لگانے اور سوتے میں غسل کی ضرورت پیش آجانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں؟

ج...... ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ دار دن میں غسل کی ضرورت کس طرح پوری کرے۔

س ... اگر کسی کو دن کے وقت غسل واجب ہو جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں اگر نہیں ٹوٹتا تو غسل کیسے کیا جائے؟

ج...... اگر روزہ کی حالت میں احتلام ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، روزے دار کو غسل کرتے وقت اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ پانی نہ تو حلق سے نیچے اترے، اور نہ دماغ میں پہنچے، اس لئے اس کو کلی کرتے وقت غرغرہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور ناک میں پانی بھی زور سے نہیں چڑھانا چاہئے۔

روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا۔

س...... ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج...... ٹوتھ پیسٹ کا استعمال روزہ کی حالت میں مکروہ ہے تاہم اگر حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔

بچے کو پیار کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... ایک بات میں یہ جاننا چاہوں گی کہ روزے کی حالت میں کسی بچے کی پپّی (بوسہ) لینے سے کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

ج...... اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزے میں کھارے پانی سے وضو۔

س...... کیا روزے کی حالت میں سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟

ج...... کر سکتے ہیں، کوئی حرج نہیں۔

روزہ میں وضو کرتے وقت احتیاط کریں، وہم نہ کریں۔

س...... میں بہت شکی وہمی قسم کی لڑکی ہوں، ہر وقت ایک اذیت اور ذہنی کرب کا شکار رہتی ہوں، نماز پڑھتی ہوں تو دھڑکا لگا رہتا ہے کہ وضو ٹھیک سے کیا تھا یا نہیں کچھ غلطی تو نہیں ہو گئی تو تقریباً آدھا آدھا گھنٹہ وضو کرتی رہتی ہوں اور ایک ایک نماز کو کئی کئی دفعہ پڑھتی تھی، اب بھی سجدہ سہو بہت ہی کرتی ہوں کہ مبادا کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اللہ معاف کر دے، رمضان المبارک میں نماز کے لئے وضو کرتی ہوں تو کلی کرنے کے بعد دیر تک تھوکتی رہتی ہوں۔ یہاں تک کہ میرا گلا بالکل خشک اور عجیب سا ہو جاتا ہے تھوک تھوک کر کراہیت ہونے لگتی ہے براہ کرم آپ اس مسئلے کو حل کر دیں کہ روزے کے دوران وضو کس طرح سے کیا جائے، ناک میں پانی ڈالتے ڈر لگتا ہے کہ حلق تک نہ پہنچ جائے اور اگر ذرا بھی شک ہو جائے کہ پانی غلطی سے بھی نیچے تک پہنچ گیا ہے تو کیا روزہ جاتا رہتا ہے اسی ڈر کی وجہ سے میں فجر کے لئے وضو سحری ختم ہونے سے پہلے کرتی ہوں۔

ج...... کلی کر کے پانی گرا دینا کافی ہے بار بار تھوکنا فضول حرکت ہے اسی طرح ناک کے نرم حصے میں پانی پہنچانے سے پانی دماغ تک نہیں پہنچتا اس سلسلہ میں بھی وہم کرنا فضول ہے آپ کے وہم کا علاج یہ ہے کہ اپنے وہم پر عمل نہ کریں خواہ طبیعت میں کتنا ہی تقاضا ہو، اس طرح رفتہ رفتہ وہم کی بیماری جاتی رہے گی۔

زہریلی چیز کے ڈس لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س...... اگر کسی شخص کو کوئی زہریلی چیز ڈس لے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یا مکروہ ہو جاتا ہے؟

ج..... نہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

مرگی کے دورہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س..... اگر مرگی کا مریض روزہ سے ہو اور اسے دورہ پڑ جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ مرگی کا دورہ چند منٹ رہتا ہے اور مریض پر بے ہوشی طاری رہتی ہے۔

ج..... اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

روزہ دار ملازم اگر اپنے افسر کو پانی پلائے تو اس کے روزے کا حکم۔

س..... میں ایک پرائیویٹ فرم میں چپڑاسی ہوں ہمارے منیجر صاحب روزے نہیں رکھتے اور رمضان شریف میں مجھ سے پانی اور چائے منگواتے ہیں جبکہ میرا روزہ ہوتا ہے مولانا صاحب میں بہت پریشان ہوں خداوند کریم سے بہت ڈرتا ہوں ہر وقت یہی دل میں پریشانی رہتی ہے کیونکہ اب رمضان شریف آ رہا ہے اس لئے میں نے آپ سے پہلے گزارش کر دی ہے کیا میرا روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا کہ نہیں۔ میں گناہگار ہوں یا کہ منیجر صاحب گناہگار ہیں کیونکہ نوکری کا معاملہ ہے یا کہ نوکری چھوڑ دوں؟ کیوں کہ مجبوری ہے بہت ہی پریشان ہوں۔ براہ کرم یہ میرا مسئلہ حل کریں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے میں آپ کا بہت مشکور ہوں گا خداوند کریم سے بہت ڈرتا ہوں کہ قیامت والے دن میرا کیا حشر ہو گا قیامت والے دن مجھ سے پوچھ گچھ ہو گی یا کہ نہیں؟

ج..... آپ کا روزہ تو نہیں ٹوٹے گا مگر گناہ میں فی الجملہ شرکت آپ کی بھی ہو گی' آپ کے منیجر صاحب اگر مسلمان ہیں تو ان کو اتنا لحاظ کرنا چاہئے کہ روزے دار سے پانی نہ منگوائیں۔ بہرحال اگر وہ اپنے طرز عمل کو نہیں چھوڑتے تو بہتر ہے کہ آپ وہاں کی نوکری چھوڑ دیں بشرطیکہ آپ کو کوئی ذریعہ معاش مل سکے ورنہ نوکری کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ پیٹ کی خاطر مجھے اس گناہ میں شریک ہونا پڑ رہا ہے۔

قضا روزوں کا بیان

بلوغت کے بعد اگر روزے چھوٹ جائیں تو کیا کیا جائے؟

س...... بچپن میں مجھے والدین روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ تم پر روزے ابھی فرض نہیں ہیں میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ میں بالغ تھا۔ اور میرے خیال کے مطابق میں نے چار پانچ سال کے بعد روزے رکھنے شروع کئے۔

ج...... بالغ ہونے کے بعد سے جتنے روزے آپ نے نہیں رکھے ان کی قضا لازم ہے۔ اگر بالغ ہونے کا سال ٹھیک سے یاد نہ ہو تو اپنی عمر کے تیرھویں سال سے اپنے آپ کو بالغ سمجھتے ہوئے تیرھویں سال سے روزے قضا کریں۔

کئی سالوں کے قضا روزے کس طرح رکھیں؟

س...... اگر کئی سال کے روزوں کی قضا کرنا چاہے تو کس طرح کرے؟

ج...... اگر یاد نہ ہو کہ کس رمضان کے کتنے روزے قضا ہوئے ہیں تو اس طرح نیت کرے کہ سب سے پہلے رمضان کا پہلا روزہ جو میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتا ہوں۔

قضا روزے ذمہ ہوں تو کیا نفل روزے رکھ سکتا ہے؟

س...... میں نے سنا ہے کہ فرض روزوں کی قضا جب تک پوری نہ کریں تب تک نفل روزے رکھنے نہیں چاہئیں۔ کیا یہ بات درست ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا جواب دیجئے۔

ج...... درست ہے کیونکہ اس کے حق میں فرض کی قضا زیادہ ضروری اور اہم ہے، تاہم اگر فرض قضا کو چھوڑ کر نفل روزے کی نیت سے روزہ رکھا تو نفل روزہ ہوگا۔

کیا قضا روزے مشہور نفل روزوں کے دن رکھ سکتے ہیں؟

س...... رمضان شریف میں جو روزے مجبوری کے دنوں میں چھوٹ جاتے ہیں ان کو ہم شمار کر کے دوسرے دنوں میں رکھتے ہیں اگر ان روزوں کو ہم کسی بڑے دن جس دن روزہ افضل ہے یعنی ۱۴ شعبان، ۲۷ رجب وغیرہ کے روزے، اس دن اپنے قضا روزے کی نیت کر لیں تو یہ طریقہ ٹھیک ہے یا پھر وہ روزے الگ رکھیں اور ان چھوٹے ہوئے روزوں کو کسی اور دن شمار کریں۔ مہربانی کر کے اس کا حل بتایئے کیونکہ میں نے ۲۷ رجب کو عبادت کی اور روزے کے وقت اپنے قضا روزے کی نیت کر لی تھی۔

ج...... قضا روزوں کو سال کے جن دنوں میں بھی قضا کرنا چاہیں قضا کر سکتے ہیں صرف پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ دو دن عیدین کے اور تین دن ایام تشریق یعنی ذوالحجہ کی گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں تاریخ۔

روزے چھوڑ دیئے تو قضا کرے ورنہ مرتے وقت فدیہ کی وصیت کرے۔

س...... میری طبیعت کمزور سی ہے۔ کبھی تو سارے روزے رکھ لیتی ہوں اور کبھی دس چھوڑ دیتی ہوں۔ اب تک ستر (۷۰) روزے مجھ پر فرض چھوٹ چکے ہیں۔ میں نے حساب لگا کر بتایا ہے۔ خدا مجھے ہمت دے کہ ان کو بخوبی ادا کر سکوں۔ آمین۔ لیکن اگر خدانخواستہ اتنے روزے نہ رکھ سکوں تو اس کے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے کہ مجھے کوئی گناہ نہ ہو۔ پچھلے ہفتے ایک بہن کے اس قسم کے سوال کا جواب سن کر مجھے بہت فکر ہوئی کہ واقعی ہم کتنے بے خبر ہیں۔

ج...... جو روزے ذمے ہیں ان کی قضا کرنا چاہئے۔ خواہ چھوٹے دنوں میں قضا کر لئے جائیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ قضا نہ ہو سکیں تو مرتے وقت وصیت کر دینی چاہئے کہ ان کا فدیہ ادا کر دیا جائے۔

"ایام" کے روزوں کی قضا ہے نمازوں کی نہیں

س...... "ایام" کے دنوں کے روزوں اور نمازوں کی قضا لازم ہے یا نہیں۔

ج...... عورت کے ذمہ خاص ایام کی نمازوں کی قضا لازم نہیں۔ روزوں کی قضا لازم ہے۔

"ایام" کے روزوں کی صرف قضا ہے کفارہ نہیں

س...... "ایام" کے دنوں میں جو روزے ناغہ ہوتے ہیں کیا ان کی قضا اور کفارہ دونوں ادا کرنا پڑیں گے۔

ج...... نہیں! بلکہ صرف قضا لازم ہے۔

"نفاس" سے فراغت کے بعد قضا روزے رکھے

س...... میری بیوی نے رمضان سے ایک ہفتہ قبل جڑواں بچوں کو جنم دیا۔ اس نے چلہ نہانا تھا۔ ظاہر ہے روزے نہ رکھ سکی۔ اب بتایئے کہ اگر وہ بعد میں قضا روزے نہ رکھے سستی کرے یا نہ رکھنا چاہے یا بچوں کو دودھ پلانے کے چکر میں معذوری کا اظہار کرے تو کیا وہ روزے کا فدیہ دے سکتی ہے۔

ج...... فدیہ دینے کی اجازت صرف اس شخص کو ہے جو بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو' اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ روزہ رکھنے پر قادر ہو گا۔ آپ کی اہلیہ اس معیار پر پوری نہیں اترتیں' اس لئے ان پر ان روزوں کی قضا لازم ہے۔ خواہ سردیوں کے موسم میں رکھ لیں' فدیہ دینا ان کے لئے جائز نہیں۔

نفل روزہ توڑنے کی قضا ہے کفارہ نہیں۔

س...... میں نے ۹ محرم الحرام کا روزہ رکھا تھا لیکن ظہر کے بعد مجھے "قے" آنی شروع ہو گئی۔ اور بہت زیادہ حالت خراب ہونے لگی' اناج وغیرہ کچھ نہیں نکلا صرف پانی اور تھوک نکلا۔ ایسی صورت میں والد صاحب نے گلوکوز کا پانی پلا دیا اور مجھے بھی بحالت مجبوری روزہ کھولنا پڑا تو اب سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں قضا واجب ہو گی یا کفارہ اور مجھے کوئی گناہ تو نہیں ملے گا۔ ؟

ج...... صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ کفارہ صرف رمضان مبارک میں روزہ توڑنے سے لازم آتا ہے۔ اور اگر بیماری کی شدت کی وجہ سے روزہ توڑا جائے تو رمضان کے روزے میں بھی کفارہ نہیں صرف قضا ہے۔

تندرست آدمی قضا روزوں کا فدیہ نہیں دے سکتا۔

س...... زید کی بیوی نے رمضان شریف کے روزے نہیں رکھے کیونکہ بیماری اور حاملہ ہونے کے بعد سے میری معلومات کے مطابق ایسے روزوں کی قضا ہوتی ہے۔ ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان سے پہلے یہ قضا پوری کی جاتی ہے' جبکہ زید کی بیوی کہتی ہے کہ جب رمضان میں ہی روزے نہیں رکھے گئے تو عام دنوں میں کیسے رکھ سکتے ہیں۔ ان روزوں کے بدلے مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس طرح انہوں نے تقریباً ۱۵ روپے ایک غریب عورت کو دے دیئے۔ کیا یہ جائز ہے؟ کیا یہ روزوں کا بدل ہو سکتا ہے؟ کیا اس کے دینے سے روزوں کی قضا معاف ہو گئی؟ کون سے لوگ روزوں کے بدلے

مسکینوں کو کھانا کھلاسکتے ہیں ؟

ج...... روزے کا فدیہ صرف وہ شخص دے سکتا ہے جو روزہ رکھنے پر نہ توفی الحال قادر ہو اور نہ آئندہ توقع ہو۔ مثلاً کوئی اتنا بوڑھا ہے کہ روزے کا تحمل نہیں کر سکتا۔ یا ایسا بیمار ہے کہ اس کے شفایاب ہونے کی کوئی توقع نہیں۔ زید کی بیوی روزہ رکھ سکتی ہے۔ محض غفلت اور تساہل کی وجہ سے نہیں رکھتی۔ اس کا روزے کے بدلے فدیہ دینا صحیح نہیں۔ بلکہ روزوں کی قضا لازم ہے۔ اس نے جو پیسے کسی محتاج کو دیئے یہ خیرات کی مد میں شمار ہوں گے۔ جتنے روزے اس کے ذمہ ہیں سب کی قضا کرے۔

دوسرے کی طرف سے نماز روزہ کی قضا نہیں ہو سکتی۔

س...... کیا بیوی اپنے خاوند کے قضا روزے، یا خاوند اپنی بیوی کے قضا روزے یا والدین اپنی اولاد کے قضا روزے یا اولاد اپنے والدین کے قضا روزے رکھ سکتی ہے۔ ؟

ج...... کوئی شخص دوسرے کی طرف سے نہ نماز کی قضا کر سکتا ہے نہ روزے کی۔

غروب سے پہلے اگر غلطی سے روزہ افطار کر لیا تو صرف قضا لازم ہے۔

س...... یہ آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے کی بات ہے جب ہم ایک ایسی جگہ رہتے تھے جہاں بجلی نہیں تھی اور اذان کی آواز ہم تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ رمضان شریف میں ایسا ہوتا تھا کہ محلے کے سب بچے مسجد کے پاس چلے جاتے اذان کی آواز آتے ہی بچے شور مچاتے اذان ہو گئی روزہ کھولو میری عمر اس وقت دس سال کی تھی جب میں روزہ سے تھی۔ دروازے کے باہر کھڑی ہوئی اذان کا انتظار کر رہی تھی کہ میں نے تین چار بچوں کی آواز سنی روزہ کھولو اذان ہو گئی میں گھر میں آئی امی سے کہا اذان ہو گئی۔

امی نے کھجور ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اتنی جلدی اذان ہو گئی میں نے کہا ہاں بچے شور مچا رہے ہیں میں نے اور امی نے روزہ کھول دیا اس کے تین چار منٹ بعد پھر بچے شور مچاتے ہوئے بھاگے معلوم کیا تو پتہ چلا اذان اب ہوئی ہے وہ تو شرارتی بچے تھے۔ جو شور مچا رہے تھے چونکہ یہ آبادی بالکل نئی تھی لوگ بھی غریب تھے نہ لوگوں کے پاس ریڈیو تھے نہ گھڑیاں تھیں آبادی میں بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اذان کی آواز ہم تک نہیں آتی تھی۔

میں نے جان کر کے روزہ نہیں کھولا یہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے لیکن مجھے اپنی کم عقلی پر افسوس ہوتا ہے کہ کاش میں تھوڑا سا انتظار کر لیتی یا اذان ہونے کی لوگوں سے تصدیق کر لیتی اس بات کا

احساس مجھے دوسری بار شور سننے پر ہوا کہ یہ میں نے کیا کیا اس بات کا ذکر میں نے اپنی امی سے نہیں کیا۔ مجھے ڈر تھا کہ وہ مجھے ڈانٹیں گی۔ لیکن میں دل میں اللہ تعالیٰ سے بہت شرمندہ ہوئی میں نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی یہ سب کرنے کے بعد مجھے لگتا ہے جب تک اس کا کفارہ ادا نہ کیا جائے مجھے سکون نہیں ملے گا آپ بتایئے کہ کفارہ کس طرح ادا کیا جائے اور روزہ کی قضا ہوگی یا نہیں اس گناہ کی سزا میرے لئے ہے یا میری امی کو بھی اس ناکردہ گناہ کی سزا ہے۔

ج...... اگر غلطی سے غروب سے پہلے روزہ کھول لیا جائے تو قضا واجب ہوتی ہے۔ کفارہ نہیں' اگر آپ پر اس وقت روزہ فرض ہو چکا تھا تو آپ وہ روزہ خود بھی قضا رکھ لیں اور اپنی امی کو بھی رکھوا دیں' اور اگر وہ فوت ہو چکی ہوں تو ان کے اس روزہ کا فدیہ ادا کر دیں' اور فدیہ ہے کسی محتاج کو دو وقت کھانا کھلانا' یا پونے دو کلو گندم کی قیمت نقد دے دیں۔

قضا روزوں کا فدیہ

کمزور یا بیمار آدمی روزے کا فدیہ دے سکتا ہے۔

س... اگر کوئی شخص کمزور یا بیمار ہو اور جو روزہ رکھنے سے نقاہت محسوس کرے تو کیا وہ کسی دوسرے کو سحری اور افطار کا سامان دے کر روزہ رکھوا سکتا ہے؟ اور کیا اس طرح اس کے سر سے روزے کا کفارہ اتر جائے گا۔ کوئی گناہ تو نہیں ہو گا؟

ج...... اگر اتنا بوڑھا یا بیمار ہے کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے نہ یہ توقع ہے کہ وہ آئندہ رکھ سکے گا اس کے لئے فدیہ ادا کر دینا جائز ہے۔ ہر روزے کے فدیہ کے لئے کسی مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلا دے یا دو سیر غلہ یا اس کی قیمت دیا کرے۔ باقی وہ کسی دوسرے سے اپنے لئے روزہ نہیں رکھوا سکتا۔ شریعت میں کمزور شخص کے لئے فدیہ دینے کا حکم ہے۔

نہایت بیمار عورت کے روزوں کا فدیہ دینا جائز ہے۔

س...... میری والدہ محترمہ نے بوجہ بیماری چھ مہینے روزے چھوڑے ہیں۔ اور اب بھی بیمار ہیں۔ اور روزے رکھنے کے قابل نہیں۔ ان کا تین مرتبہ رسولی کا آپریشن ہو چکا ہے۔ اب ان کو یہ فکر لاحق ہے کہ ان روزوں کو کیسے ادا کیا جائے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کا حل بتا کر مشکور فرمائیں نیز روزوں کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے کس چیز سے ادا ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

ج...... آپ کی والدہ کو چونکہ روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے اس لئے جتنے روزے ان کے ذمے ہیں ان کا فدیہ ادا کر دیں ایک روزے کا فدیہ صدقۂ فطر کے برابر ہے یعنی دو سیر گندم یا اس کی قیمت، اس حساب سے قضا شدہ روزوں کا فدیہ دیں اور آئندہ بھی جتنے روزے ان کی زندگی میں آئیں اسی حساب سے ان کا فدیہ دیتی رہیں۔

کوئی اگر قضا کی طاقت بھی نہ رکھے تو کیا کرے؟

س..... میری والدہ کے بچپن میں کافی روزے چھوٹ گئے (یعنی جب سے روزے فرض ہوئے ہیں) ذرا بھی طبیعت خراب ہوتی ان کے گھر کے بڑے افراد ان کو روزہ رکھنے سے منع کر دیتے اور ان کو ایسا ماحول نہیں ملا جو ان کو معلوم ہوتا کہ فرض روزے رکھنا ضروری ہیں۔ چاہے وہ قضا ہی کیوں نہ رکھے جائیں؟

اب والدہ کو پوری حقیقت کا علم ہوا ہے اور وہ بڑی پریشان ہیں کیونکہ اب وہ پچھلے روزوں کی قضا رکھنا چاہتی ہیں لیکن جونہی روزے رکھنا شروع کرتی ہیں تین یا چار گھنٹے بعد سر میں اتنا شدید درد شروع ہو جاتا ہے کہ وہ کسی کام کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ بہت علاج کروایا مگر افاقہ نہیں ہوا۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ والدہ صاحبہ اپنے قضا روزے کیسے رکھیں یا پھر اس کا فدیہ ادا کریں۔ فدیہ اگر دیں تو فدیہ فی روزہ کتنا دیا جائے۔

ج..... اگر وہ اپنے ضعف اور مرض کی وجہ سے قضا نہیں کر سکتیں تو فدیہ ادا کر دیں۔ ہر روزے کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار نقد یا غلہ دے دیا جائے۔

اگر کسی کو الٹیاں آتی ہوں تو روزوں کا کیا کرے۔

س..... حمل کے دوران مجھ کو پورے نو مہینے تک الٹیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اور کوشش کے باوجود کسی طرح بھی کم نہیں ہوتیں اب میں بہت کوشش کرتی ہوں کہ خدا میرے روزے پورے کروائے ' اٹھ کر سحری کھاتی ہوں ' اگر نہ کھاؤں تو ہاتھ پیروں میں دم نہیں رہتا اور بچوں کے ساتھ کام کاج ضروری ہے۔ مگر صبح ہوتے ہی منہ بھر کر الٹی ہو جاتی ہے اور پھر اتنی جان نہیں ہوتی کہ روزہ رکھ سکوں تو اب مولانا صاحب کیا میں یہ کر سکتی ہوں کہ ایک مسکین کا کھانا روزانہ دے دیا کروں جس سے میرے روزے کا کفارہ پورا ہو جائے۔

ج..... حمل کی حالت تو عارضی ہے اس حالت میں اگر آپ روزے نہیں رکھ سکتیں تو صحت کی حالت میں ان روزوں کی قضا لازم ہے 'فدیہ دینے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جو نہ فی الحال روزہ رکھ سکتا ہو' اور نہ آئندہ پوری زندگی میں یہ توقع ہو کہ وہ ان روزوں کی قضا رکھ سکے گا' آپ چونکہ دوسرے وقت میں ان روزوں کو قضا کر سکتی ہیں اس لئے آپ کی طرف سے روزوں کا فدیہ ادا کرنا صحیح نہیں۔

روزے کا فدیہ کتنا اور کس کو دیا جائے اور کب دیا جائے؟

س..... میں بیمار ہونے کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے فدیہ دینا چاہتا ہوں۔ فدیہ کس

حساب سے دیا جاتا ہے یہ آپ بتادیں۔ اگر روزانہ مسکین کو کھانا کھلانا ضروری ہو تو یہ سہولت مجھے میسر نہیں ہے اس لئے فدیہ کی کل رقم بتادیں تاکہ میں پورے روزوں کی پوری رقم مسکین کو دے سکوں۔ اگر کوئی مستحق نہ مل سکا تو کیا یہ فدیہ کی رقم کسی یتیم خانہ یا کسی فلاحی ادارے کو دے سکتے ہیں؟ فدیہ رمضان شریف میں دینا ضروری ہے یا کوئی مجبوری ہو تو رمضان گزر جانے کے بعد بھی دے سکتے ہیں؟

ج...... ہر روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے، یعنی پونے دو کلو غلہ یا اس کی قیمت۔ فدیہ کی رقم کسی دینی مدرسہ میں جمع کرادی جائے۔ فدیہ رمضان مبارک میں ادا کرنا بہتر ہے اگر رمضان میں ادا نہ کیا تو بعد میں بھی دیا جاسکتا ہے۔

روزہ کا فدیہ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دینا جائز نہیں۔

س...... روزے کا فدیہ اپنی بیٹی، نواسی، پوتا، پوتی، داماد وغیرہ کو دینا چاہئے یا نہیں؟

ج...... روزے کا فدیہ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کو دینا جائز نہیں۔

دینی مدرسہ کے غریب طلبہ کے کھانے کے لئے روزہ کا فدیہ دیں۔

س...... میری والدہ ماجدہ ضعیف العمر ہیں، وہ انتہائی کمزور ہیں کہ روزے رکھنے کی ان میں طاقت نہیں ہے۔ وہ آزاد کشمیر راولاکوٹ کے ایک دیہات میں رہائش پذیر ہیں۔ میں ان کے روزوں کے بدلے میں کفارہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے دیہات میں ایسا کوئی مسکین نہیں ہے کہ جسے روز دو وقت کا کھانا کھلایا جائے۔ ہمارے مرکز میں ایک مسجد اور اس کے ساتھ دینی مدرسہ ہے میں اس مدرسہ میں رقم بھیجنا چاہتا ہوں۔

برائے مہربانی تفصیل سے جواب دیجئے کہ میں ساٹھ روزوں کی پاکستان کے حساب سے کل کتنی رقم بھیجوں؟

ج...... دینی مدرسہ کے غریب طلبہ کو فدیہ کی رقم دی جاسکتی ہے۔ مدرسہ کی کسی دوسری مد میں اس رقم کا استعمال جائز نہیں۔ ہر روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے۔

ساٹھ روزوں کا فدیہ ساٹھ صدقہ فطر کے برابر ہوا۔ جس دن آپ یہ فدیہ ادا کریں اس دن کی قیمت کے لحاظ سے رقم دے دیں۔

قضا روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو ایک ہی وقت میں دینا جائز ہے۔

س...... رمضان المبارک کے چند قضا روزوں کا فدیہ ایک غریب یا مسکین کو بھی ایک ہی دن میں

دے سکتے ہیں؟

ج...... چند روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو ایک ہی وقت میں دے دینا جائز ہے۔ مگر اس میں اختلاف ہے۔ اس لئے احتیاط تو یہی ہے کہ کئی روزوں کا فدیہ ایک کو نہ دے۔ لیکن دے دینے کی بھی گنجائش ہے۔

مرحومین کے قضا شدہ روزوں کا فدیہ ادا کرنا اشد ضروری ہے

س: مسلمانوں کی اکثریت بے نمازی اور روزہ خور ہے' جب وہ مرجاتے ہیں تو ان کا سوم' دسواں' چالیسواں' برسی وغیرہ عام طور سے کی جاتی ہے' قرآن خوانی بھی ہوتی ہے جس میں خوشی بے خوشی لوگ شریک ہوتے ہیں' پڑوس کی مسجد مدرسہ کے طلبہ جلدی سے کلام پاک کی تلاوت نمٹا دیتے ہیں' چنوں پر کلمہ طیبہ کا ورد ہوتا ہے' کھانے کھلائے جاتے ہیں' کچھ خیر خیرات بھی کردی جاتی ہے' لیکن مرحومین نے جو بے شمار نمازیں اور روزے قضا کئے ان کا کفارہ ادا کرنے کا کہیں تذکرہ نہیں آتا۔ میں نے دیکھا ہے کہ مرحوم لاکھوں کی جائداد چھوڑ گئے اور مرحوم کے ورثاء یعنی بیٹے' بیٹی' بیوی وغیرہ کو اپنے اپنے حصے ملے لیکن مرحوم باپ کے قضا روزوں اور قضا نمازوں کا بقایا کوئی ادا نہیں کرنا چاہتا۔ میں بہت شوق سے "آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱۹۷۸ء سے پڑھ رہا ہوں' اسی سے معلوم ہوا کہ قضا روزوں کا "فدیہ" دینا چاہئے' لیکن آپ نے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی لکھ دیا کہ مرنے والا وصیت کرجائے کہ قضا شدہ نماز' روزوں کا فدیہ اس کے وارث ادا کریں۔ اور آپ نے کہیں اس پر زور نہیں دیا کہ نالائق وارث از خود اپنے مرحوم باپ کی قضا نماز' روزوں کا فدیہ ادا کریں' میں نے حال ہی میں ایک کتاب فتاویٰ قادریہ پڑھی جو ایک فرنگی محلی عالم کی لکھی ہوئی ہے' اس میں تیس چالیس سال پہلے کسی سعادت مند وارث نے اپنے کسی مرحوم کی زندگی کی تمام نمازوں کا فدیہ معلوم کیا تھا تو عالم صاحب نے دو چار لاکھ روپے فدیہ کی رقم بتائی تھی۔ یہ تو بہت اہم مسئلہ ہوا۔ اب آپ یہ بتائیے کہ مرحوم کے قضا شدہ روزوں اور نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کا کوئی چرچا نہیں ہوتا تو کیا فوت شدہ نمازیں اور روزے روز حشر معاف ہوجائیں گے؟

ج: مرحوم کی طرف سے فدیہ کے چند مسائل ذکر کرتا ہوں' تمام مسلمانوں کو ان مسائل کا علم ہونا چاہئے۔

اول: جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس کے ذمہ روزے ہوں یا نمازیں ہوں اس

پر فرض ہے کہ وصیت کر کے مرے کہ اسکی نمازوں کا اور روزوں کا فدیہ ادا کردیا جائے' اگر اس نے وصیت نہیں کی تو گنہگار ہوگا۔

دوئم: اگر میت نے فدیہ کرنے کی وصیت کی ہو تو میت کے وارثوں پر فرض ہوگا کہ مرحوم کی تجہیز و تکفین اور ادائے قرضہ جات کے بعد اسکی جتنی جائداد باقی رہی اسکی تہائی میں سے سکی وصیت کے مطابق اسکی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں۔

سوم: اگر مرحوم نے وصیت نہیں کی یا اس نے مال نہیں چھوڑا' لیکن وارث اپنی طرف سے مرحوم کی نماز روزوں کا فدیہ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے توقع ہے کہ یہ فدیہ قبول کرلیا جائے گا۔

چہارم: ایک روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے یعنی تقریباً پونے دو کلو غلہ۔ پس ایک رمضان کے تیس روزوں کا فدیہ ساڑھے باون کلو ہوا' اور تین رمضانوں کے نوے روزوں کا فدیہ ۱۵۷.۵ کلو غلہ ہوا۔ اسی کے مطابق مزید کا حساب کرلیا جائے۔

اسی طرح ہر نماز کا فدیہ بھی صدقہ فطر کے مطابق ہے اور وتر سمیت دن رات کی چھ نمازیں ہیں (پانچ فرض اور ایک واجب) پس ایک دن کی نمازوں کا فدیہ ساڑھے دس کلو ہوا۔ اور ایک مہینے کی نمازوں کا فدیہ ۳۱۵ کلو ہوا' اور ایک سال کی نمازوں کا فدیہ ۳۷۸۰ کلو غلہ ہوا۔ مرحوم کے ذمہ جتنی نمازیں اور جتنے روزے رہتے ہوں اسی حساب سے ان کا فدیہ ادا کیا جائے۔

پنجم: جو حکم رمضان کے فرض روزوں کا ہے وہی نذر (منت) کے واجب روزوں کا بھی ہے پس اگر کسی نے کچھ روزوں کی منت مانی تھی پھر ان کو ادا نہیں کرسکا تھا کہ انتقال ہوگیا تو ہر روزے کا فدیہ مندرجہ بالا شرح کے مطابق ادا کیا جائے۔

ششم: اگر وارث کے پاس اتنا مال نہیں کہ مرحوم کی جانب سے نمازوں اور روزوں کے سارے فدیئے یکمشت ادا کرسکے تو تھوڑا تھوڑا کرکے ادا کرنا بھی جائز ہے۔

تنگدست مریض روزے کا فدیہ کیسے ادا کرے؟

س...... مجھے ذیابیطس کا مرض ہے جس کی وجہ سے میں فرض روزے رمضان کے رکھ نہیں سکتی میں نے کوشش کی لیکن چکر آنے شروع ہو جاتے ہیں اور میں بہت بیمار ہو جاتی ہوں میرے گھر کا خرچ بھی مشکل سے پورا ہوتا ہے لہٰذا میں کفارہ بھی ادا نہیں کرسکتی۔ مہربانی فرماکر آپ میری رہنمائی فرمائیں۔

ج...... جیسا روکھا سوکھا خود کھاتی ہیں ویسا ہی کسی محتاج کو بھی روزانہ دو وقت کھلادیا کریں۔

اور جو شخص روزہ بھی نہ رکھ سکتا ہو اور اس کے پاس فدیہ ادا کرنے کے لئے بھی کچھ نہ ہو وہ صرف استغفار کرے اور یہ نیت رکھے کہ جب بھی اس کو گنجائش میسر آئے گی وہ روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔

روزہ توڑنے کا کفارہ

روزہ توڑنے والے کے متعلق کفارہ کے مسائل

س...... مولانا صاحب یہ بتائیے کہ قضا روزے کے بدلے میں تو صرف ایک روزہ رکھنے کا حکم ہے لیکن کفارہ کی صورت میں ساٹھ مسکینوں کو جو کھانا کھلانے کا حکم ہے اس کے بارے میں وضاحت کریں کہ ساٹھ مسکینوں کو اکٹھا کھانا کھلانے کا حکم ہے یا پھر ایک وقت کے کھانے کا حساب لگا کر اتنی ہی رقم ساٹھ مسکینوں میں تقسیم کی جائے یا پھر کھانا کھلانے کا ہی حکم ہے۔ مثلاً پانچ روپے فی کس فی کھانے کے حساب سے ساٹھ مسکینوں میں رقم تقسیم کی جائے۔

ج...... کفارہ کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے روزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا ہے اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے۔

(۲) اگر چاند کے مہینے کی پہلی تاریخ سے روزے شروع کئے تھے تو چاند کے حساب سے دو مہینے کے روزے رکھے خواہ یہ مہینے ۲۹، ۲۹ کے ہوں یا ۳۰، ۳۰ کے۔ لیکن اگر درمیان مہینے سے شروع کئے تو ساٹھ دن پورے کرنے ضروری ہیں۔

(۳) جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔

(۴) اگر ایک رمضان کے روزے کئی دفعہ توڑے تو ایک ہی کفارہ لازم ہو گا اور اگر الگ الگ رمضانوں کے روزے توڑے تو ہر روزے کے لئے مستقل کفارہ ادا کرنا ہو گا۔

(۵) اگر میاں بیوی نے رمضان کے روزے کے درمیان صحبت کی تو دونوں پر الگ الگ کفارہ لازم ہو گا۔

قصداً رمضان کا روزہ توڑ دیا تو قضا اور کفارہ لازم ہیں۔

س...... مولانا صاحب اگر کسی نے جان بوجھ کر روزہ توڑ دیا تو اس کا کفارہ کیا ہے کفارہ کس طرح ادا کیا جائے کیا لگاتار روزے رکھنا ضروری ہیں؟

ج...... رمضان شریف کا روزہ توڑنے پر قضا بھی لازم ہے اور کفارہ بھی۔ رمضان شریف کے روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے' درمیان میں وقفہ کرنا درست نہیں۔ اگر کسی وجہ سے درمیان میں ایک دن کا روزہ بھی رہ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے' یہاں تک کہ دو مہینے کے روزے بغیر وقفہ کے پورے ہو جائیں۔ اور جو بیماری' کمزوری یا بڑھاپے کی وجہ سے روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

قصداً کھانے پینے سے قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

س...... جو آدمی رمضان کے روزے کے دوران قصداً کچھ کھا پی لے کیا اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگر ٹوٹ جاتا ہے تو صرف قضا ہو گی یا کفارہ بھی؟

ج...... اگر کسی نے رمضان شریف کا روزہ جان بوجھ کر توڑ دیا۔ مثلاً قصداً کھانا کھالیا' یا پانی پی لیا' یا وظیفہ زوجیت ادا کر لیا تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سرمہ لگانے اور سر کو تیل لگانے والے نے سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا کچھ کھالیا تو قضا اور کفارہ دونوں ہوں گے۔

س...... میں روزے سے تھا اور سر کو تیل لگالیا کسی نے کہا کہ سر کو تیل لگانے سے روزہ ٹوٹ گیا میں نے کھانا کھالیا اب کیا میرے اوپر صرف قضا ہے یا کفارہ بھی؟

ج...... اگر روزے میں سرمہ لگایا یا سر میں تیل لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے کچھ کھا پی لیا تو اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

دو روزے توڑنے والا شخص کتنا کفارہ دے گا؟

س...... مجھ پر دو روزے توڑنے کا کفارہ تھا جس میں سے میں نے ایک روزے کا کفارہ ادا کر دیا ہے

جو ساٹھ مسکینوں کا دو وقت کھانا یا فی کس دو سیر اناج ہے اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا دوسرے روزے کا کفارہ بھی اسی طرح ادا کرنا ہوگا جب کہ میں نے یہ کفارہ تقریباً ۳۰ سال بعد ادا کیا ہے اور یہ اناج میں نے آٹے کی صورت میں تقسیم کیا ہے اور اس کی تقسیم میں کافی دقت پیش آئی کیوں کہ بھکاری اور مسکین میں امتیاز بہت مشکل ہو گیا تھا کیا اناج کے بدلے اس کی قیمت ادا کر سکتے ہیں؟

ج..... رمضان مبارک کا روزہ توڑ دینے پر جو کفارہ لازم ہے وہ یہ ہے کہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے، جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دینا کافی نہیں۔ ہاں! جو شخص روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اگر دونوں روزے ایک ہی رمضان کے توڑے تھے تو دونوں کا کفارہ ادا ہو گیا اور اگر الگ الگ دو رمضان کے تھے تو دوسرے کا کفارہ الگ لازم ہے۔ مساکین کو تلاش کرنے کی خواہ مخواہ زحمت کی، کسی دینی مدرسہ میں اتنی رقم بھیج دیتے کہ طلبہ کو کھلا دیا جائے۔

روزہ دار نے اگر جماع کر لیا تو اس پر کفارہ لازم ہو گا۔

س..... ایک شخص کی شادی ہوئی اور رمضان آ گیا۔ دن میں میاں بیوی کو تخلیہ نصیب ہو گیا۔ انہوں نے جماع کر لیا اور اس طرح تقریباً چار دن جماع کیا۔ صورت مسئولہ میں قضا و کفارہ اکٹھے ہوں گے یا علیحدہ علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ اب کیا کفارہ کی صورت میں ان کو ۴ × ۶۰ = ۲۴۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہو گا اور ایسے ہی روزے کی صورت میں ۲۴۰ روزے رکھنے ہوں گے؟

ج..... (الف) قضا روزے تو جب چاہیں رکھیں مگر کفارہ کے روزے جب شروع کریں تو مسلسل ہوں۔ اگر درمیان میں وقفہ ہو گیا تو پھر نئے سرے سے شروع کریں۔ البتہ عورت کو حیض کی وجہ سے جو وقفہ کرنا پڑے وہ معاف ہے۔

(ب) اگر پہلے روزے کا کفارہ نہیں دیا تھا تو سب کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے۔ مگر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی اجازت اس صورت میں ہے جبکہ آدمی روزے رکھنے پر قادر نہ ہو۔

روزہ کے دوران اگر میاں بیوی نے صحبت کر لی تو کفارہ دونوں پر لازم ہو گا۔

س..... آج سے تقریباً ۱۵ سال پہلے ہم میاں بیوی روزے کی حالت میں تھے کہ شیطان سوار ہو

گیا۔ اور ہم نے ہم بستری کرلی۔ مولانا اللہ ہمارا گناہ بخشے۔ ایسا ایک مرتبہ نہیں تین مرتبہ ہوا۔ دو مرتبہ صبح ۹ بجے سے پہلے ہوا ہم نے سحری کھا کر نیت کر لی تھی مگر ہم بستری سے پہلے یہ طے کیا کہ آج روزہ نہیں ہے بلکہ میں نے اپنی بیوی سے یہاں تک کہا کہ اگر اس نیت کے باوجود روزہ ٹوٹنے کا گناہ ہو گا تو میں کفارہ دے دوں گا اور ایک مرتبہ دوپہر کے وقت غالباً ایک بجے ایسا ہوا وہ جوانی کے دن تھے اور ہمیں تنہائی میسر تھی۔ اب یہ خیال میرے اور میری بیوی کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔ میں یہ بھی واضح کر دوں کہ ہم نے ابھی تک کفارہ نہیں دیا۔ اب میں گنہگار اور عاجز بندہ آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس گناہ کا کفارہ کیا ہے۔ آیا یہ دونوں طرف سے ہو گا یا ایک فریق کی جانب سے اور کتنا؟ اور اگر اس کا کفارہ جیسا میں نے پڑھا ہے مسکینوں وغیرہ کو کھلانا ہے تو مسکینوں کی عدم دستیابی کی صورت میں آیا اتنی رقم یا کھانا کسی یتیم خانہ میں بھیجا جا سکتا ہے؟

ج...... آپ دونوں پر ان روزوں کی قضا بھی لازم ہے اور جان بوجھ کر روزہ توڑنے کی بنا پر کفارہ بھی لازم ہے۔ اگر آپ دونوں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں تو دونوں کے ذمہ ساٹھ دن کے پے در پے روزے رکھنا لازم ہے۔ اور اگر روزے رکھنے کی طاقت نہیں تو آپ دونوں ساٹھ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔ اگر مسکین میسر نہ ہوں تو کسی مدرسے یا یتیم خانہ میں رقم جمع کرا دیں اور ان کو واضح کر دیں کہ یہ کفارہ صوم کی رقم ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے پر کفارہ لازم ہو گا۔

س...... اگر جان بوجھ کر (بھوک یا پیاس کی وجہ سے) روزہ توڑا جائے تو اس کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے گا۔

ج...... اگر کوئی شخص کمزور ہو اور بھوک پیاس کی وجہ سے زندگی کا خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ کھول دینا جائز ہے۔ اور اگر ایسی حالت نہیں تھی اور روزہ توڑ دیا تو اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے کے روزے پے در پے رکھے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔

بیماری کی وجہ سے کفارہ کے روزے درمیان سے رہ جائیں تو پورے دوبارہ رکھنے ہوں گے۔

س...... کسی کے ذمہ کفارے کے روزے ہوں اس نے کفارے کے روزے شروع کئے درمیان میں بیمار ہو گیا اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا پھر سے دو مہینے کے روزے پورے کرنا ہوں گے؟

ج...... اگر بیماری کی وجہ سے کفارے کے کچھ روزے درمیان میں رہ گئے تو تندرست ہونے کے بعد نئے سرے سے دو مہینے کے روزے پورے کرے۔ اسی طرح عورت کے نفاس کی وجہ سے کفارے کے کچھ روزے درمیان میں رہ گئے ہوں تو وہ بھی نئے سرے سے ساٹھ روزے پورے کرے۔

نفل' نذر اور منت کے روزے

نفل روزہ کی نیت رات سے کی لیکن عذر کی وجہ سے نہ رکھ سکا تو کوئی حرج نہیں۔

س...... نفلی روزے کے لئے اگر رات کو نیت کرلی کہ میں کل روزہ رکھوں گا لیکن سحری کے لئے آنکھ نہیں کھل سکی یا آنکھ تو کھلی لیکن طبیعت خراب ہو گئی۔ تو وہ روزہ بعد میں رکھنا پڑے گا یا نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر چھوڑ دیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟

ج: اگر رات کو یہ نیت کرکے سویا کہ صبح نفلی روزہ رکھنا ہے تو صبح صادق سے پہلے اس کو نیت تبدیل کرنے کا اختیار ہے پس اگر صبح صادق سے پہلے آنکھ کھل گئی اور روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کرلیا تو اس کے ذمہ کچھ نہیں' لیکن اگر رات کو روزہ کی نیت کرکے سویا' پھر صبح صادق کے بعد آنکھ کھلی تو اب اس کا روزہ شروع ہو گیا۔ اگر اس کو توڑدے گا تو قضا لازم آئے گی۔

منت کے روزے کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

س...... منت کے مانے ہوئے روزے اگر نہ رکھیں تو کوئی حرج تو نہیں ہے؟ یا جب وہ کام ہو جائے تو روزہ رکھنا چاہئے یا جب بھی رکھیں۔

ج...... منت کے روزے واجب ہوتے ہیں ان کا ادا کرنا لازم ہے۔ اور ان کو ادا نہ کرنا گناہ ہے' اگر معین دنوں کے روزوں کی منت مانی تھی تب تو ان معین دنوں کے روزے رکھنا واجب ہے۔ تاخیر کرنے پر گنہ گار ہو گا۔ اس کو تاخیر پر استغفار کرنا چاہئے مگر تاخیر کرنے سے وہ روزے معاف نہیں ہوں گے بلکہ اتنے روزے دوسرے دنوں میں رکھنا واجب ہے۔ اور اگر دن معین نہیں کئے تھے' مطلقاً یوں کہا تھا کہ اتنے دن کے روزے رکھوں گا تو جب بھی ادا کرلے ادا ہو جائیں گے لیکن جتنی جلد ادا کرلے بہتر ہے۔

نفل روزہ توڑنے سے صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں

س...... اگر کسی نے نفل روزہ توڑ دیا تو کیا کفارہ بھی لازم ہوگا؟

ج...... کفارہ صرف رمضان شریف کا ادائی روزہ توڑنے پر واجب ہوتا ہے۔ کوئی اور روزہ توڑ دیا تو صرف قضا واجب ہوگی۔ کفارہ لازم نہیں۔

اگر کوئی منت کے روزے نہیں رکھ سکتا تو کیا کرے

س...... اگر کسی نے منت کے روزے مانے ہوں کہ فلاں کام ہو جائے تو روزے رکھوں گا۔ پھر وہ کام ہو جائے مگر وہ ضعیف العمری کے سبب یا شدید گرمی کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکے تو کیا اس کے عوض مسکینوں کو کھانا کھلایا جا سکتا ہے؟

ج...... اگر گرمی کی وجہ سے نہیں رکھ سکتا تو سردیوں میں رکھ لے۔ اس کے لئے تو روزے رکھنا ہی لازم ہے اور بڑھاپا اگر ایسا ہے کہ سردیوں میں بھی روزے نہیں رکھ سکتا۔ تو ہر روزے کے بدلے کسی محتاج کو صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔

کیا مجبوری کی وجہ سے منت کے روزے چھوڑ سکتے ہیں

س...... میں نے کسی کام کے لئے منت مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں چھ روزے رکھوں گی اب میں وہ روزے نہیں رکھ سکتی کیونکہ میں ایک ملازمت پیشہ لڑکی ہوں اور بہت محنت کا کام کرتی ہوں لہٰذا آپ مجھے بتائیں کہ اس کا کفارہ کیا ہوگا۔

ج...... اگر آدمی بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے لاچار ہو جائے اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ رہے۔ تب روزے کا فدیہ دے سکتا ہے۔ آپ کو خدانخواستہ ایسی کوئی لاچاری نہیں اس لئے آپ کے ذمہ چھ روزے رکھنے ہی واجب ہیں اتنے دنوں کی چھٹی لے لیجئے۔ آپ کیلئے فدیہ ادا کر دینا کافی نہیں۔

منت کے روزے دوسروں سے رکھوانا درست نہیں

س...... ایک شخص نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہوا تو میں پندرہ روزے رکھوں گا۔ جب وہ کام ہو گیا تو وہ شخص روزوں کو اہل خانہ پر تقسیم کرتا ہے۔ جب کہ منت کے شروع میں کسی فرد سے بھی اس کا ذکر نہیں کیا کہ اگر کام ہوا تو سب اہل خانہ روزے رکھیں گے۔ آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ بتائیں کہ وہ یہ روزے دوسروں سے رکھوا سکتا ہے یا صرف اسی کو رکھنے پڑیں گے۔ جبکہ دوسرے بھی رکھنے کو تیار ہیں۔

ج ..... اسے یہ روزے خود رکھنے ہوں گے۔ دوسروں سے نہیں رکھوا سکتا' کیونکہ نماز اور روزہ خالص بدنی عبادات ہیں۔ اور جو وظیفہ کسی بدن کے لئے تجویز کیا جائے' اس کا نفع خاص اسی کے کرنے سے ہو گا' دوسرے کے کرنے سے وہ مخصوص نفع اس بدن کو حاصل نہیں ہو گا۔ اس لئے خالص بدنی عبادات (مثلاً نماز اور روزہ) میں نیابت جائز نہیں' یعنی ایک کی جگہ دوسرا آدمی ان کو ادا نہیں کر سکتا۔ ہاں! جب کوئی آدمی ان بدنی عبادات سے عاجز ہو جائے تو ان کے بدل کے طور پر شریعت نے فدیہ تجویز فرمایا۔ یعنی ہر نماز اور ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار کسی محتاج کو غلہ دے دیا جائے۔ (واضح رہے کہ نماز سے عاجز ہونا صرف موت کی صورت میں ہو سکتا ہے اور روزے سے عاجز ہونا بڑھاپے کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے اور کسی ایسی بیماری کی وجہ سے بھی' جس سے شفا کی امید نہ رہے)

کیا اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا درست ہے؟

س..... میرا ایک دوست جو مذہب میں خاصی معلومات رکھتا ہے اس نے ایک مسئلہ کے بارے میں بتایا تھا کہ اگر جمعہ کے دن ہم نفل روزہ رکھنا چاہیں تو ساتھ میں ایک دن آگے یا پھر پیچھے یعنی جمعرات یا ہفتہ کو رکھنا ضروری ہے کیا یہ بات صحیح ہے؟

ج..... حدیث میں جمعہ کے دن کو روزہ کے لئے مخصوص کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ اس لئے صرف جمعہ کا روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ البتہ اگر رکھ لے تو آگے پیچھے دن ملانا ضروری نہیں ہے۔

خاص کر کے جمعہ کو روزہ رکھنا موجب فضیلت نہیں

س..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلا یوم جمعہ کا روزہ منع فرمایا مگر مجھے دوسرے دنوں میں فرصت ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ دوسرے دنوں میں اللہ کے کام کے لئے جانا ہوتا ہے تو روزہ سے کمزوری ہوتی ہے تو میں جمعہ کا اکیلا روزہ رکھ سکتی ہوں؟

ج..... جمعہ کا تنہا روزہ مکروہ ہے۔ لیکن اگر آپ کو دوسرے دن رکھنے کی گنجائش نہیں تو کوئی حرج نہیں روزہ رکھ لیا کریں۔ مگر خاص اس دن روزہ رکھنے کو موجب فضیلت نہ سمجھا جائے۔

کیا جمعۃ الوداع کے روزے کا دوسرے روزوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے؟

س..... رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو روزہ رکھنے کا زیادہ ثواب ہوتا ہے یا باقی دنوں کے

روزوں کی طرح ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ اس دن روزہ رکھنے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے اس دن خصوصیت کے ساتھ بچوں کو بھی روزہ رکھوایا جاتا ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟۔

ج...... رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے روزہ کی کوئی خصوصی فضیلت مجھے معلوم نہیں۔ شاید اس میں یہ غلط نظریہ کارفرما ہے کہ آخری جمعہ کا روزہ ساری عمر کے روزوں کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ مگر یہ محض جاہلانہ تصور ہے۔

کیا جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنے سے پچھلے روزے معاف ہو جاتے ہیں؟

س...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ جمعۃ الوداع کا روزہ رکھنے سے پہلے تمام روزے معاف ہو جاتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

ج...... بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ پورے رمضان کے روزے رکھنے سے بھی پچھلے روزے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی قضا واجب ہے۔ شیطان نے اس قسم کے خیالات لوگوں کے دلوں میں اس لئے پیدا کئے ہیں تاکہ وہ فرائض بجالانے میں کوتاہی کریں۔ ان لوگوں کو اتنا تو سوچنا چاہئے کہ اگر صرف جمعۃ الوداع کا ایک روزہ رکھ لینے سے ساری عمر کے روزے معاف ہوتے جائیں تو ہر سال رمضان کے روزوں کی فرضیت تو نعوذ باللہ ایک فضول بات ہوئی۔

جمعۃ الوداع کے روزے کا حکم بھی دوسرے روزوں کی طرح ہے۔

س...... اگر کوئی شخص جمعۃ الوداع کا روزہ رکھے اور بہت سخت بیمار ہو جائے اور اس کے لئے روزہ توڑ دینا ضروری ہو تو وہ کیا کرے کیا روزہ توڑ دے اور اگر روزہ توڑ دے تو اس کے کفارہ کے لئے کیا کرنا ہو گا اور اگر کوئی شخص صرف گرمی کی وجہ سے جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو اس کا کفارہ دوسرے روزوں سے زیادہ ہو گا۔ یا ان کے برابر؟ صحیح صورت حال سے آگاہ کیجئے۔

ج...... اس حالت میں جب کہ روزہ توڑنا ضروری ہو جائے تو روزہ افطار کرلے اور بعد میں اس کی قضا کرے اور اس کا کوئی کفارہ نہیں ہے' صرف قضا واجب ہوگی۔

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر رمضان مبارک کا روزہ توڑ دے تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں کفارہ یہ ہے کہ لگاتار ۲ مہینے کے روزے رکھے جمعۃ الوداع کے روزے کا حکم وہی ہے جو دوسرے دنوں کے روزے کا ہے۔

اعتکاف کے مسائل

اعتکاف کے مختلف مسائل

س...... اعتکاف کیوں کرتے ہیں اور اس کا کیا طریقہ ہے؟

ج...... رمضان المبارک کے آخری دس دن مسجد میں اعتکاف کرنا بہت ہی بڑی عبادت ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اس لئے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ہر مسلمان کو اس سنت کی برکتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ مسجدیں اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں اور کریم آقا کے دروازے پر سوالی بن کر بیٹھ جانا بہت ہی بڑی سعادت ہے۔ یہاں اعتکاف کے چند مسائل لکھے جاتے ہیں۔ مزید مسائل حضرات علمائے کرام سے دریافت کر لئے جائیں۔

۱۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت کفایہ ہے، اگر محلے کے کچھ لوگ اس سنت کو ادا کریں تو مسجد کا حق جو اہل محلہ پر لازم ہے ادا ہو جائے گا۔ اور اگر مسجد خالی رہی اور کوئی شخص بھی اعتکاف میں نہ بیٹھا تو سب محلے والے لائق عتاب ہوں گے اور مسجد کے اعتکاف سے خالی رہنے کا وبال پورے محلے پر پڑے گا۔

۲۔ جس مسجد میں پنج وقتہ نماز با جماعت ہوتی ہو اس میں اعتکاف کے لئے بیٹھنا چاہئے اور اگر مسجد ایسی ہو جس میں پنج وقتہ نماز با جماعت نہ ہوتی ہو اس میں نماز با جماعت کا انتظام کرنا اہل محلہ پر لازم ہے۔

۳۔ عورت اپنے گھر میں ایک جگہ نماز کے لئے مقرر کرکے وہاں اعتکاف کرے اس کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا ثواب ملے گا۔

۴۔ اعتکاف میں قرآن مجید کی تلاوت ' درود شریف ' ذکر و تسبیح ' دینی علم سیکھنا اور سکھانا اور انبیاء کرام علیہم السلام ' صحابہ کرام ؓ اور بزرگان دین کے حالات پڑھنا سننا اپنا معمول رکھے ' بے ضرورت بات کرنے سے احتراز کرے۔

۵۔ اعتکاف میں بے ضرورت اعتکاف کی جگہ سے نکلنا جائز نہیں ورنہ اعتکاف باقی نہیں رہے گا۔

(واضح رہے کہ اعتکاف کی جگہ سے مراد وہ پوری مسجد ہے جس میں اعتکاف کیا جائے ' خاص وہ جگہ مراد نہیں جو مسجد میں اعتکاف کے لئے مخصوص کرلی جاتی ہے)

۶۔ پیشاب پاخانہ اور غسل جنابت کے لئے باہر جانا جائز ہے اسی طرح اگر گھر سے کھانا لانے والا کوئی نہ ہو تو کھانا کھانے کے لئے گھر جانا بھی جائز ہے۔

۷۔ جس مسجد میں معتکف ہے اگر وہاں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد میں جانا بھی درست ہے مگر ایسے وقت جائے کہ وہاں جاکر تحیۃ المسجد اور سنت پڑھ سکے ' اور نماز جمعہ سے فارغ ہو کر فوراً اپنے اعتکاف والی مسجد میں واپس آجائے۔

۸۔ اگر بھولے سے اپنی اعتکاف کی مسجد سے نکل گیا تب بھی اعتکاف ٹوٹ گیا۔

۹۔ اعتکاف میں بے ضرورت دنیاوی کام میں مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت کرنا ہاں اگر کوئی غریب آدمی ہے کہ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں وہ اعتکاف میں بھی خرید و فروخت کرسکتا ہے مگر خرید و فروخت کا سامان مسجد میں لانا جائز نہیں۔

۱۰۔ حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا درست نہیں۔ ہاں اگر ذکر اور تلاوت وغیرہ کرتے کرتے تھک جائے تو آرام کی نیت سے چپ بیٹھنا صحیح ہے۔

بعض لوگ اعتکاف کی حالت میں بالکل ہی کلام نہیں کرتے بلکہ سر منہ لپیٹ لیتے ہیں اور اس چپ رہنے کو عبادت سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ اچھی باتیں کرنے کی اجازت ہے۔ ہاں بری باتیں زبان سے نہ نکالے۔ اسی طرح فضول اور بے ضرورت باتیں نہ کرے بلکہ ذکر و عبادت اور تلاوت و تسبیح میں اپنا وقت گزارے۔ خلاصہ یہ کہ محض چپ رہنا کوئی عبادت نہیں۔

۱۱۔ رمضان المبارک کے دس دن کا اعتکاف پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے مسجد میں اعتکاف کی نیت سے داخل ہو جائے کیونکہ بیسویں تاریخ کا سورج غروب ہوتے ہی آخری عشرہ شروع ہو جاتا ہے۔ پس اگر سورج غروب ہونے کے بعد چند لمحے بھی اعتکاف کی نیت کے بغیر گزر گئے تو اعتکاف مسنون نہ ہوگا۔

۱۲۔ اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے۔ پس اگر خدانخواستہ کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو اعتکاف مسنون بھی

جاتا رہا۔
۱۳۔ معتکف کو کسی کی بیمار پرسی کی نیت سے مسجد سے نکلنا درست نہیں ہاں اگر اپنی طبعی ضرورت کے لئے باہر گیا تھا اور چلتے چلتے بیمار پرسی بھی کرلی تو صحیح ہے۔ مگر وہاں ٹھہرے نہیں۔
۱۴۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف تو مسنون ہے۔ ویسے مستحب یہ ہے کہ جب بھی آدمی مسجد میں جائے تو جتنی دیر مسجد میں رہنا ہو اعتکاف کی نیت کرلے۔
۱۵۔ اعتکاف کی نیت دل میں کرلینا کافی ہے اگر زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں اور اسکی نیت کے الفاظ زبانی کہنا ضروری نہیں

س...... اب ماہ رمضان کا مہینہ ہے میں نے اعتکاف میں بیٹھنا ہے آخری ۱۰ دن' پوچھنا یہ ہے (۱) اعتکاف کی نیت کیسے کرنی چاہئے۔ (۲) اعتکاف کتنی قسموں کا ہوتا ہے (۳) اگر اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں چلا جائے اور اگر پاخانہ کی حاجت ہو تو حاجت سے فارغ ہو کر دوبارہ نیت کرنی چاہئے یا نہیں؟

ج...... اعتکاف کی نیت یہی ہے کہ اعتکاف کے ارادے سے آدمی مسجد میں داخل ہو جائے اگر زبان سے بھی کہہ لے کہ مثلاً میں دس دن کے اعتکاف کی نیت کرتا ہوں تو بہتر ہے (۲) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت ہے باقی دنوں کا اعتکاف نفل ہے اور اگر کچھ دنوں کے اعتکاف کی منت مان لی ہو تو ان دنوں کا اعتکاف واجب ہو جاتا ہے۔ پس اعتکاف کی تین قسمیں ہیں واجب' سنت اور نفل (۳) اگر رمضان المبارک کے آخری دس دن کا اعتکاف کیا ہو تو ایک بار کی نیت کافی ہے اپنی ضروری حاجات سے فارغ ہو کر جب مسجد میں آئے تو دوبارہ نیت کرنا ضروری نہیں۔

آخری عشرہ کے علاوہ اعتکاف مستحب ہے

س...... ماہ مبارک میں اعتکاف کے لئے آخری عشرہ مختص ہے۔ کیا ۱۰ رمضان سے بھی اعتکاف ہو سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غالباً ۱۰ھ میں ۱۰ رمضان سے اعتکاف فرمایا تھا؟

ج...... رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ تاہم اگر کوئی شخص پورے رمضان المبارک کا اعتکاف کرے تو یہ اعتکاف مستحب ہے۔ بلکہ غیر رمضان میں بھی روزہ کے ساتھ نفلی اعتکاف ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۹ھ میں آخری عشرہ کا اعتکاف نہیں کر پائے تھے۔ اس

لئے ۱۰ اھ میں بیس دن کا اعتکاف کیا تھا۔

اعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے

س..... اعتکاف کے واسطے ہر شخص مسجد میں بیٹھ سکتا ہے یا صرف بزرگ؟

ج..... اعتکاف ہر مسلمان بیٹھ سکتا ہے۔ لیکن نیک اور عبادت گزار لوگ اعتکاف کریں تو اعتکاف کا حق زیادہ ادا کریں گے۔

کس عمر کے لوگوں کو اعتکاف کرنا چاہئے

س..... عام تاثر یہ ہے کہ اعتکاف میں صرف بوڑھے اور عمر رسیدہ افراد کو ہی بیٹھنا چاہئے۔ اس خیال میں کہاں تک صداقت ہے؟

ج..... اعتکاف میں جوان اور بوڑھے سب بیٹھ سکتے ہیں چونکہ بوڑھوں کو عبادت کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے سن رسیدہ لوگ زیادہ اہتمام کرتے ہیں' اور کرنا چاہئے۔

عورتوں کا اعتکاف بھی جائز ہے

س..... میں صدق دل سے یہ چاہتی ہوں کہ اس رمضان میں اعتکاف بیٹھوں برائے مہربانی عورتوں کے اعتکاف کی شرائط اور طریقے سے آگاہ کریں۔

ج..... عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ گھر میں جس جگہ نماز پڑھتی ہے اس جگہ کو یا کوئی اور جگہ مناسب ہو تو اس کو مخصوص کر کے وہیں دس دن سنت اعتکاف کی نیت کر کے عبادت میں مصروف ہو جائے سوائے حاجات شرعیہ کے اس جگہ سے نہ اٹھے اگر اعتکاف کے دوران عورت کے خاص ایام شروع ہو جائیں تو اعتکاف ختم ہو جائے گا کیونکہ اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

جس مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو وہاں بھی اعتکاف جائز ہے

س..... جس مسجد میں جمعہ ادا نہ کیا جاتا ہو وہاں اعتکاف ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

ج..... جامع مسجد میں اعتکاف کرنا بہتر ہے تاکہ جمعہ کے لئے مسجد چھوڑ کر جانا نہ پڑے' اور اگر دوسری مسجد میں اعتکاف کرے تو جامع مسجد اتنی دیر پہلے جائے کہ خطبہ سے پہلے تحیۃ المسجد اور سنتیں پڑھ سکے۔ اور جمعہ سے فارغ ہو کر فوراً اپنی اعتکاف والی مسجد میں آجائے' جامع مسجد میں زیادہ دیر نہ ٹھہرے' لیکن اگر وہاں زیادہ دیر ٹھہر گیا تب بھی اعتکاف فاسد نہیں ہو گا۔

قرآن شریف مکمل نہ کرنے والا بھی اعتکاف کر سکتا ہے

س...... ایک شخص جس نے قرآن شریف مکمل نہیں کیا یعنی چند پارے پڑھ کر چھوڑ دیئے مجبوری کے تحت کیا وہ شخص اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے؟

ج...... ضرور بیٹھ سکتا ہے' اس کو قرآن مجید بھی ضرور مکمل کرنا چاہئے۔ اعتکاف میں اس کا بھی موقع ملے گا۔

ایک مسجد میں جتنے لوگ چاہیں اعتکاف کر سکتے ہیں

س...... کیا ایک مسجد میں صرف ایک اعتکاف ہو سکتا ہے یا ایک سے زائد بھی؟

ج...... ایک مسجد میں جتنے لوگ چاہیں اعتکاف بیٹھیں اگر سارے محلے والے بھی بیٹھنا چاہیں تو بیٹھ سکتے ہیں۔

معتکف پوری مسجد میں جہاں چاہے سو یا بیٹھ سکتا ہے

س ..... حالت اعتکاف میں جس مخصوص کونہ میں پردہ لگا کر بیٹھا جاتا ہے کیا دن کو یا رات کو وہاں سے نکل کر مسجد کے کسی پنکھے کے نیچے سو سکتا ہے یا نہیں؟ معتکف کسے کہتے ہیں اس مخصوص کونہ کو جس میں بیٹھا جاتا ہے یا پوری مسجد کو معتکف کہا جاتا ہے؟ اور بعض علماء سے سنا ہے کہ دوران اعتکاف بلا ضرورت گرمی دور کرنے کے لئے غسل کرنا بھی درست نہیں' کیا یہ صحیح ہے؟ اور اگر بحالت ضرورت مسجد سے نکل کر جائے' اور کسی شخص سے باتوں میں لگ جائے' تو کیا ایسی حالت میں اعتکاف ٹوٹے گا یا نہیں؟

ج...... مسجد کی خاص جگہ جو اعتکاف کے لئے تجویز کی گئی ہو اس میں مقید رہنا کوئی ضروری نہیں' بلکہ پوری مسجد میں جہاں چاہے دن کو یا رات کو بیٹھ سکتا ہے اور سو سکتا ہے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کی نیت سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں' البتہ اس کی گنجائش ہے کہ جب بھی استنجا وغیرہ کے تقاضے سے باہر جائے تو وضو کے بجائے دو چار لوٹے پانی کے بدن پر ڈال لے' معتکف کو ضروری تقاضوں کے علاوہ مسجد سے باہر نہیں ٹھہرنا چاہئے' بغیر ضرورت کے اگر گھڑی بھر بھی باہر رہا تو امام صاحبؒ کے نزدیک اعتکاف ٹوٹ جائے گا' اور صاحبینؒ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا' حضرت امامؒ کے قول میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے قول میں وسعت اور گنجائش ہے۔

اعتکاف میں چادریں لگانا ضروری نہیں

س...... کیا اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے جو چاروں طرف چادریں لگا کر ایک حجرہ بنایا جاتا ہے۔

ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی اعتکاف ہو جاتا ہے؟

ج...... چادریں معتکف کی تنہائی و یکسوئی اور آرام وغیرہ کے کے لئے لگائی جاتی ہیں ورنہ اعتکاف ان کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔

اعتکاف کے دوران گفتگو کرنا

س...... اعتکاف کے دوران گفتگو کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر کی جاسکتی ہے تو گفتگو کی نوعیت بتائیں؟

ج...... اعتکاف میں دینی گفتگو کی جاسکتی ہے اور بقدر ضرورت دنیوی بھی۔

اعتکاف کے دوران مطالعہ کرنا

س...... دوران اعتکاف تلاوت کلام پاک کے علاوہ سیرت اور فقہ سے متعلق کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے؟

ج...... تمام دینی علوم کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

اعتکاف کے دوران قوالی سننا اور ٹیلی ویژن دیکھنا اور دفتری کام کرنا

س...... مسئلہ یہ ہے کہ ہم لوگوں کی مسجد جو کہ مہران شوگر ملز ٹنڈوالہ یار ضلع حیدر آباد کی کالونی میں واقع ہے، اس مسجد میں ہر سال رمضان شریف میں ہماری مل کے ریذیڈنٹ ڈائریکٹر صاحب (جو کہ ظاہری طور پر انتہائی دیندار آدمی ہیں) اعتکاف میں بیٹھتے ہیں۔ لیکن ان کے اعتکاف کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جس گوشہ میں بیٹھتے ہیں وہاں گاؤ تکیہ اور قالین کے ساتھ ٹیلیفون بھی لگوا لیتے ہیں جو کہ اعتکاف مکمل ہونے تک وہیں رہتا ہے اور موصوف سارا دن اعتکاف کے دوران اسی ٹیلیفون کے ذریعہ تمام کاروبار اور مل کے معاملات کو کنٹرول کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام دفتری کارروائی، فائلیں وغیرہ مسجد میں منگوا کر ان پر نوٹ وغیرہ لکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف ٹیپ ریکارڈ لگوا کر مسجد میں ہی قوالیوں کے کیسٹ سنتے ہیں جبکہ قوالیوں میں ساز بھی شامل ہوتے ہیں۔ کیا مسجد میں اس کی اجازت ہے کہ قوالی سنی جائے؟ اس کے علاوہ موصوف مسجد میں ٹیلی ویژن سیٹ بھی رکھوا کر ٹیلی کاسٹ ہونے والے تمام دینی پروگرام بڑے ذوق شوق سے دیکھتے ہیں۔ اور موصوف کے ساتھ ان کے نوکر وغیرہ بھی خدمت کے لئے موجود رہتے ہیں۔ ہماری کالونی کے متعدد نمازی موصوف کی ان حرکتوں کی وجہ سے مسجد میں نماز پڑھنے نہیں آتے۔ کیا ان نمازیوں کا یہ فعل صحیح ہے؟

ج...... اعتکاف کی اصل روح یہ ہے کہ اتنے دنوں کو خاص انقطاع الی اللہ میں گزاریں اور

حتی الوسع تمام دنیوی مشاغل بند کر دیئے جائیں۔ تاہم جن کاموں کے بغیر چارہ نہ ہو ان کا کرنا جائز ہے۔ لیکن مسجد کو واسطے دنوں کے لئے دفتر میں تبدیل کر دینا بے جا بات ہے اور مسجد میں گانے بجانے کے آلات بجانا یا ٹیلی ویژن دیکھنا حرام ہے جو نیکی برباد گناہ لازم کے مصداق ہے۔ آپ کے ڈائریکٹر صاحب کو چاہئے کہ اگر اعتکاف کریں تو شاہانہ نہیں فقیرانہ کریں اور محرمات سے احتراز کریں ورنہ اعتکاف ان کے لئے کوئی فرض نہیں۔ خدا کے گھر کو معاف کریں۔ اس کے تقدس کو پامال نہ کریں۔

معتکف کا مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر محض سستی دور کرنے کیلئے غسل کرنا

س..... کیا حالت اعتکاف میں معتکف (مسجد کے کنارے پر بیٹھ کر) حالت پاکی میں صرف سستی اور جسم کے بوجھل پن کو دور کرنے کے لئے غسل کر سکتا ہے۔ اور کیا اس سے اعتکاف سنت، ٹوٹ جاتا ہے ' جبکہ یہ غسل مسجد کے حدود کے اندر ہو ' اور کیا اس سے مسجد کی بے ادبی تو نہیں ہوتی؟

ج..... غسل اور وضو سے مسجد کو ملوث کرنا جائز نہیں ' اگر صحن پختہ ہے ' اور وہاں سے پانی باہر نکل جاتا ہے تو گنجائش ہے کہ کونے میں بیٹھ کر نہالے ' اور پھر جگہ کو صاف کر دے۔

معتکف کے لئے غسل کا حکم

س..... ہمارے محلے کی مسجد میں دو آدمی اعتکاف میں بیٹھے تھے زیادہ گرمی ہونے کی وجہ سے وہ مسجد کے غسل خانہ میں غسل کرتے تھے۔ ایک صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ اس طرح غسل کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

ج..... ٹھنڈک کے لئے غسل کی نیت سے جانا معتکف کے لئے جائز نہیں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جب پیشاب کا تقاضا ہو تو پیشاب سے فارغ ہو کر غسل خانے میں دو چار لوٹے بدن پر ڈال لیا کریں جتنی دیر میں وضو ہوتا ہے اس سے بھی کم وقت میں بدن پر پانی ڈال کر آجایا کریں الغرض غسل کی نیت سے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں طبعی ضرورت کے لئے جائیں تو بدن پر پانی ڈال سکتے ہیں۔ اور کپڑے بھی مسجد میں اتار کر جائے تاکہ غسل خانے میں کپڑے اتارنے کی مقدار بھی ٹھہرنا نہ پڑے۔

بلا عذر اعتکاف توڑنے والا عظیم دولت سے محروم ہے مگر قضا نہیں

س..... اگر کوئی شخص رمضان کے عشرہ اخیرہ کے اعتکاف میں بیٹھتا ہے مگر بلا کسی عذر کے یا عذر کی

وجہ سے اٹھ جائے تو قضا لازم ہے یا نہیں؟

ج...... رمضان مبارک کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف شروع کر کے درمیان میں چھوڑ دیا تو اس کی قضا میں تین قول ہیں۔

اول۔ یہ کہ رمضان مبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنت ہے۔ اگر کوئی شخص اس کو توڑ دے تو اس کی قضا نہیں۔ یہی کیا کم ہے کہ وہ اس عظیم دولت سے محروم رہا' عام کتابوں میں اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔

دوم...... یہ کہ نفل عبادت شروع کرنے سے لازم ہو جاتی ہے' اور چونکہ ہر دن کا اعتکاف ایک مستقل عبادت ہے اس لئے جس دن کا اعتکاف توڑا صرف اسی ایک دن کی قضا لازم ہے' بہت سے اکابر نے اس کو اختیار فرمایا ہے۔

سوم...... یہ کہ اس نے عشرہ اخیرہ کے اعتکاف کا التزام کیا تھا' چونکہ اس کو پورا نہیں کیا اس لئے ان تمام دنوں کی قضا لازم ہے۔ یہ شیخ ابن ہمامؒ کی رائے ہے۔

اعتکاف کی منت پوری نہ کر سکے تو کیا کرنا ہو گا؟

س...... میں نے ایک منت مانی تھی کہ اگر میری مراد پوری ہو گئی تو میں اعتکاف میں بیٹھوں گا مگر میں اس طرح نہ کر سکا۔ تو مجھے بتایئے کہ میں اس کے بدلے میں کیا کروں کہ میری یہ منت پوری ہو جائے۔ باقی دو روزے نہ رکھنے کے لئے بتایئے کہ کتنے فقیروں کو کھانا کھلانا ہو گا۔

ج...... (۱) آپ نے جتنے دن کے اعتکاف کی منت مانی تھی اتنے دن اعتکاف میں بیٹھنا آپ پر واجب ہے اور اعتکاف روزے کے بغیر نہیں ہوتا اس لئے ساتھ روزے رکھنا بھی واجب ہیں۔ جب تک آپ یہ واجب ادا نہیں کریں گے آپ کے ذمہ رہے گا اور اگر اسی طرح بغیر کئے مر گئے تو قدرت کے باوجود واجب روزوں کے ادا نہ کرنے کی سزا بھگتنا ہو گی۔ اور آپ کے ذمہ روزوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت بھی لازم ہو گی (۲) جتنے دن کے روزوں کی منت مانی تھی اتنے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے اس کا فدیہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اگر آپ اتنے بوڑھے ہو گئے ہوں کہ روزہ نہیں رکھا جا سکتا یا ایسے دائمی مریض ہوں کہ شفا کی امید ختم ہو چکی ہے تو آپ ہر روزے کے عوض کسی محتاج کو دو وقتہ کھانا کھلا دیجئے یا صدقہ فطر کی مقدار غلہ یا نقد روپے دے دیجئے۔

روزہ کے متفرق مسائل

رمضان میں رات کو جماع کی اجازت کی آیت کا نزول

س..... ہمارے آفس میں ایک صاحب نے کہا کہ جب روزے فرض ہوئے تھے تو ساتھ ہی یہ شرط تھی کہ پورے رمضان شریف یعنی پورے مہینے رمضان کے میاں بیوی ہم بستری نہیں کر سکتے مگر بعد میں کچھ لوگوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی جس کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور پھر عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر سحری تک اجازت دی گئی۔ ان صاحب کا کہنا ہے کہ یہ غلطی حضرت عمر فاروقؓ سے سرزد ہوئی تھی اور اس پر وحی اتری' کیا واقعی حضرت عمرؓ سے غلطی ہوئی تھی؟

ج..... پورے رمضان میں میاں بیوی کے اختلاط پر پابندی کا حکم تو کبھی نہیں ہوا۔ البتہ یہ حکم تھا کہ سونے سے پہلے پہلے کھانا پینا اور صحبت کرنا جائز ہے۔ سو جانے سے روزہ شروع ہو جائے گا' اور اگلے دن افطار تک روزے کی پابندی لازم ہوگی۔ آپ کا اشارہ غالباً اسی کی طرف ہے۔

آپ نے حضرت عمرؓ کے جس واقعہ کا حوالہ دیا ہے وہ صحیح ہے اور صحیح بخاری شریف میں ہے کہ اس نوعیت کا واقعہ متعدد حضرات کو پیش آیا تھا لیکن اس واقعہ سے سیدنا عمرؓ یا دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ بلکہ ان حضرات کی ایک عظیم فضیلت و بزرگی ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ان حضرات کو اللہ تعالیٰ نے قوت قدسیہ عطا فرمائی تھی اور وہ بتوفیق الٰہی ضبط نفس سے کام بھی لے سکتے تھے لیکن آپ ذرا سوچئے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا کوئی واقعہ نہ پیش آتا اور قانون یہی رہتا کہ عشاء کی نماز کے بعد سے کھانا پینا اور بیوی کے پاس جانا ممنوع ہے تو بعد کی امت کو کس قدر تنگی لاحق ہوتی؟ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں ایسے واقعات پیش آئے کہ ان کی وجہ سے پوری امت کے لئے آسانی پیدا ہو

گئی، اس لئے یہ حضرات لائق ملامت نہیں بلکہ پوری امت کے محسن ہیں۔

جس آیت کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۷ ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"تم لوگوں کے لئے روزہ کی رات میں اپنی بیبیوں سے ملنا حلال کر دیا گیا۔ وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو، اللہ کو علم ہے کہ تم اپنی ذات سے خیانت کرتے تھے سو اللہ نے تم پر عنایت فرمادی۔ اور تم کو تمہاری غلطی معاف کر دی۔..........."

قرآن کریم کے اصل الفاظ آپ قرآن مجید میں پڑھ لیں۔ آپ کو صرف اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی اس غلطی کو "اپنی ذات سے خیانت" کے ساتھ تعبیر کر کے فوراً ان کی توبہ قبول کرنے، ان کی غلطی معاف کرنے اور ان پر نظر عنایت فرمانے کا اعلان بھی ساتھ ہی فرمادیا ہے، کیا اس کے بعد ان کی یہ غلطی لائق ملامت ہے؟ نہیں، بلکہ یہ ان کی مقبولیت اور بزرگی کا قطعی پروانہ ہے۔ امید ہے کہ یہ مختصر سا اشارہ کافی ہو گا ورنہ اس مسئلہ پر ایک مستقل مقالہ لکھنے کی گنجائش ہے جس کے لئے افسوس ہے کہ فرصت متحمل نہیں۔

روزے والا لغویات چھوڑ دے

س..... یوں تو رمضان المبارک میں مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت روزے رکھتی ہے لیکن کچھ لوگ روزہ رکھنے کے بعد غلط حرکتیں کرتے ہیں مثلاً کسی نے روزہ رکھا اور دوپہر کو گیارہ بجے سے دو بجے یا سہ پہر کو تین سے چھ بجے تک کے لئے کسی سینما ہاؤس میں فلم دیکھنے چلا گیا، کسی نے روزہ رکھا اور سارا دن سوتا رہا اور کوئی روزہ رکھنے کے بعد سارا دن تاش، کیرم یا کوئی اور کھیل کھیلتا ہے یا پھر سارا دن کوئی جاسوسی یا رومانی ناول پڑھتا رہتا ہے اور ان تمام باتوں کی وجہ ہر شخص بغیر کسی شرم اور خوف خداوندی کے یہ بتاتا ہے کہ بھئی کیا کریں آخر ٹائم بھی تو پاس کرنا ہوتا ہے۔ تین گھنٹے فلم دیکھنے، سارا دن سونے یا تاش وغیرہ کھیلنے سے ٹائم گزر جاتا ہے اور روزے کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

محترم! روزہ رکھنے کے بعد روزے کی وجہ سے گناہ کرنے سے بہتر کیا یہ نہ ہو گا کہ روزہ رکھا ہی نہ جائے؟

ج..... آپ کا یہ نظریہ تو صحیح نہیں کہ "روزہ رکھ کر گناہ کرنے سے بہتر کیا یہ نہ ہو گا کہ روزہ رکھا ہی نہ جائے" یہ بات حکمت شرعیہ کے خلاف ہے۔ شریعت، روزہ رکھنے والوں سے یہ مطالبہ ضرور کرتی ہے کہ وہ اپنے روزے کی حفاظت کریں۔ اور جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا کھانا پینا تک چھوڑ دیا ہے تو بے لذت گناہوں سے بھی احتراز کریں اور اپنے روزے کے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ مگر شریعت یہ نہیں کہے گی کہ جو لوگ گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں وہ روزہ ہی نہ رکھا

کریں۔ آپ نے جن امور کا تذکرہ کیا ہے یہ روزہ کی روح کے منافی ہیں روزہ دار کو قطعی ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ البتہ واقعہ یہ ہے کہ رمضان مبارک کے معمولات اور روزے کے آداب کی پابندی کے ساتھ اگر ماہ مبارک گزار دیا جائے تو آدمی کی زندگی میں انقلاب آسکتا ہے جس کی طرف قرآن کریم نے "لعلکم تتقون" کے چھوٹے سے الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو پرہیز کی بہت ہی تاکید فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ "بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں جن کو رت جگے کے سوا کچھ نہیں ملتا اور بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کو بھوک پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا"۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ "جو شخص جھوٹ بولنے اور غلط کام کرنے سے باز نہیں آتا اللہ کو اس کا کھانا پینا چھڑانے کی کوئی ضرورت نہیں"۔ اکابر امت نے روزے کے بہت سے آداب ارشاد فرمائے ہیں۔ جن کا خلاصہ میرے حضرت شیخ مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مدنی (نور اللہ مرقدہ وطاب ثراہ) کے رسالہ "فضائل رمضان" میں دیکھا جاسکتا ہے۔ رمضان مبارک میں یہ رسالہ اور اس کا تتمہ "اکابر کا رمضان" ضرور زیر مطالعہ رہنا چاہئے۔

نوٹ:۔ آپ نے لغویات کے ضمن میں سورہنے کا بھی ذکر فرمایا ہے لیکن روزے کی حالت میں سوتے رہنا مکروہ نہیں' اس لئے آپ کے سوال میں یہ الفاظ لائق اصلاح ہیں۔

روزہ دار کا روزہ رکھ کر ٹیلیویژن دیکھنا

س...... رمضان المبارک میں افطار کے قریب جو لوگ ٹیلیویژن پر مختلف پروگرام دیکھتے ہیں۔ مثلاً انگریزی فلم' موسیقی کے پروگرام وغیرہ' تو کیا اس سے روزے میں کوئی فرق نہیں آتا؟ جبکہ ہمارے ہاں اناؤنسرز خواتین ہوتی ہیں۔ اور ہر پروگرام میں بھی عورتیں ضرور ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں ایک بات یہ کہ جو مولانا صاحب افطار کے قریب تقریر (ٹیلیویژن پر) فرماتے ہیں' اور مسلمان بہو بیٹیاں جب انہیں دیکھتی ہیں تو کیا روزہ برقرار رہے گا اور یہ کس طرح قابل گرفت نہیں ہو گا؟

ج...... روزہ رکھ کر گناہ کے کام کرنا روزے کے ثواب اور اس کے فوائد کو باطل کر دیتا ہے۔ ٹیلیویژن کی اصلاح تو عام لوگوں کے بس کی نہیں' جن مسلمانوں کے دل میں خدا کا خوف ہے وہ خود ہی اس گناہ سے بچیں۔

کیا بچوں کو روزہ رکھنا ضروری ہے

س...... اکثر والدین بارہ سال سے کم عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں' کیونکہ اگر وہ روزہ رکھتے ہیں تو بھوک اور پیاس خاص طور پر برداشت نہیں کر سکتے' جبکہ بچے شوقیہ روزہ رکھنے پر اصرار کرتے ہیں' نیز روزہ کس عمر میں فرض ہوجاتا ہے؟

ج...... نماز اور روزہ دونوں بالغ پر فرض ہیں، اگر بلوغ کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال پورے ہونے پر آدمی بالغ سمجھا جاتا ہے، نابالغ بچہ اگر روزہ کی برداشت رکھتا ہو تو اس سے روزہ رکھوانا چاہئے، اور اگر برداشت نہ رکھتا ہو تو منع کرنا درست ہے۔

عصر اور مغرب کے درمیان "روزہ" رکھنا کیسا ہے؟

س...... میری ایک سہیلی جو کسی کے کہنے کے مطابق عصر اور مغرب کے درمیانی وقفہ کے دوران مختصر روزہ رکھتی ہیں، جس کی انہوں نے وجہ یہ بتائی کہ بعد مرنے کے فرشتے مردہ کو کوئی ایسی شے کھلائیں گے جو مردے کے لئے باعث عذاب ہوگی جو شخص اس دوران روزہ رکھتا ہوگا وہ کھانے سے انکار کردے گا۔ کیا یہ مختصر روزہ شریعت کے مطابق جائز ہے؟

ج...... شرعی روزہ تو صبح صادق سے مغرب تک کا ہوتا ہے۔ عصر و مغرب کے درمیان روزہ رکھنا شریعت سے ثابت نہیں۔ اور جو وجہ بتائی ہے وہ بھی من گھڑت ہے ایسا عقیدہ رکھنا گناہ ہے۔

عصر اور مغرب کے درمیان روزہ اور دس محرم کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

س...... ایک مرتبہ ایک صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہے ہم نے تفصیل پوچھی تو انہوں نے کہا کہ روزہ عصر کی اذان سے لے کر مغرب کی اذان تک کا۔ جب ہم نے ایسے روزے رکھنے کے وجود کا انکار کیا تو ہم کو انہوں نے زبردست ڈانٹا اور کہا کہ تم پڑھے لکھے جنگلی ہو تمہیں یہ بھی نہیں معلوم تھا۔

ج...... شریعت محمدیہؐ میں تو کوئی روزہ عصر سے مغرب تک نہیں ہوتا ان صاحبہ کی کوئی اپنی شریعت ہے تو میں اس سے بے خبر ہوں۔

س...... پھر انہوں نے مزید بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دسویں محرم کا روزہ رکھنا جائز نہیں کیونکہ شمر کی ماں نے منت مانی تھی کہ شمر حضرت امام حسینؓ کو شہید کرے گا تو میں دسویں محرم کو روزہ رکھوں گی اور اس نے دسویں محرم کو روزہ رکھا تھا۔

ج...... عاشورا محرم کی دسویں تاریخ کا نام ہے انبیاء گزشتہ ہی کے زمانے سے یہ دن متبرک چلا آتا ہے۔ ابتداء اسلام میں اس دن کا روزہ فرض تھا بعد میں اس کی جگہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور عاشورا کا روزہ مستحب رہا بہرحال اس دن کے روزہ اور دوسرے اعمال کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کوئی تعلق نہیں اور اس خاتون نے شمر کی والدہ کی جو کہانی سنائی وہ بالکل من گھڑت ہے۔

پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے

س...... ہمارے حلقے میں آج کل بحث چہ میگوئیاں ہورہی ہیں کہ روزے پانچ دن حرام ہیں (سال میں) (۱) عیدالفطر کے پہلے دن (۲) عیدالفطر کے دوسرے دن (۳) عیدالاضحیٰ کے دن (۴) عیدالاضحیٰ کے تیسرے دن۔ حالانکہ جہاں تک مجھے معلوم ہوا ہے کہ عید کے دوسرے دن (عیدالفطر) روزہ جائز ہے۔ اصل بات واضح کیجئے۔

ج...... عیدالفطر کے دوسرے دن روزہ جائز ہے اور عیدالضحیٰ اور اس کے بعد تین دن (ایام تشریق) کا روزہ جائز نہیں۔ گویا پانچ دن کا روزہ جائز نہیں۔ عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، اس کے بعد تین دن ایام تشریق کے۔

کیا امیر و غریب اور عزیز کو افطار کروانے کا ثواب برابر ہے

س...... امیر، غریب، عزیزان تینوں میں سب سے زیادہ فضیلت (ثواب) افطار کرانے کی کس میں ہے؟

ج...... افطار کرانے کا ثواب تو یکساں ہے، غریب کی خدمت اور عزیز کے ساتھ حسن سلوک کا ثواب الگ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کھولنے کا معمول

س...... رمضان المبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز سے روزہ کھولتے تھے؟

ج...... عموماً کھجور یا پانی سے۔

تمباکو کا کام کرنے والے کے روزے کا حکم

س...... میں ایک بیڑی کا کاریگر ہوں۔ بیڑی کے کام میں تمباکو بھی چھنتا ہے۔ چند لوگوں نے مجھ سے فرمایا کہ آپ روزے میں یہ کام کرتے ہیں چونکہ تمباکو نشہ آور چیز ہے لہٰذا آپ کا روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ج...... تمباکو کا کام کرنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔ جب تک تمباکو کا غبار حلق کے نیچے نہ جائے۔

روزہ دار کا مسجد میں سونا

س...... کیا روزہ دار کا فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد میں سونا جائز ہے؟

ج...... غیر معتکف کا مسجد میں سونا مکروہ ہے' جو حضرات مسجد میں جائیں وہ اعتکاف کی نیت کرلیا کریں۔ اس کے بعد ان کے سونے کی گنجائش ہے۔

روزے کی حالت میں بار بار غسل کرنا

س...... کیا روزے کی حالت میں دن میں کئی بار گھر میں نہانا اور اس کے علاوہ نہر میں نہائے لیکن باقی دوسری برائیوں سے بچا رہے تو کیا روزے کا ثواب پورا حاصل ہو گا؟

ج...... روزے میں نہانے کا کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایسا انداز اختیار کرنا جس سے گھبراہٹ اور پریشانی کا اظہار ہو' حضرت امامؒ کے نزدیک مکروہ ہے۔

ناپاک آدمی نے اگر سحری کی تو کیا روزہ ہو جائے گا؟

س...... اگر کسی پر رات کے دوران غسل واجب ہو جائے تو اس جنابت کی حالت میں سحری کر سکتا ہے یا نہیں؟

ج...... حالت جنابت میں سحری کی تو روزہ ہو جائے گا اور اس میں کوئی تردد نہیں لیکن آدمی جتنی جلدی ہو سکے پاکی حاصل کرلے۔

ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھنا

س...... میں بیمار ہوں جس کی وجہ سے میں مہینے میں تین چار بار ناپاک رہتا ہوں۔ اب آپ سے گزارش ہے کہ کیا میں ناپاکی کی حالت میں روزہ رکھ سکتا ہوں جب کہ میں نے ایک نماز کی کتاب میں پڑھا تھا کہ اگر ناپاکی بیماری کی وجہ سے ہو تو وضو سے دور ہو جاتی ہے آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ میں کیا وضو کر کے روزہ رکھ سکتا ہوں ویسے تو میں روز غسل کرتا ہوں لیکن روزہ رکھتے وقت اور فجر کی نماز سے پہلے تو غسل نہیں کر سکتا امید ہے آپ تسلی بخش جواب دیں گے۔

ج...... ناپاکی کی حالت میں ہاتھ منہ دھو کر روزہ رکھنا جائز ہے غسل بعد میں کرلیا جائے' کوئی حرج نہیں۔

س...... اگر کسی پر رات کو غسل واجب ہو گیا لیکن نہ اس نے صبح غسل کیا اور نہ دن بھر کیا اور افطاری بھی اسی حالت میں کی تو ایسے شخص کے روزے کے لئے کیا حکم ہے؟

ج ...... روزہ کا فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن آدمی ناپاکی کی بناء پر گناہگار ہو گا' غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز فوت ہو جائے سخت گناہ ہے۔

شش عید کے روزے رکھنے سے رمضان کے قضا روزے ادا نہ ہوں گے

س...... کیا شوال کے چھ روزے دوسرے دن سے رکھنے چاہئیں یعنی پہلا (شش عید کا) روزہ ہر حال میں شوال کی دو تاریخ کو رکھا جائے باقی روزے پورے مہینے میں کسی دن رکھے جاسکتے ہیں۔ اس کی بھی وضاحت کریں کہ یہ روزے رکھنے سے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے ادا ہو جاتے ہیں۔

ج ...... یہ مسئلہ جو عوام میں مشہور ہے کہ "شش عید کے لئے عید کے دوسرے دن روزہ رکھنا ضروری ہے" بالکل غلط ہے عید کے دوسرے دن روزہ رکھنا کوئی ضروری نہیں بلکہ عید کے مہینے میں، جب بھی چھ روزے رکھ لئے جائیں خواہ لگاتار رکھے جائیں یا متفرق طور پر پورا ثواب مل جائے گا بلکہ بعض اہل علم نے تو عید کے دوسرے دن روزہ رکھنے کو مکروہ کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں دوسرے دن سے بھی شروع کر سکتے ہیں شوال کے چھ روزے رکھنے سے رمضان کے قضا روزے ادا نہیں ہوں گے بلکہ وہ الگ رکھنے ہوں گے کیونکہ یہ نفلی روزے ہیں اور رمضان کے فرض روزے۔ جب تک رمضان کے قضا روزوں کی نیت نہیں کرے گا وہ ادا نہیں ہوں گے۔

چھ ماہ رات اور چھ ماہ دن والے علاقہ میں روزہ کس طرح رکھیں

س ...... دنیا میں ایک جگہ ایسی ہے جہاں چھ ماہ رات ہوتی ہے اور چھ ماہ دن ہوتا ہے۔ تو وہاں مسلمان رمضان کے پورے روزے کیسے رکھیں گے؟

ج ...... وہ اپنے قریب ترین ملک جہاں دن رات کا نظام معمول کے مطابق ہو اس کے طلوع و غروب کے اعتبار سے روزہ رکھیں گے۔

سحری کھانے کے بعد سونے میں حرج نہیں بشرطیکہ جماعت نہ چھوٹے۔

س...... سحری کھانے کے بعد سو جانا مکروہ ہے یا کہ نہیں میں نے سنا ہے کہ سحری کے بعد سونا مکروہ ہے۔

ج...... سحری آخری وقت میں کھانا مستحب ہے اور سحری کے بعد سو جانے میں اگر فجر کی جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو مکروہ ہے ورنہ نہیں۔

لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے سحری و افطار کی اطلاع دینا درست ہے

س...... ہمارے شہر میں عموماً رمضان کے مہینہ میں سحری کے وقت مسجدوں میں لاؤڈ اسپیکر کے

ذریعہ سحری کا اعلان کیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں کبھی تلاوت قرآن بھی کی جاتی ہے کہ لوگ صحیح وقت پر سحری کا انتظام کر سکیں۔ شرعاً اس کا جواز ہے۔ ؟
ج...... سحری اور افطار کے اوقات کی اطلاع دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن لاؤڈ اسپیکر پر اعلانات کا اتنا شور کہ لوگوں کا سکون غارت ہو جائے اور اس وقت کوئی شخص اطمینان سے نماز بھی نہ پڑھ سکے' ناجائز ہے۔

مؤذن روزہ کھول کر اذان دے

س...... مؤذن کو روزہ کھول کر اذان دینا چاہئے یا اذان کے بعد روزہ کھولنا چاہئے ؟
ج...... روزہ کھول کر اذان دے۔

عرب ممالک سے آنے پر تیس سے زائد روزے رکھنا۔

س...... اگر ایک شخص جو کہ عرب ممالک میں کام کرتا ہو اور رمضان کے روزے عرب ممالک کے حساب سے رکھتا ہو یعنی کہ پاکستان سے ایک دو روز قبل ہی روزے شروع ہو جاتے ہیں لہٰذا یہ شخص رمضان کے آخر میں چھٹیاں گزارنے پاکستان آتا ہے اس شخص کی عید ہم سے ۲ روز قبل ہو گی تو یہ شخص عید کی نماز کے سلسلے میں کیا کرے' آیا یہ پاکستانی وقت کے مطابق عید منائے اور ۲ دن انتظار کرے کیونکہ عید پاکستان میں دو دن بعد ہے۔
ج...... یہ شخص عید تو پاکستان کے مطابق ہی کرے گا اور جب تک پاکستان میں رمضان ہے یہ شخص روزے بھی رکھے اس کے تیس سے زائد روزے نفل شمار ہوں گے۔

اختتامِ رمضان پر جس ملک میں پہنچے وہاں کی پیروی کرے۔

س...... ہم بحری جہاز میں ملازم ہیں گزشتہ رمضان ہمارا جدہ میں شروع ہوا تھا مختلف ممالک میں جانے کے بعد تیسویں روزے کو ہم انڈیا کے شہر' "وزاگاپٹم" پہنچے۔ وہاں انتیسواں روزہ تھا ہمارے ساتھیوں میں سے ایک دو نے اگلے دن روزہ رکھا اور اکثر ساتھیوں نے اگلے دن جہاز میں عید کی نماز پڑھی' جب کہ اسی شہر میں اس دن تیسواں روزہ تھا یہ بتائیے کہ ہم میں سے کس کا موقف صحیح تھا ہمیں اس دن روزہ رکھنا چاہئے تھا یا کہ عید کی نماز پڑھنی چاہئے تھی۔ ؟
ج...... یہ صورت ان بے شمار لوگوں کو پیش آتی ہے جو پاکستان یا سعودی عرب وغیرہ ممالک میں رمضان شروع کر کے عید سے پہلے پاکستان یا ہندوستان میں آجاتے ہیں ان کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ پاکستان یا ہندوستان پہنچ کر یہاں کے رمضان کی گنتی پوری کریں اور اکتیسواں روزہ بھی رکھیں یہ

زائد روزہ ان کے حق میں نفل ہو گا۔ لیکن پاکستان اور ہندوستان کے تیسویں روزہ کے دن ان کے لئے عید منانا جائز نہیں۔

ایک صورت اس کے برعکس یہ پیش آتی ہے کہ بعض لوگ پاکستان یا ہندوستان میں رمضان شروع ہونے کے بعد سعودی عرب یا دوسرے ممالک میں چلے جاتے ہیں ان کا اٹھائیسواں روزہ ہوتا ہے کہ وہاں عید ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ سعودی عرب کے مطلع کے مطابق عید کریں اور ان کا جو روزہ رہ گیا ہے اس کی قضا کریں۔

عیدالفطر کی خوشیاں کیوں مناتے ہیں؟

س۔ رمضان کے ختم ہوتے ہی عید کیوں مناتے ہیں؟

ج۔ رمضان المبارک ایک بہت بڑی نعمت ہے اور ایک نعمت نہیں بلکہ بہت سی نعمتوں کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اس مہینے میں اپنے مالک کو راضی کرنے کے لئے دن رات عبادت کرتے ہیں۔ دن کو روزہ رکھتے ہیں' رات کو قیام کرتے ہیں اور ذکر و تسبیح 'کلمہ اور درود شریف کا ورد کرتے ہیں۔ اس لئے روزہ دار کو روزہ پورا کرنے کی بہت ہی خوشی ہوتی ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جو اسے افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری خوشی جو اسے اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ جب رمضان شریف ختم ہوا تو اس سے اگلے دن کا کام عیدالفطر ہوا' ہر دن تو ایک ایک روزہ کا افطار ہوتا تھا اور اس کی خوشی ہوتی تھی مگر عیدالفطر کو پورے مہینے کا افطار ہو گیا اور پورے مہینے کے افطار ہی کی اکٹھی خوشی ہوئی۔

دوسری قومیں اپنے تہوار کھیل کود میں یا فضول باتوں میں گزار دیتی ہیں۔ مگر اہل اسلام پر تو حق تعالیٰ شانہ کا خاص انعام ہے کہ ان کی خوشی کے دن کو بھی عبادت کا دن بنا دیا۔ چنانچہ رمضان شریف کے بخیر و خوبی اور بشوق عبادت گزارنے کی خوشی منانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تین عبادتیں مقرر فرمائیں 'ایک نماز عید' دوسرے صدقہ فطر اور تیسرے حج بیت اللہ (حج اگرچہ ذوالحجہ میں ادا ہوتا ہے مگر رمضان المبارک ختم ہوتے ہی یکم شوال سے موسم حج شروع ہو جاتا ہے۔)

روزہ ٹوٹ جائے تب بھی سارا دن روزہ داروں کی طرح رہے۔

س...... ایک آدمی کا روزہ ٹوٹ گیا کیا وہ اب کھا پی سکتا ہے؟

ج..... اگر رمضان شریف میں کسی کا روزہ ٹوٹ جائے تب بھی اس کو دن میں کچھ کھانا پینا جائز نہیں۔ سارا دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے۔

بیمار کی تراویح و روزہ۔

س...... اگر کوئی شخص بوجہ بیماری رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ کیا کرے۔ نیز یہ بھی فرمایئے کہ ایسے شخص کی تراویح کا کیا بنے گا وہ تراویح پڑھے گا' یا نہیں؟

ج...... جو شخص بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ تندرست ہونے کے بعد روزوں کی قضا رکھ لے اور اگر بیماری ایسی ہو کہ اس سے اچھا ہونے کی امید نہیں تو ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار فدیہ دے دیا کرے اور تراویح پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے تراویح ضرور پڑھنی چاہئے۔ تراویح مستقل عبادت ہے۔ یہ نہیں کہ جو روزہ رکھے وہی تراویح پڑھے۔

کیا غیر مسلم کو روزہ رکھنا جائز ہے؟

س..... میں ابو ظہبی میں جس کیمپ میں رہ رہا ہوں ہمارے ساتھ ہندو بھی رہتے ہیں' ایک ہندو ہمارا دوست ہے۔ پچھلے ماہ رمضان میں اس نے بھی ہمارے ساتھ ایک روزہ رکھا' اور ہمارے ساتھ ہی بیٹھ کر افطار کیا وہ اسلام کی باتوں میں بہت دلچسپی لیتا ہے' اس نے اپنے خاندان والوں کے ڈر سے اسلام قبول نہیں کیا' کیا اس کا اس طرح روزہ رکھنا اور افطاری کرنا ہمارے ساتھ جائز ہے؟

ج۔ روزہ کے صحیح ہونے کے لئے اسلام شرط ہے غیر مسلم کا روزہ اس کے مسلمان نہ ہونے کی بنا پر قبول تو نہیں ہو گا لیکن اگر اس طرح اس کا امکان ہے کہ وہ مسلمان ہو جائے گا تو پھر آپ کے ساتھ بیٹھ کر افطاری کرنے کی اجازت ہے اس کو اسلام کی ترغیب دیجئے۔

رمضان المبارک کی ہر گھڑی مختلف عبادات کریں

س...... جمعتہ الوداع کے دن ہم لوگ کون سی عبادات کریں جو کہ زیادہ ثواب کا باعث ہوں؟

ج...... جمعتہ الوداع کیلئے کوئی خصوصی عبادت شریعت نے مقرر نہیں کی۔ رمضان المبارک کی ہر رات اور ہر دن ایک سے ایک اعلیٰ ہے' خصوصاً جمعہ کا دن اور جمعہ کی راتیں اور علی الخصوص رمضان کے آخری عشرہ کی راتیں اور ان میں بھی طاق راتیں۔ ان میں تلاوت' ذکر' نوافل' استغفار' درود شریف کی جس قدر ممکن ہو کثرت کرنی چاہئے۔ خصوصاً یہ کلمات کثرت سے پڑھنے چاہئیں۔

لا الہ الا اللہ نستغفر اللہ نسئلک الجنۃ ونعوذ بک من النار

ٹیلی ویژن پر شبینہ موجب لعنت ہے

س...... رمضان المبارک میں غلط سلط اور کبھی کبھی بڑی رفتار کے ساتھ غلطیوں سے پر شبینہ پڑھا گیا' اور ساتھ ہی بار بار فخریہ طور پر کہا گیا پورے پاکستان میں قرآن عظیم کی تلاوت کی صدائیں گونج رہی ہیں کیا یہ شبینہ خدا کے قہر کو نہیں للکار رہا ہے؟ کیا مسجدوں کو فلم خانوں میں تبدیل نہیں کیا گیا؟ آپ یقین کریں جب شبینہ کی فلم بنا کر ٹیلیویژن پر دکھائی گئی' اس وقت پیچھے نماز پڑھنے والوں کی توجہ اپنی فلم اتروانے پر تھی خدا ہم سب پر رحم کرے اتنی مصیبتیں' پریشانیاں آفتیں نازل ہو رہی ہیں لیکن ہم گناہوں کے کام کو ثواب سمجھ کر کر رہے ہیں۔ مسجدوں میں اتنی روشنی کی گئی کہ بار بار اس کی بتیوں کی فلمیں نظر آئیں۔ کئی بار تو پیچھے سے ٹوکنے پر بھی حافظ صاحب نہیں رکے غلط پڑھتے چلے گئے۔ اس مبارک اور متبرک مہینے میں جس میں ثواب نفلوں کا فرضوں کے برابر ہو جاتا ہے' ایسی رات ملی جس کی عبادت ہزار مہینوں سے زیادہ ہے۔ اتنا ثواب دیا گیا لیکن اس امت میں یہ نظر آتا ہے کہ گیارہ ماہ کے گناہ بلکہ اس سے بھی زیادہ اس ماہ میں کرتے ہیں۔ کیونکہ رمضان المبارک میں ثواب دگنا ہو جاتا ہے اگر کوئی گناہ والا کام کرے تو اس کا گناہ بھی دگنا ہو جاتا ہے۔ ان باتوں کو سوچ کر کبھی کبھی میرے دل میں یہ خیال آتا ہے اور میں بہت خدا سے معافی مانگتا ہوں کہ ایسی بات دل میں نہ آئے لیکن ہر دفعہ دل سے نکلتا ہے کہ ٹیلی ویژن پر ایسی ایسی باتیں شروع ہو گئی ہیں جو پہلے نہ تھیں اب ان کو ثواب سمجھ کر کیا جا رہا ہے اس سے بہتر ہے رمضان شریف ہی نہ آئیں میں ایک دفعہ پھر خدا کے حضور معافی کا طالب ہوں کہ ایسی بات کہی۔ کیا ایسا سوچنا برا ہے؟

ج...... آج کل اکثر شبینے بہت سی قباحتوں کے ساتھ ملوث ہیں۔ ان کی تفصیل حضرت حکیم الامت تھانویؒ کی کتاب "اصلاح الرسوم" میں دیکھ لی جائے اور شبینہ کا جو نقشہ آپ نے کھینچا ہے وہ تو سراسر ریاکاری ہے۔ اور پھر ٹیلی ویژن پر ان کی نمائش کرنا تو موجب لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل و ایمان نصیب فرمائے۔

زکوٰۃ کے مسائل

زکوٰۃ دولت کی تقسیم کا انقلابی نظام

س...... زکوٰۃ سے عوام کو کیا فوائد ہیں؟ یہ بھی ایک قسم کا ٹیکس ہے جس کو رفاہ عامہ پر خرچ کرنا چاہئے 'اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

ج...... میں آپ کے مجمل سوال کو پانچ عنوانات پر تقسیم کرتا ہوں' زکوٰۃ کی فرضیت' زکوٰۃ کے فوائد' زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ عبادت ہے۔ زکوٰۃ کے ضروری مسائل اور زکوٰۃ کے مصارف۔

زکوٰۃ کی فرضیت۔

زکوٰۃ اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔ قرآن کریم میں اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں بھی اس کی اہمیت و افادیت اور اس کے ادا نہ کرنے کے وبال کو بہت ہی نمایاں کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں ہے:۔

والذین یکنزون الذهب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم ○ یوم یحمٰی علیها فی نار جهنم فتکوىٰ بها جباههم و جنوبهم و ظهورهم هذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ○

(التوبہ آیت ۳۴' ۳۵)

"جو لوگ سونے اور چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو، جس دن ان سونے چاندی کے خزانوں کو جہنم کی آگ میں تپا کر ان کے چہروں' ان کی پشتوں اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا' اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تھا تمہارا مال جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا' پس اپنے جمع کئے کی سزا چکھو۔"

حدیث میں ارشاد ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

قال عبداللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ و اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم رمضان۔
(رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ ص ۳۲ ج ۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی اس نے اس کے شر کو دور کر دیا۔

من ادی زکوۃ مالہ فقد ذھب عنہ شرہ۔

(کنز العمال حدیث ۱۵۷۷۸۔ مجمع الزوائد ج ۳ ص ۶۳ وقال الھیثمی رواہ الطبرانی فی الاوسط واسنادہ حسن وان کان فی بعض رجالہ کلام)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم پر جو ذمہ داری عائد ہوتی تھی اس سے تم سبکدوش ہو گئے۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادیت زکوۃ مالک فقد قضیت ما علیک۔
(ترمذی ص ۸۰ ج ۱ ابن ماجہ ص ۱۲۸ مطبوعہ نور محمد کارخانہ کراچی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو' اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو' اور مصائب کے طوفانوں کا دعا و تضرع سے مقابلہ کرو۔

(ابوداؤد)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا قیامت میں اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اس کی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔

عن عبدالله بن مسعود عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مامن احد لا یودی زکوة ماله الا مثل له یوم القیامة شجاعاً اقرع حتے بطوق عنقه۔

(سنن نسائی ص ۳۳۳ ج ا و سنن ابن ماجہ ص ۱۲۸ و اللفظ لہ)

اس مضمون کی بہت سی احادیث ہیں جن میں زکوۃ نہ دینے پر قیامت کے دن ہولناک سزاؤں کی وعید یں سنائی گئی ہیں۔

زکوۃ کے فوائد

حق تعالیٰ شانہ نے جتنے احکام اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے ہیں ان میں بے شمار حکمتیں ہیں جن کا انسانی عقل احاطہ نہیں کر سکتی' چنانچہ اللہ تعالیٰ نے زکوۃ کا فریضہ عائد کرنے میں بھی بہت سی حکمتیں رکھی ہیں' اور سچی بات یہ ہے کہ یہ نظام ایسا پاکیزہ و مقدس اور اتنا اعلیٰ وارفع ہے کہ انسانی عقل اس کی بلندیوں تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر ہے یہاں چند عام فہم فوائد کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) ...... آج پوری دنیا میں سوشلزم کی بات ہو رہی ہے جس میں غریبوں کی فلاح و بہبود کا نعرہ لگا کر انہیں متمول طبقہ کے خلاف اکسایا جاتا ہے۔ اس تحریک سے غریبوں کا بھلا کہاں تک ہوتا ہے؟ یہ ایک مستقل موضوع ہے مگر یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امیر و غریب کی یہ جنگ صرف اس لئے پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے متمول طبقہ کے ذمہ پسماندہ طبقہ کے جو حقوق عائد کئے تھے ان سے انہوں نے پہلوتہی کی اگر پورے ملک کی دولت کا چالیسواں حصہ ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جائے اور یہ عمل ایک وقتی سی چیز نہ رہے بلکہ ایک مسلسل عمل کی شکل اختیار کر لے اور امیر طبقہ کسی ترغیب و تحریص اور کسی جبر و اکراہ کے بغیر ہمیشہ یہ فریضہ ادا کرتا رہے اور پھر اس رقم کی منصفانہ تقسیم مسلسل ہوتی رہے تو کچھ عرصہ کے بعد آپ دیکھیں گے کہ غرباء کو امیروں سے شکایت ہی نہیں رہے گی اور امیر و غریب کی جس جنگ سے دنیا جہنم کدہ بنی ہوئی ہے وہ اس نظام کی بدولت راحت و سکون کی جنت بن جائے گی۔
میں صرف پاکستان کی ملت اسلامیہ سے نہیں بلکہ دنیا بھر کے انسانوں اور معاشروں سے کہتا ہوں کہ وہ اسلام کے نظام زکوۃ کو نافذ کر کے اس کی برکات کا مشاہدہ کریں اور سرمایہ دار ملکوں کی جتنی دولت کمیونزم کا مقابلہ کرنے پر صرف ہو رہی ہے وہ بھی اسی مد میں شامل کر لیں۔

(۲) ...... مال و دولت کی حیثیت انسانی معیشت میں وہی ہے جو خون کی بدن میں ہے اگر خون کی گردش میں فتور آجائے تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے اور بعض اوقات دل کا دورہ پڑنے سے انسان کی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اگر دولت کی گردش منصفانہ نہ ہو تو معاشرہ کی زندگی خطرہ میں ہوتی ہے اور کسی وقت بھی حرکت قلب بند ہو جانے کا خوف طاری رہتا ہے۔ حق تعالیٰ نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے جہاں اور بہت سی تدبیریں ارشاد فرمائی ہیں ان میں سے ایک زکوٰۃ و صدقات کا نظام بھی ہے' اور جب تک یہ نظام صحیح طور پر نافذ نہ ہو اور معاشرہ اس نظام کو پورے طور پر ہضم نہ کرلے تب تک نہ دولت کی منصفانہ گردش کا تصور کیا جا سکتا ہے' اور نہ معاشرہ اختلال و زوال سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

(۳) ...... پورے معاشرہ کو ایک اکائی تصور کیجئے۔ اور معاشرے کے افراد کو اس کے اعضاء سمجھئے آپ جانتے ہیں کہ کسی حادثہ یا صدمہ سے کسی عضو میں خون جمع ہو کر منجمد ہو جائے تو وہ گل سڑ کر پھوڑے پھنسی کی شکل میں پیپ بن کر بہ نکلتا ہے اسی طرح جب معاشرہ کے اعضاء میں ضرورت سے زیادہ خون جمع ہو جاتا ہے تو وہ بھی سڑنے لگتا ہے اور پھر کبھی تعیش پسندی اور فضول خرچی کی شکل میں نکلتا ہے کبھی عدالتوں اور وکیلوں کے چکر میں ضائع ہوتا ہے' کبھی بیماریوں اور اسپتالوں میں لگتا ہے کبھی اونچی اونچی بلڈنگوں اور محلات کی تعمیرات میں برباد ہو جاتا ہے (اور اس بربادی کا احساس آدمی کو اس وقت ہوتا ہے جب اس کی گرفتاری کے وارنٹ جاری ہو جاتے ہیں اور اسے بیک بینی و دو گوش یہاں سے باہر نکال دیا جاتا ہے)

قدرت نے زکوٰۃ و صدقات کے ذریعہ ان پھوڑے پھنسیوں کا علاج تجویز کیا ہے جو دولت کے انجماد کی بدولت معاشرے کے جسم پر نکل آتی ہیں۔

(۴) ...... اپنے بنی نوع سے ہمدردی انسانیت کا عمدہ ترین وصف ہے جس شخص کا دل اپنے جیسے انسانوں کی بے چارگی' غربت و افلاس' بھوک' فقر و فاقہ اور تنگ دستی و زبوں حالی دیکھ کر نہیں پسیجتا وہ انسان نہیں جانور ہے اور چونکہ ایسے موقعوں پر شیطان اور نفس' انسان کو انسانی ہمدردی میں اپنا کردار ادا کرنے سے باز رکھتے ہیں اس لئے بہت کم آدمی اس کا حوصلہ کرتے ہیں' حق تعالیٰ شانہ نے اپنے کمزور بندوں کی مدد کے لئے امیر لوگوں کے ذمہ یہ فریضہ عائد کر دیا ہے تاکہ اس فریضۂ خداوندی کے سامنے وہ کسی نادان دوست کے مشورے پر عمل نہ کریں۔

(۵) ...... مال جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے وہاں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے میں بھی اس کو گہرا دخل ہے بعض دفعہ مال کا نہ ہونا انسان کو غیر انسانی حرکات پر آمادہ کرتا ہے اور وہ معاشرہ کی ناانصافی کو دیکھ کر معاشرتی سکون کو غارت کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔

بعض اوقات وہ چوری' ڈکیتی' سٹہ اور جوا جیسی قبیح حرکات شروع کر دیتا ہے کبھی غربت و افلاس کے ہاتھوں تنگ آکر وہ اپنی زندگی سے ہاتھ دھو لینے کا فیصلہ کر لیتا ہے' کبھی وہ پیٹ کا جہنم

بھرنے کے لئے اپنی عزت وعصمت کو نیلام کرتا ہے اور کبھی فقر وفاقہ کا مداوا ڈھونڈنے کے لئے اپنے دین وایمان کا سودا کرتا ہے اسی بناء پر ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے۔

«کاد الفقران یکون کفراً»

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ ص ۴۳۹، وعزاہ فی الدر المنثور ج ۶، ص ۴۲۰، ابن ابی شیبہ والبیہقی فی شعب الایمان و ذکرہ الجامع الصغیر۔ معزیاً الی ابی نعیم فی الحلیہ وقال السخاوی طرقہ کلہا ضعیفۃ: کما فی المقاصد الحسنۃ وفیض القدیر شرح الجامع الصغیر (ج ۴ ص ۵۴۲) وقال العزیزی (ج ۴ ص ۲) ھو حدیث ضعیف، و فی تذکرۃ الموضوعات للشیخ محمد طاہر الفتنی (۴، ۱۷۴) ضعیف ولکن صح من قول ابی سعید)

"یعنی فقر وفاقہ آدمی کو قریب قریب کفر تک پہنچادیتا ہے" اور فقر وفاقہ میں اپنے منعم حقیقی کی ناشکری کرنا تو ایک عام بات ہے۔

یہ تمام غیر انسانی حرکات، معاشرہ میں فقر وفاقہ سے جنم لیتی ہیں اور بعض اوقات گھرانوں کے گھرانوں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہیں ان کا مداوا ڈھونڈنا معاشرہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے اور صدقات وزکوٰۃ کے ذریعے خالق کائنات نے ان برائیوں کا سدباب بھی فرمایا ہے۔

(۶) ...... اس کے برعکس بعض اخلاقی خرابیاں وہ ہیں جو مال ودولت کے افراط سے جنم لیتی ہیں امیر زادوں کو جو جو چونچلے سوجھتے ہیں اور جس قسم کی غیر انسانی حرکات ان سے سرزد ہوتی ہیں انہیں بیان کرنے کی حاجت نہیں صدقات وزکوٰۃ کے ذریعے حق تعالیٰ نے مال ودولت سے پیدا ہونے والی اخلاقی برائیوں کا بھی انسداد فرمایا ہے تاکہ ان لوگوں کو غرباء کی ضروریات کا بھی احساس رہے اور غرباء کی حالت ان کے لئے تازیانہ عبرت بھی ہے۔

(۷) ...... زکوٰۃ صدقات کے نظام میں ایک حکمت یہ بھی ہے اس سے وہ مصائب و آفات ٹل جاتی ہیں جو انسان پر نازل ہوتی رہتی ہیں اسی بناء پر بہت سی احادیث شریفہ میں بیان فرمایا گیا ہے کہ صدقہ سے ردبلا ہوتا ہے اور انسان کی جان ومال آفات سے محفوظ رہتی ہے۔

عام لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار پڑ جائے تو صدقے کا بکرا ذبح کر دیتے ہیں وہ مسکین یہ سمجھتے ہیں کہ شاید بکرے کی جان کی قربانی دینے سے مریض کی جان بچ جائے گی ان لوگوں نے

صدقہ کے مفہوم کو نہیں سمجھا صدقہ صرف بکرا ذبح کر دینے کا نام نہیں بلکہ اپنے پاک مال سے کچھ حصہ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی ضرورت مند کے حوالے کر دینے کا نام ہے جس میں ریا و تکبر اور فخرو مباہات کی کوئی آلائش نہ ہو اس لئے جب کوئی آفت پیش آئے صدقہ سے اس کا علاج کرنا چاہئے آپ جتنی ہمت و استطاعت رکھتے ہیں تو بازار سے اس کی قیمت معلوم کر کے اتنی قیمت کسی محتاج کو دے دیجئے یا بکرا ہی خرید کر کسی کو صدقہ کر دیجئے الغرض بکرے کو ذبح کرنے کو رد بلا میں کوئی دخل نہیں بلکہ بلا تو صدقہ سے ٹلتی ہے اس لئے صرف شدید بیماری نہیں بلکہ ہر آفت و مصیبت میں صدقہ کرنا چاہئے بلکہ آفتوں اور مصیبتوں کے نازل ہونے سے پہلے صدقہ سے ان کا تدارک ہونا چاہئے ہمارا متمول طبقہ جس قدر دولت میں کھیلتا ہے۔ بدقسمتی سے آفات و مصائب کا شکار بھی اسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔

اس کا سبب بھی یہی ہے کہ وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ٹھیک ٹھیک ادا نہیں کرتے اور جتنا اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے اتنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

(۸) ...... زکوٰۃ صدقات کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے مال و دولت میں برکت ہوتی ہے اور زکوٰۃ و صدقات میں بخل کرنا آسمانی برکتوں کے دروازے بند کر دیتا ہے' حدیث میں ہے کہ جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر قحط اور خشک سالی مسلط کر دیتا ہے اور آسمان سے بارش بند ہو جاتی ہے (طبرانی۔ حاکم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ چار چیزوں کا نتیجہ چار چیزوں کی شکل میں ہوتا ہے۔

(۱) ...... جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو اس پر دشمنوں کو مسلط کر دیا جاتا ہے

(۲) ......جب وہ ما انزل اللہ کے خلاف فیصلے کرتی ہے تو قتل و خونریزی اور موت عام ہو جاتی ہے

(۳) ......جب کوئی قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے (۴) ......جب کوئی قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو زمین کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور قوم پر قحط مسلط ہو جاتا ہے (طبرانی)

خلاصہ یہ کہ خدا تعالیٰ کا تجویز فرمودہ نظام زکوٰۃ و صدقات وہ انقلابی نظام ہے جس سے معاشرہ کو راحت و سکون کی زندگی نصیب ہو سکتی ہے۔ اور اس سے انحراف کا نتیجہ معاشرے کے افراد کی بے چینی و بے اطمینانی کی شکل میں رونما ہوتا ہے۔

(۹) ...... یہ تمام امور تو وہ تھے جن کا تعلق دنیا کی اسی زندگی سے ہے لیکن ایک مومن جو سچے دل سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو یہ دنیوی زندگی ہی اس کا منتہائے نظر نہیں بلکہ اس کی زندگی کی ساری تگ و دو آخرت کی زندگی کے لئے ہے وہ اس دار فانی کی محنت سے اپنا آخرت کا گھر سجانا چاہتا ہے وہ اس تھوڑی سے چند روزہ زندگی سے آخرت کی دائمی زندگی کی

راحت و سکون کا متلاشی ہے عام انسانوں کی نظر صرف اس دنیا تک محدود ہے اور وہ جو کچھ کرتے ہیں صرف اسی دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے کرتے ہیں جس منصوبے کی تشکیل کرتے ہیں محض اس زندگی کے خاکوں اور نقشوں کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے صدقات و زکوٰۃ کے ذریعہ اہل ایمان کو آخرت کے بینک میں اپنی دولت منتقل کرنے کا گر بتایا ہے زکوٰۃ و صدقات کی شکل میں جو رقم دی جاتی ہے وہ براہ راست آخرت کے بینک میں جمع ہوتی ہے اور یہ آدمی کو اس دن کام آئے گی جب وہ خالی ہاتھ یہاں کی چیزیں یہیں چھوڑ کر رخصت ہو گا۔

سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارا

اس لئے بہت ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی دولت یہاں سے وہاں منتقل کرنے میں پیش قدمی کرتے ہیں۔

(۱۰) ..... انسان دنیا میں آتا ہے تو بہت سے تعلقات اس کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں ماں باپ کا رشتہ، بہن بھائیوں کا رشتہ، عزیز و اقارب کا رشتہ، اہل و عیال کا رشتہ وغیرہ وغیرہ۔

لیکن مومن کا ایک رشتہ اپنے خالق و محسن اور محبوب حقیقی سے بھی ہے اور یہ رشتہ تمام رشتوں سے مضبوط بھی ہے اور پائیدار بھی، دوسرے سارے رشتے توڑے بھی جاسکتے ہیں اور جوڑے بھی جاسکتے ہیں مگر یہ رشتہ کسی لمحہ نہ توڑا جاسکتا ہے نہ اس کا چھوڑنا ممکن ہے یہ دنیا میں بھی قائم ہے، نزع کے وقت بھی رہے گا، قبر کی تاریک کوٹھڑی میں بھی رہے گا، میدان محشر میں بھی اور جنت میں بھی جوں جوں زندگی کے دور گزرتے اور بدلتے رہیں گے یہ رشتہ قوی سے قوی تر ہوتا جائے گا اور اس کی ضرورت کا احساس بھی سب رشتوں پر غالب آتا جائے گا۔ اس رشتہ کی راہ میں سب سے بڑھ کر انسان کی نفسانی خواہشات حائل ہوتی ہیں اور ان خواہشات کی بجا آوری کا سب سے بڑا ذریعہ مال ہے زکوٰۃ و صدقات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہشات کو کم سے کم کرنا چاہتے ہیں اور بندے کا جو رشتہ اس کے ساتھ ہے اس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانا چاہتے ہیں اس لئے جو صدقہ کسی فقیر و مسکین کو دیا جاتا ہے وہ دراصل اس کو نہیں دیا جاتا بلکہ یہ اپنی مالی قربانی کا حقیر سا نذرانہ ہے جو بندے کی طرف سے محبوب حقیقی کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب بندہ صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست رضا سے قبول فرماتے ہیں اور پھر اس کی پرورش فرماتے رہتے ہیں۔ قیامت کے دن وہ صدقہ رائی سے پہاڑ بنا کر بندے کو واپس کر دیا جائے گا۔ پس حیف ہے ہم بارگاہ رب العزت میں اتنی معمولی سی قربانی پیش کرنے سے بھی ہچکچائیں اور حق تعالیٰ شانہ، کی بے پایاں عنایتوں اور رحمتوں سے خود کو محروم رکھیں۔

زکوٰۃ ٹیکس نہیں۔

اوپر کی سطور سے یہ حقیقت بھی عیاں ہو گئی ہو گی کہ زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ ایک اعلیٰ ترین عبادت ہے بعض لوگوں کے ذہن میں زکوٰۃ کا ایک نہایت گھٹیا تصور ہے وہ اس کو حکومت کا ٹیکس سمجھتے ہیں جس طرح کہ تمام حکومتوں میں مختلف قسم کے ٹیکس عائد کئے جاتے ہیں حالانکہ زکوٰۃ کسی حکومت کا عائد کردہ ٹیکس نہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی حکومت کی ضروریات کے لئے اس کو عائد کیا ہے بلکہ حدیث میں صاف طور پر ارشاد ہے کہ زکوٰۃ مسلمانوں کے متمول طبقہ سے لے کر ان کے تنگدستوں کو لوٹا دی جائے گی۔

اسی طرح یہ سمجھنا بھی غلط ہے کہ زکوٰۃ دینے والے فقراء و مساکین پر کوئی احسان کرتے ہیں ہر گز نہیں! بلکہ خود فقرا و مساکین کا مالداروں پر احسان ہے کہ ان کے ذریعے سے ان لوگوں کی رقوم خدائی بینک میں جمع ہو رہی ہیں اگر آپ کسی کو بینک میں جمع کرانے کے لئے کوئی رقم سپرد کرتے ہیں تو کیا آپ اس پر احسان کر رہے ہیں؟ اگر یہ احسان نہیں تو غرباء کو زکوٰۃ دینا بھی ان پر احسان نہیں۔

پہلی امتوں میں جو مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ کے طور پر پیش کیا جاتا تھا اس کا استعمال کرنا کسی کے لئے بھی جائز نہیں تھا بلکہ وہ سوختنی قربانی کہلاتی تھی اسے قربان گاہ میں رکھ دیا جاتا تھا اب اگر آسمان سے آگ آ کر اسے راکھ کر جاتی تو یہ قربانی کے قبول ہونے کی علامت تھی اور اگر وہ چیز اسی طرح پڑی رہتی تو اس کے مردود ہونے کی نشانی تھی۔ حق تعالیٰ نے اس امت مرحومہ پر یہ خاص عنایت فرمائی ہے کہ امراء کو حکم دیا گیا کہ وہ جو چیز حق تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہیں اسے ان کے فلاں فلاں بندوں (فقراء و مساکین) کے حوالے کر دیں۔ اس عظیم الشان رحمت کے ذریعے ایک طرف فقراء کی حاجات کا انتظام کر دیا گیا اور دوسری طرف اس امت مرحومہ کے لوگوں کو رسوائی اور ذلت سے بچا لیا گیا اب خدا ہی جانتا ہے کہ کون پاک مال سے صدقہ کرتا ہے اور کون ناپاک مال سے' کون ایسا ہے جو محض رضائے الٰہی کے لئے دیتا ہے اور کون ہے جو نام و نمود اور شہرت و ریا کے لئے۔ الغرض زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نذرانہ ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اسے قرض حسن فرمایا ہے۔ "کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے۔ پس وہ اس کے لئے اس کو کئی گنا بڑھا دے۔" (البقرہ)

یہاں صدقات کو "قرض حسن" سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے کہ جس طرح قرض واجب الادا ہے اسی طرح صدقہ کرنے والوں کو مطمئن رہنا چاہئے کہ ان کا یہ صدقہ بھی ہزاروں برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ انہیں واپس کر دیا جائے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ کو کسی کی احتیاج ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدقہ فقیر کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے اور فقیر گویا اس دینے والے سے وصول نہیں کر رہا' بلکہ یہ اس کی طرف سے دیا جا رہا ہے جو سب کا داتا ہے۔

زکوٰۃ حکومت کیوں وصول کرے؟

رہا یہ سوال کہ جب زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ خالص عبادت ہے تو حکومت کو اس کا انتظام کیوں تفویض کیا جائے؟ اس سوال کا جواب ایک مستقل مقالے کا موضوع ہے، مگر یہاں مختصر طور پر اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ اسلام پورے معاشرے کو ایک اکائی قرار دے کر اس کا نظم ونسق اسلامی حکومت کے سپرد کرتا ہے۔ اس لئے وہ فقراء و مساکین جو اسلامی معاشرے کا جزو ہیں ان کی ضروریات کا تکفل بھی اسلامی معاشرے کی قوت مقتدرہ کے سپرد کرتا ہے اور اس کفالت کے لئے اس نے صدقات وزکوٰۃ کا نظام رائج فرمایا ہے۔ جو فقراء و مساکین کی کفالت کی سب سے بڑی ذمہ داری حکومت پر عائد کی گئی ہے۔ اس لئے اس مد کے لئے مخصوص رقم کا بندوبست بھی حکومت کا فریضہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکومت کی جانب سے صدقات کی وصولی وانتظام پر مقرر ہوں حدیث پاک میں ان کو "غازی فی سبیل اللہ" کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے (ابو داؤد، ترمذی) جس میں ایک طرف ان کی خدمات کو سراہا گیا ہے اور دوسری طرف ان کی نازک ذمہ داری کا بھی انہیں احساس دلایا گیا ہے۔ یعنی اگر وہ اس فریضہ کو جہاد فی سبیل اللہ سمجھ کر ادا کریں گے تب اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں گے اور اگر انہوں نے اس مال میں ایک پیسہ کی بھی خیانت روا رکھی تو انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وہ خدائی مال میں خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں جو ان کے لئے آتش دوزخ کا سامان ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "جس شخص کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا اور اس کے لئے ایک وظیفہ بھی مقرر کر دیا اس کے بعد اگر وہ اس مال سے کچھ لے گا تو وہ غنیمت میں خیانت کرنے والا ہوگا"۔ (ابو داؤد)

زکوٰۃ کے چند مسائل

زکوٰۃ ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے اس کے مسائل حضرات علمائے کرام سے اچھی طرح سمجھ لینے چاہئیں۔ میں یہاں چند مسائل درج کرتا ہوں۔ مگر عوام صرف اپنے فہم پر اعتماد نہ کریں بلکہ اہل علم سے اچھی طرح تحقیق کر لیں۔

۱۔ اگر کسی شخص کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے (۶۱۲ ر ۳۵ گرام) چاندی یا ساڑھے سات تولہ (۸۷ ر ۵ گرام) سونا ہے یا اتنی مالیت کا نقد روپیہ ہے یا پھر اتنی مالیت کا مال تجارت ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

۲۔ اگر کسی شخص کے پاس کچھ چاندی ہو، کچھ سونا ہو یا کچھ روپیہ یا کچھ مال تجارت ہو، اور ان سب کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲ ر ۳۵ گرام) چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

۳۔ کارخانے اور فیکٹری وغیرہ کی مشینوں پر زکوۃ نہیں۔ لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوۃ ہے۔ اسی طرح جو خام مال کارخانے میں موجود ہو اس پر بھی زکوۃ ہے۔

۴۔ سونے چاندی کی ہر چیز پر زکوۃ ہے۔ چنانچہ سونے چاندی کے زیور، سونے چاندی کے برتن حتی کہ سچا گوٹا، نہبہ، اصلی زری، سونے چاندی کے بٹن، خواہ کپڑوں میں لگے ہوئے ہوں ان سب پر زکوۃ فرض ہے۔

۵۔ کارخانوں اور ملوں کے حصص پر بھی زکوۃ واجب ہے جبکہ ان حصص کی مقدار بقدر نصاب ہو یا دوسری قابل زکوۃ چیزوں کو ملا کر نصاب بن جاتا ہو۔ البتہ مشینری اور فرنیچر وغیرہ استعمال کی چیزوں پر زکوۃ نہیں ہوگی۔ اس لئے ہر حصہ دار کے حصہ میں اس کی جتنی قیمت آتی ہے اس کو مستثنیٰ کر کے باقی کی زکوۃ ادا کرنا ہوگی۔

۶۔ سونا چاندی مال تجارت اور کمپنی کے حصص کی جو قیمت زکوۃ کا سال پورا ہونے کے دن ہو گی اس کے مطابق زکوۃ ادا کی جائے گی۔

۷۔ سال کے اول و آخر میں نصاب کا پورا ہونا شرط ہے۔ اگر درمیان سال میں رقم کم ہو جائے تو اس کا اعتبار نہیں۔

مثلاً ایک شخص سال شروع ہونے کے وقت تین ہزار روپے کا مالک تھا۔ تین مہینے بعد اس کے پاس پندرہ سو روپے رہ گئے۔ چھ مہینے بعد چار ہزار روپے ہو گئے اور سال کے ختم پر ساڑھے چار ہزار روپے کا مالک تھا تو سال پورا ہونے کے وقت اس پر ساڑھے چار ہزار روپے کی زکوۃ واجب ہوگی۔ درمیان سال میں اگر رقم گھٹتی بڑھتی رہی اس کا اعتبار نہیں۔

(نوٹ۔ آج کل ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت پونے تین ہزار روپے ہے)

۸۔ پراویڈنٹ فنڈ پر وصول یابی کے بعد زکوۃ فرض ہے۔ وصول یابی سے پہلے سالوں کی زکوۃ فرض نہیں۔

۹۔ صاحب نصاب اگر پیشگی زکوۃ ادا کر دے تب بھی جائز ہے لیکن سال کے دوران اگر مال بڑھ گیا تو سال ختم ہونے پر زائد رقم ادا کر دے۔

زکوۃ کے مصارف۔

۱۔ زکوۃ صرف غرباء و مساکین کا حق ہے۔ حکومت اس کو عام رفاہی کاموں میں استعمال نہیں کر سکتی۔

۲۔ کسی شخص کو اس کے کام یا خدمت کے معاوضہ میں زکوۃ کی رقم نہیں دی جا سکتی لیکن زکوۃ کی وصولی پر جو عملہ حکومت کی طرف سے مقرر ہو ان کا مشاہرہ اس فنڈ سے ادا کرنا صحیح ہے۔

۳۔ حکومت صرف اموال ظاہرہ کی زکوۃ وصول کرے گی۔ اموال باطنہ کی زکوۃ ہر شخص اپنی

صوابدید کے مطابق ادا کر سکتا ہے۔

(کارخانوں اور ملوں میں تیار ہونے والا مال، تجارت کا مال اور بینک میں جمع شدہ سرمایہ اموال ظاہرہ ہیں اور جو سونا چاندی نقدی گھروں میں رہتی ہے ان کو اموال باطنہ کہا جاتا ہے)

۴۔ کسی ضرورت مند کو اتار وپیہ دے دینا جتنے پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے مکروہ ہے لیکن زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے فضائل اور نہ دینے کا وبال

س...... زکوٰۃ دینے پر کیا خوشخبری اور نہ دینے پر کیا وعید ہے؟

ج...... زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہوتا ہے اور حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور نہ دینے سے مال ناپاک رہتا ہے اور خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث نبویؐ میں زکوٰۃ نہ دینے کے بہت سے وبال بیان فرمائے گئے ہیں ایسا مال سانپ کی شکل میں مالدار کو کاٹے گا اور کہے گا کہ میں تیرا وہی مال ہوں جس کو تو جمع کرتا تھا اور خدا تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتا تھا۔

قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں زکوٰۃ و صدقات کے بڑے فضائل بیان کئے گئے ہیں اور زکوٰۃ نہ دینے پر شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل حضرت شیخ سیدی و مرشدی مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ کی کتاب "فضائل صدقات" میں دیکھ لی جائے یہاں اختصار کے پیش نظر ایک ایک آیت اور حدیث فضائل میں، اور ایک ایک آیت اور حدیث وعید میں نقل کرتا ہوں۔

زکوٰۃ و صدقات کی فضیلت

مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضعف لمن یشاء والله واسع علیم ○ الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله ثم لا یتبعون ما انفقوا منا و لا اذی لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون ○ (البقرہ ۲۶۱ - ۲۶۲)

"جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں (اور) ہر بال کے اندر سو دانے ہوں اور یہ افزونی خدا تعالیٰ

جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے ہیں جاننے والے ہیں۔ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (اس پر) احسان جتاتے ہیں اور نہ (برتاؤ سے) اس کو آزار پہنچاتے ہیں ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملے گا' ان کے پروردگار کے پاس اور نہ ان پر کوئی خطر ہو گا اور نہ یہ مغموم ہوں گے "۔

(ترجمہ۔ حضرت تھانویؒ)

حدیث۔ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یتقبلھا بیمینہ ثم یربیھا لصاحبھا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ ص۔ ۱۶۷۔ باب فضل الصدقہ)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک کھجور کے دانے کے برابر پاک کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف پاک ہی کو قبول فرماتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دست میں لے کر قبول فرماتے ہیں۔ پھر اس کے مالک کے لئے اس کی پرورش فرماتے ہیں' جس طرح کہ تم میں سے ایک شخص اپنی گھوڑی کے بچے کی پرورش کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ (ایک کھجور کے دانے کا صدقہ قیامت کے دن) پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔
(صحیح بخاری و مسلم)

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید۔

والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ○ یوم یحمی علیھا فی نار جھنم فتکوی بھا جباھھم و جنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون (التوبہ۔ ۳۵۔ ۳۴)

"جو لوگ سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ ان کو ایک بڑی دردناک سزا کی خبر سنا دیجئے کہ اس روز واقع ہو گی کہ ان کو دوزخ کی آگ میں (اول) تپایا جاوے گا پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا۔ یہ وہ ہے جس

کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کے رکھا تھا سواب اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو۔ "
(ترجمہ۔ حضرت تھانویؒ)

حدیث۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مامن رجل لایودی زکوٰۃ مالہ الاجعل اللہ یوم القیمۃ فی عنقہ شجاعاً ثم قرا علینا مصداقہ من کتاب اللہ ......ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ الایۃ

(رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ، مشکوٰۃ ص۔ ۱۵۷ کتاب الزکوٰۃ)

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مضمون کی آیت ہمیں پڑھ کر سنائی۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ "اور ہرگز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہ بات کچھ ان کے لئے اچھی ہوگی بلکہ یہ بات ان کی بہت بری ہے وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنا دیئے جائیں گے اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔ "

(آل عمران پ ۴ آیت ۱۸۰، ترجمہ حضرت تھانویؒ)

زکوٰۃ کے ڈر سے غیر مسلم لکھوانا

س۔ ... ایک صاحب نے ایک بیوہ عورت کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوادیں تو زکوٰۃ نہیں کٹے گی۔ کیا ایسا کرنے سے ایمان پر اثر نہیں ہو گا؟۔

ج۔ کسی شخص کا اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا کفر ہے اور زکوٰۃ سے بچنے کے لئے ایسا کرنا ڈبل کفر ہے اور کسی کو کفر کا مشورہ دینا بھی کفر ہے۔ پس جس شخص نے بیوہ کو غیر مسلم لکھوانے کا مشورہ دیا اس کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے اور اگر بیوہ نے اس کے کفریہ مشورہ پر عمل کر لیا ہو تو اس کو بھی از سر نو ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔

اسی کے ساتھ حکومت کو بھی اپنے اس نظام زکوٰۃ پر نظر ثانی کرنی چاہئے جو لوگوں کو مرتد کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ حکومت مسلمانوں کے مال سے جتنی مقدار "زکوٰۃ" کے نام سے وصول کرتی ہے (یعنی اڑھائی فیصد) اتنی ہی مقدار غیر مسلموں کے مال سے "رفاہی فیکس" کے نام سے وصول کیا کرے اس صورت میں کسی کو زکوٰۃ سے فرار کی راہ نہیں ملے گی اور غیر مسلموں پر رفاہی ٹیکس کا عائد کرنا کوئی ظلم و زیادتی بھی نہیں کیونکہ حکومت کے رفاہی کاموں سے استفادہ میں غیر مسلم

برادری بھی برابر کی شریک ہے اور اس فنڈ کو غیر مسلم معذوروں کی مدد و اعانت اور خبر گیری میں خرچ کیا جا سکتا ہے۔

زکوٰۃ کس پر فرض ہے

بالغ پر زکوٰۃ

س...... زکوٰۃ کتنی عمر کے لوگوں پر واجب ہے۔

ج...... زکوٰۃ بالغ پر واجب ہے۔ اور بلوغ کی خاص علامتیں مشہور ہیں۔ اگر لڑکا لڑکی پندرہ سال کے ہو جائیں مگر کوئی علامت بلوغ کی ظاہر نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر وہ بالغ تصور کئے جائیں گے۔

نابالغ بچے کے مال پر زکوٰۃ

س...... حکومت نے بنک اکاؤنٹ میں سے زکوٰۃ منہا کرنے کے احکامات صادر فرمائے ہیں تو یہ فرمائیں کہ چھوٹے بچوں کے نام سے ان کے مستقبل کے لئے جو رقم بنک میں جمع کرائی جاتی ہے یا مختلف تقریبات میں ان کو رقم ملتی ہے اور وہ بھی بنک میں جمع ہوتی ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا ہوتی ہے یا نہیں؟۔

ج...... نابالغ بچے کے مال میں زکوٰۃ نہیں۔ حکومت اگر نابالغ بچے کے مال سے زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے تو یہ صحیح نہیں۔

نابالغ کی ملکیت پر زکوٰۃ نہیں

س...... میں اپنی بچی کے لئے کچھ رقم پس انداز کرتا ہوں جو کہ اس کی ملکیت تصور کی جارہی ہے مگر وہ ابھی تک نابالغ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنا مجھ پر فرض ہے یا نہیں؟

ج...... جو رقم نابالغ بچی بچے کی ملکیت ہو اس پر اس کے بالغ ہونے تک زکوٰۃ نہیں دی جائے گی بالغ ہونے کے بعد جب سال گزر جائے تب اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

اگر نابالغ بچیوں کے نام سونا کر دیا تو زکوٰۃ کس پر ہوگی۔

س...... میری تین بیٹیاں ہیں عمر ۱۲ سال، ۱۰ سال اور ۸ سال۔ میں نے ان کی شادی کے لئے ۲۰ تولہ سونا لے رکھا ہے اس کے علاوہ اور دوسری چیزیں مثلاً برتن کپڑے وغیرہ بھی آہستہ آہستہ جمع کر رہے ہیں کیا ان چیزوں پر بھی زکوٰۃ دینا پڑے گی؟ بچیوں کے نام پر کوئی پیسہ وغیرہ جمع نہیں ہے۔

ج...... اگر آپ نے اس سونے کا مالک اپنی بچیوں کو بنادیا ہے تو ان کے جوان ہونے تک تو ان پر زکوٰۃ نہیں جوان ہونے کے بعد ان میں جو صاحب نصاب ہوں ان پر زکوٰۃ ہوگی اور اگر بچیوں کو مالک نہیں بنایا ملکیت آپ ہی کی ہے تو اس سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ برتن کپڑے وغیرہ استعمال کی جو چیزیں آپ نے ان کے لئے لے رکھی ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں۔

یتیم نابالغ بچے پر زکوٰۃ نہیں

س...... بچے عمر اور زینب جو بالغ نہیں اب زید کے انتقال کے بعد ان کے ولی مثلاً بکر کو شریعت یہ اجازت دیتی ہے کہ عمر اور زینب کے مال سے زکوٰۃ عید وغیرہ ادا کرے ان کیلئے یا کوئی اور صدقہ وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟

ج...... نابالغ بچے کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ صدقہ فطر یتیم نابالغ کی طرف سے ادا کرنا بھی ضروری ہے جبکہ وہ نابالغ صاحب مال ہو۔ اس کے علاوہ کوئی اور صدقہ یتیم کے مال میں سے کرنا جائز نہیں۔

مجنون پر زکوٰۃ نہیں ہے

س...... مجنون شخص پر نماز فرض نہیں اگر کوئی مجنوں بہت سی دولت کا مالک ہو تو کیا اس کے مال سے زکوٰۃ کی رقم کاٹنا جائز ہے؟۔

ج...... مجنون کے مال پر زکوٰۃ نہیں۔

زیور کی زکوٰۃ

س...... جبکہ مرد حضرات پیسہ کماتے ہیں تو بیوی کے زیورات کی زکوٰۃ شوہر کو دینی چاہئے یا بیوی کو اپنے جیب خرچ سے جوڑ کر۔ اگر شوہر زکوٰۃ ادا نہ کریں اگرچہ بیوی چاہتی ہو اور بیوی کے پاس روپیہ بھی نہ ہو کہ زکوٰۃ دے سکے تو گناہ کس کو ملے گا۔

ج ..زیور اگر بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے اور زکوٰۃ نہ دینے پر وہی گنہگار ہو گی۔ شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا لازم نہیں' بیوی یا تو اپنا جیب خرچ بچا کر زکوٰۃ ادا کرے یا زیورات کا ایک حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے۔

عورت پر زیور کی زکوٰۃ

س .... آپ نے .... 'اپنے کالم میں ایک صاحب کو ان کی بیوی کے زیورات پر زکوٰۃ کی ادائیگی ان کی بیوی کی ذمہ داری بتائی ہے۔ عرض یہ ہے کہ عورت تو شوہر پہ انحصار کرتی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری شوہر پر ہوتی ہے عورت کی کفالت تو مرد کرتا ہے تو کیا ان زیورات پر جو عورت کو جہیز میں یا تحفے

میں ملے ہیں ان پر زکوٰۃ کی ذمہ داری شوہر پر نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر عورت کو کیا کرنا چاہئے کہ عورت زکوٰۃ ادا کرسکے۔

ج..... زکوٰۃ جن زیورات پر فرض ہو وہ اگر عورت کی ملکیت ہے تو ظاہر ہے کہ زکوٰۃ مالک ہی پر فرض ہوگی۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری بھی مالک ہی پر ہوگی۔ شوہر اگر اس کے کہنے پر زکوٰۃ ادا کرے تو ادا ہو جائے گی۔ ورنہ عورت پر لازم ہوگا کہ زکوٰۃ میں ان زیورات کا حصہ بقدر زکوٰۃ نکال دیا کرے۔

بیوی کی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہیں

س..... ایک قلیل آمدنی والے شخص کی بیوی شادی کے موقع پر دس تولے سونا زیورات کی شکل میں لاتی ہے۔ کیا شوہر کے لئے ضروری ہے کہ ہر حال میں اس پر زکوٰۃ ادا کرے؟

ج..... چونکہ یہ زیورات بیگم صاحبہ کی ملکیت میں ہیں اس لئے اس زیور کی زکوٰۃ بیگم صاحبہ کے ذمہ ہے غریب شوہر کے ذمہ نہیں۔ عورت کو چاہئے کہ ان زیورات کا بقدر واجب حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے۔ اپنی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہ ڈالے۔

بیوی کے زیور کی زکوٰۃ کا مطالبہ کس سے ہوگا

س..... اگر شوہر کی ذاتی ملکیت میں کوئی زیور ایسا نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن جب اس کی بیوی شادی ہو کر اس کے گھر آئے تو اتنا زیور لے آئے کہ اس پر زکوٰۃ واجب الادا ہو اور بیوی شوہر کے یہ حالات جانتے ہوئے بھی کہ وہ مقروض بھی ہے اور اس کی اتنی تنخواہ بہر حال نہیں ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم نکال سکے تو کیا شوہر پر بغیر بیوی کی طرف سے کسی قربانی کے زکوٰۃ و قربانی واجب رہے گی اور اللہ میاں شوہر ہی کا گریبان پکڑیں گے اور کیا بیوی صاحبہ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جائیں گی کہ شوہر ہی ان کے آقا ہیں اور انہی سے سوال و جواب کئے جائیں؟

ج..... چونکہ زیور بیوی کی ملکیت ہیں اس لئے قربانی و زکوٰۃ کا مطالبہ بھی اسی سے ہوگا۔ اور اگر وہ ادا نہیں کرتی تو گنہگار بھی وہی ہوگی شوہر سے اس کا مطالبہ نہیں ہوگا۔

شوہر اور بیوی کی زکوٰۃ کا حساب الگ الگ ہے

س..... شادی پر لڑکیوں کو جو زیورات ملتے ہیں وہ ان کی ملکیت ہوتے ہیں، لیکن وہ زکوٰۃ اپنے شوہروں کی کمائی ہوئی رقم سے ادا کرتی ہیں تو کیا اس صورت میں اگر شوہروں کے پاس بھی کچھ رقم ہو لیکن نصاب سے وہ کم ہو تو کیا اس رقم کو بیویوں کے زیورات کی مالیت میں شامل کر کے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے یا دونوں کا حساب الگ الگ ہوگا؟

ج..... دونوں کا الگ الگ حساب ہوگا۔

شوہر بیوی کے زیور کی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے

س..... میں نے شادی کے وقت اپنی بیوی کو حق المہر میں ۱۳ تولہ سونا دیا تھا کیا یہ جائز ہے؟ اور ۳ تولہ سونا وہ اپنے میکے سے لائی تھیں چنانچہ کل سونا ۱۶ تولے پڑا اب میری بیوی اگر زکوٰۃ ۱۶ تولے پر نہیں دے سکتی تو کیا اس کی یہ زکوٰۃ میں اپنے خرچ سے دے سکتا ہوں اور پھر یاد رہے کہ یہ حق المہر بھی میں نے ہی ادا کیا تھا۔

ج..... چونکہ سونا آپ کی بیوی کی ملکیت ہے اس لئے اس کی زکوٰۃ تو اسی کے ذمہ ہے۔ لیکن اگر آپ اس کے کہنے پر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیں تو ادا ہو جائے گی۔

زیور کی زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

س..... میرے پاس آٹھ تولہ سونا جو کہ پچھلے سال شادی پر ملا تھا اور وہ میری بیوی کی ملکیت میں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھ پر قرضہ بھی ہے۔ اس صورت میں ان زیورات کی زکوٰۃ مجھ پر ہوگی یا بیوی پر۔ (۲) زیورات پر زکوٰۃ جبکہ آمدنی کا ذریعہ میں ہی ہوں قرض کی رقم نکال کر ادا کی جائے یا صرف زیورات کی رقم پر ادا کی جائے۔

ج..... (۱) جب زیورات آپ کی بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ بھی اسی کے ذمہ ہے۔ (۲) زیور آپ کی بیوی کا ہے اور قرض آپ کے ذمہ ہے اس لئے زکوٰۃ ادا کرتے وقت اس قرض کو منہا نہیں کیا جائے گا بلکہ پورے زیور کی زکوٰۃ ادا کرے گی البتہ اگر آپ کی بیوی کے ذمہ قرض ہو تو قرض منہا کیا جائے گا۔

مرحوم شوہر کی زکوٰۃ بیوی پر فرض نہیں

س..... اگر کسی کا شوہر فوت ہو گیا ہو اور میاں بیوی نے اپنی زندگی میں کبھی زکوٰۃ نہ دی ہو مگر خیرات برابر کرتے رہے ہوں۔ تو کیا اب اس بیوہ کا فرض ہے کہ وہ گزرے دنوں کی زکوٰۃ ادا کرے۔

ج..... مرحوم شوہر کی زکوٰۃ بیوہ کے ذمہ فرض نہیں اس کے مرحوم شوہر کے ذمہ ہے وہی گنہگار ہوگا اسکی طرف سے وارث ادا کر دیں تو اچھا ہے۔

س..... اور کیا اپنی بھی زکوٰۃ وہ مرنے تک دیتی رہے۔ جبکہ اس کا ذریعہ آمدنی کوئی نہیں ہے۔؟

ج..... اگر اس کی اپنی ملکیت ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے یعنی اس کے اپنے حصے کی مالیت اتنی ہو (اگر مرحوم کے بچے یتیم ہوں تو ان کے مال کی زکوٰۃ نہیں)۔

زیور کی زکوٰۃ اور اس پر حق وراثت

س..... زیور کی زکوٰۃ کس کو دینا ہوگا۔ میری بیوی اپنے جہیز میں دس تولہ سونے کے زیورات لائی تھی

جواب تک وہ استعمال کر رہی ہے میری شادی کو ۵ سال گزر چکے ہیں میرے گھر جب سے آئی ہے ایک پیسہ بھی اس نے زکوٰۃ نہیں دیا ہے زیور وہ پہنتی ضرور ہے لیکن میں اس کا حقدار نہیں ہوں اور نہ ہی میں اس پر اپنا کوئی حق سمجھتا ہوں مرنے کے بعد یہ حق اس نے اپنے بیٹے کو دیا ہے وہ جس طرح چاہے اسے استعمال کرے میرے بیٹے کی عمر اس وقت چار سال ہے اب آپ مجھے تفصیل سے یہ بتائیں کہ اس زیور کی زکوٰۃ کس کو ادا کرنا چاہئے۔

ج...... اس زیور کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے ان سے کہئے کہ اگر ان کے پاس پیسے نہیں تو زیور بیچ کر پانچ سال کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اور مرنے کے بعد بیٹے کو حقدار بنانا بھی شرعاً غلط ہے۔ اس کے مرنے کے وقت جتنے وارث ہوں گے حصہ اس میں سب کا ہو گا۔

بیٹی کیلئے زیور پر زکوٰۃ

س..... میں زکوٰۃ کے بارے میں کچھ زیادہ محتاط ہوں اس لئے اس فرض کو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتی ہوں تو قبلہ میں نے لوگوں کی زبانی سنا ہے کہ "ماں اگر اپنا زیور اپنی لڑکی کے لئے اٹھا رکھے یا یہ نیت کرے کہ یہ سونا میں اپنی بیٹی کو جہیز میں دوں گی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور جب یہ زیور یا سونا لڑکی کو ملے تو وہ اس کو پہن کر یا استعمال میں لا کر زکوٰۃ ادا کرے" آپ یہ وضاحت کریں کہ لڑکی کے لئے کوئی زیور بنوا کر رکھا جائے تو زکوٰۃ دی جائے یا نہیں۔

ج...... اگر لڑکی کو زیور کی مالک بنا دیا تو جب تک وہ لڑکی نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں، بالغ ہونے کے بعد لڑکی کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہو گی جبکہ صرف یہ زیور یا اس کے ساتھ کچھ نقدی نصاب کی مقدار کو پہنچ جائے صرف یہ نیت کرنے سے کہ یہ زیور لڑکی کے جہیز میں دیا جائے گا زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں قرار دیا جا سکتا۔ جب تک کہ لڑکی کو اس کا مالک نہ بنا دیا جائے۔ اور لڑکی کو مالک بنا دینے کے بعد پھر اس زیور کا خود پہننا جائز نہیں ہو گا۔

گذشتہ سالوں کی زیور کی زکوٰۃ

س...... میری شادی کو نو سال ہو گئے ہیں .... میری بیگم کے پاس جب سے اب تک تقریباً ۸۰ تولہ سونا ہے۔ اور ہم نے ابھی تک اس پر زکوٰۃ ادا نہیں کی، کیونکہ میری آمدنی اتنی نہیں کہ کچھ بچ جائے تو زکوٰۃ ادا کروں۔ میری دو بچیاں بھی ہیں۔ وہ سونا میری بیوی کو جہیز میں ملا تھا۔ اور اگر اب میں زکوٰۃ ادا کرنا چاہوں تو کیسے ادا کروں؟ اور مجھ پر یا میری بیگم پر زکوٰۃ ضروری ہے۔ جبکہ اتنی آمدنی نہیں۔

ج...... اس اسّی تولے کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ نہیں بلکہ آپ کی بیوی کے ذمہ ہے۔ اگر زکوٰۃ ادا کرنے کے پیسے نہ ہوں تو اتنا حصہ زیور کا دے دیا جائے۔ بہر حال گذشتہ نو سالوں کی زکوٰۃ آپ کی بیوی کے ذمہ لازم ہے۔ ہر سال کا حساب کر کے جتنی زکوٰۃ بنتی ہے ادا کی جائے۔

نصاب میں انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے

س...... کسی گھر میں تین بھائی اکٹھے رہتے ہوں ایک ہی جگہ کھاتے ہوں لیکن کماتے الگ ہوں۔ ہر ایک کی بیوی کے پاس اڑھائی یا تین تولہ سونا ہو اور سب کا ملا کر تقریباً ساڑھے آٹھ تولہ سونا بنتا ہو تو کیا ان کو اس زیور کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی؟۔

ج...... اگر ان کے پاس اور کوئی مال نہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہو اور وہ نصاب کی حد کو پہنچتا ہو تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں کیونکہ نصاب زکوٰۃ میں انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے اور یہاں کسی کی انفرادی ملکیت بقدر نصاب نہیں۔

خاندان کی اجتماعی زکوٰۃ

س...... ایک خاندان کے چند افراد جو سب برسر روزگار ہیں ان کی اپنی ملکیت میں اتنا مال نہیں کہ جس پر زکوٰۃ دیں، لیکن اگر سب اپنا مال جمع کر لیں تو وہ نصاب کے مطابق قابل زکوٰۃ بن جاتا ہے تو اس سلسلے میں کیا حکم ہے۔ زکوٰۃ کس حساب سے نکالی جائے؟

ج : ہر شخص کا الگ الگ صاحب نصاب ہونا شرط ہے ورنہ زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ نے جو صورت لکھی ہے اس پر زکوٰۃ فرض نہیں 'البتہ اگر عرفاً ساری ملکیت خاندان کے سربراہ کی سمجھی جاتی ہے چونکہ یہ فرد واحد کی ملکیت ہوئی اور بقدر نصاب بھی ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ خاندان کے سربراہ کو واقعتاً مالک سمجھا بھی جاتا ہو۔

مشترکہ گھرداری میں زکوٰۃ کب واجب ہوگی

س...... ہمارے گھر میں یہ طریقہ ہے کہ سب بھائی تنخواہ لا کر والدہ کو دیتے ہیں جو گھر کا خرچہ چلاتی ہیں جبکہ زیور اور کچھ بچت کی رقم ہمارے پاس ہوتی ہے آیا زکوٰۃ دینی ہمارے ذمہ ہے یا والدہ محترمہ کے۔

ج ... اگر وہ سونا اور بچت کی رقم اتنی ہو کہ اگر اس کو تقسیم کیا جائے تو سب بھائی صاحب نصاب ہوسکتے ہیں تو زکوٰۃ واجب ہے۔ ورنہ نہیں۔

مشترکہ خاندان میں بیوی، بیٹی، بہوؤں کی زکوٰۃ کس طرح دی جائے

س ..... میں گھر کا سربراہ ہوں میرے دونوں لڑکے صاحب روزگار ہیں۔ اور میری دونوں بہوؤں کے ہاں کم سے کم ۱۲۔ ۱۲ تولہ فی کس زیورات ہیں اور بیوی کے ہاں ۵ تولہ کے زیور اور کنواری لڑکی کی شادی کیلئے ۳ تولہ کے زیورات ہیں جس کو ایک سال سے خرید کر رکھا ہوا ہے۔ دوسرے آجکل مشترکہ خاندان میں بھی زیور ہر متعلقہ عورت کی ذاتی ملکیت ہی شمار ہوتا ہے۔ ایک عورت کا زیور

دوسری عورت مستقل طور سے نہیں لے سکتی۔ حتی کہ ساس اپنی بہو کا زیور اپنی لڑکی کو نہیں دے سکتی کیا ایسی صورت میں مجھے گھر کے تمام زیور کی مالیت کے مطابق زکوٰۃ نکالنا چاہئے یا فرداً فرداً کے حساب سے؟

ج...... زکوٰۃ کے واجب ہونے میں ہر شخص کی انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے۔ اب آپ کی بہوؤں کے پاس جو زیور ہے دیکھنا یہ ہے کہ اس کا مالک کون ہے؟ آپ کی بہوؤں کا زیور اگر ان کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ ان کے ذمہ واجب ہے اور اگر لڑکوں کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ ان کے ذمہ واجب ہے' اور اگر کچھ زیور بہوؤں کی ملکیت ہے مثلاً جو زیور ان کے میکے سے ملا ہے' اور کچھ لڑکوں کی تو اگر ہر ایک کی ملکیت نصاب کو پہنچتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں اسی طرح آپ کی اہلیہ کے پاس جو سونا ہے وہ اگر اس کی مالک ہیں اور اس کے سوا ان کی ملکیت میں کوئی روپیہ پیسہ نہیں تو ان کے ذمہ زکوٰۃ نہیں' اور اگر وہ سونا آپ کی ملکیت ہے تو دوسرے اموال زکوٰۃ کے ساتھ اس زیور کی زکوٰۃ بھی آپ کے ذمہ ہوگی۔ آپ نے لڑکی کے لئے جو سونا خرید کر کے رکھا ہوا ہے اس کے بارے میں بھی یہ دیکھنا ہوگا کہ آپ نے وہ سونا لڑکی کی ملکیت کر دیا ہے یا نہیں؟ اگر لڑکی کی ملکیت نہیں تو اس کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ ہے۔ اور اگر لڑکی کی ملکیت ہے اور اس کے پاس کوئی نقد روپیہ پیسہ نہیں تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور اگر کچھ روپیہ پیسہ بھی اس کے پاس ہے تو زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب ہے۔

شراکت والے کاروبار کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائیگی

س...... میرا ایک بھائی ہے اس کو اس کے بھائی نے چھ ہزار روپے میں کھلونوں کی دکان کھول دی ہے اب اس کی زکوٰۃ کون ادا کرے جبکہ یہ کاروبار شراکت میں ہو گیا یعنی رقم ایک بھائی کی ہے اور چلاتا دوسرا بھائی ہے نفع برابر ہے اس آدمی نے جس نے یہ دکان کھولی ہے ایک قطعہ زمین برائے دکان دس ہزار روپے میں خریدی ہے اب اس کی زکوٰۃ کی کیا شکل ہوگی۔

ج...... پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ جب کسی کو کاروبار کیلئے مال دیا جائے اور نفع میں حصہ رکھا جائے تو شرعی اصطلاح میں اس کو "مضاربت" کہتے ہیں اور ہمارے یہاں عام طور سے اس کو "شراکت" کہہ دیا جاتا ہے۔ جبکہ آپ نے بھی یہی لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کاروبار میں ایک اصل رقم ہوتی ہے اور ایک اس کا منافع۔ اصل رقم کی زکوٰۃ اس کے اصل مالک کے ذمہ ہے اور اس کے ذمہ منافع کے اس حصہ کی زکوٰۃ بھی واجب ہے جو اسے ملے گا' اور جو نفع پر کام کرتا ہے اگر اس کا نفع نصاب کی مقدار کو پہنچے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اپنے حصہ کی زکوٰۃ اس پر بھی ہوگی۔ جو قطعہ زمین دکان کے لئے خریدا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ کھلونے اگر مجسموں کی شکل کے ہوں تو ان کا کاروبار درست نہیں۔

قرض کی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے؟

س...... دس ماہ پیشتر زید نے بکر کو =/۲۰۰۰۰ روپے قرض حسنہ دیا۔ ادائیگی کی مدت لامحدود ہے

بکر نے =/۱۰،۰۰۰ روپے مکان خریدنے میں اور =/۱۰،۰۰۰ روپے کاروبار میں لگائے۔
رقم منافع کے ساتھ اب =/۱۰،۰۰۰ روپے بڑھکر ۱۳،۰۰۰ روپے ہوگئی ہے۔ کیا اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوگی؟ اور اگر ہوگی تو کس صورت میں؟

ج..... اصول یہ ہے کہ جو رقم کسی کو قرض کے طور پر دی جائے اسکی زکوٰۃ قرض دینے والے کے ذمہ ہوتی ہے۔ قرض لینے والے کے ذمہ نہیں ہوتی۔ پس زید نے جو بیس ہزار کی رقم بکر کو قرض دے رکھی ہے اسکی زکوٰۃ زید کے ذمہ ہے۔

بکر کے پاس جو سرمایہ ہے خواہ وہ کاروبار میں لگا ہوا ہو' یا سونے چاندی اور نقدی کی شکل میں اس کے پاس موجود ہو اس تمام سرمایہ کی مجموعی رقم میں سے بیس ہزار روپیہ منہا کر دیا جائے' جو اس کے ذمہ قرض ہے۔ باقی سرمایہ اگر ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کے برابر ہے تو اس کے ذمہ اسکی زکوٰۃ واجب ہے۔

س..... اگر کچھ رقم کسی کو قرض دی ہوئی ہو تو کیا اس رقم پر زکوٰۃ دینی ہوگی۔

ج..... جی ہاں! اس رقم پر بھی ہر سال زکوٰۃ واجب ہے۔ البتہ آپ کو یہ اختیار ہے کہ ہر سال جب دوسرے مال کی زکوٰۃ دیتے ہیں اسی کے ساتھ قرض پر دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ دے دیا کریں اور یہ بھی اختیار ہے کہ جب قرض وصول ہو جائے تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ' جو اس قرض کی رقم پر واجب ہوئی تھی۔ وہ یکمشت ادا کر دیں۔

س..... میرے والدین نے - - - - - - - - - - - - - - . اپنے مکان کی تعمیر کے سلسلے میں ۲۰،۰۰۰' روپے قرض لیا تھا جو ابھی لوٹایا نہیں گیا ہے۔ اگرچہ وہ رقم ہمارے پاس جمع شدہ نہیں ہے بلکہ مکان کی تعمیر وغیرہ کے سلسلے میں خرچ ہوگئی تو کیا ہم پر اس کی زکوٰۃ دینا فرض ہوگی؟ کیونکہ اس سلسلے میں معلوم کرنے پر ہمیں یہ بات معلوم ہوئی کہ جس شخص کی رقم ہوگی وہ ہی زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ اس سلسلے میں ہم نے اس شخص سے بھی معلوم کیا جس کی یہ رقم ہے تو انہوں نے صاف طور پر زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ زکوٰۃ آپ خود ادا کریں۔ کیونکہ یہ رقم آپ کے کام آئی ہے۔

ج..... قرض کی رقم کی زکوٰۃ قرض دینے والے کے ذمہ ہوتی ہے۔ قرض لینے والے کے ذمہ نہیں ہوتی۔ اس لئے اس رقم کی زکوٰۃ آپ لوگوں کے ذمہ نہیں۔ قرض دینے والے کو چاہئے کہ اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔

نادہند قرضدار کو دی گئی قرض کی رقم پر زکوٰۃ

س..... سائل سے عرصہ چار پانچ سال ہوئے اپنے ہی دوستوں یا رشتہ داروں نے کچھ رقم ادھار لی تھی جن کے واپس دینے کی کوئی مدت طے ہوئی اور نہ کوئی تحریر لکھی گئی تھی۔ سائل نے اس عرصے میں کتنی ہی بار پیسوں کی واپسی کا مطالبہ کیا تو جواب ملا کہ کیا ہوا دیدیں گے ایسے ہی ہوتے ہوتے ۵ سال گذر گئے ہیں لیکن پیسے واپس ملنے کی کوئی امید پختہ نظر نہیں آتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مزید اور زیادہ عرصہ گذر

جائے۔ نا امید ہو کر میں نے بھی پیسے مانگنے چھوڑ دیے ہیں۔ برائے مہربانی آگاہ فرمائیں کہ اس رقم کی زکوۃ جو عرصہ ۵ سال سے میرے پاس نہیں' دینی ہوگی یا نہیں۔

ج..... جو رقم کسی کو قرض دی ہو اس پر زکوۃ لازم ہے۔ البتہ یہ اختیار ہے کہ چاہے تو ہر سال ادا کر دیا کرے یا وصول ہونے کے بعد گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ یکمشت ادا کر دے۔ البتہ اگر مقروض قرضہ سے منکر ہو اور قرض دہندہ کے پاس گواہ بھی نہ ہوں تو وصول ہونے سے پہلے اس کی زکوۃ لازم نہیں اور وصول ہونے کے بعد بھی گذشتہ سالوں کی زکوۃ نہیں۔

س..... میرے ایک دوست نے آج سے پانچ سال پہلے ڈیڑھ لاکھ روپیہ تجارت میں لگانے کے لئے لیا تھا اس نے وہ تمام روپیہ خرد برد کر دیا۔ آج پانچ سال کے بعد اس نے مجھے پندرہ ہزار روپیہ واپس کیا ہے۔ کیا ان پندرہ ہزار روپیہ پر زکوۃ واجب ہے کیا پانچ سال کی زکوۃ ادا کرنی چاہئے یا صرف اسی سال کی اور جو باقی کا روپیہ اس نے ادا نہیں کیا اس پر بھی زکوۃ ادا کرنی چاہئے۔

ج..... اس پندرہ ہزار روپے پر گذشتہ تمام سالوں کی زکوۃ واجب ہے اسی طرح جو روپیہ آپ کے دوست سے ملتا جائے اس کی گذشتہ سالوں کی زکوۃ ادا کرتے رہئے۔

امانت کی رقم پر زکوۃ

س..... میرے پاس کسی کی امانت ہے تو اس پر زکوۃ دینا میرا فرض ہے یا جس کی رقم ہے وہ زکوۃ دے گا۔ دوسری بات عرض خدمت یہ ہے کہ مجھ سے کسی نے قرض مانگا اور وہ اپنے وقت پر نہ دے اور امید بھی کم ہے تو اس رقم پر بھی زکوۃ فرض ہے یا نہیں۔

ج..... جس شخص کی امانت آپ کے پاس ہے آپ کے ذمہ اس کی زکوۃ نہیں بلکہ اس کی زکوۃ امانت رکھوانے والے کے ذمہ لازم ہے' اگر اس نے آپ کو زکوۃ دینے کا اختیار دیا ہے تو آپ بھی اس رقم میں سے ادا کر سکتے ہیں۔ کسی کے ذمہ جو آپ کا قرض ہے اگر وہ تسلیم کرتا ہے کہ مجھے قرض دینا ہے تو آپ کے ذمہ اس کی زکوۃ لازم ہے خواہ ہر سال ادا کرتے رہیں یا جب وصول ہو جائے تب گذشتہ تمام سالوں کی ادا کر دیں۔

اگر امانت کی رقم سے حکومت زکوۃ کاٹ لے تو؟

س..... دوسرے شہروں کے لوگ اپنی تجارت اور امانت کے طور پر کسی کے پاس جو رقم جمع کراتے ہیں تو حفاظت کے خیال سے وہ شخص اپنے نام سے اس کو بنک میں رکھ دیتا ہے اور وقتاً فوقتاً ان لوگوں کی ہدایت کے پیش نظر رقم نکالتا بھی رہتا ہے تو حکومت کیا ان رقوم پر زکوۃ منہا کرنے کی حقدار ہے یا نہیں؟۔

ج..... جس شخص کی امانت ہے اس کے ذمہ زکوۃ فرض ہوگی۔ مگر چونکہ حکومت آپ کے اکاؤنٹ سے زبردستی زکوۃ کاٹ لیتی ہے۔ اس لئے امانت رکھنے والوں کو چاہئے کہ آپ کو زکوۃ ادا کرنے کا اختیار دے دیں۔ اس اختیار دینے کے بعد ان کی رقم سے جو زکوۃ کٹے گی وہ ان کی طرف سے ہوگی۔ اور آپ

دزکوۃ کی رقم جو کاٹ لی گئی اس کو منہا کر کے باقی رقم ان کو واپس کریں گے۔

زرِ ضمانت کی زکوٰۃ

س..... جو رقم ہمارے پاس امانتاً رکھی ہو۔ اس پر زکوٰۃ کون ادا کرے گا۔ ہم ادا کریں گے یا اصلی مالک؟ مکان کے کرایہ پر جو رقم بطور زرِ ضمانت پیشگی کرایہ دار سے لی جاتی ہے وہ قابلِ واپسی ہے اور کئی سال مالک مکان کے پاس امانت رہتی ہے اس پر کون زکوٰۃ ادا کرے گا؟۔

ج..... جو شخص رقم کا مالک ہو اس کے ذمہ زکوٰۃ ہے پس امانت کی رقم کی زکوٰۃ امین پر نہیں بلکہ امانت رکھوانے والے مالک کے ذمہ ہے۔ اور زرِ ضمانت کا مالک کرایہ دار ہے۔ اس کی زکوٰۃ بھی اسی کے ذمہ ہے۔

زکوٰۃ کا نصاب اور شرائط

زکوٰۃ کن چیزوں پر فرض ہے

س..... زکوٰۃ کس کس چیز پر فرض ہے۔

ج..... زکوٰۃ مندرجہ ذیل چیزوں پر فرض ہے۔

(۱)......... سونا' جبکہ ساڑھے سات تولہ (۸۷٫۴۷۹ گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

(۲)....... چاندی جبکہ ساڑھے باون تولہ (۶۱۲٫۳۵ گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

(۳) روپیہ' پیسہ اور مال تجارت' جبکہ اسکی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی (۶۱۲٫۳۵ گرام) کے برابر ہو۔

نوٹ۔ اگر کسی کے پاس تھوڑا سا سونا ہے۔ کچھ چاندی ہے۔ کچھ نقد روپے ہیں کچھ مال تجارت ہے۔ اور ان کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی کے برابر ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ اسی طرح اگر کچھ سونا ہے کچھ چاندی ہے۔ یا کچھ سونا ہے کچھ نقد روپیہ ہے۔ یا کچھ چاندی ہے کچھ مال تجارت ہے تب بھی ان کو ملا کر دیکھا جائیگا کہ ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت بنتی ہے یا نہیں ؟ اگر بنتی ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔ ورنہ نہیں الغرض سونا' چاندی' نقدی' مال تجارت میں سے دو چیزوں کی مالیت جب چاندی کے نصاب کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

(۴) ان چیزوں کے علاوہ چرنے والے مویشیوں پر بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ اور بھیڑ بکری' گائے بھینس اور اونٹ کے الگ الگ نصاب ہیں ان میں چونکہ تفصیل زیادہ ہے اس لئے نہیں لکھتا' جو لوگ ایسے مویشی رکھتے ہوں وہ اہل علم سے دریافت کریں۔

(۵) عشری زمین کی پیداوار پر بھی زکوٰۃ فرض ہے' جس کو عشر کہا جاتا ہے۔ اسکی تفصیلات آگے ملاحظہ کریں۔

نصاب کی واحد شرط کیا ہے؟

س...... عام طور سے زکوٰۃ کے لئے شرط نصاب جو سننے میں آتا ہے، وہ ہے ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا ان کی مالیت۔

مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص جس کے پاس نہ سونا ہے نہ چاندی بلکہ پانچ ہزار روپے نقد ہیں۔ اسے کس نصاب پر عمل کرنا چاہئے۔ سونے پر یا چاندی پر؟ اور مالیت کا حساب لگائے تو کس چیز کے مطابق؟ اگر چاندی کی شرط پر عمل کرتا ہے تو وہ صاحب نصاب ٹھہرے گا۔ لیکن اگر سونے کی شرط پر عمل کرتا ہے تو ہرگز صاحب زکوٰۃ نہیں ٹھہرتا۔ لہٰذا وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا وضاحت فرمائیں کہ ایسے شخص کو کون سی راہ اختیار کرنی چاہئے۔

آج کل نصاب کے دو معیار کیوں چل رہے ہیں جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو ایک ہی معیار تھا۔ یعنی دو سو درہم (چاندی) کی مالیت بیس دینار (سونے) کی مالیت کے برابر تھے۔ آج ان کی مالیتوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لہٰذا کس شرط پر عمل کرنا لازمی ہے؟ نصاب کی واحد شرط کیا ہے؟

ج...... آپ کے سوال کے سلسلہ میں چند باتیں سمجھ لینا ضروری ہے۔

اول:۔ کس مال میں کتنی مقدار واجب الادا ہے؟ کس مال میں کتنے نصاب پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ یہ بات محض عقل و قیاس سے معلوم نہیں ہوسکتی، بلکہ اس کے لئے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی طرف رجوع کرنا ناگزیر ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مال کا جو نصاب مقرر فرمایا ہے اس کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ اور اس میں ردوبدل کی گنجائش نہیں ٹھیک اسی طرح، جس طرح کہ نماز کی رکعات میں ردوبدل کی گنجائش نہیں۔

دوم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کا نصاب دو سو درہم (یعنی ساڑھے باون تولے یعنی تقریباً ۶۱۲٫۳۵ گرام) اور سونے کا نصاب بیس مثقال (ساڑھے سات تولے یعنی تقریباً ۸۷٫۴۸ گرام) مقرر فرمایا ہے، اب خواہ سونے چاندی کی قیمتوں کے درمیان وہ تناسب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا قائم رہے یا نہ رہے سونے چاندی کے ان نصابوں میں تبدیلی کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں۔ جس طرح فجر کی نماز میں دو کے بجائے چار رکعتیں اور مغرب کی نماز میں تین کے بجائے دو یا چار رکعتیں پڑھنے کا کوئی اختیار نہیں۔

سوم۔ جس کے پاس نقد روپیہ پیسہ ہو یا مال تجارت ہو یہ تو ظاہر ہے کہ اس کے لئے سونے چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کو معیار بنانا ہوگا۔ رہا یہ کہ چاندی کے نصاب کو معیار بنایا جائے یا سونے کے نصاب کو؟ اس کے لئے فقہائے امت نے۔ جو درحقیقت حکمائے امت ہیں۔ یہ فیصلہ دیا

ہے کہ ان دونوں میں سے جس کے ساتھ بھی نصاب پورا ہو جائے اسی کو معیار بنایا جائے گا۔ مثلاً چاندی کی قیمت سے نصاب پورا ہو جاتا ہے۔ مگر سونے سے نصاب پورا نہیں ہوتا (اور یہی آپ کے سوال کا بنیادی نکتہ ہے) تو چاندی کی قیمت سے حساب لگایا جائیگا۔ اور اسکی دو وجھیں ہیں۔ ایک یہ کہ زکوٰۃ فقرا کے نفع کے لئے ہے۔ اور اس میں فقرا کا نفع زیادہ ہے۔ دوم یہ کہ اس میں احتیاط بھی زیادہ ہے۔ کہ جب ایک نقدی (یعنی چاندی) کے ساتھ نصاب پورا ہو جاتا ہے اور دوسری نقدی (یعنی سونے) کے ساتھ پورا نہیں ہوتا تو احتیاط کا تقاضا یہ ہو گا کہ جس نقدی کے ساتھ نصاب پورا ہو جاتا ہے اسی کا اعتبار کیا جائے۔

زکوٰۃ کب واجب ہوئی

س..... میرے پاس سال بھر سے کچھ رقم تھی جسے میں خرچ بھی کرتی رہی شوال کے مہینے سے رجب تک میرے پاس دس ہزار روپے بچے۔ اور رجب میں ہی ۳۵ ہزار روپے کی آمدنی ہوئی۔ اب یہ بتائیں کہ رمضان میں صرف دس ہزار کی زکوٰۃ نکالنی ہوگی یا ۳۵ ہزار بھی اس میں شامل کئے جائیں گے جبکہ ۳۵ ہزار پر رمضان تک صرف تین ماہ کا عرصہ گذرا ہو گا؟۔

ج..... جو آدمی ایک بار نصاب کا مالک ہو جائے تو جب اس نصاب پر ایک سال گزرے گا تو سال کے دوران حاصل ہونے والے کل سرمائے پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔ ہر رقم پر الگ الگ سال گزرنا شرط نہیں۔ اس لئے رمضان المبارک میں آپ پر اس کل رقم کی زکوٰۃ واجب ہوگی جو اس وقت آپ کے پاس ہو۔

س..... اگر کسی کے پاس ۶۸ ہزار روپیہ اور ۶ تولہ سونا ہے تو اس سونے پر بھی زکوٰۃ دی جائے گی یا صرف روپے کی ہی زکوٰۃ نکالنی ہوگی۔

ج..... اس صورت میں زکوٰۃ سونے پر بھی واجب ہے۔ سال پورا ہونے کے دن سونے کی جو قیمت ہو اس کے حساب سے ۶ تولے سونے کی مالیت کو بھی رقم میں شامل کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

نقد اور مال تجارت کیلئے چاندی کا نصاب معیار ہے

س..... نصاب ساڑھے سات تولہ سونا' ساڑھے باون تولے چاندی کا ہے اس سلسلے میں جاننا چاہوں گا کہ نقدی اور مال کا حساب کس کے معیار پر کیا جائے چاندی یا سونا؟۔

ج..... چاندی کے نصاب کا اعتبار کیا جائے۔

نوٹ..... ساڑھے سات تولہ سونا مساوی ہے ۸۷٫۴۷۹ گرام کے۔ اور ساڑھے باون تولے چاندی ۶۱۲٫۳۵ گرام کے برابر ہے۔

س..... آج کل کم سے کم کتنی رقم کی ملکیت پر زکوٰۃ فرض ہوگی؟۔

ج..... ساڑھے باون تولے چاندی کی بازار میں جتنی قیمت ہو اتنی مالیت پر۔ چونکہ چاندی کا بھاؤ بدلتا رہتا ہے اس لئے اس کی مالیت کا لکھنا بے سود ہے۔ جس دن زکوٰۃ واجب ہو اس دن کی قیمت کا اعتبار ہے۔

نصاب سے کم اگر فقط سونا ہو تو زکوٰۃ واجب نہیں

س...... اگر کسی عورت کے پاس ½ ۷ تولہ سونا اور ½ ۵۲ تولہ چاندی ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ اگر کسی عورت کے پاس ۵۔ ۶ تولہ سونا ہو چاندی اور نقدی وغیرہ کچھ نہ ہو اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتی یہ صحیح ہے یا نہیں؟

ج...... اگر صرف سونا ہو اس کے ساتھ چاندی یا نقد روپیہ اور دیگر کوئی چیز قابل زکوٰۃ نہ ہو تو ساڑھے سات تولے (۸۷٫۵ گرام) سے کم سونے پر زکوٰۃ نہیں۔

½ ۷ تولے سونے سے کم پر نقدی ملا کر زکوٰۃ واجب ہے

س...... میری چار لڑکیاں بالغ ہیں ہر ایک کے پاس ۴ تولہ سونا زائد یا کم ہے۔ میں نے ہمیشہ کے لئے دے دیا تھا اور ہر ایک کے پاس روپیہ چار سو ریال چھ سو ایک ہزار ریال جمع رہتا ہے۔ کیا ان سب پر زکوٰۃ قربانی خطرہ علیحدہ ادا کرنا واجب ہے یا نہیں؟

ج...... آپ نے جو صورت لکھی ہے اس میں آپ کی سب لڑکیوں پر الگ الگ زکوٰۃ' قربانی' صدقہ' فطر لازم ہے' کیونکہ سونا اگرچہ نصاب سے کم ہے۔ مگر نقدی کے ساتھ سونے کی قیمت ملائی جائے تو ساڑھے باون تولے (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی کی قیمت بن جاتی ہے۔

کیا نصاب سے زائد میں' نصاب کے پانچویں حصے تک چھوٹ ہے؟

س...... میرے پاس صرف سونے کے تین زیورات ہیں ایک کا وزن ۸/۷ تولہ دوسرے کا ۲ تولہ تیسرے کا ایک تولہ ۵ ماشہ کل ۸۱ تولہ ۵ ماشہ کے زیورات ہیں میں چاہتا ہوں کہ صرف چالیسواں کی شرح سے دو تولہ کی زکوٰۃ نکال دوں اور وہ اس طرح کہ دو تولہ کا ایک زیور ہی اپنی غریب پھوپھی کو دے دوں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ۱۷ ماشہ پر زکوٰۃ معاف ہے کیونکہ نصاب کے پانچواں حصہ سے کم ہے۔ مگر ایک صاحب فرماتے ہیں کہ دور حاضر میں ڈھائی فیصد کی شرح زکوٰۃ کی ہو گئی ہے چالیسواں کی اصطلاح منسوخ ہو گئی۔ اب مجھ کو ڈھائی فیصد کے حساب سے کل نو سو ستر ماشہ کا ڈھائی فیصد یعنی ۲۴٫۲۵ ماشہ دینا ہو گا نہ کہ صرف ۲۴ ماشہ یعنی ۲ تولہ خلش دور کریں۔

ج...... ڈھائی فیصد اور چالیسواں حصہ تو ایک ہی چیز ہے۔ اصطلاحیں بدلتی تو رہتی ہیں۔ منسوخ نہیں ہوا کرتیں دراصل اس مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور صاحبین (امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ) .... کا اختلاف ہے کہ نصاب سے رقم کچھ زیادہ ہو تو زائد پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟ حضرت امامؒ کے نزدیک نصاب سے زائد جب پانچواں حصہ ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے۔ نصاب اور پانچویں حصہ کے درمیان کی مالیت پر "چھوٹ" ہے اسی طرح پانچویں حصہ سے

پانچویں حصہ تک "چھوٹ" ہے۔ جب مزید پانچواں حصہ ہوجائے گا تب اس پر زکوٰۃ آئے گی۔
صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ نصاب سے زائد جتنی بھی مالیت ہو، خواہ کم یا زیادہ، اس پر زکوٰۃ ہے۔
پس حضرت امامؒ کے قول کے مطابق آپ کے ذمہ صرف اسی تولہ پر زکوٰۃ ہے اور زائد مقدار جو سترہ ماشے کی ہے۔ وہ چونکہ نصاب کے پانچویں حصہ سے کم ہے، اس پر زکوٰۃ نہیں۔ جبکہ صاحبینؒ کے نزدیک اس زائد سترہ ماشے پر بھی اس کے حساب سے زکوٰۃ ہے۔
عوام کے لئے زیادہ باریکی میں جانا مشکل ہے، ان کے لئے سیدھی سی بات یہ ہے کہ کل مالیت کا چالیسواں حصہ (یا اڑھائی فیصد) ادا کر دیا کریں لہٰذا آپ دو تولے اپنی پھوپھی صاحبہ کو دے دیں۔ یہ اسی تولے کی زکوٰۃ ہو گئی۔ اور ایک تولہ ۵ ماشے جو زائد ہیں ان کی قیمت لگا کر اس کا چالیسواں حصہ ادا کر دیں۔

ایضاً

س..... میں بزرگوں سے سنتا چلا آ رہا ہوں اور کتابوں میں پڑھتا ہوں کہ زکوٰۃ چاندی سونا پر ہے۔ اگر کسی کے پاس روپے ہوں یا نوٹ ہوں تو ان کو بھی چاندی سونا میں حساب کر لو۔ اب پھر دیکھو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کے برابر ہوئے کہ نہیں۔ اگر ہو گئے تو صاحب نصاب ہو گئے اور اب اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکال دو۔ یعنی چالیس سے تقسیم کر دو اور اگر باقی کچھ بچ جائے تو اگر وہ نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہے تو اس کو چھوڑ دو اس پر زکوٰۃ معاف ہے۔ میرے پاس مثلاً ۱۲۰ تولہ چاندی کے زیورات ہیں اور ۴۰۵۰ روپے بنک میں ہیں جن پر ایک سال مکمل گزر گیا۔ اب ۴۰۵۰ روپے کا میں نے نو تولہ چاندی بشرح ۵۰۰ روپے فی تولہ بنالیا۔ گویا میرے پاس کل ایک سو انتیس تولے چاندی یا کل چھ ہزار چار سو پچاس روپے نقدی ہیں۔ اگر میں صرف ان کو چاندی سمجھ کر چالیسواں حصہ نکالتا ہوں تو صرف تین تولہ چاندی یعنی ایک سو پچاس روپے زکوٰۃ واجب ہے۔ ۹ تولہ بڑھتری پر جو نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہے زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر میں دوسرے طریقے سے یعنی ۶۴۵۰ روپے پر اڑھائی فیصد کے حساب سے نکالتا ہوں تو اس پر ۱۶۱ روپے ۲۵ پیسے زکوٰۃ آئے گی۔ بتائیے کونسی رقم ۱۵۰ روپے یا ۱۶۱ روپے ۲۵ پیسے صحیح ہیں؟ شکوک رفع فرمائیں۔

ج..... جو سونا چاندی نصاب سے زائد ہو مگر نصاب کے پانچویں حصے سے کم ہو اس میں زکوٰۃ واجب ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف ہے۔ احتیاط کی بات یہی ہے کہ اس کو بھی واجب سمجھ کر ادا کیا جائے۔ اس لئے آپ کی ذکر کردہ مثال میں ۱۶۱ روپے ۲۵ پیسے ہی ادا کرنا چاہئے۔

نصاب سے زیادہ سونے کی زکوٰۃ

س..... اگر کسی شخص کے پاس نصاب سے زیادہ سونا ہے تو اس صورت میں کیا زکوٰۃ پوری مقدار پر فرض ہے۔ یا نصاب سے زائد مقدار پر؟

ج...... پوری مقدار پر۔ بعض لوگ زکوٰۃ کو انکم ٹیکس پر قیاس کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ نصاب سے کم مقدار پر چونکہ زکوٰۃ نہیں اس لئے جب نصاب سے زیادہ ہو جائے تو صرف زائد پر زکوٰۃ ہے اور نصاب کی مقدار "چھوٹ" میں داخل ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں۔ بلکہ جتنا بھی سونا' چاندی یا روپیہ پیسہ ہو اس سب کی زکوٰۃ لازم ہے جبکہ نصاب کو پہنچ جائے۔

نوٹ پر زکوٰۃ

س...... فی زمانہ تمام ممالک میں سکہ کے بجائے کاغذی نوٹ رائج ہیں جن کی حیثیت وعدے یا اقرار نامے کی ہے کیا یہ کاغذی نوٹ سکہ میں شمار ہو سکتا ہے؟ اگر سکے میں شمار نہیں ہو سکتا تو اس پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فلزی سکہ رائج الوقت پر زکوٰۃ لازم کی ہے۔

ج...... نوٹ یا تو خود سکہ ہے یا مالیت کی رسید ہے۔ اس لئے زکوٰۃ تو نوٹوں پر ہر حال میں لازم ہے۔ البتہ نوٹ سے زکوٰۃ کے ادا ہونے کا مسئلہ محل نظر رہا ہے۔ بہت سے اکابر کی رائے میں یہ خود سکہ نہیں بلکہ رسید ہے۔ اس لئے زکوٰۃ اس سے ادا نہیں ہوتی۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک اس کو دور جدید میں سکہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ پہلے قول پر احتیاط زیادہ ہے اور دوسرے قول میں سہولت زیادہ ہے۔

زکوٰۃ بچت کی رقم پر ہوتی ہے تنخواہ پر نہیں

س...... فوجی سپاہی کو تنخواہ ملتی ہے اس کے ساتھ مکان کا کرایہ۔ ٹرانسپورٹ کا کرایہ وغیرہ ملتا ہے ۱۳۰۰ روپے تک نقد لے لیتے ہیں کیا اس رقم پر زکوٰۃ ہوتی ہے۔ جبکہ روپے اکٹھے اس کے پاس آتے ہیں۔ لیکن بڑی مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔

ج...... زکوٰۃ بچت کی رقم پر ہوتی ہے۔ جبکہ بچت کی رقم ساڑھے باون تولے یعنی ۶۱۲٫۳۵ گرام چاندی کی مالیت کو پہنچ جائے۔ جب کچھ بچتا ہی نہیں تو اس پر زکوٰۃ کیا ہو گی۔

زکوٰۃ ماہانہ تنخواہ پر نہیں بلکہ بچت پر سال گزر جانے پر ہے

س...... اپنی تنخواہ کی کتنی فیصد رقم زکوٰۃ میں دینی چاہئے؟ ہماری کل تنخواہ صرف پانچ سو ہے۔

ج...... اگر بچت نصاب کے برابر ہو جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو ۲½ فیصد زکوٰۃ واجب ہے' ورنہ نہیں۔

تنخواہ کی رقم جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں

س...... میں جس کمپنی میں کام کرتا ہوں اس کمپنی پر میری کچھ رقم (تنخواہ کی مد میں) واجب ہے۔

موجودہ ظاہری صورتحال کے مطابق اس کے ملنے کی کوئی خاص امید نہیں ہے لیکن اگر اللہ پاک کے فضل و کرم سے یہ رقم مل جاتی ہے تو احقر کا ارادہ ہے کہ اس سے اپنی ذاتی ضرورت کے لئے ایک مکان یا فلیٹ خرید لے (میرے پاس اپنا ذاتی مکان نہیں ہے) کیا مجھے اس رقم پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے واضح رہے کہ یہ رقم کمپنی پر ایک سال سے زیادہ کے عرصے سے واجب الادا ہے۔

ج...... تنخواہ کی رقم جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ تنخواہ کی رقم ملنے کے بعد اس پر سال پورا ہو گا تب اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی' اور اگر آپ پہلے سے صاحب نصاب ہیں تو جب نصاب پر سال پورا ہو گا اس کے ساتھ اس تنخواہ کی وصول شدہ رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

زکوٰۃ کس حساب سے ادا کریں

س...... یہ فرمائیں کہ زکوٰۃ جمع شدہ رقم پر ادا کی جاتی ہے مثلاً کسی ماہ ایک شخص کے پاس ۲ ہزار روپے ہیں تیسرے یا چوتھے ماہ میں وہ پندرہ سو رہ جاتے ہیں اور جب سال مکمل ہوتا ہے تو وہ رقم دو ہزار پانچ سو ہوتی ہے تو آپ کس حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی تفصیل سے مطلع فرمائیں۔

ج...... پہلے یہ اصول سمجھ لیجئے کہ جس شخص کے پاس تھوڑی تھوڑی بچت ہوتی رہی جب تک اس کی جمع شدہ پونجی ساڑھے باون تولہ (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی کی مالیت کو نہ پہنچے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں اور جب اس کی جمع شدہ پونجی اتنی مالیت کو پہنچ جائے (اور وہ قرض سے بھی فارغ ہو) تو اس تاریخ کو وہ "صاحب نصاب" کہلائے گا۔ اب سال کے بعد اسی قمری تاریخ کو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ اس وقت اس کے پاس جتنی جمع شدہ پونجی ہو (بشرطیکہ نصاب کے برابر ہو) اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ سال کے دوران اگر وہ رقم کم و بیش ہوتی رہی اس کا اعتبار نہیں' بس سال کے اول و آخر میں نصاب کا ہونا شرط ہے۔

کاروبار میں لگائی گئی رقم پر زکوٰۃ واجب ہے

س...... میں خود ایک کمپنی میں نوکری کرتا ہوں اس کے ساتھ میں نے کچھ پیسہ شراکت میں کاروبار میں لگایا ہوا ہے جس سے کچھ آمدنی ہو جاتی ہے جس سے ہمارا خرچ چلتا ہے اور کچھ بچت (زیادہ سے زیادہ ۱۰' ۱۲ ہزار روپیہ سالانہ) ہو جاتی ہے کیا کاروبار میں لگائے ہوئے پیسے پر زکوٰۃ دینا ہوگی جبکہ ہم بچت کی ہوئی رقم پر پورے سال کی زکوٰۃ دیتے ہیں؟

ج...... کاروبار میں لگے ہوئے روپے پر بھی زکوٰۃ ہے۔

اصل رقم اور منافع پر زکوٰۃ

س...... زید نے ۵ ہزار روپے ایک جائز تجارت میں لگائے ہیں۔ سال گذرنے کے بعد زید کتنی رقم زکوٰۃ میں دے گا اصل رقم پر زکوٰۃ ادا کی جائے گی' اس کل منافع پر جو سال بھر کمایا؟

ج..... سال گذرنے پر اصل رقم مع منافع کے جتنی رقم بنتی ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔

قابل فروخت مال اور نفع دونوں پر زکوٰۃ واجب ہے

س..... مجھے دوکان چلاتے ہوئے تقریباً ۳ سال ہوگئے ہیں دوکان کھولے تو زیادہ عرصہ ہوگیا ہے لیکن پہلے بچوں کا سامان وغیرہ تھا میرا سوال یہ ہے کہ میں نے زکوٰۃ کبھی نہیں دی آپ مجھے بتلایئے کہ میں کس طرح سے زکوٰۃ دوں' دوکان کے پورے مال پر زکوٰۃ ہے یا اس سے جو سالانہ منافع ہوتا ہے؟ اور اس سے پہلے جو میں نے زکوٰۃ نہیں دی اسکا کیا کروں کیونکہ میرے والد صاحب کا حج کا بھی فارم بھروا دیا ہے اس میں میں نے بھی کچھ رقم دی ہے۔

ج..... آپ کی دوکان میں جتنا قابل فروخت سامان ہے اس کا حساب لگا کر اور منافع جوڑ کر سال کے سال زکوٰۃ دیا کیجئے اور اسکے ساتھ گھر میں جو قابل زکوٰۃ چیز ہو اسکی زکوٰۃ بھی اسکے ساتھ ادا کر دیا کیجئے گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ بھی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اس کو بھی حساب کر کے ادا کیجئے سال کے اندر جو رقم گھر کے مصارف اور دیگر ضروریات میں خرچ ہو جاتی ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

کاروبار میں قرضہ کو منہا کر کے زکوٰۃ دیں

س..... صورت حال یہ ہے کہ میں اسپیئر پارٹس کا کاروبار کرتا ہوں میں کراچی سے مال لے کر آتا ہوں اور آگے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں سپلائی کرتا ہوں۔ میں جن سے مال لیتا ہوں ان کا قرضہ میرے اوپر تقریباً ۳۰،۰۰۰ روپے ہے اور دوسروں کے اوپر میرا قرضہ تقریباً ۱۸،۰۰۰ روپے ہے اور میرے پاس تقریباً ۸۰،۰۰۰ کا مال موجود ہے۔ سوال یہ ہے کہ میں کس طرح سے زکوٰۃ نکالوں؟ ایک جگہ میں نے پڑھا ہے کہ کل رقم میں سے قرضہ نکال کر جو بچے اس پر زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے لیکن وہ رقم جو کہ دوسروں پر قرضہ ہو اس کے لئے کیا حکم ہے اور وہ رقم جو میں نے قرضہ دے رکھی ہو؟

ج..... جتنی مالیت آپ کے پاس موجود ہے خواہ نقدی کی شکل میں ہو یا مال تجارت کی شکل میں نیز آپ کے وہ قرضے جو لوگوں کے ذمہ ہیں ان سب کو جمع کر لیا جائے۔ اس مجموعی رقم میں سے وہ قرضہ جات منہا کر دیئے جائیں جو آپ کے ذمہ ہیں۔ منہا کرنے کے بعد جتنی مالیت باقی رہے اسکی زکوٰۃ ادا کر دیا کریں۔ صورت مسئولہ میں ۶۸ ہزار روپے کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب ہے۔

قابل فروخت مال کی قیمت سے قرض منہا کر کے زکوٰۃ دی جائے

س..... زید نے قرض کے پیسوں سے ایک دکان کھولی سال پورا ہونے پر حساب کر کے ۹۵،۰۰۰ روپے کا مال موجود تھا۔ جبکہ شروع میں ۱،۰۰،۰۰۰ کا مال ڈالا تھا۔ اور قرض جو دکان پر ۶۰،۰۰۰ روپے کا بقایا

ہے۔ اور نقد دو ہزار پڑے ہوئے تو کیا ان پر زکوٰۃ ادا ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو کتنی؟
ج..... جتنی مالیت کا سامان قابل فروخت ہے۔ اس کی قیمت میں سے قرض کی رقم منہا کر کے باقی ماندہ رقم میں دو ہزار جمع کر کے اس کی زکوٰۃ ادا کر دیجئے۔

صنعت کا ہر قابل فروخت مال بھی مال زکوٰۃ ہے

س..... صنعت کے سلسلے میں کون سامال زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے اور کون سے مال پر زکوٰۃ واجب ہے؟
ج..... صنعت کار کے پاس دو قسم کا مال ہوتا ہے۔ ایک خام مال' جو چیزوں کی تیاری میں کام آتا ہے۔ اور دوسرا تیار شدہ مال' ان دونوں قسم کے مالوں پر زکوٰۃ ہے۔ البتہ مشینری اور دیگر وہ چیزیں جن کے ذریعہ مال تیار کیا جاتا ہے ان پر زکوٰۃ نہیں۔

سال کے دوران جتنی بھی رقم آتی رہے لیکن زکوٰۃ اختتام سال پر موجود رقم پر ہوگی

س..... زکوٰۃ کے لئے رقم یا مال پر پورا سال گزر جانا ضروری ہے جب کہ مال تجارت میں فائدہ سے جو اضافہ ہوتا ہے اس تمام پر ۱۲ ر ماہ کا پورا عرصہ نہیں گزرتا۔ مثلاً ایک شخص کے پاس جنوری ۸۴ء تک کل سرمایہ ۲۰ ر ہزار روپیہ تھا جو ۳ ر ماہ تک اندازاً ۲۲ ر ہزار ہو گیا چھ ماہ گزرنے پر ۲۵ ر ہزار روپیہ ہو گیا نو ماہ گزرنے پر ۲۸ ر ہزار ہو گیا اور بارہویں مہینے .... کے اختتام تک اس کی رقم بڑھ کر ۳۰ ر ہزار روپیہ ہو گئی اب زکوٰۃ کس رقم پر واجب ہوگی۔ جب کہ وہ شخص ہمیشہ اپنی زکوٰۃ و دیگر آمدنی کے لئے حساب شمسی سال کے اختتام پر کرتا ہے۔
ج..... یہاں دو مسئلے ہیں ایک یہ کہ زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے شمسی سال کا اعتبار نہیں۔
اب یا تو حساب قمری سال کے اعتبار سے کرنا چاہئے اور اگر شمسی سال کے اعتبار سے حساب کرنا ہی ناگزیر ہو تو دس دن کی زکوٰۃ مزید ادا کر دینی چاہئے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ قمری سال کے ختم ہونے پر اس کے پاس جتنا مال ہو اس سب پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ مثلاً کسی کا سال زکوٰۃ یکم محرم سے شروع ہوتا ہے۔ تو اگلے سال یکم محرم کو اس کے پاس جتنا مال ہو اس پر زکوٰۃ ادا کرے۔ خواہ اس میں سے کچھ حصہ دو مہینے پہلے ملا ہو یا دو دن پہلے۔

الغرض سال کے دوران جو مال آتا رہے اس پر سال گزرنے کا حساب الگ سے نہیں لگایا جائے گا بلکہ جب اصل نصاب پر سال پورا ہو گا تو سال کے اختتام پر جس قدر بھی سرمایہ ہو' اس پورے سرمائے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی خواہ اس کے کچھ حصوں پر سال پورا نہ ہوا ہو۔

جب نصاب کے برابر مال پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی

س...... عمر کا ایسا کاروبار ہے کہ اسے روزانہ سو روپے بچت ہوتی ہے وہ یہ سو روپے بینک میں رکھتا ہے مثلاً دس رجب سے عمر نے یہ پیسے جمع کرنے شروع کئے اور دوسرے سال دس رجب کو اس نے حساب کیا تو تقریباً ۳۶۰۰۰ روپے تھے۔ اب ان پیسوں میں رمضان، شوال وغیرہ کے پیسے بھی ہیں جن پر ابھی سال نہیں گزرا اب سوال یہ ہے کہ آیا عمر دس رجب کو ۳۶۰۰۰ ہزار روپے کی زکوٰۃ اکٹھی نکالے گا یا دس رجب سے اڑھائی روپے روزانہ نکالے گا کیونکہ اس کی روزانہ بچت سو روپیہ ہے کیا اکٹھی زکوٰۃ نکالنے سے وہ دوسرے رجب تک زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہو جائے گا۔ اور یوں اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی جبکہ مال زکوٰۃ پر سال گزرنا شرط ہے؟

ج...... جب نصاب پر سال پورا ہو جائے تو سال کے بعد جتنا روپیہ ہو سب پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے خواہ کچھ روپیہ درمیان سال میں حاصل ہوا ہو۔ پورے سال کی زکوٰۃ کا حساب ایک ہی وقت کیا جاتا ہے۔ الگ الگ دنوں کا حساب نہیں کیا جاتا۔ مثلاً آپ نے جو صورت لکھی ہے کہ ایک شخص نے دس رجب کو سو روپے روزانہ جمع کرنے شروع کئے۔ اگلے سال دس رجب کو اس کے پاس ۳۶۰۰۰ روپے ہو گئے۔ اس کا سال اس وقت شروع ہوگا جب اس کی اتنی رقم جمع ہو جائے جو ساڑھے باون تولے (۶۱۲٫۳۵ گرام) چاندی کی مالیت کے برابر ہو، جس تاریخ کو اتنی مالیت جمع ہوگی اس سے اگلے سال اسی تاریخ کو جمع شدہ پوری رقم کی زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب ہو جائیگی۔

زکوٰۃ اندازاً دینا صحیح نہیں ہے

س...... دکان کی زکوٰۃ اندازاً ادا کرنا جائز ہے یا نہیں، یعنی اگر کپڑا ہے تو اس کو پورا ناپنا چاہئے یا اندازاً ادا کر دیا جائے؟

ج...... زکوٰۃ پورا حساب کر کے دینی چاہئے، اگر اندازہ کم رہا تو زکوٰۃ کا فرض ذمہ رہے گا۔ اگر پورے طور پر حساب کرنا ممکن نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ کا اندازہ لگانا چاہئے۔

کسی خاص مقصد کیلئے بقدر نصاب مال پر زکوٰۃ

س...... اگر میں نے نصاب کے بقدر رقم کسی خاص مقصد مثلاً بہن وغیرہ کی شادی کے لئے جمع کر رکھی ہو تو بھی کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

ج...... جی ہاں واجب ہے۔

اگر پانچ ہزار روپیہ ہو اور نصاب سے کم سونا ہو تو زکوٰۃ کا حکم

س...... زکوٰۃ کس پر فرض ہے اگر کسی شخص کے پاس پانچ ہزار روپیہ ہو اور نصاب سے کم سونا ہو تو کیا

اس پر زکوٰۃ دینی پڑے گی اگر ہاں تو کتنی؟۔

ج..... چونکہ پانچ ہزار روپے اور سونا دونوں مل کر ساڑھے باون تولے یعنی ۶۱۲٫۳۵ گرام چاندی کی مالیت سے بہت زیادہ ہیں اس لئے اس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کو چاہئے کہ سونے کی "آج کے بھاؤ" سے قیمت لگالے اور اس کو پانچ ہزار میں جمع کر کے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرے۔

زیور کی زکوٰۃ قیمت فروخت پر

س..... واجب زکوٰۃ سونے کی قیمت پر کیسے لگائی جائے۔ آیا بازار کی موجودہ قیمت فروخت (جس پر سنار بیچتے ہیں) یا وہ قیمت لگائی جائے جو اگر ہم بیچنا چاہیں تو ملے (جو سنار ادا کریں)؟۔

ج..... جس قیمت پر زیور فروخت ہو سکتا ہے اتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

زیورات کی زکوٰۃ کی شرح

س..... ۱۔ عورتوں کے پہننے کے زیور پر زکوٰۃ کی شرح کیا ہے؟

۲۔ زیورات کی قیمت موجودہ بازار کے نرخ پر لگائی جائے گی یا جس قیمت پر خریدے گئے ہیں؟

۳۔ سات تولہ سے زائد اگر سونے کے زیورات ہوں تو پورے زیورات پر زکوٰۃ لگے گی یا سات تولہ اس میں سے کم کر دیئے جائیں گے؟

ج..... سونے چاندی کے زیورات کی قیمت لگا کر اڑھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے۔ قیمت کا حساب زکوٰۃ واجب ہونے کے دن بازار کی قیمت سے ہوگا۔ پورے زیورات پر زکوٰۃ ہوگی، سات تولے کم کر کے نہیں۔

استعمال والے زیورات پر زکوٰۃ

س..... زیورات جو عورت کے استعمال میں رہتے ہیں کیا ان پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ کیونکہ استعمال میں رہنے والی اشیاء پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ میرے ایک عزیز جدہ میں رہتے ہیں اس کا بیان ہے کہ جدہ کے عرب لوگ زیور پر زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ روزمرہ استعمال کی چیز ہے وغیرہ۔

ج..... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسے زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے جو استعمال میں رہتے ہوں، عربوں کے مسلک میں نہیں ہوگی۔

زیورات اور اشرفی پر زکوٰۃ واجب ہے

س..... میرے پاس سونا چاندی کے زیورات ہیں جو کہ زیر استعمال ہیں اور کچھ سونا چاندی اپنی اصلی حالت پر یعنی اشرفی کی صورت میں ہے اب آیا زکوٰۃ دونوں اقسام کے سونا چاندی پر ہے یا صرف اشرفی کی شکل کے سونے اور چاندی پر؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زیر استعمال زیورات پر زکوٰۃ نہیں۔ اصل

صورت حال سے مطلع فرمائیں۔

ج..... زیر استعمال زیورات پر بھی زکوٰۃ ہے، لہٰذا صورت مذکورہ میں زکوٰۃ دونوں پر واجب ہے یعنی زیورات اور اشرفی دونوں پر۔

زیور کے نگ پر زکوٰۃ نہیں لیکن کھوٹ سونے میں شمار ہوگا

س..... کیا زکوٰۃ خالص سونے پر لگائیں گے یا زیورات جس میں نگ وغیرہ بھی شامل ہوں اس نگ کے وزن کو شامل کرتے ہوئے زکوٰۃ لازم ہوگی اور اس طرح سے کھوٹ کا کیا مسئلہ ہے؟

ج..... سونے میں جو نگ وغیرہ لگاتے ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں۔ کیونکہ ان کو الگ کیا جاسکتا ہے البتہ جو کھوٹ ملا دیتے ہیں وہ سونے کے وزن ہی میں شمار ہوگا۔ اس کھوٹ ملے سونے کی بازار میں جو قیمت ہوگی اس کے حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائیگی۔

سونے کی زکوٰۃ

س..... زکوٰۃ جو مال کے چالیسویں حصے کی صورت میں ادا کی جاتی ہے اگلے سال اگر مال میں اضافہ نہیں ہوا تو کیا ادا کردہ مال کم کر کے دی جائے گی۔ مثلاً ساڑھے سات تولہ سونا پر زکوٰۃ واجب ہے۔ موجودہ ریٹ کے حساب سے رقم کا اڑھائی فیصد ادا کر دیتی ہوں۔ فرض کریں سونے کی مالیت ۱۵۰۰۰ ہے اور اڑھائی فیصد کے حساب سے ۳۲۵ روپے بنتی ہے اب اگلے سال جبکہ میرے پاس سونا ساڑھے سات تولہ سے زیادہ نہیں ہوا کیا اس سونے پر زکوٰۃ ہوگی جو میں ۳۲۵ روپے کی صورت میں گذشتہ سال ادا کر چکی ہوں۔ (کیونکہ مال کا چالیسواں حصہ تو نکل چکا ہے) یا اس سال بھی ساڑھے سات تولہ پر دوں گی۔ میری خالہ بیوہ ہے اس کے پاس ساڑھے سات تولہ سے زائد سونا ہے کیا اس پر زکوٰۃ واجب ہے؟ وہ زکوٰۃ کی رقم لے سکتی ہیں؟ کیا ان کی یتیم بچی (نابالغ) کو رقم دینا صحیح ہے۔

ج..... سال پورا ہونے کے بعد آدمی کے پاس جتنی مالیت ہے۔ اس پر زکوٰۃ لازم آتی ہے، آپ کی تحریر کردہ صورت میں آپ نے ساڑھے سات تولے سونے پر ۳۲۵ روپے زکوٰۃ کے اس سال ادا کر دیئے۔ لیکن سونے کی یہ مقدار تو آپ کے پاس محفوظ ہے اور سال پورا ہونے تک محفوظ رہے گی۔ اس لئے آئندہ سال بھی اس پوری مالیت پر زکوٰۃ لازم ہوگی البتہ اگر آپ سونے ہی کا کچھ حصہ زکوٰۃ میں ادا کر دیتیں اور باقی ماندہ سونا بقدر نصاب نہ رہتا تو اس صورت میں یہ دیکھنا ہوگا کہ اس سونے کے علاوہ تو آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہے مثلاً نقد روپیہ یا تجارتی مال یا کسی کمپنی کے حصص وغیرہ پس اگر سونے کے علاوہ کوئی اور چیز بھی موجود ہو جس پر زکوٰۃ آتی ہے اور وہ سونے کے ساتھ مل کر نصاب کی مقدار کو پہنچ جاتی ہے تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔ آپ کی خالہ کے پاس اگر ساڑھے سات تولہ سونا موجود ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ یتیم نابالغ لڑکی اگر نصاب کی مالک نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

سونے کی زکوٰۃ کی سال بہ سال شرح

س..... فرض کریں میرے پاس نصاب کا سونا ۸ تولہ ہے۔ میں نے آٹھ تولے کی زکوٰۃ ادا کی۔ آئندہ سال تک میں نے اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا اور پچھلے سال کی زکوٰۃ نکال کر اب یہ سونا نصاب سے کم ہے یعنی موجود تو آٹھ تولے ہی ہے لیکن چونکہ میں آٹھ تولے کا چالیسواں حصہ ادا کر چکا ہوں تو وہ چالیسواں حصہ نکال کر پھر نصاب بنے گا یا ہر سال آٹھ تولے پر ہی زکوٰۃ دینا ہوگی۔ وضاحت کردیں۔

ج..... پہلے سال آپ کے پاس آٹھ تولے سونا تھا۔ آپ نے اس کی زکوٰۃ اپنے پاس کے پیسوں سے ادا کر دی اور وہ سونا جوں کا توں آٹھ تولے محفوظ رہا تو آئندہ سال بھی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ ہاں! اگر آپ نے سونا ہی زکوٰۃ میں دے دیا ہوتا اور سونے کی مقدار ساڑھے سات تولے سے کم ہوگئی ہوتی اور آپ کے پاس کوئی اور اثاثہ بھی نہ ہوتا جس پر زکوٰۃ آتی ہو تو اس صورت میں آپ پر زکوٰۃ واجب نہ ہوتی۔

زیورات پر گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ

س..... میرے پاس دس تولہ سونے کا زیور ہے جو مجھے جہیز میں ملا تھا۔ اب ہمارے پاس اتنا پیسہ نہیں ہوتا کہ ہم اس کی زکوٰۃ ادا کریں۔ ہماری شادی کو بھی تقریباً بیس سال ہوگئے ہیں۔ اسی عرصے میں کسی سال ہم نے زکوٰۃ ادا کی اور کسی سال نہیں اب میں یہ چاہتی ہوں کہ یہ سونا اپنے دونوں لڑکوں کے نام پر پانچ پانچ تولہ تقسیم کردوں اس طرح پانچ تولے پر زکوٰۃ ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ اب اس بارے میں تفصیل سے جواب عنایت کریں کہ یہ جائز ہے کہ نہیں۔

ج..... گذشتہ جتنے سالوں کی زکوٰۃ آپ نے نہیں دی وہ تو سونا فروخت کر کے ادا کر دیجئے۔ آئندہ اگر آپ اپنے بیٹوں کو ہبہ کردیں گی تو آپ پر زکوٰۃ نہیں ہوگی بیٹے اگر صاحب نصاب ہوئے تو ان پر ہوگی ورنہ ان پر بھی نہیں ہوگی، لیکن بیٹوں کو ہبہ کرنے کے بعد اس زیور سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

بچیوں کے نام پانچ پانچ تولہ سونا کر دیا اور ان کے پاس چاندی اور رقم نہیں تو کسی پر بھی زکوٰۃ نہیں۔

س..... اگر کوئی شخص اپنی بچیوں کے نام الگ الگ ۵۔ ۵ تولے سونا رکھ دے تاکہ ان کے بیاہ شادی میں کام آسکے تو یہ شرعاً کیسا ہے کیا مجموعہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی یا یہ الگ الگ ہونے کی صورت میں واجب نہ ہوگی؟

ج..... چونکہ زیور بچیوں کے نام کر دیا گیا ہے اس لئے وہ اس کی مالک بن گئیں اس لئے اس شخص کے ذمہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور ہر ایک بچی کی ملکیت چونکہ حد نصاب سے کم ہے اس لئے ان کے ذمہ بھی زکوٰۃ نہیں البتہ جو لڑکی بالغ ہو اور اس کے پاس اس زیور کے علاوہ بھی کچھ نقد روپیہ پیسہ ہو خواہ اس کی

مقدار کتنی ہی کم ہو اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس لڑکی پر زکوٰۃ لازم ہوگی کیونکہ جب سونے چاندی کے ساتھ کچھ نقدی مل جائے اور مجموعہ کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ اور جو لڑکی نابالغ ہے اس کی ملکیت پر زکوٰۃ نہیں۔ جب تک کہ وہ بالغ نہیں ہو جاتی۔

سابقہ زکوٰۃ معلوم نہ ہو تو اندازہ سے ادا کرنا جائز ہے

س..... اگر زکوٰۃ واجب الادا تھی لیکن کم علمی کی بنا پر ادا نہ کی جا سکی زکوٰۃ کے واجب الادا ہونے کی مدت کا تو شمار ہے جبکہ زکوٰۃ کی رقم کا ٹھیک ٹھیک حساب کرنا دشوار ہے کیونکہ اس مدت کے سونے کا بھاؤ حاصل کرنا ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہے تو پھر زکوٰۃ کیونکر اور کس طرح ادا کی جائے اگر یہ مدت ۱۹۷۰ء سے ہو تو؟۔

ج..... اس صورت میں تخمینہ اور اندازہ ہی کیا جا سکتا ہے کہ قریباً اتنی رقم واجب الادا ہوگی۔ احتیاطاً اندازے سے کچھ زیادہ دیں۔

زکوٰۃ کا سال شمار کرنے کا اصول

س..... زکوٰۃ کب تک ادا کی جاتی ہے، یعنی عید کے نماز سے پہلے یا پھر بعد میں بھی ادا کی جا سکتی ہے؟۔

ج..... جس تاریخ کو کسی شخص کے پاس نصاب کے بقدر مال آجائے اس تاریخ سے چاند کے حساب سے پورا سال گزرنے پر جتنی رقم اس کی ملکیت ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ میں عید سے قبل و بعد کا سوال نہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا وقت

س..... زکوٰۃ کیا صرف ماہ رمضان ہی میں نکالنا چاہئے یا اگر کسی ضرورت مند کو ہم زکوٰۃ کی مقررہ رقم ماہ شعبان میں دینا چاہیں تو کیا نہیں دے سکتے۔ یہ اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ کچھ لوگوں کو جن کو میں یہ رقم دیتی ہوں وہ کہتے ہیں کہ رمضان میں تقریباً ہر چیز مہنگی ہو جاتی ہے اس لئے اگر رقم رمضان سے پہلے مل جائے تو بچوں وغیرہ کے لئے چیزیں باسانی خریدی جا سکتی ہیں۔

ج..... زکوٰۃ کے لئے کوئی مہینہ مقرر نہیں۔ اس لئے شعبان میں یا کسی اور مہینے میں زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ اور زکوٰۃ کا جو مہینہ مقرر ہو اس سے پہلے زکوٰۃ دینا بھی صحیح ہے۔

س..... کاروباری آدمی زکوٰۃ کس طرح نکالے فرض کر لیا کہ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ (ہجری) میں ہمارے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے۔ ۲۵۰۰ روپیہ زکوٰۃ دے دی۔ اب رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

آنے والا ہے ہمارے پاس ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ ہو گئے۔ ایک سال میں بیس ہزار روپیہ نفع ہو گیا۔ تقریباً شوال کے ماہ میں پانچ ہزار ذی الحجہ میں دس ہزار اسی طرح ہر ماہ میں نفع ہوا اور سال کے آخر میں بیس ہزار روپیہ خالص نفع ہو گیا اب زکوٰۃ کتنی رقم پر نکالیں اور کس طرح نکالیں۔ سنا ہے کہ رقم کو ایک سال پورا ہونا چاہئے۔

ج...... سال کے ختم ہونے پر جتنی رقم ہو اس کی زکوٰۃ ادا کی جائے خواہ کچھ رقم چند روز پہلے ہی حاصل ہوئی ہو۔ عوام کا خیال یہ ہے کہ زکوٰۃ کا سال رمضان مبارک ہی سے شروع ہوتا ہے اور بعض رجب کے مہینے کو "زکوٰۃ کا مہینہ" سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔

شرعی مسئلہ یہ ہے کہ سال کے کسی مہینے بھی جس تاریخ کو کوئی شخص نصاب کا مالک ہوا ہو۔ ایک سال گذرنے کے بعد اسی تاریخ کو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ خواہ محرم کا مہینہ ہو یا کوئی اور...... اور اس شخص کو سال پورا ہونے کے بعد اس پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ اور سال کے دوران جو رقم اس کو حاصل ہوئی سال پورا ہونے کے بعد جب اصل نصاب کی زکوٰۃ فرض ہوگی اس کے ساتھ ہی دوران سال حاصل ہونے والی رقم پر بھی زکوٰۃ فرض ہوگی۔

س...... زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے سال کی ایک تاریخ کا تعین ضروری ہے یا اس مہینہ کی کسی تاریخ کو حساب کر لینا چاہئے۔

ج...... اصل حکم یہ ہے کہ جس تاریخ سے آپ صاحب نصاب ہوئے سال کے بعد اسی تاریخ کو آپ پر زکوٰۃ فرض ہوگی، تاہم زکوٰۃ پیشگی ادا کرنا بھی جائز ہے اور اس میں تاخیر کی بھی گنجائش ہے اس لئے کوئی تاریخ مقرر کر لی جائے۔ اگر کچھ آگے پیچھے ہو جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

س...... زکوٰۃ سن عیسوی کے سال پر یا سن ہجری کے سال پر نکالی جائے۔

ج...... زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے شمسی سال کا اعتبار نہیں۔ حکومت نے اگر شمسی سال مقرر کر لیا ہے تو غلط کیا ہے۔

سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا صحیح ہے

س...... جناب ہم زکوٰۃ شب برات یا رمضان المبارک میں نکالتے ہیں۔ شرعی نقطہ نظر سے معلوم کرنا ہے کہ مجبوری کے تحت زکوٰۃ قبل از وقت نکالی جا سکتی ہے۔؟

ج...... جب آدمی نصاب کا مالک ہو جائے زکوٰۃ اس کے ذمہ واجب ہو جاتی ہے اور سال گذرنے پر اس کا ادا کرنا لازم ہو جاتا ہے اگر سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے یا آئندہ کے کئی سالوں کی اکٹھی زکوٰۃ ادا کر دے تب بھی جائز ہے۔

زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر سال کا شمار

س...... گذشتہ سال کی زکوٰۃ جو کہ فرض تھی کسی وجہ سے ادا نہ کی جا سکی، دوسرا سال شروع ہو گیا تو

نئے سال کا حساب کس طرح کیا جائے گا؟

ج...... جس تاریخ کو پہلا سال ختم ہوا۔ اس دن جتنی مالیت تھی اس پر پہلے سال کی زکوٰۃ فرض ہو گی۔ اگلے دن سے دوسرا سال شروع سمجھا جائے گا۔

درمیان سال کی آمدنی پر زکوٰۃ

س...... میں نے دس ہزار روپے تجارت میں لگائے اور ایک سال کے بعد ستمبر میں زکوٰۃ کی مطلوبہ رقم نکال دی۔ زکوٰۃ نکالنے کے دو ماہ بعد نومبر میں ایک پلاٹ بیچ کر مزید پندرہ ہزار روپے تجارت میں لگا دیئے اب میں مجموعی رقم پچیس ہزار روپے پر آئندہ سال کس ماہ میں زکوٰۃ نکالوں۔ یا پھر الگ الگ رقم پر الگ الگ مہینہ میں زکوٰۃ ادا کروں۔

ج...... زکوٰۃ انگریزی مہینوں کے حساب سے نہیں نکالی جاتی بلکہ اسلامی قمری مہینوں کے حساب سے نکالی جاتی ہے۔ جب پہلی رقم پر سال پورا ہو جائے تو پوری رقم جو درمیان سال میں حاصل ہوئی اس کی زکوٰۃ بھی لازم ہو جاتی ہے ہر ایک کے لئے الگ الگ حساب نہیں کیا جاتا اس لئے جب آپ کے سال پورا ہونے کی تاریخ آئے تو آپ پچیس ہزار روپے اور اس پر جو منافع حاصل ہوا اس سب کی زکوٰۃ ادا کیجئے۔

گذشتہ سال کی غیر اداشدہ زکوٰۃ کا مسئلہ

س...... میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں باقاعدگی سے ہر سال زکوٰۃ ادا کرتا ہوں اس سال بھی میری نیت بالکل صاف تھی کہ زکوٰۃ ادا کی جائے گی چونکہ زکوٰۃ دینے کے لئے اولین شرط ہے کہ زکوٰۃ کے مہینہ میں حساب ہر حال میں کر لیا جائے مگر زکوٰۃ کے آخری دنوں میں یعنی مہینہ کے آخری دس پندرہ دنوں میں ایک پولیس کیس مجھ پر ہو گیا جس کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے زکوٰۃ کے مہینہ میں حساب نہ کر سکا اب آپ سے دریافت کرنا ہے کہ اب جبکہ زکوٰۃ کا مہینہ ختم ہو چکا ہے اب حساب ان دنوں میں کر کے زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں یا نہیں اور وہ زکوٰۃ قابل قبول ہو گی یا نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ زکوٰۃ ہر حال ادا ہونی چاہئے یا اس کے علاوہ اگر دوسرا طریقہ کار قرآن اور سنت کی روشنی میں جو ہو بتایا جائے۔

ج جب بھی موقع ملے حساب کر کے زکوٰۃ ادا کر دیجئے۔ ادا ہو جائے گی۔ اور زکوٰۃ کا کوئی معین مہینہ نہیں ہوتا۔ بلکہ قمری سال کے جس مہینے کی جس تاریخ کو آدمی صاحب نصاب ہوا ہو آئندہ سال اسی تاریخ کو اس کا نیا سال شروع ہو گا۔ اور گذشتہ سال کی زکوٰۃ اس کے ذمہ لازم ہو گی۔ خواہ کوئی سا مہینہ ہو۔ بعض لوگ رمضان کو اور بعض رجب کو زکوٰۃ کا مہینہ سمجھتے ہیں یہ غلط ہے۔

مال کی نکالی ہوئی زکوٰۃ پر اگر سال گزر گیا تو کیا اس پر بھی زکوٰۃ آئے گی؟

س...... کسی نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی لیکن اسے کسی مستحق کے حوالے نہیں کیا اور ایک سال

پڑی رہی تو کیا اس رقم پر بھی زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ یعنی زکوٰۃ پر زکوٰۃ نکالی جائے گی؟

ج...... زکوٰۃ پر زکوٰۃ نہیں، اس رقم کو تو زکوٰۃ میں ادا کر دے۔ اس کے بعد جو رقم باقی بچے اس کی زکوٰۃ ادا کر دے۔

کس پلاٹ پر زکوٰۃ واجب ہے کس پر نہیں

س...... اگر خالی پلاٹ پڑا ہے اور وہ زیر استعمال نہیں ہے تو زکوٰۃ اس پر عائد ہوتی ہے یا نہیں؟

ج...... اگر پلاٹ کے خریدنے کے وقت یہ نیت تھی کہ مناسب موقع پر اس کو فروخت کر دیں گے تو اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اگر ذاتی استعمال کی نیت سے خریدا تھا تو زکوٰۃ واجب نہیں۔

خرید شدہ پلاٹ پر زکوٰۃ کب واجب ہوگی

س...... اگر ایک پلاٹ (زمین) لیا گیا ہو اور اس کے لئے کچھ ارادہ نہیں کہ آیا اس میں ہم رہیں گے یا نہیں تو اس سلسلے میں زکوٰۃ کے لئے کیا حکم ہے؟

ج...... پلاٹ اگر اس نیت سے لیا گیا تھا کہ اس کو فروخت کریں گے، تب تو وہ مال تجارت ہے اور اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور اگر ذاتی ضرورت کے لئے لیا گیا تھا تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ اور اگر خریدتے وقت تو فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی، لیکن بعد میں فروخت کرنے کا ارادہ ہو گیا تو جب تک اس کو فروخت نہ کر دیا جائے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

رہائشی مکان کیلئے پلاٹ پر زکوٰۃ

س...... میرے پاس زمین کا ایک پلاٹ ۱۵۰ گز کا ہے جو کہ مجھے چند سال قبل والدین نے خرید کر دیا تھا اس وقت پلاٹ سنہ ۵۰۰۰ ۳ ہزار روپے کا لیا تھا مگر اب تک صرف قیمت فروخت چالیس ہزار سے زیادہ نہیں ہے (جبکہ بیچنے کا ارادہ نہیں بلکہ مکان کی تعمیر کا ارادہ ہے) کیا اس پلاٹ پر زکوٰۃ واجب الادا ہے، کب سے اور کس حساب سے؟

ج...... جو پلاٹ رہائشی مکان کے لئے خریدا گیا ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

تجارتی پلاٹ پر زکوٰۃ

س...... اگر مکانات کے پلاٹوں کی خرید و فروخت کی جائے تو کیا یہ مال تجارت کی طرح تصور ہوں گے یعنی ان کی کل مالیت پر زکوٰۃ واجب ہے یا صرف نفع پر۔ اگر پلاٹ کئی سال بعد فروخت کیا گیا تو کیا ہر سال اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی یا ایک دفعہ صرف سال فروخت میں۔

ج...... اگر پلاٹوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کیا جائے اور فروخت کرنے کی نیت سے پلاٹ خریدا

جائے تو پلاٹوں کی حیثیت تجارتی مال کی ہوگی۔ ان کی کل مالیت پر زکوٰۃ ہر سال واجب ہوگی۔

س...... کاروباری مقصد کے لئے اور اپنی رہائشی ضرورت کے علاوہ جو زمین اور مکانات خریدے اور قیمت بڑھنے پر فروخت کر دیئے۔ اس سلسلہ میں زکوٰۃ کے کیا احکامات ہیں؟

ج...... جو زمین، مکان یا پلاٹ فروخت کی نیت سے خریدا ہو۔ اس پر ہر سال زکوٰۃ واجب ہے ہر سال جتنی اس کی قیمت ہو اس کا چالیسواں حصہ نکال دیا کریں۔

تجارت کے لئے مکان یا پلاٹ کی مارکیٹ قیمت پر زکوٰۃ ہے

س...... جو مکان یا پلاٹ اپنے پیسوں سے یہ سوچ کر خریدا ہو کہ بعد میں سوچیں گے، اگر رہنا ہوا تو خود رہیں گے ورنہ بیچ دیں گے۔ ان پلاٹ اور مکان کی تعداد اگر کئی ہو تو آیا زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر ہاں! تو قیمت خرید پر یا مارکیٹ ویلیو پر؟

ج...... جو زمین یا پلاٹ خریدا جائے خریدتے وقت اس میں تین قسم کی نیتیں ہوتی ہیں۔ کبھی تو یہ نیت ہوتی ہے کہ بعد میں ان کو فروخت کر دیں گے، اس صورت میں ان کی قیمت پر ہر سال زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اور ہر سال مارکیٹ میں جو ان کی قیمت ہو اس کا اعتبار ہوگا۔ مثلاً ایک پلاٹ آپ نے پچاس ہزار کا خریدا تھا، سال کے بعد اسکی قیمت ستر ہزار ہوگئی، تو زکوٰۃ ستر ہزار کی دینی ہوگی۔

اور دس سال بعد اسکی قیمت پانچ لاکھ ہوگئی تو اب زکوٰۃ بھی پانچ لاکھ کی دینی ہوگی۔ الغرض ہر سال جتنی قیمت مارکیٹ میں ہو اس کے حساب سے زکوٰۃ دینی ہوگی۔

اور کبھی یہ نیت ہوتی ہے کہ یہاں مکان بنا کر خود رہیں گے اگر اس نیت سے پلاٹ خریدا ہو تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

اسی طرح اگر خریدتے وقت نہ تو فروخت کرنے کی نیت تھی، اور نہ خود رہنے کی، اس صورت میں بھی اس پر زکوٰۃ نہیں۔

جو مکان کرایہ پر دیا ہے اس کے کرایہ پر زکوٰۃ ہے

س...... میرے پاس دو مکان ہیں یک مکان میں، میں خود رہائش پذیر ہوں اور دوسرا کرائے پر، تو آیا زکوٰۃ مکان کی مالیت پر ہے یا اس کے کرائے پر؟ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم نصیب فرمائے۔

ج...... اس صورت میں زکوٰۃ مکان کی قیمت پر واجب نہیں البتہ اس کے کرایہ پر جبکہ نصاب کو پہنچے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مکان کی خرید پر خرچ ہونے والی رقم پر زکوٰۃ

س..... ایک ماہ قبل مکان کا سودا کر چکے ہیں ہم نے دو ماہ کا وقت لیا تھا جو کہ رمضان میں ختم ہو رہا ہے بیانہ ایڈوانس ادا کر چکے ہیں اب ادائیگی زکوٰۃ کس طرح ہوگی کیونکہ رقم تو اب ہماری نہیں ہے مالک مکان کی ہو گئی اب ہمارا تو صرف مکان ہو گیا کیا اس رقم سے زکوٰۃ ادا کریں جو کہ مالک کو دینی ہے۔

ج..... اگر زکوٰۃ ادا کرنے سے قبل مکان کی قیمت ادا کر دی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور اگر سال ختم ہو گیا اب تک مکان کے پیسے ادا نہیں کئے بلکہ بعد میں وقت مقررہ پر ادا کریں گے تو اس سے زکوٰۃ ساقط نہ ہو گی اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

حج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوٰۃ

س..... ایک شخص کے پاس اپنی کمائی کی کچھ رقم تھی انہوں نے حج کرنے کے ارادہ سے درخواست دی اور رقم جمع کرائی لیکن قرعہ اندازی میں ان کا نام نہیں آیا اور حکومت وقت کی جانب سے ان کی رقم واپس مل گئی وہ شخص پھر آئندہ سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور درخواست بھی دینے کا ارادہ ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ حج کرنے کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اس پر زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے یا ایسی رقم سے کوئی زکوٰۃ نکالی نہیں جائے گی یا دوسری رقم کی طرح اس رقم پر بھی زکوٰۃ نکالی جائے گی؟

ج..... اس رقم پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

چندہ کی زکوٰۃ

س..... ہم ایک برادری کے لوگ ایک مشترکہ مقصد کے لئے (یعنی خدانخواستہ اگر انہی لوگوں میں سے کسی کی موت واقع ہو جائے تو اس کی لاش کو اس کے ورثاء کے حوالے کرنے کے لئے جو اخراجات وغیرہ ہوتے ہیں) چندہ اکٹھا کر لیتے ہیں اور یہی چندہ کسی کا زیادہ ہوتا ہے کسی کا کم۔ لہٰذا حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک سال اس چندہ کا گذر جائے اور مجموعی طور پر نصاب زکوٰۃ پر پورا اترے تو کیا زکوٰۃ واجب الادا ہو گی یا نہیں؟ اگر زکوٰۃ واجب الادا ہو تو اس کا طریقہ ادائیگی کیا ہو گا۔

ج..... جو رقم کسی کار خیر کے چندہ میں دے دی جائے۔ اس کی حیثیت مال وقف کی ہو جاتی ہے اور وہ چندہ دینے والوں کی ملک سے خارج ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

زیورات کے علاوہ جو چیزیں زیر استعمال ہوں ان پر زکوٰۃ نہیں

س..... ایک آدمی کے پاس کچھ بھینسیں ہیں کچھ کشتیاں جن سے وہ مچھلی کا شکار کرتا ہے اور جال بھی ہے جال کی قیمت ساٹھ ستر ہزار روپے ہے اور تمام چیزوں کی مالیت تقریباً ۱۳ لاکھ بنتی ہے ان پر زکوٰۃ دینی

ہوگی یا نہیں؟

ج...... یہ چیزیں استعمال کی ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ زیورات پر زکوٰۃ ہے۔ خواہ وہ پہنے ہوئے رہتے ہوں۔

زیورات کے علاوہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں

س...... زکوٰۃ کن لوگوں پر واجب ہے۔ کیا آرام و آسائش کی چیزوں مثلاً (ریڈیو' ٹی وی' فریج' واشنگ مشین' موٹر سائیکل) وغیرہ پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔

ج...... زیورات کے علاوہ استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ نہیں۔

استعمال کے برتنوں پر زکوٰۃ

س...... ایسے برتن (مثلاً دیگ' بڑے دیگچے وغیرہ) جو سال میں دو تین بار استعمال ہوں ان کی بھی زکوٰۃ قیمت خرید موجودہ پر ہوگی (تانبے کی) یا اس قیمت پر جس پر کہ دکاندار پرانے (غیر شکستہ) برتن خرید کرادا کرتے ہیں۔

ج...... ایسے برتن جو استعمال کے لئے رکھے ہوں خواہ ان کے استعمال کی نوبت کم ہی آتی ہو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

ادویات پر زکوٰۃ

س...... دکان میں پڑی ادویات پر زکوٰۃ لازم ہے یا صرف اس کی آمدن پر؟۔

ج...... ادویات کی قیمت پر بھی لازم ہے۔

واجب الوصول رقم کی زکوٰۃ

س...... میں ایک ایسا کام کرتا ہوں کہ خدمات کی انجام دہی کی رقوم کافی لوگوں کی طرف واجب الوصول رہتی ہیں اور وصولی بھی پانچ چھ مہینے بعد ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں سے وصولی کی بہت کم امید بھی ہوتی ہے۔ کیا ان واجب وصول رقوم پر زکوٰۃ دینی چاہئے یا جب وصول ہو جائیں اس کے بعد؟۔

ج...... کاریگر کو کام کرنے کے بعد جب اس کا حق الخدمت (اجرت۔ مزدوری) وصول ہو جائے تب اس کا مالک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ صاحب نصاب ہیں تو جب آپ کا زکوٰۃ کا سال پورا ہو اس وقت تک جتنی رقوم وصول ہو جائیں ان کی زکوٰۃ ادا کر دیا کیجئے۔ اور جو آئندہ سال وصول ہوں گی ان کی زکوٰۃ بھی آئندہ سال دی جائے گی۔

حصص پر زکوٰۃ

س... میرے پاس ایک کمپنی کے سات سو حصص ہیں۔ جن کی اصلی قیمت دس روپیہ فی حصص ہے جبکہ موجودہ قیمت ۳۰ روپیہ فی حصص ہے۔ زکوٰۃ کون سی قیمت پر واجب ہوگی؟

ج... حصص کی اس قیمت پر جو جب زکوٰۃ کے دن ہو۔

س..... جمعہ کی اشاعت میں حصص پر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں مسئلہ پڑھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تمام محدود کمپنیاں زکوٰۃ و عشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کے تحت کمپنی کے اثاثہ جات پر زکوٰۃ منہا کرتی ہیں اور یہ رقم اس آرڈیننس کی دفعہ ۷ کے مطابق قائم شدہ سنٹرل زکوٰۃ فنڈ کو منتقل کر دی جاتی ہے نیز یہ اداشدہ زکوٰۃ......................... حصص داران کے حصص کے تناسب کے حساب سے ان کے حاصل شدہ منافع میں سے کاٹ لی جاتی ہے۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ ایک مرتبہ اجتماعی کاروبار میں سے زکوٰۃ منہا ہو جانے کے بعد بھی دوبارہ ہر حصہ دار کو اپنے ان حصص پر انفرادی طور پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

ج..... اگر حصہ داروں کے حصص سے زکوٰۃ وصول کر لی گئی تو ان کو انفرادی طور پر اپنے حصوں کی زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس میں گفتگو ہو سکتی ہے کہ حکومت جس انداز سے زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں؟۔ اور اس سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟۔ بہت سے علماء حکومت کے طریق کار کی تصویب کرتے ہیں اور اس سے زکوٰۃ ادا ہو جانے کا فتویٰ دیتے ہیں..... جبکہ بہت سے علماء کی رائے اس کے خلاف ہے اور وہ حکومت کی کاٹی ہوئی زکوٰۃ کو ادا شدہ نہیں سمجھتے' ان حضرات کے نزدیک ان تمام رقوم کی زکوٰۃ مالکان کو خود ادا کرنی چاہئے۔ جو حکومت نے وضع کر لی ہو۔

خرید کردہ بیج یا کھاد پر زکوٰۃ نہیں

س..... زمین کے لئے جن پیسوں سے بیج اور کھاد خرید کر رکھا ہے کیا ان پر بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے؟

ج..... جو کھاد اور بیج خرید کر رکھ لیا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ

س..... میں ایک مقامی بنک میں ملازم ہوں جہاں میرا فنڈ مبلغ ۲۹ ہزار روپے جمع ہو گیا ہے اور اس میں سے میں نے کل ۷ ہزار روپے بطور لون لیا ہے کیا اس پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی' اگر دینی ہوگی تو کب سے اور کتنی؟۔

ج..... پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ وصول ہو جائے جب تک وہ گورنمنٹ کے کھاتے میں جمع ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں' اس مسئلہ پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا رسالہ لائق مطالعہ ہے۔

کمپنی میں نصاب کے برابر جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ واجب ہے

س...... میں نے پیسے کسی کمپنی کو دیئے ہیں جو کہ منافع و نقصان کی بنیاد پر ہر ماہ منافع ادا کرتی ہے۔ جس سے ہمارے گھر کے اخراجات بمشکل پورے ہوتے ہیں۔ میری آمدنی کبھی اتنی نہیں ہوتی کہ بہت ہی ضروری گھر کے اخراجات کے بعد کچھ پس انداز کرلیا جائے کیونکہ ہم کثیر الاولاد ہیں۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ زکوٰۃ کس طرح سے ادا ہو اگر ماہانہ آمدنی سے ادا کرتے ہیں تو فاقہ کی صورت پیش آتی ہے اور اگر اصل مال سے نکلواتے ہیں تو بھی آمدن مزید کم ہو جاتی ہے اور ہاتھ تو پہلے ہی تنگ رہتا ہے پھر قرض اٹھانے کی ضرورت پیش آئے گی جس سے ہمیشہ بچتا ہوں اور قرض کبھی نہیں لیتا۔ رہنمائی فرمائیں۔

ج...... جو رقم آپ نے کمپنی میں جمع کر رکھی ہے اگر وہ مالیت نصاب (ساڑھے باون تولے چاندی) کے برابر ہے تو اس کی زکوٰۃ آپ کے ذمہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی جو صورت بھی آپ اختیار کریں۔

بینک جو زکوٰۃ کاٹتا ہے اس کا انکم ٹیکس سے کوئی تعلق نہیں

س...... ایک شخص کے پاس گھر میں ۱۰ ہزار ہیں۔ بینک میں بھی ۱۰ ہزار ہیں۔ بینک کی رقم سے حکومت زکوٰۃ کاٹتی ہے اور وہ شخص انکم ٹیکس بھی ادا کرتا ہے تو کیا وہ رقم جو بینک میں جمع ہے اس پر زکوٰۃ دوبارہ دے گا جب کہ انکم ٹیکس بھی حکومت کو دیتا ہے یا صرف وہ رقم جو اس کے گھر میں موجود ہے کہ صرف اس پر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی؟

ج...... بینک جو زکوٰۃ کاٹتا ہے بعض اہل علم کے نزدیک زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ اور حکومت کو جو انکم ٹیکس دیتا ہے اتنی مقدار کو چھوڑ کر باقی رقم کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔

مقروض کو دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ واجب ہے اور زکوٰۃ میں قیمتی کپڑے دے سکتے ہیں

س...... میرا سوال یہ ہے کہ میں نے گھر خرچ میں سے بچا بچا کر ۵ ہزار روپے جمع کئے ہیں اور ان میں سے ۶۰۰ روپے تو ایک کو قرض دیدیئے دو سال ہو گئے اس نے آج تک واپس نہیں کئے ہیں اور نہ ہی ابھی واپس کرنے کا کوئی ارادہ ہے۔ باقی رقم بھی کسی ضرورت مند نے مانگی تو میں نے اسے دیدی اسے بھی ایک سال ہو گیا ہے اس نے بھی واپس نہیں دی۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس رقم پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں جواب ضرور دیں اور جو کپڑے میں نے اپنے پہننے کے لئے بنائے ہیں وہ کپڑے زکوٰۃ میں دے سکتے

ہیں یا نہیں؟

ج...... جو رقم کسی کو قرض دے رکھی ہو اس کی زکوٰۃ ہر سال ادا کرنا ضروری ہے خواہ رقم کی واپسی سے پہلے ہر سال دیتے رہیں یا رقم وصول ہونے کے بعد گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ یکمشت ادا کریں۔ کپڑوں کی قیمت لگا کر ان کو زکوٰۃ میں دے سکتے ہیں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ وہ کپڑے لائق استعمال نہ رہنے کی وجہ سے آپ کے دل سے اتر گئے ہوں اور آپ سوچیں کہ چلو ان کو زکوٰۃ ہی میں دے ڈالو۔

ٹیکسی کے ذریعہ کرایہ کی کمائی پر زکوٰۃ ہے ٹیکسی پر نہیں

س...... ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اس سے وہ ایک ٹیکسی خریدتا ہے ایک سال بعد چالیس ہزار روپیہ کمائی ہو گئی اب زکوٰۃ کتنی رقم پر دے؟

ج...... اگر گاڑی فروخت کی نیت سے نہیں خریدی بلکہ کمائی کے لئے خریدی ہے تو سال کے بعد صرف چالیس ہزار کی زکوٰۃ دیں گے گاڑی کمانے کا ذریعہ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔

اور اگر اس شخص کے پاس گاڑی کی مالیت کے علاوہ کچھ روپیہ پیسہ یا زیور نہ ہو تو اس کی زکوٰۃ کا سال اس دن سے شروع ہوگا جس دن گاڑی کی کمائی ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کو پہنچ گئی تھی۔

س...... ایک ٹیکسی ہم نے ۴۸ ہزار کی لی تھی مالک کو قسطوں کے ذریعہ ہم روپے دے چکے ہیں پھر یہ ٹیکسی ہم نے ۵۵ ہزار روپے میں فروخت کر دی جس میں ہم نے دس ہزار روپے نقد لئے اور ڈیڑھ ہزار روپے قسط ہم ان سے لے رہے ہیں تقریباً ۳۲ ہزار روپے ہم وصول کر چکے ہیں اور ۱۳ ہزار روپے باقی ہیں۔ اس پہلے والی ٹیکسی کو فروخت کر کے ویسی ہی دوسری ٹیکسی (۹۸۵۰۰) اٹھانوے ہزار پانچ سو روپے کی ادھار لی تین ہزار روپے قسط وار دیتے ہیں ڈیڑھ ہزار روپے پہلے والی ٹیکسی کے اور ڈیڑھ ہزار اس نئی ٹیکسی پر کماتے ہیں اور قسط دیتے ہیں اس ٹیکسی کے ۷۰ ہزار روپے کا حساب یعنی زکوٰۃ ہم کس طرح ادا کریں اور یہ کہ کتنے روپے ہمیں زکوٰۃ کے دینے ہوں گے۔

ج...... ان گاڑیوں سے جو منافع حاصل ہو جائے اور حد نصاب تک پہنچ جائے تو سال گزرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ آئیگی صرف گاڑیوں پر زکوٰۃ نہیں آئے گی کیونکہ یہ حصول نفع کے آلات ہیں ان پر زکوٰۃ نہیں آتی۔ لیکن یہ خیال رہے کہ بعض لوگ گاڑی اسی نیت سے خریدتے ہیں کہ جونہی اس کے اچھے دام ملیں گے اس کو فروخت کر دیں گے اور یہ ان کا گویا باقاعدہ کاروبار ہے۔ ایسی گاڑی در حقیقت مال تجارت ہے اور اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ

یکمشت کسی ایک کو زکوٰۃ بقدر نصاب دینا

س..... ایک مسئلہ آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں زکوٰۃ کسی ایک شخص کو دے دیتا ہوں اور اس کی رقم تقریباً ہزاروں روپے ہوتی ہے۔ یہ میں اس وجہ سے کرتا ہوں کہ کسی مستحق کا کوئی کام پورا ہو جائے۔ کیا ایسی صورت میں یہ زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

ج..... زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ مگر کسی کو یکمشت اتنی زکوٰۃ دے دینا کہ وہ صاحب نصاب ہو جائے مکروہ ہے۔

بغیر بتائے زکوٰۃ دینا

س..... معاشرے میں بہت اصحاب ایسے ہیں جو زکوٰۃ لینا باعث شرم سمجھتے ہیں اگرچہ یہ نظریہ غلط ہے تو کیا ایسے اصحاب کو بغیر بتائے اس مد میں سے کسی دوسرے طریقے سے ادا کی جا سکتی ہے۔ مثلاً ان کے بچوں کے کپڑے بنوا دیئے جائیں ان کے بچوں کی تعلیم میں امداد کی جائے۔ اس صورت میں جبکہ زکوٰۃ دینے والے پر اور رقم ممکن نہ ہو۔

ج..... زکوٰۃ دیتے وقت یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ ہدیہ یا تحفہ کے عنوان سے ادا کی جائے اور ادا کرتے وقت نیت زکوٰۃ کی کر لی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

س..... کسی دوست احباب کی ہم زکوٰۃ کی رقم سے مدد کریں اور اس کو احساس ہو جانے کی وجہ سے ہم بتائیں نہیں تو زکوٰۃ ہو جائے گی؟۔

ج..... مستحق کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ اسے کسی بھی عنوان سے زکوٰۃ دے دی جائے

اور نیت زکوٰۃ کی کرلی جائے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

ادائے زکوٰۃ کی ایک صورت

س...... اگر زکوٰۃ کے روپے ہمارے پاس گھر پر رکھے ہیں گھر کے باہر اگر کوئی ضرورت مند مل جائے ہم جیب کے پیسوں میں سے کچھ دے دیں اور اتنے پیسے ہم گھر آکر زکوٰۃ کے پیسوں میں سے لے لیں تو زکوٰۃ ہوجائے گی۔

ج...... ادائیگی ہوجائے گی۔

صاحب مال کے حکم کے بغیر وکیل زکوٰۃ ادا نہیں کر سکتا

س...... ایک صاحب زکوٰۃ نے اپنی زکوٰۃ کے پیسہ کا کسی کو وکیل نہیں بنایا اور دوسرا کوئی صاحب مال کی اجازت کے بغیر ادا کر دے تو ادا ہوگی یا نہیں؟

ج...... اگر دوسرا آدمی' صاحب مال کے حکم یا اجازت سے اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

زکوٰۃ کی تشہیر

س...... جنگ میں ایک فوٹو شائع ہوا ہے کہ بیواؤں میں مشینیں تقسیم کر رہے ہیں زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین ہیں کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے کہ اس طرح زکوٰۃ کی تشہیر کی جائے۔

ج...... فوٹو چھاپنا تو آج کل نمائش اور ریاکاری کا محبوب مشغلہ ہے جن بیواؤں کو سلائی مشینیں تقسیم کی گئیں اگر وہ زکوٰۃ کی مستحق تھیں تو زکوٰۃ ادا ہوگئی ورنہ نہیں۔ زکوٰۃ کی تشہیر اس نیت سے تو درست ہے کہ اس سے زکوٰۃ دہندگان کو ترغیب ہو اور ریاکاری اور نمود و نمائش کی غرض سے زکوٰۃ کی تشہیر جائز نہیں۔ بلکہ اس سے ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دینا

س...... اگر کوئی عورت اپنی کل رقم یا سونا جو اس کے پاس ہے اس پر سالانہ زکوٰۃ نہ نکالتی ہو بلکہ ہر مہینہ کچھ نہ کچھ کسی ضرورت مند کو دے دیتی ہو کبھی نقد رقم کبھی اناج وغیرہ اور وہ اس کا حساب بھی اپنے پاس نہ رکھتی ہو تو اس کا ایسا کرنا زکوٰۃ دینے میں شمار ہوگا یا نہیں؟

ج...... زکوٰۃ کی نیت سے جو کچھ دیتی ہے اتنی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ لیکن یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اس کی زکوٰۃ پوری ہوگئی یا نہیں۔ اس لئے کہ حساب کر کے جتنی زکوٰۃ نکلتی ہو وہ ادا کرنی چاہئے۔ البتہ یہ اختیار

ہے کہ اکٹھی دے دی جائے یا تھوڑی تھوڑی کر کے سال بھر میں ادا کر دی جائے۔ مگر حساب رکھنا چاہئے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا ضروری ہے، جو چیز زکوٰۃ کی نیت سے نہ دی جائے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ البتہ اگر زکوٰۃ کی نیت کر کے کچھ رقم الگ رکھ لی اور پھر اس میں سے وقتاً فوقتاً دیتے رہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

س..... اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ سال کے آخر میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بجائے ہر ماہ کچھ رقم زکوٰۃ کے طور پر نکالتا رہے تو کیا یہ عمل درست ہے؟ ایک صاحب کا کہنا ہے کہ اس طرح زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ اس طرح صدقہ نکالنا چاہئے۔

ج..... ہر مہینے تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ نکالتے رہنا درست ہے

س..... عرض ہے کہ میرا وسیع کاروبار ہے لیکن میں جو سالانہ زکوٰۃ حساب کر کے آہستہ آہستہ مختلف مدارس یا غرباء میں تقریباً آٹھ نو مہینوں میں زکوٰۃ ادا کر دیتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ زکوٰۃ رمضان کے ماہ میں پوری کی پوری ادا کر دینی چاہئے۔ برائے مہربانی قرآن و حدیث کی روشنی میں تفصیل بتائیں کہ زکوٰۃ کی رقم کس ماہ میں یا پھر آہستہ آہستہ دے دیں تو کوئی حرج تو نہیں۔ تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

ج..... آپ جب سے صاحب نصاب ہوئے اس تاریخ (قمری تاریخ مراد ہے) کے آنے پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے خواہ وہ رمضان ہو یا محرم۔ بہتر تو یہی ہے کہ حساب کر کے زکوٰۃ کی رقم الگ کر لی جائے۔ لیکن اگر تھوڑی تھوڑی کر کے سال بھر میں ادا کی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اور جب سال شروع ہوا اسی وقت سے تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ پیشگی ادا کرتے رہیں تو یہ بھی درست ہے۔ تاکہ سال کے ختم ہونے پر زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے۔ بہر حال جتنی مقدار زکوٰۃ کی واجب ہو اس کا ادا ہو جانا ضروری ہے۔

س..... اگر کوئی زکوٰۃ مہینہ وار قسطوں میں ادا کرنا چاہتا ہے تو دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ فرض کریں وہ پچھلی زکوٰۃ ادا کر چکا ہے اب اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۱) پہلی صورت میں وہ ایک سال گزرنے کے بعد حساب لگائے کہ اس پر کتنی زکوٰۃ فرض ہوئی ہے اور اس رقم کو مہینہ وار قسطوں میں ادا کرنا شروع کر دے لیکن اگر اس دوران وہ مر گیا تو زکوٰۃ کا بوجھ اس پر رہ جائے گا۔ (۲) دوسری صورت میں وہ حساب لگائے کہ سال کے آخر تک اس پر کتنی زکوٰۃ فرض ہو جائے گی اور قسط وار ادا کرنا شروع کر دے، جو کمی بیشی ہو وہ آخر مہینہ میں برابر کرے ایسی صورت میں جب وہ مرے گا تو اس پر زکوٰۃ کا بوجھ نہیں ہوگا لیکن کیا اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ج..... پیشگی زکوٰۃ دینا صحیح ہے اس لئے اس کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

س..... میں نے رمضان کے مہینے میں جتنی زکوٰۃ نکلتی تھی وہ رقم الگ کر کے رکھ دی اب ایک دو گھروں کو جن کو میں زکوٰۃ دینا چاہتا ہوں ان کو ہر مہینے اس میں سے نکال کر دے دیتا ہوں کیونکہ اگر ایک ساتھ دے دیے جائیں تو یہ لوگ خرچ کر دیتے ہیں اور پھر پریشان رہتے ہیں آپ شرعی نقطہ نظر سے بتا دیجئے

کہ میرا یہ فعل درست ہے یا نہیں اس سلسلے میں ایڈوانس زکوٰۃ دینے کے متعلق بھی بتادیں تو عنایت ہوگی۔

ج...... آپ کا یہ فعل درست ہے کہ زکوٰۃ کی رقم نکال کر الگ رکھے اور حسب موقع نکالتا ہے اور جو شخص صاحب نصاب ہو اگر وہ سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دے یا کئی سال کی پیشگی زکوٰۃ ادا کر دے تو یہ بھی جائز ہے۔

مجوزہ پیشگی زکوٰۃ کی رقم سے قرض دینا

س...... میں ہر مہینے زکوٰۃ کے روپے نکالتی ہوں اور رمضان شریف میں دے دیتی ہوں اگر کوئی عام دنوں میں مجھ سے یہ روپے قرض مانگے تو کیا میں دے سکتی ہوں۔

ج...... جب تک وہ رقم آپ کے پاس ہے آپ کی ملکیت ہے آپ اس کا جو چاہیں کر سکتی ہیں۔

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ

س...... ایک شخص پر زکوٰۃ واجب ہے لیکن وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا کچھ عرصے کے بعد وہ خدا کے حضور توبہ استغفار کرتا ہے اور آئندہ زکوٰۃ ادا کرنے کا اپنے خدا سے وعدہ کرتا ہے پچھلی زکوٰۃ کے بارے میں اس پر کیا حکم ہے کیا وہ پچھلی زکوٰۃ بھی ادا کرے مثلاً دس سال تک زکوٰۃ ادا نہیں کی جبکہ اس کے پاس ذاتی مکان بھی نہیں ہے اور تنخواہ بھی صرف گزارے کی ہو ایسے شخص کیلئے زکوٰۃ کے بارے میں کیا حکم ہے۔

ج...... نماز' زکوٰۃ' روزہ سب کا ایک ہی حکم ہے۔ اگر کوئی شخص غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے ان فرائض کو چھوڑتا رہا تو صرف توبہ استغفار سے یہ فرائض معاف نہیں ہوں گے بلکہ حساب کر کے جتنے سالوں کی نمازیں اس کے ذمہ ہیں کو تھوڑی تھوڑی کر کے ادا کرنا شروع کر دے۔ مثلاً ہر نماز کے ساتھ ایک نماز قضا کر لیا کرے۔ بلکہ نفلوں کی جگہ بھی قضا نمازیں پڑھا کرے۔ یہاں تک کہ گذشتہ سالوں کی ساری نمازیں پوری ہو جائیں اسی طرح زکوٰۃ کا حساب کر کے وقتاً فوقتاً ادا کرتا رہے یہاں تک کہ گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ پوری ہو جائے۔ اسی طرح روزے کا حکم سمجھ لیا جائے۔ الغرض ان قضا شدہ فرائض کا ادا کرنا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ادا فرائض کا۔

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ کیسے ادا کریں

س...... میری شادی   میرہ سال پہلے ہوئی تھی اس پر میں نے اپنی بیوی کو چھ تولہ سونا اور بیس تولہ چاندی تحفہ کے طور پر دی تھی۔ الف۔ اس مالیت پر کتنی زکوٰۃ ہوگی۔ ب۔ دو سال بعد اس مالیت میں سونا ایک تولہ کم ہو گیا یعنی بعد میں ۵ تولہ سونا اور ۲۰ تولہ چاندی رہ گئی ہے اس کو تقریباً ۱۱ سال ہو گئے ہیں جس کی کوئی زکوٰۃ نہیں دی گئی۔ اب اس کی کتنی زکوٰۃ دیں حساب کر کے بتائیں۔ اگر سونا دیں تو کتنا دینا ہے

س...... میری بہن کے پاس ۹ تولہ سونا ہے اور ۲۰ تولے چاندی ہے اور یہ سترہ سال سے ہے۔

آپ بتائیں کہ اس کو اب کتنی زکوٰۃ دینی ہے

ج...... دونوں مسئلوں کا ایک ہی جواب ہے۔ آپ کی بیوی اور آپ کی بہن کی ملکیت میں جس تاریخ کو سونا اور چاندی آئے ہر سال اس قمری تاریخ کو ان پر زکوٰۃ فرض ہوتی رہی۔ جو انہوں نے ادا نہیں کی اس لئے تمام گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا ان کے ذمہ لازم ہے۔

گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سال سونے اور چاندی کی جو مقدار تھی اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔ پھر دوسرے سال اس چالیسویں حصے کی مقدار منہا کر کے باقی ماندہ کا چالیسواں حصہ نکالا جائے۔ اسی طرح سترہ سال کا حساب لگایا جائے اور ان باقی تمام سالوں کی زکوٰۃ کا مجموعہ جتنی مقدار سونے اور چاندی کی بنے وہ زکوٰۃ میں ادا کر دی جائے۔ آپ کی بہن کے پاس سترہ سال پہلے ۹ تولے سونا اور ۲۰ تولے چاندی تھی۔ میں نے سترہ سال کی زکوٰۃ کا حساب لگایا تو سونے کی زکوٰۃ کی مجموعی مقدار ۳۶.۷ گرام بنی، اور چاندی کی زکوٰۃ کی مجموعی مقدار ۸۱.۶۰۱ گرام بنی، لہٰذا ۹ تولے سونے اور ۲۰ تولے چاندی کی زکوٰۃ میں مندرجہ بالا مقدار کا ادا کرنا آپ کی بہن کے ذمہ لازم ہے۔ اور آپ کی بیوی کے ذمہ گیارہ سال کی زکوٰۃ میں ۹۵.۱۴ گرام سونا اور ۲۵.۵۰۹ گرام چاندی کا ادا کرنا لازم ہے۔

دکان کی زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے

س...... میں ایک دکان کا مالک ہوں جو کہ آج سے تقریباً چار سال بعد ۲۰ ہزار روپے میں خریدی تھی اور تقریباً ایک سال قبل میں نے اس میں ۵۰ ہزار روپے کا سامان خرید کر بھرا تھا جس میں سے تقریباً ۲۰ ہزار روپے کا سامان قرض لیا تھا جواب میں نے ادا کر دیا ہے اس دکان سے مجھ کو جو آمدنی ہوتی ہے میں وہ پوری دکان میں ہی لگا دیتا ہوں ..... مارکیٹ کے حساب سے میری دکان کی قیمت ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہے اور اس میں جو سامان ہے اس کی قیمت بھی ۶۰ یا ۶۵ ہزار روپے بنتی ہے ماہ رمضان آنے والا ہے آپ سے سوال یہ ہے کہ میں اس پر زکوٰۃ کس حساب سے ادا کروں دکان کی آمدنی سے میں کچھ خرچ نہیں کرتا

ج ..... دکان میں جتنی مالیت کا سامان ہے اس کی قیمت لگا کر آپ کے ذمہ اگر کچھ قرض ہو اس کو منہا کر دیا کریں۔ اور باقی جتنی رقم بچے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں ادا کر دیا کریں۔ دکان کی عمارت، باردانہ اور فرنیچر وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں صرف قابل فروخت مال پر زکوٰۃ ہے۔

استعمال شدہ چیز زکوٰۃ کے طور پر دینا

س ..... ایک شخص ایک چیز چھ ماہ استعمال کرتا ہے چھ ماہ استعمال کے بعد وہی چیز اپنے دل میں زکوٰۃ کی

نیت کر کے آدمی قیمت پر بغیر بتائے مستحق زکوٰۃ کو دے دیتا ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟۔
ج..... اگر بازار میں فروخت کی جائے اور اتنی قیمت مل جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

نہ فروخت ہونے والی چیز زکوٰۃ میں دینا

س..... ایک دکاندار سے ایک چیز نہیں بکتی وہ چیز زکوٰۃ میں دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اور قبول ہو گی بھی یا نہیں؟

ج: ردی چیز زکوٰۃ میں دینا اخلاص کے خلاف ہے۔ تاہم اس چیز کی جتنی مالیت بازار میں ہو اس کے دینے سے اتنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ کی ادائیگی

س..... کیا زکوٰۃ کی رقم مستحقین کو اشیاء کی شکل میں بھی دی جاسکتی ہے۔
ج..... دی جاسکتی ہے۔ لیکن اس میں یہ احتیاط ملحوظ رہے کہ ردی قسم کی چیزیں زکوٰۃ میں نہ دی جائیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے مستحقین کیلئے کاروبار کرنا

س..... زکوٰۃ کی امداد کی تقسیم کے بارے میں ایک نظریہ یہ سامنے آیا ہے کہ یہ رقم مستحقین کو دینے کے بجائے اس سے مستحقین کے حق میں کسی ذمہ دار فرد کی نگرانی میں صنعتی نوعیت کا کوئی کاروبار کر دیا جائے تاکہ اس سے منافع حاصل ہو اور غربا کو روزگار بھی فراہم کر کے مستحقین کو جلد یا بدیر انہیں صاحب نصاب لوگوں کے برابر لا کھڑا کیا جائے۔ جبکہ میں نے ایک دینی اور دنیوی دونوں علوم میں کافی دسترس رکھنے والے گوشہ نشین بزرگ سے یہ سنا ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مخیر افراد سے مستحقین کو براہ راست ملنی چاہئے کسی تیسرے فرد کو ان دونوں کے درمیان نہ تو حائل ہونے کی اجازت ہے اور نہ اس رقم کو مستحق آدمی کے پاس پہنچنے سے پہلے اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا اختیار ہے خواہ وہ مستحقین کے حق میں ہی کیوں نہ ہو۔ ان دونوں نظریوں کے صحیح یا غلط ہونے کے بارے میں ضروری وضاحت فرمائیں۔

ج..... اس بزرگ کی یہ بات صحیح ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کا جب تک کسی فقیر محتاج کو مالک نہیں بنا دیا جائے گا زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی ان کو اس رقم کا مالک بنا دینے کے بعد اگر ان کی اجازت و توکیل سے ایسا کوئی انتظام کیا جائے جو آپ نے لکھا ہے تو درست ہے۔

زکوٰۃ کی رقم سے غرباء کے لئے صنعت لگانا

س..... کیا زکوٰۃ کی رقم سے مل اور صنعتی کارخانے لگائے جاسکتے ہیں تاکہ غرباء و نادار مستحقین زکوٰۃ کی

بہترین اور مستقل طور پر مدد کی جاسکے۔

ج..... زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے فقیر کو مالک بنانا شرط ہے۔ صنعتی کارخانہ لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی۔ ہاں! اگر کارخانہ لگا کر ایک فقیر کو یا چند فقرا کو آپ اس کا مالک بنا دیتے ہیں جتنی مالیت کا وہ کارخانہ ہے اتنی مالیت کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

قرض دی ہوئی رقم میں زکوٰۃ کی نیت کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

س..... ہم نے کسی غریب اور پریشان حال وضرورتمند کی مالی مدد کی اس نے ادھار رقم مانگی تھی۔ اس کی خستہ حالی کے پیش نظر ہم نے مالی اعانت کی اب وہ مقررہ میعاد میں قرض لی ہوئی رقم کو آج تک واپس نہیں کر سکا نہ ہی صورت دکھائی 'اب کیا ہم اس کو قرض دی ہوئی رقم کو زکوٰۃ کی نیت کر کے چھوڑ دیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ جبکہ ہم نے اسے رقم ادھار دی تھی تو زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی نہ ہی یہ خیال تھا کہ وہ رقم ہم کو واپس نہیں کرے گا اور ہضم کر جائے گا۔

ج..... جو صورت آپ نے لکھی ہے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی کیونکہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت نیت کرنا شرط ہے۔

قرض دی ہوئی رقم پر زکوٰۃ سالانہ دیں چاہے قرض کی وصولی پر یکمشت۔

س..... میں نے کچھ رقم ایک دوست کو قرض حسنہ کے طور پر دی ہوئی ہے کیا میں اس پر ہر سال زکوٰۃ دوں یا جب وہ وصول ہو جائے تب دوں۔ واضح ہو کہ رقم کو دیئے ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں اور اب اس دوست کا کاروبار اچھا چل رہا ہے میرے دو چار دفعہ مانگنے پر بھی اس نے رقم واپس نہیں کی ٹال دیتا ہے کہ ابھی نہیں ہے ایک بل پھنسا ہوا ہے جب مل گیا تو فوراً ادا کر دوں گا۔

ج..... اس قرض کی رقم پر زکوٰۃ تو آپ کے ذمہ ہر سال واجب ہے البتہ یہ آپ کو اختیار ہے کہ سال کے سال ادا کر دیا کریں 'یا جب وہ قرض وصول ہو تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ وقت پر ادا کریں۔

مقروض سونے کی زکوٰۃ کس طرح ادا کرے

س..... میرے پاس زیور ۹ تولے ہے اس کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں۔ زکوٰۃ کتنے تولے پر لاگو ہوتی ہے اور کتنے تولے کے بعد زکوٰۃ دینی پڑتی ہے۔ فرض کرو کہ ۵ تولے پر زکوٰۃ ہے تو مجھے بتا یا ۴ تولے کی زکوٰۃ دینی پڑے گی یا ٹوٹل ۹ تولے کی دینی ہو گی۔ میں سرکاری ادارے میں ملازم ہوں اور میں نے کافی قرضہ بھی دینا ہے۔ اس صورت میں زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے جبکہ میری تنخواہ بھی زیادہ نہیں ہے۔ مشکل

سے گزارہ ہوتا ہے۔

ج..... آپ کے ذمہ جو قرضہ ہے اس کو منہا کرنے کے بعد اگر آپ کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا باقی رہ جاتا ہے تو آپ پر اس باقی ماندہ کی زکوٰۃ واجب ہے۔

زکوٰۃ سے ملازم کو تنخواہ دینا جائز نہیں امداد کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

س..... میرے ہاں ایک ملازم ہے جس نے تنخواہ میں اضافہ کا مطالبہ کیا تو میں نے زکوٰۃ کی نیت سے اضافہ کر دیا اب وہ یہ سمجھتا ہے کہ تنخواہ میں اضافہ ہوا اسی کے بدلہ میں کام کر رہا ہوں کیا اس طرح دی ہوئی میری زکوٰۃ ادا ہوئی یا نہیں؟

ج..... ملازم کی تنخواہ تو اس کے کام کا معاوضہ ہے اور جب آپ نے تنخواہ بڑھانے کے نام پر اضافہ کیا تو وہ بھی کام کے معاوضہ میں ہوا اس لئے اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ جو تنخواہ اس کے ساتھ طے ہو وہ ادا کرنے کے علاوہ اگر اس کو ضرورتمند اور محتاج سمجھ کر زکوٰۃ دے دی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ملازم کو ایڈوانس دی ہوئی رقم کی زکوٰۃ کی نیت درست نہیں

س..... میں نے اپنے ملازم کو کچھ رقم بطور ایڈوانس واپسی کی شرط پر دی لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ رقم ادا نہیں کر سکے گا۔ اگر میں زکوٰۃ کی نیت کر لوں تو کیا ادا ہو جائے گی۔

ج..... زکوٰۃ کی نیت دیتے وقت کرنی ضروری ہے۔ بعد میں کی ہوئی نیت کافی نہیں اس لئے آپ رقم کو زکوٰۃ کی مد میں منہا نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ کر سکتے ہیں کہ زکوٰۃ کی نیت سے اس کو اتنی رقم دے کر پھر خواہ اسی وقت اپنا قرض وصول کریں۔

آئندہ کے مزدوری کے مصارف زکوٰۃ سے منہا کرنا درست نہیں

س..... ایک شخص مکان بنوا رہا ہے۔ مزدور کام کر رہے ہیں اس دوران زکوٰۃ دینے کا وقت آتا ہے کیا وہ ان مزدوروں کی اجرت الگ رکھ کر زکوٰۃ نکالے گا۔ یعنی اگر فرض کیا ۵۰ ہزار بننے کا اندازہ ہے تو ۵۰ ہزار الگ رہنے دے اور اس کی زکوٰۃ نہ نکالے کیونکہ میں نے پڑھا ہے کہ اگر نوکر ہیں کسی کے تو وہ ان کی تنخواہ انہیں دے کر پھر زکوٰۃ دے؟

ج..... جتنا خرچ مکان پر اٹھ چکا ہے اور اس کے ذمہ مزدوروں کی مزدوری واجب الادا ہو گئی ہے،

اس کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کر سکتا ہے لیکن آئندہ جو مصارف اٹھیں گے یا مزدوری واجب ہوگی اس کو منہا کرنا درست نہیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کا جنریٹر خریدنا جائز نہیں

س...... ایک آدمی اپنی زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کا جنریٹر خرید سکتا ہے یا نہیں؟

ج...... زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کا جنریٹر نہیں خریدا جا سکتا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی غریب آدمی قرض لے کر جنریٹر خرید کر مسجد کو دے دے اور زکوٰۃ کی رقم اس کو قرضہ ادا کرنے کے لئے دے دی جائے۔

پیسے نہ ہوں تو زیور بیچ کر زکوٰۃ ادا کرے

س...... زکوٰۃ دینا صرف بیوی پر فرض ہے وہ تو کما کر نہیں لاتی پھر وہ کس طرح زکوٰۃ دے جب کہ شوہر اس کو صرف اتنی ہی رقم دیتا ہے جو گھر کی ضروریات کے لئے ہوتی ہے۔

ج...... اگر پیسے نہ ہوں تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دیا کرے یا زیور ہی کا چالیسواں حصہ دینا ممکن ہو تو وہ دے دیا کرے۔

س...... زید کی بیوی کے پاس سونے کے زیورات ہیں جس کا وزن نہیں کرایا ہے۔ کیا اس کی زکوٰۃ بیوی کو دینی ہے یا شوہر کو جبکہ شوہر تمام ضروریات خود پوری کرتا ہے۔ اور بیوی کو بہت کم رقم جیب خرچ کے لئے دیتا ہے۔ بعض اوقات شوہر کے پاس سال کے آخر میں اتنے پیسے نہیں ہوتے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے۔ شوہر کی آمدنی اسکول کے استاد کی تنخواہ اور ٹیوشن وغیرہ پر ہے شوہر کی کچھ رقم نفع ونقصان کے کاروبار میں لگی ہوئی ہے جس پر زکوٰۃ دے دی جاتی ہے کیا پھر بھی سونے کے زیورات پر زکوٰۃ دینی ہوگی؟

ج...... سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے۔ اگر زید کی بیوی کے پاس اتنا سونا ہے جسکی وہ خود مالک ہے تو زکوٰۃ اس پر فرض ہے اگر پیسے نہ ہوں تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دی جائے۔

بیوی خود زکوٰۃ ادا کرے چاہے زیور بیچنا پڑے

س...... میرے تمام زیورات کی تعداد تقریباً آٹھ تولہ سونا ہے لیکن اس کے علاوہ میرے پاس نہ تو قربانی کیلئے اور نہ ہی زکوٰۃ کیلئے کچھ رقم ہے لہذا میں نے ایک سیٹ اپنی بچی کے نام رکھ چھوڑا ہے وہ اب زیر استعمال بھی نہیں اور شوہر زکوٰۃ دینے پر راضی نہیں اور کہتا ہے تمہارا زیور ہے تم جانو مگر اس میں میری صرف اتنی ملکیت ہے کہ پہن سکوں تبدیل یا فروخت بھی نہیں کر سکتی اب بچی والے زیور کی زکوٰۃ

کون دیگا؟ بھائی کے دیئے ہوئے ڈھائی ہزار روپے پر زکوٰۃ نکال دیتی ہوں۔

ج...... جو زیور آپ نے بچی کی ملک کر دیا ہے وہ جب تک نابالغ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں۔ لیکن اسکی ملکیت کر دینے کے بعد آپ کیلئے اس کا استعمال جائز نہیں۔ باقی زیور اگر نقدی ملا کر حد زکوٰۃ تک پہنچتا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر نقد روپیہ نہ ہو تو زیور فروخت کر کے زکوٰۃ دینا ضروری ہے۔ اگر شوہر آپ کے کہنے پر آپ کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیا کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔ مگر اسکے ذمہ فرض نہیں۔ فرض آپ کے ذمہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو تو اتنا زیور ہی نہ رکھا جائے جس پر زکوٰۃ فرض ہو یہ جواب تو اس صورت میں ہے کہ یہ زیور آپ کی ملکیت ہو۔ لیکن آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ

"اس میں میری صرف اتنی ملکیت ہے کہ پہن سکوں' تبدیل یا فروخت بھی نہیں کر سکتی"۔

اس فقرے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیور دراصل شوہر کی ملکیت ہے۔ اور آپ کو صرف پہننے کے لئے دیا گیا ہے۔ اگر یہی مطلب ہے تو اس زیور کی زکوٰۃ آپ کے شوہر پر فرض ہے۔ آپ پر نہیں۔

غریب والدہ نصاب بھر سونے کی زکوٰۃ زیور بیچ کر دے

س...... والدہ صاحبہ کے پاس قابل زکوٰۃ زیور ہے ان کی اپنی کوئی آمدنی نہیں بلکہ اولاد پر گزر اوقات ہے اس صورت میں زکوٰۃ ان کے زیور پر واجب ہے یا نہیں

ج...... زکوٰۃ واجب ہے۔ بشرطیکہ یہ زیور نصاب کی مالیت کو پہنچتا ہو۔ زیور بیچ کر زکوٰۃ دی جائے۔

شوہر کے فوت ہونے پر زکوٰۃ کس طرح ادا کریں

س...... ہماری ایک عزیزہ ہیں۔ ان کے شوہر فوت ہو گئے ہیں اور ان پر بارہ ہزار کا قرضہ ہے۔ جبکہ ان کے پاس تھوڑا بہت سونا ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کیا ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے اگر دینی ہے تو کتنی؟

ج...... شوہر کا چھوڑا ہوا ترکہ صرف اسکی اہلیہ کا نہیں بلکہ سب سے پہلے اس کے شوہر کا قرضہ ادا کیا جائے پھر اسے شرعی حصوں پر تقسیم کیا جائے اور پھر ان وارثوں میں سے جو بالغ ہوں ان کا حصہ نصاب کو پہنچتا ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔

اگر نقدی نہ ہو تو سابقہ اور آئندہ سالوں کی زکوٰۃ میں زیور دے سکتے ہیں

س...... اگر کوئی لڑکی جہیز میں اپنے ساتھ اتنا زیور لائے جسکی زکوٰۃ کی رقم اچھی خاصی بنتی ہو اور شوہر کی

آمدنی سے سال میں اتنی رقم پس انداز نہ ہو سکتی ہو تو بتایا جائے زکوٰۃ کس طرح ادا کی جائے۔

ج..... ان زیورات کا کچھ حصہ فروخت کر دیا جائے یا کئی سال کی زکوٰۃ میں دے دیا جائے یعنی اسکی قیمت لگالی جائے۔ اور زیورات کی زکوٰۃ جتنے سال کی اسکے برابر ہوا تنے سال کی نیت کر کے وہ زیور زکوٰۃ میں دے دیا جائے۔

دوکان میں مال تجارت پر زکوٰۃ اور طریقہ ادائیگی

س..... میں کتابوں اور اسٹیشنری کی دکان کرتا ہوں۔ سامان کی مالیت تقریباً بارہ تا پندرہ ہزار ہوگی۔ دکان کرایہ کی ہے۔ آیا یہ دکان کا سامان قابل ادائیگی زکوٰۃ ہے؟ یعنی اس مال تجارت پر زکوٰۃ فرض ہے؟

ج..... دکان کا جو بھی مال فروخت کیا جاتا ہے اگر اس مال کی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کو پہنچتی ہو تو اس مال پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

س..... اگر اس مال پر زکوٰۃ فرض ہے تو چونکہ اسٹیشنری کا سامان بہت ساری اشیاء پر مشتمل ہے اور میں روزانہ خریداری اور فروخت بھی کرتا ہوں اس لئے اس کا حساب کتاب ناممکن سا ہو جاتا ہے تو کیا اندازاً اس کی قیمت لگا کر زکوٰۃ ادا کر سکتا ہوں؟

ج..... روزانہ کا حساب رکھنے کی ضرورت نہیں۔ سال میں ایک تاریخ مقرر کر لیجئے۔ مثلاً یکم رمضان کو پوری دکان کے قابل فروخت سامان کا جائزہ لے کر اس کی مالیت کا تعین کر لیا کیجئے، اور اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کر دیا کیجئے جس تاریخ کو آپ نے دکان شروع کی تھی۔ ہر سال اس تاریخ کو حساب کر لیا کیجئے۔

انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

س..... ایک شخص صاحب نصاب ہے، اگر وہ شرع کے مطابق اپنی جائداد، رقم وغیرہ سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو کیا شرعاً وہ ملکی نظام دولت کا وضع کردہ انکم ٹیکس ادا کرنے سے بری ہو جاتا ہے؟

اگر وہ صرف انکم ٹیکس ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ نہیں دیتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ نیز موجودہ نظام میں وہ کیا طریقہ اختیار کرے؟

ج..... انکم ٹیکس ملکی ضروریات کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے۔ جبکہ زکوٰۃ ایک مسلمان کے لئے فریضہ خداوندی اور عبادت ہے۔ انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ بلکہ زکوٰۃ کا الگ ادا کرنا فرض ہے۔

مالک بنائے بغیر فلیٹ رہائش کے لئے دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

س...... دریافت طلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کی مد سے تعمیر کئے گئے فلیٹ حسب ذیل شرائط پر مستحقین زکوٰۃ کو دیئے گئے ہیں تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔

شرائط

۱...... یہ فلیٹ کم از کم پانچ سال تک آپ کسی کے ہاتھ بیچ نہیں سکیں گے۔ (زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں)

۲...... متعلقہ فلیٹ آپ کو اپنے استعمال کے لئے دیا جا رہا ہے اس میں آپ کرایہ دار نہیں رکھیں گے، پگڑی پر نہیں دے سکیں گے اور کسی دوسرے شخص کو استعمال کے لئے بھی نہیں دے سکیں گے۔

۳...... آپ نے فلیٹ اگر کسی کو پگڑی پر دیا یا کرایہ دار رکھا تو اس کی اطلاع جماعت کو ملنے پر آپ کے فلیٹ کا حق منسوخ کر دیا جائے گا۔

۴...... فلیٹ کے ــــــــ کی رقم جو جماعت مقرر کرے وہ ہر ماہ ادا کر کے اس سے رسید حاصل کرنی پڑے گی۔

۵...... فلیٹ کی وساطت کسی دوسرے فلیٹ کے قبضہ دار سے بدلی نہیں کیا جا سکے گا۔

۶...... اس عمارت کی چھت جماعت کے قبضے میں رہے گی۔

۷...... مستقبل میں فلیٹ بیچنے یا چھوڑنے کی صورت میں جماعت سے نو آبجکشن سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے بعد مزید کارروائی ہو سکے گی۔

۸...... اوپر بیان کی گئی شرائط کے علاوہ جماعت کی جانب سے عمل میں آنے والے نئے احکامات اور شرائط کو مان کر ان پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ ان بیان کی گئی شرائط اور پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے والے ممبر سے جماعت فلیٹ خالی کرا سکے گی اور فلیٹ میں رہنے والے کو اس پر عمل کرنا اور قانونی حق چھوڑنا ہوگا۔

(مذکورہ بالا اقرار نامہ کی تمام شرائط اور ہدایت پڑھ کر سمجھ کر منظور کرتا اور راضی خوشی سے اس پر اپنے دستخط کر دیتا ہوں)

براہ مہربانی جواب بذریعہ اخبار جنگ عنایت فرمائیں تاکہ سب جماعتوں کو پتہ چل جائے کیونکہ یہ سلسلہ سکھر حیدر آباد اور کراچی کی میمن برادری میں عام چل پڑا ہے۔ اور اس میں کروڑوں روپے زکوٰۃ کی مد میں لوگوں سے وصول کر کے لگائے جا رہے ہیں۔

ج...... زکوٰۃ تب ادا ہوتی ہے جب محتاج کو مال زکوٰۃ کا مالک بنا دیا جائے اور زکوٰۃ دینے والے کا اس سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہے' آپ کے ذکر کردہ شرائط نامہ میں جو شرطیں ذکر کی گئی ہیں وہ عاریت کی ہیں' تملیک کی نہیں' لہٰذا ان شرائط کے ساتھ اگر کسی کو زکوٰۃ کی رقم سے فلیٹ بنا کر دیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ زکوٰۃ کے ادا ہونے کی صورت یہی ہے کہ جن کو یہ فلیٹ دیئے جائیں ان کو مالک بنا دیا جائے اور ملکیت کے کاغذات سمیت ان کو مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں کہ یہ لوگ ان فلیٹس میں جیسے چاہیں مالکانہ تصرف کریں اور جماعت کی طرف سے ان پر کوئی پابندی نہ ہو۔ اگر ان کو مالکانہ حقوق نہ دیئے گئے تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اور ان پر لازم ہوگا کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کریں۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں

(مصارف زکوٰۃ)

زکوٰۃ کے مستحقین

س..... کن کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور کن کن کو ناجائز۔

ج..... اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ اسی طرح شوہر بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے ہیں۔ جو لوگ خود صاحب نصاب ہوں ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان (ہاشمی حضرات) کو زکوٰۃ دینے کا حکم نہیں' بلکہ اگر وہ ضرور تمند ہوں تو ان کی مدد غیر زکوٰۃ سے لازم ہے۔ اپنے بھائی' بہن' چچا' بھتیجے' ماموں' بھانجے کو زکوٰۃ دینا جائز ہے مزید تفصیل خود پوچھئے یا کسی کتاب میں پڑھ لیجئے۔

ایضاً

س..... زکوٰۃ کی تقسیم کن کن قوموں پر حرام ہے جبکہ ہمارے علاقہ تحصیل پلندری بلکہ پورے آزاد کشمیر میں سید' ملک' اعوان اور لوہار' ترکھان' قریشی وغیرہ ان کے لئے زکوٰۃ حرام قرار دے کر بند کر دی گئی البتہ سید حضرات کے لئے تو زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔ دیگر دو قومیں جن میں قریشی کہلانے والے ترکھان' لوہار اور اعوان ملک شامل ہیں زکوٰۃ کے حقدار ہیں یا نہیں براہ کرم اس کی بھی وضاحت کریں سید گھرانے کے علاوہ حاجت مند لوگ مثلاً یتیم' بیوہ' معذور زکوٰۃ لینے کے حقدار ہیں۔

ج..... زکوٰۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لئے حلال نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مراد ہیں آل علی' آل عقیل' آل جعفر' آل عباس اور آل حارث بن عبدالمطلب۔ پس جو شخص ان پانچ بزرگوں کی نسل سے ہو اس کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ اگر وہ غریب اور ضرور تمند ہو تو دوسرے فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہئے۔

سید اور ہاشمیوں کی اعانت غیر زکوٰۃ سے کی جائے

س..... اسلام دین مساوات ہے اور دین عدل و حکمت ہے اسلام غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرتا ہے تو انہیں اپنے زیر سایہ تحفظ فراہم کرتا ہے اسلام زکوٰۃ دینے کا حکم دیتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ انہیں امت (ہاشمی کے علاوہ) کے غریبوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں پر خرچ کیا جائے یہ اسلام کا ایک حکم ہے جس پر عمل کرنا واجب ہے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ ہمارا مذہب ہاشمی امت کے غریبوں، بیواؤں، یتیموں، ناداروں، مسکینوں اور محتاجوں، غریب طالب علموں کے لئے کیا مالی تحفظ فراہم کرتا ہے؟

ج..... ہاشمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے زکوٰۃ کو ممنوع قرار دیا ہے یہ حضرات اگر ضرور تمند ہوں تو غیر زکوٰۃ فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا بڑے اجر کا موجب ہے۔

سادات کو زکوٰۃ کیوں نہیں دی جاتی؟

س..... مولانا صاحب میں نے اکثر کتابوں میں پڑھا ہے اور سنا بھی ہے کہ سادات لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دینا چاہئے' ایسا کیوں ہے؟۔

ج..... زکوٰۃ لوگوں کے مال کا میل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اس سے ملوث کرنا مناسب نہ تھا وہ اگر ضرور تمند ہوں تو پاک مال سے ان کی مدد کی جائے نیز اگر آپ کی آل کو زکوٰۃ دینے کا حکم ہوتا تو ایک ناواقف کو وسوسہ ہو سکتا تھا کہ یہ خوبصورت نظام اپنی اولاد ہی کے لئے تو (معاذ اللہ) جاری نہیں فرما گئے؟۔ نیز اس کا ایک نفسیاتی پہلو بھی ہے اور وہ یہ کہ اگر آپ کی آل کو زکوٰۃ دینا جائز ہوتا تو لوگ آپ کے رشتہ قرابت کی بنا پر انہی کو ترجیح دیتے غیر سید کو زکوٰۃ دینے پر ان کا دل مطمئن نہ ہوتا۔ اس سے دوسرے فقرا کو شکایت پیدا ہوتی۔

ایضاً

س سنی فقہ میں سیدوں پر زکوٰۃ' خیرات اور صدقہ کے استعمال کی ممانعت ہے سوال یہ ہے کہ آیا اس فقہ میں غریب سید نہیں ہوتے اور اگر ہوتے ہیں تو ان کی حاجت روائی کے لئے فقہ سنی میں کون سا طریقہ ہے اور اس سلسلے میں حکومت پاکستان کے زکوٰۃ اور عشر میں کوئی گنجائش ہے یا نہیں۔

ج..... یہ مسئلہ سنی فقہ کا نہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمودہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لئے زکوٰۃ اور صدقہ حلال نہیں کیونکہ یہ لوگوں کے مال کا میل کچیل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی آل کو اللہ تعالیٰ نے اس کثافت سے پاک رکھا ہے سید اگر غریب ہوں تو ان کی خدمت میں عزت و احترام سے ہدیہ پیش کرنا چاہئے۔ حکومت کو بھی چاہئے کہ سیدوں کی کفالت غیر صدقاتی فنڈ سے کرے۔

سید کی بیوی کو زکوٰۃ

س...... ہمارے ایک عزیز جو کہ سید ہیں جسمانی طور پر بالکل معذور ہونے کے باعث کمانے کے قابل نہیں ہیں۔ ان کے گھر کا خرچہ ان کی بیوی 'جو کہ غیر سید ہیں' بچوں کو ٹیوشن پڑھا کر اور کچھ قریبی عزیزوں کی مدد سے چلاتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ چونکہ ان کی بیوی غیر سید ہیں اور گھر کی کفیل ہیں تو باوجود اس کے شوہر اور بچے سید ہیں ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟۔

ج...... بیوی اگر غیر سید ہے اور وہ زکوٰۃ کی مستحق ہے اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں 'اس زکوٰۃ کی مالک ہونے کے بعد وہ اگر چاہے تو اپنے شوہر اور بچوں پر خرچ کر سکتی ہے۔

سادات لڑکی کی اولاد کو زکوٰۃ

س...... ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی جس سے اس کے دو بچے ہیں کچھ عرصہ کے بعد زید نے ہندہ کو طلاق دے دی' بچے ہندہ کے پاس ہیں جو محنت کر کے ان کی پرورش کرتی ہے زید بچوں کی پرورش کے لئے اس کو کچھ نہیں دیتا ہندہ خاندان سادات سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے یہ بچے صدیقی ہیں ہندہ کے عزیز' اقربا' بہن بھائی یا ماں باپ ان بچوں کی پرورش وغیرہ کے لئے زکوٰۃ کا روپیہ ہندہ کو دے سکتے ہیں یا نہیں کہ وہ صرف بچوں کے صرف میں لائے کیونکہ ہندہ کے لئے تو زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہے شرعی اعتبار سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔

ج...... یہ بچے سید نہیں 'بلکہ صدیقی ہیں۔ اس لیے ان بچوں کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے 'اور ہندہ اپنے ان بچوں کے لئے زکوٰۃ وصول کر سکتی ہے۔ اپنے لئے نہیں۔

زکوٰۃ کا صحیح مصرف

س...... کیا زکوٰۃ اور عشر کی رقوم کو ملکی دفاع پر یا انڈسٹری لگانے پر خرچ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ آج تک ہم لوگ یہی سنتے آئے ہیں کہ زکوٰۃ و عشر کی رقوم کو ان چیزوں پر نہیں خرچ کیا جاسکتا۔ لیکن میاں. . . . . صاحب کے ایک اخباری بیان نے ہمیں حیران ہی نہیں بلکہ پریشان بھی کر دیا' میاں صاحب فرماتے ہیں۔ "شرعی نقطہ نگاہ سے حکومت زکوٰۃ و عشر کی رقوبات کو ملکی دفاع پر خرچ کرنے کا حق رکھتی ہے' زکوٰۃ و عشر کے مصارف کے متعلق نمائندہ جنگ کے سوال پر انہوں نے کہا کہ مذہبی نقطہ نگاہ سے ملکی دفاع کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اگر وسائل موجود نہ ہوں یا کم ہوں تو پھر اس مقصد کے لئے زکوٰۃ و عشر کو استعمال کیا جاسکتا ہے' اسی طرح تبلیغ دین اور اشاعت دین کے لئے زکوٰۃ و عشر کو بھرپور طریقہ سے استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں "فی سبیل اللہ" کی مد موجود ہے انہوں نے کہا کہ زکوٰۃ کی رقوم سے ملک میں انڈسٹری بھی لگائی جاسکتی ہے جس میں غریبوں' یتیموں اور مستحق افراد کو ملازمتیں ملنی چاہئیں لیکن اس

انڈسٹری کے قیام کے ساتھ ایک شرط یہ بھی ضروری ہے اور وہ یہ کہ کھاتے پیتے افراد کو اس میں ملازمت نہ دی جائے"۔ بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی ۱۰ دسمبر ۱۹۸۴ء کیا میاں صاحب کا یہ نقطہ نظر قرآن و سنت اور فقہ حنفی کے مطابق ہے؟ دلائل سے اس کی وضاحت فرمائیں۔

ج..... زکوٰۃ فقراء و مساکین کے لئے ہے قرآن کریم نے "فی سبیل اللہ" کی جو مد ذکر کی ہے اس میں فقر بطور شرط ملحوظ ہے یعنی جو مجاہد نادار ہو اس کو اس کی ضروریات زکوٰۃ کی مد میں سے دی جاسکتی ہیں جن کا وہ مالک ہو جائے۔ مطلقاً ملکی و قومی تعلیم صحت اور رفاہ عامہ کی مدات پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ کرنا صحیح نہیں، جو لوگ اس قسم کے فتوے صادر کرتے ہیں ان کے مطابق زکوٰۃ اور ٹیکس میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔

زکوٰۃ لینے والے کے ظاہر کا اعتبار ہو گا

س..... اعزّہ احباب و اقارب جو بظاہر مستحق زکوٰۃ نظر آتے ہیں یہ کس طرح تصدیق کی جائے کہ یہ صاحب نصاب ہیں۔

ج..... ظاہر کا اعتبار ہے پس اگر ظاہر حال کے مطابق دل مانتا ہے کہ یہ مستحق ہو گا اس کو دے دی جائے۔

معمولی آمدنی والے رشتہ دار کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

س..... میری ایک قریبی عزیزہ ہیں۔ ان کے شوہر ایک معمولی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ آمدنی اتنی نہیں کہ گھر کے اخراجات بہ احسن چل سکیں۔ رہائشی مکان بھی کرایہ کا ہے۔ جواب طلب امر یہ ہے کہ ان حالات میں میں زکوٰۃ و صدقات کی رقم انہیں دے سکتا ہوں۔

ج..... اگر وہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو زکوٰۃ کی مد سے ان کی مدد ضرور کرنی چاہئے۔

بھائی کو زکوٰۃ دینا

س..... علمائے دین بیچ اس مسئلے کے کیا فرماتے ہیں کہ اگر اپنا حقیقی بھائی معذور اور بیمار ہو اور ذریعہ آمدنی بھی نہ ہو تو کیا اس کو دوسرا بھائی زکوٰۃ دے سکتا ہے۔

ج..... بہن بھائی اور چچا، ماموں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

بھائی اور والد کو زکوٰۃ دینا

س..... اگر کوئی شخص حساب کتاب میں اپنے والد اور بھائیوں سے الگ ہو اور صاحب حیثیت بھی ہو اب اگر یہ بیٹا والد صاحب کو زکوٰۃ اس طرح دینا چاہے کہ پہلے اپنے غریب مستحق بھائی کو دے دے اور بھائی سے کہہ دے کہ یہ رقم آپ اور والد دونوں استعمال میں لائیں یا بھائی سے کہہ دے کہ یہ رقم قبول کر کے

والد کو دینا جبکہ والد مستحق بھی ہو۔ کیا یہ صحیح ہے یا ایسی کوئی صورت ہے کہ یہ رقم والد کو دے دی جائے اور زکوٰۃ ادا ہو جائے۔

ج..... بھائی کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے۔ مگر اس سے یہ فرمائش کرنا کہ وہ فلاں شخص (مثلاً والد صاحب) پر خرچ کرے' غلط ہے۔ جب اس نے بھائی کو زکوٰۃ دے دی تو وہ اس کی ملکیت ہو گئی اب وہ اس کا جو چاہے کرے اور اگر بھائی کو زکوٰۃ دینا مقصود نہیں بلکہ والد کو دینا مقصود ہے اور بھائی محض وکیل ہے تو بھائی کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی۔

نادار بہن بھائیوں کو زکوٰۃ دینا

س..... میرے والد صاحب عرصہ ڈیڑھ سال سے فوت ہو چکے ہیں اور میں گھر میں بڑا ہوں اور شادی شدہ ہوں فی الحال سارے گھر کی کفالت بھی خود کر رہا ہوں۔ گھر کے افراد کچھ یوں ہیں' ایک والدہ ماجدہ صاحبہ ایک ہمشیرہ صاحبہ اور تین عدد چھوٹے بھائی ہیں جن میں ایک برسر روزگار ہے اور دو ابھی پڑھ رہے ہیں' میرے ذمہ زکوٰۃ بھی واجب ہے۔ کیا میں وہ زکوٰۃ اپنے بھائیوں کو دے سکتا ہوں اور ہمشیرہ صاحبہ کو کیونکہ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے۔ رہا مسئلہ والدہ صاحبہ والا تو وہ میرا فرض ہے اور سب ذمہ داری میں قبول کروں گا۔

ج..... زکوٰۃ بہن بھائیوں کو دینا جائز ہے۔

چچا کو زکوٰۃ

س..... ہمارے والد صاحب کا انتقال ہو گیا ہے اور ہم سات بھائی بہنیں ہیں والدہ ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے زکوٰۃ ہم پر فرض ہے اور ہم زکوٰۃ نکالنا چاہتے ہیں کیا زکوٰۃ کی کچھ رقم اپنے چچا کو دے دیں چچا کے مالی حالات صحیح نہیں ہیں۔ ہم زکوٰۃ چچا کو دے سکتے ہیں یا نہیں اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ زکوٰۃ کا چچا کو علم بھی نہ ہو؟۔

ج..... چچا کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور جس کو زکوٰۃ دی جائے اس کو یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے صرف زکوٰۃ کی نیت کر لینا کافی ہے۔

بھتیجے یا بیٹے کو زکوٰۃ دینا

س..... میرے پاس میری یتیم بھتیجی رہتی ہے کیا میں زکوٰۃ کی رقم اس پر خرچ کر سکتی ہوں دوسرا سوال یہ کہ میں اپنے بیٹے کو بھی زکوٰۃ دے سکتی ہوں وہ معمولی ملازم ہے؟۔

ج..... بیٹا' بیٹی' پوتا پوتی اور نواسی نواسے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں' بھتیجا بھتیجی کو دینا درست ہے۔

بیوی کا شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

س...... (۱) عام طور پر بیوی کی کل کفالت شوہر کے ذمہ ہے اگر بدنصیبی سے شوہر غریب ہو جائے اور بیوی مالدار ہو تو شرعاً شوہر کے بیوی پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں؟

(۲) مذکورہ شوہر کو بیوی سے زکوٰۃ لے کر کھانا کیا درست ہوگا؟

ج...... (۱) عورت پر شوہر کے لئے جو حقوق ہیں وہ شوہر کی غربت اور مالداری دونوں میں یکساں ہیں۔ شوہر کے غریب ہونے پر بیوی پر شرعاً یہ حق ہے کہ شوہر کی غربت کے پیش نظر صرف اس قدر نان ونفقہ کا مطالبہ کرے جس کا شوہر متحمل ہو سکے۔ البتہ اخلاقاً بیوی کو چاہئے کہ وہ اپنے مال سے شوہر کی امداد کرے یا اپنے مال سے شوہر کو کوئی کاروبار وغیرہ کرنے کی اجازت دے۔

(۲) چونکہ شوہر اور بیوی کے منافع عادتاً مشترک ہیں اور وہ دونوں ایک دوسرے کی چیزوں سے عموماً استفادہ کرتے رہتے ہیں اس لئے شوہر اور بیوی کا آپس میں ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

مالدار بیوی کے غریب شوہر کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے

س...... زید کی بیوی کے پاس چار ہزار روپے کا سونا اور چاندی ہے جبکہ مقروض اس سے زائد ہے (یاد رہے سونا چاندی زید کی بیوی کی ملکیت ہیں) اور زید کے والدین نے اسے گھر سے حصہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں کہ زید زکوٰۃ لے سکتا ہے یا نہیں؟ مقروض خود زید ہے مال زید کی بیوی کے پاس ہے۔

ج...... زید دوسروں سے زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ مگر اس کی بیوی اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔ بہر حال شوہر اگر غریب ہے تو وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ بیوی کے مالدار ہونے کی وجہ سے وہ مالدار نہیں کہلائے گا۔

شادی شدہ عورت کو زکوٰۃ دینا

س...... ایک عورت جس کا خاوند زندہ ہے لیکن وہ لوگ محنت مزدوری کرتے ہیں۔ کیا ان کو خیرات صدقہ یا زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

ج...... اگر وہ غریب اور مستحق ہیں تو جائز ہے۔

مالدار اولاد والی بیوہ کو زکوٰۃ

س...... ایک عورت جو کہ بیوہ ہے لیکن اس کے چار پانچ لڑکے برسر روزگار ہیں اچھی خاصی آمدنی ہوتی ہے اگر وہ لڑکے ماں کی بالکل مالی امداد نہیں کرتے تو کیا اس عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟ اگر بالفرض

اولاد تھوڑی بہت امداد دیتی ہے جو اس کے لئے ناکافی ہے تب اسے زکوۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج..... اس خاتون کے اخراجات اس کے صاحب زادوں کے ذمہ ہیں لیکن اگر وہ نادار ہے اور لڑکے اس کی مالی مدد اتنی نہیں کرتے جو اس کی روزمرہ ضروریات کے لئے کافی ہو تو اس کو زکوۃ دینا جائز ہے۔

زکوۃ کی مستحق

س..... میری بیوہ بھاوج ہیں ان کے پاس تقریباً ۱۵ تولے سونے کا زیور ہے جبکہ ان کی کوئی آمدنی نہیں ہے۔ نہ کوئی مکان ہے نہ کوئی ذریعہ آمدنی ہے ان کو کیا زکوۃ دی جاسکتی ہے۔ یہ واضح رہے کہ یہ زیور ان کے پاس ہے وہ ان کے شوہر اور ان کے والدین نے دیا تھا ہمارے ساتھ ہی رہتی ہیں ان کا ایک بیٹا ہے جو ابھی پڑھ رہا ہے اور کمانے کے قابل نہیں ہے۔

ج..... آپ کی بھاوج کے پاس اگر ۱۵ تولہ سونا ان کی اپنی ملکیت ہے تو ان کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ بلکہ خود ان پر زکوۃ فرض ہے۔ ہاں ان کے بیٹے کے پاس اگر کچھ نہیں تو اس کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔

بیوہ اور بچوں کو ترکہ ملنے پر زکوۃ

س..... ایک بیوہ عورت ہے جس کی اولاد نرینہ تین ہیں اسے اپنے شوہر کے ترکہ میں تقریباً چالیس ہزار روپے ملے۔ اس نے وہ رقم بینک میں فکسڈ ڈیپازٹ رکھوادی اور اس پر جو سود یا اب منافع جو بھی ملتا ہے اس سے اس کا گذر اوقات ہوتا ہے کیا اس کے اوپر زکوۃ واجب ہے؟ (یاد رہے اس کے علاوہ ان کا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں)۔

ج..... اس رقم کو شرعی حصوں پر تقسیم کیا جائے۔ ہر ایک کے حصے میں جو رقم آئے اگر وہ نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت) کو پہنچتی ہو تو اس پر زکوۃ فرض ہے نابالغ بچوں کے حصے پر نہیں۔

س..... جب حکومت پاکستان نے زکوۃ آرڈیننس نافذ کیا اور زکوۃ کاٹ لی اس کے بعد اعلیٰ افسران سے رجوع کیا گیا تو جواب میں انہوں نے محلہ کمیٹی کو زکوۃ فنڈ سے زکوۃ وظیفہ دینے کے لئے کہا۔ کیا وہ زکوۃ لینے کی حقدار ہے جبکہ وہ اپنی آمدنی سے گزارہ کررہی ہے اور زکوۃ لینا نہیں چاہتی؟

ج..... صاحب نصاب زکوۃ نہیں لے سکتا۔

ضرورت مند لیکن صاحب نصاب بیوہ کی زکوۃ سے امداد کیسے

س..... ایک ضرورت مند خاتون جو اب بیوہ ہیں ان کے شوہر کا ایک ہفتہ قبل انتقال ہوگیا۔ ان خاتون کا کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ مرحوم کی ایک بچی کی عمر ۹ سال ہے۔ کرایہ کے مکان میں رہتی ہیں ماہانہ

کرایہ = /۵۰۰ روپے ہے۔ ان بیوہ خاتون کے پاس ایک سیٹ سونے کا شادی کے وقت کا ہے وزن تقریباً دس تولے ہے موجود ہے۔ بیوہ اس کو بیٹی کے لئے مخصوص کرنا چاہتی ہیں یعنی اس زیور کی ملکیت ۹ سالہ کی بچی کے نام کرنا چاہتی ہیں۔ ان حالات میں کیا مذکورہ بیوہ کو شرع مستحق زکوٰۃ قرار دیتی ہے؟ یعنی ان کی ضرورت بمد زکوٰۃ ماہانہ وظیفہ کی شکل میں پوری کی جاسکتی ہے؟

ج..... اگر سونے کا سیٹ اپنی لڑکی کے نام ہبہ کر دیا تو بیوہ مذکورہ زکوٰۃ کی مستحق ہے اور اس کی امداد زکوٰۃ سے کی جاسکتی ہے۔

مفلوک الحال بیوہ کو زکوٰۃ دینا

س..... ہمارے محلے میں ایک بیوہ عورت رہتی ہے اس کی ایک نوجوان بیٹی بھی ہے جو کہ مقامی کالج میں پڑھتی ہے۔ اس بیوہ عورت کا ایک بھائی ہے جو اناج کی دلالی کرتا ہے اور مہینے کے دو ہزار روپے کماتا ہے لیکن اپنی بیوہ بہن اور ماں کو کچھ بھی نہیں دیتا۔ اس بیوہ عورت کی ماں بالکل ضعیف اور بیمار ہے ان سب کا خرچ عورت کا بھتیجا اٹھاتا ہے اور اس بھتیجے کی بھی شادی ہو گئی ہے اور اس کی ایک بچی بھی ہے۔ اب وہ بھتیجا یہ کہتا ہے کہ میں سب کا خرچ نہیں اٹھا سکتا۔ اب وہ بیوہ عورت بالکل اکیلی ہو گئی ہے اور اس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں تو کیا اس صورت حال میں اس کا زکوٰۃ لینا جائز ہے؟۔ اور کیا ہم سب برادری والے مل کر بیوہ عورت کے بھائی کو روپے نہ دینے پر اس سے زبردستی کر سکتے ہیں؟۔

ج..... بھائی کو اگر مقدور ہے تو اسے چاہئے کہ اپنی بہن کے اخراجات برداشت کرے۔ اگر وہ نہیں کرتا یا استطاعت نہیں رکھتا اور اس بیوہ کے پاس بھی نصاب کی مقدار سونا چاندی یا روپیہ پیسہ نہیں ہے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ نادار بھی ہے اور بے سہارا بھی اس صورت میں اس کو زکوٰۃ و صدقات دینا ضروری ہے۔

برسرروزگار بیوہ کو زکوٰۃ دینا

س..... ہمارے علاقے میں ایک بیوہ عورت ہے۔ جو محکمہ تعلیم حکومت پاکستان میں ملازم ہے۔ تنخواہ ماہانہ پانچ سو روپے ہے ان کا ایک جوان لڑکا بھی سرکاری ملازم ہے۔ دونوں ایک ساتھ حکومت کے فراہم کردہ سرکاری کوارٹر میں رہتے ہیں۔ ہمارے علاقہ کی زکوٰۃ کمیٹی نے اس بیوہ عورت کے لئے زکوٰۃ فنڈ سے پچاس روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کیا ہے اور ہر ماہ ادا کیا جاتا ہے۔ کیا بیوہ ہونے کی وجہ سے جبکہ سرکاری ملازمہ ہو زکوٰۃ کی مستحق ہے۔

ج..... اگر وہ مقروض نہیں برسرروزگار ہے تو اس کو زکوٰۃ نہیں لینی چاہئے تاہم اگر وہ صاحب نصاب نہیں تو اس کو دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

شوہر کے بھائیوں اور بھتیجوں کو زکوٰۃ دینا

س...... میرے شوہر کے چار بھائی ایک بہن ہے جو سابقہ خاوند سے طلاق لینے کے بعد دوسری جگہ شادی شدہ ہے مگر سابقہ خاوند سے تین بچے ہیں جو میرے دوسرے دیور کے ہاں رہتے ہیں اور زیر تعلیم ہیں اتنی مہنگائی میں جہاں گھر کا خرچہ پورا نہیں ہوتا وہاں ان کو خرچہ دینا بھی ایک مسئلہ ہے علاوہ ازیں میرے بڑے دیور کا انتقال ہو چکا ہے اور ان کے بچے بھی زیر تعلیم ہیں دریافت طلب یہ ہے کہ کیا ہم ان بچوں کی تعلیم یا شادی بیاہ پر زکوٰۃ کی مد میں خرچ کر سکتے ہیں اور ہماری زکوٰۃ ادا ہو جائیگی لیکن ان بچوں کو علم نہ ہو کہ زکوٰۃ ہے۔

ج...... آپ اپنے شوہر کے بھانجوں اور بھتیجوں کو زکوٰۃ دے سکتی ہیں آپ کے شوہر بھی دے سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے ان کو بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے خود نیت کر لینا کافی ہے۔ ان کو خواہ ہدیہ تحفہ کے نام سے دی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

غیر مستحق کو زکوٰۃ کی ادائیگی

س...... صدقہ خیرات یا زکوٰۃ کسی شخص کو مستحق سمجھ کر دی جائے حالانکہ وہ مستحق نہ ہو بلکہ اپنے آپ کو مسکین ظاہر کرتا ہو جیسے آجکل کے اکثر گداگر تو صدقہ ‘خیرات یا زکوٰۃ دینے والا ثواب پائے گا؟

ج...... زکوٰۃ ادا کرتے وقت اگر گمان غالب تھا کہ یہ شخص زکوٰۃ کا مستحق ہے تو زکوٰۃ ادا ہو گئی مگر بھیک منگوں کو نہیں دینا چاہئے۔

کام کاج نہ کرنے والے آدمی کی کفالت زکوٰۃ سے کرنا جائز ہے۔

س...... ایک شخص جان بوجھ کر کام نہیں کرتا بلکہ حرام ہے رشتہ داروں سے دھوکہ دہی کرتا ہے وہ مجبوراً اس کی کفالت کرتے ہیں کیا زکوٰۃ سے اس کی کفالت جائز ہے ‘ اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

ج...... زکوٰۃ تو ادا ہو جائے گی۔

صاحب نصاب مقروض پر زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں

س...... اگر صاحب نصاب مقروض ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ ہم نے سنا ہے کہ قرضدار پر کسی صورت میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کر دے۔ چاہے اس کے پاس اتنا روپیہ

ہو کہ وہ قرض ادا کر سکتا ہے مگر نادہند ہے۔

ج..... اصول یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس مال بھی ہو اور وہ مقروض بھی ہو تو یہ دیکھا جائے گا کہ قرض وضع کرنے کے بعد اس کے پاس نصاب کے برابر مالیت بچتی ہے یا نہیں؟ اگر قرض وضع کرنے کے بعد نصاب کے برابر مالیت بچ رہتی ہو تو اس پر اس بچت کی زکوٰۃ واجب ہے خواہ وہ قرض ادا کرے یا نہ کرے اور قرض وضع کرنے کے بعد نصاب کے برابر مالیت نہیں بچتی تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔ اس اصول کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔

ایضاً

س..... زید و بکر دو بھائی ہیں۔ زید نے بکر کو بغرض کاروبار مختلف اوقات میں اچھی خاصی رقم بطور قرض دی۔ ناگزیر وجوہات کی بنا پر کاروبار میں گھاٹا ہوتا چلا گیا۔ زید کافی عرصہ سے اپنی رقم کا طلب گار ہے لیکن بکر کے لئے رقم کی فراہمی ممکن نظر نہیں آتی اور کاروبار بھی صرف نام کا ہے' تو کیا اب اس کے لئے زکوٰۃ لے کر قرض کی مد میں ادا کرنا شرعاً مناسب ہے نیز اپنوں میں سے کسی کو اتنی یا تھوڑی سی رقم زکوٰۃ کی نکال کر بکر کو دینی چاہئے تاکہ وہ اپنا قرض چکا سکے تو آیا ان کے لئے بھی شرعاً جائز ہے یا نہیں؟۔

ج..... اگر بکر کا اثاثہ اتنا نہیں کہ وہ قرضہ ادا کر سکے تو اس کو زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے۔

مقروض کو زکوٰۃ دے کر قرض وصول کرنا

س..... ایک شخص پر ہمارے ۳۳۰۰ روپے قرض تھے وہ شخص بہت غریب ہے ہم نے اس شخص کو اتنی رقم بطور زکوٰۃ ادا کر دی اور اس نے وہ رقم ہمیں قرضے میں واپس کر دی کیا اس طرح ہماری زکوٰۃ ادا ہو گئی۔

ج..... آپ کی زکوٰۃ ادا ہو گئی اور اس کا قرض ادا ہو گیا۔

مستحق کو زکوٰۃ میں مکان بنا کر دینا اور واپسی کی توقع کرنا

س..... بحمد اللہ' آج کل زکوٰۃ و عشر کے نفاذ اور سود کے خاتمے پر عمل در آمد کیا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں قوانین شرعی کا نفاذ عمل میں لایا جا رہا ہے۔

بسلسلہ زکوٰۃ و عشر کی تقسیم مستحقین کے ضمن میں صاحب صدر و وزیر خزانہ نے گذشتہ دنوں مختلف موقعوں پر فرمایا تھا کہ زکوٰۃ کی تقسیم کا بہترین طریق کار یہ ہے کہ مستحق کی عزت نفس مجروح نہ ہو اور اس کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ مستقبل میں وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق نہ رہے یعنی قلیل صورت میں نہیں بلکہ ایسی معاونت ہو کہ مستحق کا مستقبل سنور جائے۔

لہٰذا کیا ایسے افراد میں بھی زکوٰۃ تقسیم کی جا سکتی ہے جو "غریب الوطنی" کی زندگی گزار رہے ہیں۔ یعنی جن کے پاس ابھی تک مستقل رہائش یا کوئی مکان ذاتی نہیں۔ قطعہ زمین ہے لیکن ملازمانہ زندگی کی نہایت قلیل آمدنی میں صرف کھانے پہننے کے لئے ہی مشکل سے ہوتا ہو یا اور کسی وجہ سے نہایت مفلوک الحالی کے سبب ذاتی رہائش مکان اپنے حاصل کردہ قطعہ زمین میں موجودہ دور کی شدید گرانی میں تعمیر کرانے کا عملاً تصور بھی نہ کر سکتے ہوں۔

کیا ایسی صورت میں تعمیر مکان کے لئے، تعمیراتی تخمینہ کے مطابق یکمشت رقم زکوٰۃ سے دی جا سکتی ہے تاکہ ایک کنبہ اور ایک خاندان کا سر چھپ جائے۔ علاوہ ازیں کیا زکوٰۃ لینے والا ایسا مستحق، تعمیراتی مراحل مکمل ہونے کے بعد زکوٰۃ کی رقم واپس اقساط میں رضاکارانہ طور پر ادا کر سکتا ہے؟۔

ج..... ایسے غریب اور نادار لوگ جو نصاب کے بقدر اثاثہ نہ رکھتے ہوں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ اور اس کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنوا کر ان کو مکان کا مالک بنا دیا جائے۔ ایسے غریب و ناداروں سے رقم کی واپسی کی توقع رکھنا عبث ہے۔ اس لئے رضاکارانہ واپسی کا سوال خارج از بحث ہے۔

صاحبِ نصاب کیلئے زکوٰۃ کی مد سے کھانا

س..... میں مدرسہ میں قرآن مجید حفظ کر رہا ہوں اور میری عمر تقریباً بیس سال ہو چکی ہے اور ہمارے گھریلو حالات بھی بہت اچھے ہیں اور گھر کی ساری آمدنی اور اخراجات مجھ سے تین بڑے بھائیوں کے ہاتھوں میں ہیں جبکہ میرا مدرسہ میں کھانا پینا اور رہنا سہنا ہوتا ہے اور آپ کو معلوم ہو گا کہ دینی مدارس کا گزارہ اکثر زکوٰۃ، خیرات اور چرم قربانی کھالوں سے ہوتا ہے مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ مدرسہ کا یہ کھانا مجھ پر جائز ہے یا ناجائز۔

ج..... اگر والدین کی جائیداد سے آپ کو اتنا حصہ ملا ہے کہ آپ صاحب نصاب ہیں تو زکوٰۃ کی مد سے کھانا آپ کے لئے جائز ہی نہیں۔

معذور لڑکے کے باپ کو زکوٰۃ دینا

س..... ایک سرکاری ملازم گریڈ نمبر ا کا ایک لڑکا جس کی عمر تقریباً دس سال ہے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے اور اس کا باپ اس کی کفالت کرتا ہے اور جہاں تک ممکن ہوتا ہے دوا علاج بھی کرتا ہے۔ اس لڑکے کے دماغی عارضہ کی بنا پر ہماری زکوٰۃ کمیٹی نے زکوٰۃ فنڈ سے ماہانہ وظیفہ مقرر کر رکھا ہے اور ہر ماہ دیا جا رہا ہے۔ مریض لڑکے کا باپ سرکاری ملازمت کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے فراہم کردہ کوارٹر میں رہتا ہے۔ کیا ایسی حالت میں لڑکے کا باپ زکوٰۃ کا مستحق ہے؟۔

ج..... اگر اس لڑکے کا باپ نادار ہے تو زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ بعض عیال دار ایسے ہوتے ہیں کہ وہ

صاحب نصاب نہیں ہوتے ان کا روزگار بھی ان کے مصارف کے لئے کافی نہیں ہوتا ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

نادار کو زکوٰۃ دینا اور نیت

س...... ہمارے جاننے والوں میں ایک سفید پوش سے آدمی ہیں۔ مگر مالی اعتبار سے بہت کمزور ہیں۔ ریڑھی لگاتے ہیں۔ بیوی ٹی بی کی مریض ہے' وہ گھر سے کچھ چنے کباب وغیرہ بنادیتی ہے اور وہ جا کر فروخت کر آتے ہیں۔ دو تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کا ذاتی مکان ہے کیا ایسے شخص کو زکوٰۃ لگ جاتی ہے۔ اور اگر وہ زکوٰۃ لینا پسند نہ کرے، تو ان کو بغیر بتائے زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟۔

ج...... ذاتی مکان اور ریڑھی لگانے کے باوجود اگر وہ نادار اور ضرورتمند ہیں تو ان کی زکوٰۃ دینا صحیح ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے اس کو یہ بتانا شرط نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ تحفہ اور ہدیہ کہہ کر دے دیا جائے اور نیت زکوٰۃ کی کرلی جائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

کیا نصاب کی قیمت والی بھینس کا مالک زکوٰۃ لے سکتا ہے

س...... اگر ایک آدمی کے پاس ایک گھڑی ہے۔ یا ایک گائے ہے یا بھینس ہے جس کی قیمت نصاب کے برابر ہے۔ اس آدمی کے لئے زکوٰۃ کی رقم، فطرانہ کی رقم لینا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... یہ چیزیں جو سوال میں ذکر کی ہیں حوائج اصلیہ میں شامل ہیں اس لئے یہ شخص زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

امام کو زکوٰۃ دینا

س...... امام مسجد کے لئے زکوٰۃ جائز ہے؟

ج...... اگر وہ محتاج اور فقیر ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں محض امام مسجد ہونے کی وجہ سے تو کوئی زکوٰۃ کا مستحق نہیں ہو جاتا۔ امامت کی اجرت کے طور پر زکوٰۃ دینا بھی صحیح نہیں۔

امام مسجد کو تنخواہ زکوٰۃ کی رقم سے دینا جائز نہیں

س...... ہمارے علاقہ میں یہ دستور ہے کہ جب ایک عالم کو اپنا پیش امام بناتے ہیں تو اس کے لئے کسی قسم کی تنخواہ یا نفقہ مقرر نہیں کرتے بلکہ علاقہ کی رسم یہ ہے کہ لوگ یعنی محلے والے اس امام کو زکوٰۃ دیتے ہیں پہلے سے یہ طے نہیں ہوتا کہ میں امامت کروں گا تو تم مجھ کو زکوٰۃ دینا اس لئے پیش امام کو

زکوٰۃ دینا امام کو بھی معلوم ہے کہ رسم کی وجہ سے ہے اور قوم کو بھی۔ کیا اس طرح امامت کرنے سے قوم کی زکوٰۃ نکلتی ہے یا نہیں اور پیش امام کے لئے اس طرح امامت کرنے میں کچھ قباحت ہے یا نہیں؟

ج...... اگرچہ امام صاحب سے یہ بات طے نہیں ہوئی کہ ان کو زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دی جائے گی لیکن چونکہ "المعروف کالمشروط" کے اصول کے مطابق کہ جو چیز پہلے سے ذہن میں طے شدہ ہے وہ ایسی ہی ہے جیسے کہ اس کی شرط لگائی جائے۔ چنانچہ جب امام صاحب اور زکوٰۃ دینے والوں کے ذہنوں میں یہ بات پہلے سے ہے کہ اس امام کی کوئی تنخواہ مقرر نہیں کی جائے گی اور اس کو زکوٰۃ کی رقم دی جاتی رہے گی لہٰذا زکوٰۃ کی رقم سے امام کو تنخواہ یا بالفاظ دیگر اس کی امامت کی اجرت دینا جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کو امامت کی اجرت الگ دی جاتی ہو۔ پھر غریب محتاج ہونے کی وجہ سے اس کو زکوٰۃ دے دی جائے تو صحیح ہے۔

جیل میں زکوٰۃ دینا

س...... جیل کے اندر نماز جمعہ اور زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا جیل کے اندر مستحق قیدی کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

ج...... جیل میں نماز تو با جماعت پڑھنی چاہئے مگر جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز پڑھنی چاہئے جیل کے قیدیوں میں جو لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہوں ان کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔

بھیک مانگنے والوں کو زکوٰۃ دینا

س...... رمضان المبارک میں کراچی میں ملک کے مختلف حصوں سے بڑے پیمانے پر خانہ بدوش آتے ہیں یہ لوگ کراچی کے علاقوں میں زکوٰۃ، خیرات مانگتے ہیں۔ شرعی نقطہ نظر سے بتائیے کہ ان لوگوں کو زکوٰۃ فطرہ وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

ج...... بہت سے بھیک مانگنے والے خود صاحب نصاب ہوتے ہیں۔ اس لئے جب تک یہ اطمینان نہ ہو کہ یہ واقعی محتاج ہے اس کو زکوٰۃ اور صدقہ فطرہ دینا صحیح نہیں۔

غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں

س...... کیا غیر مسلم یعنی عیسائی عورتیں جو گھروں میں کام کرتی ہیں زکوٰۃ، خیرات یا صدقہ کی مستحق ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ بھی غریب ہی ہوتی ہیں۔ محنت سے اپنا گزارہ بمشکل کرتی ہیں۔

ج...... غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا درست نہیں۔ نفلی صدقہ دے سکتے ہیں۔ مگر اجرت میں نہ دیا جائے۔

غیر مسلم کو زکوٰۃ اور صدقہ فطر دینا درست نہیں

س..... عرصہ دراز سے عیدین کے قریب ترین دنوں میں قافلے کے قافلے غیر مسلم خانہ بدوشوں کے کراچی و دیگر شہروں کی طرف زکوٰۃ و فطرانہ وصول کرنے پہنچ جاتے ہیں۔ ان خانہ بدوشوں میں اکثریت غیر مسلموں کی ہوتی ہے۔ کیا غیر مسلموں کو زکوٰۃ و فطرانہ دیا جاسکتا ہے؟ اور کیا یہ مسلمان فقراء کا حق نہیں ہے؟ اور اگر یہ مسلمان مسکین و فقراء کا حق ہے تو جو لوگ ان غیر مسلموں کو زکوٰۃ و فطرانہ دیتے ہیں کیا ان کی زکوٰۃ و فطرانہ ادا ہو جاتا ہے؟۔

ج..... زکوٰۃ اور صدقہ فطر صرف مسلمان فقراء کو دیا جاسکتا ہے۔ جن لوگوں نے غیر مسلموں کو دیا ہو وہ دوبارہ ادا کریں۔

غیر مسلموں کو زکوٰۃ

س..... کیا غیر مسلم (ہندو، سکھ، عیسائی، قادیانی، پارسی وغیرہ) کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جبکہ سینکڑوں مستحقین مسلمان موجود ہوں۔

س..... حکومت بینکوں میں جمع شدہ رقوم سے صرف مسلمانوں کے اکاؤنٹوں سے زکوٰۃ منہا کرتی ہے جبکہ اس زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ کالجز کے طلبہ کو بطور اعانت دیا جاتا ہے ان طلبہ میں مسلمان طلبہ کے علاوہ قادیانی، ہندو بھی شامل ہوتے ہیں آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا زکوٰۃ کا یہ مصرف اسلام کے عین مطابق ہے یا اس میں اختلاف ہے۔

ج..... زکوٰۃ کا مصرف صرف مسلمان ہیں کسی غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اگر حکومت زکوٰۃ کی رقم غیر مسلموں کو دیتی ہے اور صحیح مصرف پر خرچ نہیں کرتی تو اہل زکوٰۃ کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ اور کھالیں ان تنظیموں کو دیں جو ان کا صحیح مصرف کریں۔

س..... مختلف تنظیمیں زکوٰۃ اور قربانی کی کھالیں جمع کرتی ہیں جبکہ یہ ان کے ذریعے جو رقوم حاصل ہوتی ہیں اس کا حساب بھی پیش نہیں کرتیں نہ ہی اخراجات کا۔ تو کیا اس صورت میں ان کو زکوٰۃ اور قربانی کی کھالیں دینے سے زکوٰۃ اور قربانی ادا ہو جاتی ہے؟

ج..... زکوٰۃ اور چرم قربانی کی رقم کا کسی محتاج کو مالک بنانا ضروری ہے اس کے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی اور قربانی کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ پس جن اداروں اور تنظیموں کے بارے میں پورا اطمینان ہو کہ وہ زکوٰۃ کی رقم کو ٹھیک طریقہ سے صحیح مصرف پر خرچ کرتے ہیں ان کو زکوٰۃ دینی چاہئے اور جن کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو ان کو دی گئی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کریں۔

دینی مدارس کو زکوٰۃ دینا بہتر ہے

س...... مدارس عربیہ میں زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج...... زکوٰۃ دینا جائز ہی نہیں بلکہ بہتر ہے کیونکہ غرباء و مساکین کی اعانت کے ساتھ ہی ساتھ علومِ دینیہ کی سرپرستی بھی ہوتی ہے۔

کیا زکوٰۃ اور چرمِ قربانی مدرسہ کو دینا جائز ہے

س...... مال زکوٰۃ اور چرم قربانی تعمیر مدارس عربیہ و تنخواہ مدرسین وغیرہ میں صرف کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ چونکہ یہاں کے کسی خطیب صاحب نے جمعہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو کہا کہ تعمیر مدارس و تنخواہ مدرسین میں یہ مال صرف کرنا ناجائز ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو شبہ ہوا کیونکہ عرصہ دراز سے لوگ مال زکوٰۃ یا چرم قربانی، بوجہ خدمت دین مدارس میں دیتے تھے اور اب انہوں نے دوسرے مساکین کو دینا شروع کیا جس کی وجہ سے مدارس کو ظاہری طور پر نقصان ہوا اس لئے براہ کرم وضاحت فرمادیں تاکہ عوام الناس کے دلوں سے شکوک رفع ہو جائیں۔ اور منتظمین حضرات بھی صحیح طریقہ سے یہ مال صرف کریں۔

ج...... زکوٰۃ، چرم قربانی اور صدقات واجبہ سے نہ مدرسہ کی تعمیر ہو سکتی ہے اور نہ مدرسین کی تنخواہ میں دینا درست ہے مگر چونکہ مدارس عربیہ کی زیادہ آمدنی اسی مد سے ہوتی ہے اس لئے بذریعہ تملیک یہ رقم استعمال کی جاتی ہے۔ تملیک کی صحیح صورت کسی صاحب علم سے دریافت کرلیں۔

زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ اور مطب چلانے کی صورت

س...... ہمارے ایک دوست اورنگی ٹاؤن میں ایک دینی مدرسہ قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں مقامی بچوں کو حفظ و ناظرہ تعلیم قرآن دی جائیگی اور بعدہ اس میں رعایتی مطب کھولنے کا ارادہ ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا مدرسہ کی توسیع اور تعمیر اور معلم کی تنخواہ زکوٰۃ، صدقات سے ادا کی جا سکتی ہے؟ کیا مطب کی مد میں زکوٰۃ، صدقات، عطیات کی رقم لی جا سکتی ہے؟

ج...... بغیر تملیک کے زکوٰۃ کی رقم مسجد مدرسہ اور مدرسین کی تنخواہ میں استعمال نہیں ہو سکتی۔ اس کی تدبیر یہ ہے کہ کوئی محتاج آدمی قرض لیکر مدرسہ میں دیدے۔ اور زکوٰۃ کی رقم سے اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ یعنی زکوٰۃ کی رقم اس کو دیدی جائے جس سے وہ اپنا قرض ادا کرے۔ مطب کا بھی یہی حکم ہے۔

زکوٰۃ سے شفاخانہ کا قیام

س...... ایک برادری کے لوگ زکوٰۃ وصول کر کے اس فنڈ سے ڈسپنسری قائم کرنا چاہتے ہیں۔

دوائیاں زکوٰۃ فنڈ کی رقم سے خریدی جائیں گی۔ ڈاکٹروں کی فیس، جگہ کا کرایہ اور دیگر اخراجات زکوٰۃ سے خرچ کئے جائیں گے۔ جبکہ ڈسپنسری سے ہر شخص امیر و غریب دوائی لے سکے گا۔

ایک مسئلہ یہ بھی ہے جیسا کہ ادارہ زکوٰۃ وصول کرتا ہے تو وہ زکوٰۃ مستحقین میں تقسیم کرنے کے بعد بچ جاتی ہے آیا ادارہ اس زکوٰۃ کو اسی سال ختم کر دے یا اسے آئندہ سال بھی تقسیم کر سکتا ہے۔ برائے کرم اس کا جواب بھی ضرور لکھیں۔

ج۔ زکوٰۃ کی رقم کا مالک کسی مستحق کو بنانا ضروری ہے۔ اس لئے نہ تو اس سے ڈسپنسری کی تعمیر جائز ہے، نہ ڈاکٹروں کی فیس، نہ آلات کی خرید، نہ صاحب حیثیت لوگوں کو اس میں سے دوائیاں دینا جائز ہے البتہ مستحق لوگوں کو دوائیاں دے سکتے ہیں۔

جہاں تک سال ختم ہونے سے پہلے زکوٰۃ کی رقم خرچ کر دینے کا سوال ہے تو یہ اصول ذہن میں رہنا چاہئے کہ جب تک آپ یہ رقم مستحقین کو نہیں دے دیں گے تب تک مالکان کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو اس رقم کو جلدی خرچ کر دینا چاہئے۔

مسجد میں زکوٰۃ کا پیسہ لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی

س۔۔۔ ایک مسجد ہے جو کمیٹی کے ماتحت چل رہی ہے تو اس کمیٹی کا مال زکوٰۃ قبضہ کر کے اس زکوٰۃ کے مال کو مسجد میں خرچ کرنا کیسا ہے؟

ج۔۔۔ زکوٰۃ کا روپیہ مسجد میں لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

تبلیغ کے لئے بھی کسی کو مالک بنائے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

س۔۔ زکوٰۃ کی رقم سے تبلیغ کے کاموں میں کسی قسم کی معاونت ہو سکتی ہے؟

ج۔۔۔ زکوٰۃ کی رقم میں تملیک شرط ہے۔ یعنی جو شخص زکوٰۃ کا مستحق ہو اسے اتنی رقم کا مالک بنا دیا جائے۔ تملیک کے بغیر کار خیر میں خرچ کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ کی رقم سے کیڑوں مکوڑوں اور پرندوں کو دانہ ڈالنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

س۔۔۔ کیا زکوٰۃ کی رقم سے پرندوں چڑیوں وغیرہ کو دانہ ڈال سکتے ہیں۔ کیا کیڑے مکوڑوں کو کھانے کی چیزیں زکوٰۃ کی رقم سے خرید کر ڈال سکتے ہیں ایسا کرنے سے کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

ج اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی زکوٰۃ ادا ہونے کی شرط یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کا کسی محتاج مسلمان

کو مالک بنادیا جائے اگر زکوٰۃ کی رقم کا کھانا پکا کر غریبوں، محتاجوں کی دعوت کر دی جائے کہ جس کی جتنی خواہش ہو کھائے مگر ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں اس سے بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

حکومت کے ذریعہ زکوٰۃ کی تقسیم

س ..... موجودہ حکومت زکوٰۃ کے نام سے جو رقم تقسیم کر رہی ہے۔ شرعاً اس رقم کی کیا حیثیت ہے۔ بعض اوقات صاحب نصاب لوگ بھی خود کو مسکین ظاہر کر کے یہ رقم حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے لئے کیا حکم ہے۔ جناب عالی مہربانی فرما کر یہ بتائیں کہ یہ رقم کس کے لئے جائز ہے اور کس کے لئے نہیں؟

ج ..... صاحب نصاب لوگ زکوٰۃ کا مصرف نہیں۔ ان کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ اگر کسی کو فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دے دی گئی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔

فلاحی ادارے زکوٰۃ کے وکیل ہیں جب تک مستحق کو ادا نہ کر دیں

س..... کوئی "خدمتی ادارہ" یا کوئی "وقف ٹرسٹ" اور "فاؤنڈیشن" کو زکوٰۃ دینے سے کیا زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے؟

ج..... جو فلاحی ادارے زکوٰۃ جمع کرتے ہیں وہ زکوٰۃ کی رقم کے مالک نہیں ہوتے بلکہ زکوٰۃ دہندگان کے وکیل اور نمائندے ہوتے ہیں جب تک ان کے پاس زکوٰۃ کا پیسہ جمع رہے گا۔ وہ بدستور زکوٰۃ دہندگان کی ملک ہوگا۔ اگر وہ صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوٰۃ دہندگان کی زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں۔ اس لئے جب تک کسی فلاحی ادارے کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو کہ وہ زکوٰۃ کی رقم شریعت کے اصولوں کے مطابق ٹھیک مصرف میں خرچ کرتا ہے اس وقت تک اس کو زکوٰۃ نہ دی جائے۔

س..... اس طرح زکوٰۃ جمع کرنے والے ادارے جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم کے خود مالک بن جاتے ہیں یا نہیں، اور اس طرح جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم کو وہ جاہیں اس طرح لوگوں کی بھلائی کے کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں مثلاً اس رقم میں سے صاحب زکوٰۃ شخص کو اور درمیانی طبقہ کے صاحب مال شخص کو مکان خریدنے کے لئے یا کاروبار کے لئے بنا منافع آسان قسطوں میں واپس ہونے والے قرض کے طور پر دے سکتے ہیں کیونکہ درمیانی طبقہ کے صاحب مال زکوٰۃ کے مستحق نہیں ہوتے۔ اور زکوٰۃ لینا بھی نہیں چاہتے۔ اس کے مطابق اس کو زکوٰۃ کی رقم قرض کے طور پر دینا مناسب ہے؟

ج..... یہ ادارے اس رقم میں مالکانہ تصرف کرنے کے مجاز نہیں بلکہ صرف فقراء اور محتاجوں کو بانٹنے کے مجاز ہیں اس لئے اس رقم کو قرض پر اٹھانے کے مجاز نہیں، البتہ اگر مالکان کی طرف سے اجازت ہو تو درست ہے۔ کسی صاحب نصاب کو مکان خریدنے کے لئے رقم دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ البتہ یہ

صورت ہو سکتی ہے کہ وہ شخص کسی سے قرض لیکر مکان خرید لے۔ اب اس کو قرضہ ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا صحیح ہو گا۔

زکوٰۃ سے چندہ وصول کرنے والے کو مقررہ حصّہ دینا جائز نہیں

س...... دینی مدارس کے چندہ کے لئے بعض بچے چھوٹے چھوٹے صندوقچے لیکر دوسرے شہروں میں جا کر چندہ مانگتے ہیں ان میں اکثر افراد چندہ رقم سے حصہ مقررہ پر چندہ مانگتے ہیں بعض کی تنخواہیں ہوتی ہیں اگر کوئی زکوٰۃ کی رقم ان کو دے تو کیا زکوٰۃ کا فرض ادا ہو جائے گا یا نہیں کیونکہ چندہ مانگنے والوں میں بعض کا حصہ ½ '⅓ '¼ ہوتا ہے تو پوری رقم مدرسہ میں نہیں پہنچتی اسلئے براہ کرم تفصیل سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں۔

ج...... چندہ کے حصے پر سفیر مقرر کرنا جائز نہیں مدارس کو جو زکوٰۃ دی جاتی ہے اگر وہ صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوٰۃ ادا ہو گی ورنہ نہیں اسلئے زکوٰۃ صرف انہی مدارس کو دی جائے جن کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ ٹھیک مصرف پر خرچ کرتے ہیں۔ جن مدارس کے نام پر بچے چندے مانگتے ہیں وہ زکوٰۃ کو صحیح مصرف میں خرچ نہیں کرتے ہیں اس لئے ایسے مدارس کو چندہ میں زکوٰۃ نہ دی جائے۔

پیداوار کا عشر

عشر کی تعریف

س..... (۱) عشر کی تعریف کیا ہے؟ (۲) کیا زکوٰۃ کی طرح اس کا بھی نصاب ہوتا ہے؟ (۳) کیا عشر سب زمینداروں پر برابر ہوتا ہے؟ (۴) یہ کن لوگوں کو ادا کیا جاتا ہے؟ (۵) ایک آدمی اگر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو کیا عشر بھی دینا ہو گا؟ (۶) کیا یہ سال میں ایک مرتبہ دیا جاتا ہے یا ہر نئی فصل پر؟ (۷) کیا مویشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی عشر ہو گا؟

ج..... عشر' زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ اگر زمین بارانی ہو کہ بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو پیداوار اٹھنے کے وقت اس پر دسواں حصہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دینا واجب ہے۔ اور اگر زمین کو خود سیراب کیا جاتا ہے تو اس کی پیداوار کا بیسواں حصہ صدقہ کرنا واجب ہے۔

۲۔ ہمارے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کا کوئی نصاب نہیں بلکہ پیداوار کم ہو یا زیادہ 'اس پر عشر واجب ہے۔

۳۔ جی ہاں! جو شخص بھی زمین کی فصل اٹھائے اس کے ذمہ عشر واجب ہے۔

۴۔ عشر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

۵۔ عشر پیداوار کی زکوٰۃ ہے۔ اس لئے دوسرے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کے باوجود پیداوار پر عشر واجب ہو گا۔

۶۔ سال میں جتنی فصلیں آئیں ہر نئی فصل پر عشر واجب ہے۔

۷۔ جی ہاں! مویشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی حضرت امامؒ کے نزدیک عشر واجب ہے۔

زمین کی ہر پیداوار پر عشر ہے زکوٰۃ نہیں

س...... عشر کا نصاب کیا ہے اور کن کن چیزوں کا عشر دیا جاتا ہے زرعی پیداوار میں ۵ فیصد زکوٰۃ دی جاتی ہے تو کیا زرعی پیداوار میں عشر اور زکوٰۃ دونوں ادا کرنے ہوں گے۔

ج...... حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشری زمین کی ہر پیداوار پر عشر واجب ہے خواہ کم ہو یا زیادہ اگر زمین بارانی ہو تو اسکی پیداوار میں دسواں حصہ واجب ہے' اور اگر کنوئیں کے پانی سے سیراب کی جاتی ہو۔ یا نہری پانی خرید کر لگایا جاتا ہو تو اس میں بیسواں حصہ واجب ہے' حضرت امامؒ کے نزدیک پھلوں' سبزیوں ترکاریوں اور مویشیوں کے چارے میں بھی' جس کو کاشت کیا جاتا ہو' عشر واجب ہے۔ زرعی پیداوار میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ صرف عشر واجب ہے۔ جسکی تفصیل اوپر ذکر کر دی گئی۔

عشر کتنی آمدنی پر ہے؟

س...... گزارش یہ ہے کہ آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا ہے کہ "جو شخص بھی زمین کی فصل اٹھائے خواہ کم ہو یا زیادہ اس کے ذمہ عشر واجب ہے" اس سلسلہ میں یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ اگر کسی شخص کے پاس تھوڑی سی زمین ہے اور وہ اس پر کاشت کرتا ہے۔ فصل اچھی نہیں ہوتی۔ کھاد' پانی اور کیڑے مار دوائیوں کے اخراجات بھی بمشکل پورے ہوتے ہیں۔ جو فصل آتی ہے وہ اس کی ضروریات سے بہت کم ہے اس طرح وہ صاحب نصاب نہیں ہے اور مستحق زکوٰۃ ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں وہ اپنی فصل کا عشر خود استعمال کر سکتا ہے۔

ج...... اس کی ذاتی پیداوار کا عشر اس کے ذمہ واجب ہے۔ اس کو خود استعمال نہیں کر سکتا۔

پیداوار کے عشر کے بعد اس کی رقم پر زکوٰۃ کا مسئلہ۔

س...... باغ بیچنے کے ایک ماہ بعد کسی نے اپنی سالانہ زکوٰۃ نکالنی ہے۔ آیا اس باغ کی رقم پر' جس کا اس نے عشر دے دیا ہے' زکوٰۃ آئے گی یا نہیں؟

ج...... اس رقم پر بھی زکوٰۃ آئے گی۔ جب دوسری رقم کی زکوٰۃ دے تو اس کے ساتھ اس کی بھی دے'

غلہ اور پھل کی پیداوار پر عشر کی ادائیگی

س...... کیا غلہ یا پھل کے بدلے اس کی قیمت زکوٰۃ کی شکل میں وصول کی جاسکتی ہے یا جنس ہی وصول کرنا ضروری ہے۔ ایک صاحب فرما رہے تھے اگر جنس کی قیمت دے دی گئی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔ حالانکہ عشر کے آرڈیننس میں قیمت ہی وصول کی جاتی ہے۔

دوسری بات یہ کہ کیا زرعی پیداوار میں بھی کچھ نصاب ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس نصاب کی قید نہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ کم سے کم ایک وسق ہونا ضروری ہے۔ ایک وسق کا کیا وزن ہوتا ہے ہم لوگوں کو معلوم نہیں! براہ کرم فقہ حنفی کی رو سے جواب سے سرفراز فرمائیں۔ تاکہ شکوک دور ہوں۔

ج...... عشری پیداوار اگر بارانی ہو تو اس پر عشر (یعنی دسواں حصہ واجب ہے) اگر اس پیداوار پر پانی وغیرہ کے مصارف آتے ہوں تو بیسواں حصہ واجب ہے۔ اصل واجب تو پیداوار ہی کا حصہ ہے لیکن یہ بھی اختیار ہے کہ اتنے غلے کی قیمت دے دی جائے۔ حکومت جو فی ایکڑ کے حساب سے عشر وصول کرتی ہے یہ صحیح نہیں۔ ہونا یہ چاہئے کہ جتنی پیداوار ہو اس کا دسواں یا بیسواں حصہ لیا جائے۔ پورے علاقے کے لئے عشر کا فی ایکڑ ریٹ مقرر کر دینا غلط ہے۔

عشر ادا کر دینے کے بعد تا فروخت غلہ پر نہ عشر ہے نہ زکوٰۃ

س...... دھان سے بروقت عشر نکالا ہے غلہ سال بھر رکھا یعنی نہ اپنی کسی ضرورت میں استعمال ہوتا ہے اور نہ مارکیٹ میں اس کی کھپت ہے، کیا سال گزرنے پر اس میں سے عشر دیا جائے گا یا چالیسواں حصہ زکوٰۃ؟

ج...... ایک بار عشر ادا کر دینے کے بعد جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جاتا اس پر نہ دوبارہ عشر ہے، نہ زکوٰۃ اور جب عشر ادا کرنے کے بعد غلہ فروخت کر دیا تو اس سے حاصل شدہ رقم پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب اس پر سال گزر جائیگا۔ یا اگر یہ شخص پہلے سے صاحب نصاب ہے تو جب اس کے نصاب پر سال پورا ہو گا اس وقت اس رقم کی بھی زکوٰۃ ادا کریگا۔

مزارعت کی زمین میں عشر

س..... میں ایک زمیندار کی زمین کاشت کرتا ہوں اور اس سال کل زمین میں دس ہزار کی کپاس ہوئی ہے اور میرے حصہ میں پانچ ہزار آیا ہے۔ اب کیا میں پورے دس ہزار کا عشر یا زکوٰۃ نکالوں یا اپنے حصے پانچ ہزار کا عشر یا زکوٰۃ نکالوں۔

ج..... آپ اپنے حصے کی پیداوار کا عشر نکالئے۔ کیونکہ اصول یہ ہے کہ زمین کی پیداوار جس کے گھر آئے گی زمین کا عشر بھی اسی کے ذمہ ہوگا۔ پس مزارع کے حصہ میں جتنی پیداوار آئے اس کا عشر اس کے ذمہ ہے اور مالک کے حصہ میں جتنی جائے اس کا عشر اس پر لازم ہے۔

ٹریکٹر وغیرہ چلانے سے زراعت کا عشر بیسواں حصہ ہے

س..... پہلے زمانے میں لوگ کاشت کاری کرتے تھے تو صرف ہل چلا کر اور پانی لگا کر پیداوار حاصل کرتے تھے۔ لیکن موجودہ دور میں ٹریکٹروں کے ذریعہ سے ہل چلائے جاتے ہیں اور پھر زمین میں کھاد ڈالنی پڑتی ہے اور دوسری گوڈی وغیرہ کرائی جاتی ہے تو ایسی زمین کا عشر ادا کرنا ہو تو زمین پر جو خرچہ ہوتا ہے اس کو نکال کر عشر ادا کیا جائے یا کل پیداوار کا بغیر خرچہ نکالے عشر ادا کرنا ہوگا نیز عشر ادا کرتے وقت بیج نکال کر عشر ادا کریں یا بیج نکالے بغیر ادا کریں۔

ج..... ایسی زمین کی پیداوار میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہے 'اخراجات کو وضع نہیں کیا جائے گا' بلکہ پوری پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا ہوگا۔ **بیج کو بھی اخراجات میں شمار کیا جائے گا۔**

قابل نفع پھل ہونے پر باغ بیچنا جائز ہے اس کا عشر مالک کے ذمہ ہوگا۔

س..... ایک شخص نے اپنا باغ ثمر قابل نفع ہونے کے بعد بیچ دیا آیا وہ عشر دے؟ یا خریدنے والے پر عشر آئے گا؟

ج..... اس صورت میں خریدنے والے پر عشر نہیں۔ بلکہ باغ کے فروخت کرنے والے پر عشر ہے۔

عشر کی رقم رفاہ عامہ کیلئے نہیں بلکہ فقراء کے لئے ہے

س..... حکومت پاکستان نے جو زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں بنائی ہیں ان کے پاس عشر کی کافی رقم جمع ہے کیا

رقم عشر رفاہ عامہ پر خرچ کی جاسکتی ہے۔ مثلاً اسکول کی عمارت یا چار دیواری یا گلیاں وغیرہ؟
ج...... زکوٰۃ اور عشر کی رقم صرف فقراء و مساکین کو دی جاسکتی ہے۔ رفاہ عامہ پر خرچ کرنا جائز نہیں۔

عشر کی ادائیگی سے متعلق متفرق مسائل

س...... کیا عشر کا زکوٰۃ کی طرح نصاب ہے کیونکہ حکومت نے ایک مقدار مقرر کی ہوئی ہے اگر فصل اس مقدار سے زیادہ ہو تو عشر دینا لازمی ہے ورنہ نہیں۔
ج...... حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عشر کا نصاب نہیں۔ بلکہ ہر قلیل و کثیر میں عشر واجب ہے حکومت ایک خاص مقدار پر عشر وصول کرتی ہے۔ اس سے کم کا عشر مالک کو خود ادا کرنا چاہئے۔
س...... حکومت کو عشر زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ تصرف بہت مشکوک ہے۔
ج...... اعتماد نہ ہو تو نہ دیا جائے لیکن کیا ایسا ممکن بھی ہے کہ حکومت عشر وصول کرے اور کسان ادا نہ کرے؟
س...... بارانی زمین کی فصل پر عشر دسواں حصہ ہے اور نہری چاہی وغیرہ پر بیسواں ہے۔ کیا بیسواں حصہ اسلئے مقرر ہے کہ موخر الذکر پر اخراجات بڑھ جاتے ہیں اگر یہ صحیح ہے تو آج کل کیڑے مار اسپرے اور کیمیائی کھاد کا اضافی خرچ کاشتکار کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ کیا اسپرے وغیرہ کا خرچ فصل کی آمدنی سے کم کر کے عشر دینا ہو گا یا کل پیداوار پر عشر دینا ہو گا؟
ج...... شریعت نے اخراجات پر نصف عشر (یعنی دسویں حصہ کے بجائے بیسواں حصہ) کر دیا ہے۔ اس لئے اخراجات کو منہا کر کے عشر نہیں دیا جائیگا۔ بلکہ تمام پیداوار کا عشر دیا جائیگا۔
س...... فرض کریں ڈھائی ایکڑ زمین سے ۱۰۰ من گندم پیدا ہوتی ہے۔ اس گندم کی کٹائی کا خرچ تقریباً ۵ من ہو گا۔ گندم کی کٹائی دو من فی ایکڑ کے حساب سے کرتے ہیں اور تھریشر (گہائی) کا خرچ تقریباً ۱۵ من ہو گا۔ بچت آمدنی ۸۰ من ہو گی کیا عشر ۱۰۰ من پر دینا ہو گا یا ۸۰ من پر۔
ج...... عشر سو من پر آئیگا۔
س...... گندم کی فصل کی کٹائی کی مزدوری گندم میں دینا جائز ہے یا نہیں کیونکہ گندم کی فصل کی کٹائی کی مزدوری صرف گندم کی صورت میں لیتے ہیں۔
ج...... صاحبینؒ کے نزدیک جائز ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔

زکوٰۃ کے متفرق مسائل

زکوٰۃ دہندہ جس ملک میں ہو اسی ملک کی کرنسی کا اعتبار ہو گا۔

س۔ چند دوست مل کر اپنے وطن کے مستحقین کے لئے زکوٰۃ کی مد سے رقم بھیجنا چاہتے ہیں لیکن وہاں کی کرنسی اور ہماری کرنسی میں فرق ہے۔ مثلاً یہاں سے ۰۰۰،۵۰ روپے بھیجیں گے تو ان کو ۰۰۰،۴۰ روپے ملیں گے اب یہ پوچھنا ہے کہ زکوٰۃ ۰۰۰،۵۰ روپے کی ادا ہو گی یا ۰۰۰،۴۰ روپے کی ادا ہو گی کیونکہ وہاں کے اور یہاں کے دام میں یہ ہی فرق چلتا ہے۔ اسی طرح ہم اپنے دیس میں زکوٰۃ بھیجیں جہاں کی کرنسی کی قیمت یہاں کی کرنسی کی قیمت سے کم ہو یعنی اگر ہم یہاں سے ۰۰۰،۵۰ روپے بھیجیں تو وہاں ۰۰۰،۶۰ روپے ملیں تو اس صورت میں زکوٰۃ ۰۰۰،۵۰ روپے کی ادا ہو گی یا ۰۰۰،۶۰ روپے کی۔ دونوں مسئلوں کا جواب بہت ضروری ہے کیونکہ دونوں دیس میں ہماری برادری کے کچھ آدمی بستے ہیں۔ اس کو اگر اخبار "جنگ" میں شائع کرا دیں تو بہتوں کا بھلا ہو گا کیونکہ کئی لوگ اس طرح پیسے بھیجتے رہتے ہیں تو ان کو بھی مسئلہ کا پتہ چل جائے گا۔

ج .... زکوٰۃ دہندہ نے جس ملک کی کرنسی میں زکوٰۃ ادا کی ہے وہاں کی کرنسی کا اعتبار ہو گا۔ اس ملک کی کرنسی سے جتنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اتنے مال کی زکوٰۃ شمار ہو گی۔ دوسرے ملک کی کرنسی خواہ کم ہو یا زیادہ۔

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھ لیجئے کہ جو رقم کسی محتاج یا محتاجوں کو دی گئی ہے وہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے مال کا چالیسواں حصہ ہونا چاہئے۔ جس کرنسی میں زکوٰۃ ادا کی گئی ہو اس کرنسی کے حساب سے چالیسویں حصے کا اعتبار ہو گا۔

زکوٰۃ کے لئے نکالی ہوئی رقم یاسود کا استعمال۔

س...... ایک شخص نے زکوٰۃ کی رقم یاسود کی رقم مستحق کو دینے کے لئے نکالی لیکن عین وقت پر اسے کچھ رقم کی ضرورت پڑ گئی تو کیا وہ زکوٰۃ یاسود کی رقم سے بطور قرض لے سکتا ہے؟

ج...... زکوٰۃ کی رقم تو اس کی ملکیت ہے۔ جب تک کسی کو ادا نہیں کر دیتا۔ اس لئے اس کا استعمال کرنا صحیح ہے۔ سود کی رقم کا استعمال صحیح نہیں۔

سود کی رقم پر زکوٰۃ

س...... ایک شخص کا بنک میں اکاؤنٹ ہے اور سال کے آخر میں اپنے اکاؤنٹ میں جتنا منافع ملتا ہے ٹھیک اتنے ہی کا چیک کاٹ کر نکال لیتا ہے اور پھر غریبوں میں یہ سمجھ کر بانٹ دیتا ہے کہ ثواب ملے گا یا زکوٰۃ بانٹ دیتا ہے تو کیا واقعی ثواب ملے گا یا نہیں۔ اسلامی شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

ج...... سود کی رقم صدقہ کی نیت سے کسی کو نہیں دینی چاہئے بلکہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی محتاج کو دے دینی چاہئے صدقہ تو پاک چیز کا دیا جاتا ہے "سود کا نہیں" پس سود کی رقم سے زکوٰۃ ادا نہیں کی جاسکتی۔

صدقہ فطر

صدقہ فطر کے مسائل۔

س..... صدقہ فطر کس پر واجب ہے اور اس کے کیا مسائل ہیں؟

ج ..... صدقہ فطر کے مسائل حسب ذیل ہیں۔

(۱) صدقہ فطر ہر مسلمان پر جبکہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو' واجب ہے۔

(۲) جس شخص کے پاس اپنی استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر ان کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی مقدار ہو جائے تو یہ شخص صاحب نصاب کہلائے گا اور اس کے ذمہ صدقہ فطر واجب ہو گا۔ (چاندی کی قیمت بازار سے دریافت کر لی جائے)

(۳) ہر شخص جو صاحب نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے اور اگر نابالغوں کا اپنا مال ہو تو اس میں سے ادا کیا جائے۔

(۴) جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھے۔ صدقہ فطر ان پر بھی واجب ہے' جبکہ وہ کھاتے پیتے صاحب نصاب ہوں۔

(۵) جو بچہ عید کی رات صبح صادق طلوع سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقہ فطر لازم ہے اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا تو لازم نہیں۔

(۶) جو شخص عید کی رات صبح صادق سے پہلے مر گیا اس کا صدقہ فطر نہیں' اور اگر صبح صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقہ فطر واجب ہے۔

(۷) عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا بہتر ہے۔ لیکن اگر پہلے نہیں کیا تو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے' اور جب تک ادا نہیں کرے گا اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا۔

(۸) صدقہ فطر ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے اور اتنی قیمت کی اور چیز

بھی دے سکتا ہے۔
(۹) ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سے زیادہ محتاجوں کو دینا بھی جائز ہے اور کئی آدمیوں کا صدقہ ایک فقیر محتاج کو بھی دینا درست ہے۔
(۱۰) جو لوگ صاحب نصاب نہیں ان کو صدقہ فطر دینا درست ہے۔
(۱۱) اپنے حقیقی بھائی بہن، چچا پھوپھی کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ماں باپ اولاد کو اور اولاد ماں باپ، دادا دادی کو صدقہ فطر نہیں دے سکتی۔
(۱۲) صدقہ فطر کا کسی محتاج فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے۔ اس لئے صدقہ فطر کی رقم مسجد میں لگانا یا کسی اور اچھائی کے کام میں لگانا درست نہیں۔

صدقہ فطر غیر مسلم کو دینا جائز ہے، مسئلہ کی تصحیح و تحقیق

س...... جناب مولانا صاحب "آپ کے مسائل اور ان کا حل" ۲۱ اگست جمعہ کے ایڈیشن میں آپ سے ایک مسئلہ میں خطا ہوئی ہے کیونکہ آپ کے توسط سے عوام کو دینی مسائل سے آگاہی حاصل ہو رہی ہے اور میں ان مسائل کی تصحیح کے لئے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں تاکہ عوام کو صحیح خبر حاصل ہو۔ اور آپ سے گزارش ہے کہ مسائل کو تحقیق و تدقیق کے بعد زیر قلم فرمایا کریں ذمہ داری اور فرض پورا کریں۔ جس مسئلہ میں خطا ہوئی ہے وہ زیر ملاحظہ ہو۔
"صدقہ فطر غیر مسلم کو دینا صحیح ہے" میں اولاً اس مسئلہ کے لئے بہشتی زیور کا حوالہ درج کئے دیتا ہوں...... "زکوٰۃ کن کو دینا جائز ہے" کے بیان میں حصہ سوم بہشتی زیور مسئلہ نمبر ۸ یوں ہے......
"مسئلہ: زکوٰۃ کا پیسہ کسی کافر کو دینا درست نہیں ہے مسلمان ہی کو دیوے زکوٰۃ اور عشر، صدقہ فطر اور نذر کفارہ کے سوا اور خیر خیرات کافر کو بھی دینا درست ہے۔"
ان کتب نے جو میرے پاس موجود ہیں اسی قول کو مختار کہا ہے۔ در مختار، بہار شریعت، قانون شریعت، عمدۃ الفقہ، شامی۔
ج...... جناب کی تصحیح کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ بہت ہی جزائے خیر عطا فرمائیں۔ میں آنجناب سے بھی اور دیگر اہل علم سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس ناکارہ کی تحریر میں کوئی غلطی نظر آئے تو اس پر ضرور متنبہ فرمایا جائے۔ اب اس مسئلہ میں اپنی تحقیق عرض کرتا ہوں۔ جن حضرات کو اس تحقیق سے اتفاق نہ ہو وہ اپنی تحقیق پر عمل فرما سکتے ہیں۔
فتاویٰ عالمگیری (۱۔ ۱۸۸ طبع جدید کوئٹہ) میں ہے۔
"ذمی کافروں کو زکوٰۃ دینا بالاتفاق جائز نہیں، نفلی صدقہ دینا بالاتفاق

جائز ہے۔ مگر صدقہ فطر' نذر اور کفارات میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جائز ہے۔ مگر فقراء مسلمین کو دینا ہمیں زیادہ محبوب ہے۔ شرح طحاوی میں اسی طرح ہے"۔

در مختار مع شامی (۲۔ ۳۵۱ طبع جدید مصر) میں ہے۔

"زکوٰۃ اور عشر و خراج کے علاوہ دیگر صدقات' خواہ واجب ہوں' جیسے نذر' کفارہ' فطرہ' ذمی کو دینا جائز ہے۔ اس میں امام ابو یوسفؒ کا اختلاف ہے۔ اور انہی کے قول پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ حاوی قدسی"۔

علامہ شامیؒ اس پر لکھتے ہیں۔

"ہدایہ وغیرہ میں تصریح کی ہے کہ یہ امام ابو یوسفؒ کی ایک روایت ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام ابو یوسفؒ کا مشہور قول امام ابو حنیفہؒ و محمدؒ کے مطابق ہے"۔

"خیر رملی کے حاشیہ میں حاوی سے جو نقل کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم امام ابو یوسف کے قول کو لیتے ہیں۔ (لیکن ہدایہ وغیرہ کے کلام کا مفاد یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ و محمدؒ کا قول راجح ہے اور عام متون اسی پر ہیں)"۔

فتاویٰ قاضی خاں بر حاشیہ عالمگیری (۱۔ ۲۳۱) میں ہے۔

"اور جائز ہے کہ صدقہ فطر فقراء اہل ذمہ کو دیا جائے۔ مگر مکروہ ہے"۔

ان عبارات سے حسب ذیل نتائج حاصل ہوئے۔

۱۔ ...... امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک صدقہ فطر وغیرہ ذمی کافر کو دینا جائز ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ مسلمان کو دیا جائے۔ ذمی کو دینا بہتر نہیں۔

۲۔ ...... امام ابو یوسفؒ کا مشہور قول بھی یہی ہے مگر ان سے ایک روایت یہ ہے کہ صدقات واجبہ کافر کو دینا صحیح نہیں۔

۳۔ ...... حاوی قدسی نے امام ابو یوسفؒ کی اس روایت کو لیا ہے۔ مگر ہدایہ اور فقہ حنفی کے تمام متونؒ نے امام ابو حنیفہؒ و محمدؒ ہی کے قول کو لیا ہے۔

۴۔ ...... جن حضرات نے عدم جواز کا فتویٰ دیا انہوں نے غالباً حاوی قدسی کے قول پر اعتماد کیا ہے۔ بہشتی زیور کے متن میں بھی اسی کو لیا گیا ہے۔ اور بندہ نے بھی جنگ کی کسی گزشتہ اشاعت میں اسی کو

اختیار کیا تھا لیکن امام ابو حنیفہؒ و محمدؒ کا فتویٰ جواز کا ہے۔ اور حاوی قدسی کے علاوہ تمام اکابر نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ بہشتی زیور کے حاشیہ میں بھی اسی کو نقل کیا ہے۔ اس لئے اس ناکارہ نے اپنے پہلے مسئلہ سے رجوع کرنا ضروری سمجھا تھا۔

منت و صدقہ

صدقہ کی تعریف اور اقسام

س...... صدقہ کی تعریف کیا ہے اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

ج...... جو مال اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اللہ کی راہ میں غرباء مساکین کو دیا جاتا ہے یا خیر کے کسی کام میں خرچ کیا جاتا ہے اسے صدقہ کہتے ہیں۔ صدقہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) فرض ' جیسے زکوٰۃ۔ (۲) واجب ' جیسے نذر ' صدقہ فطر اور قربانی وغیرہ (۳) نفلی صدقات ' جیسے عام خیر خیرات۔

خیرات ' صدقہ اور نذر میں فرق۔

س...... خیرات ' صدقہ اور نذر و نیاز میں کیا فرق ہے؟

ج...... صدقہ و خیرات تو ایک ہی چیز ہے یعنی جو مال اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کسی خیر کے کام میں خرچ کیا جائے وہ صدقہ و خیرات کہلاتا ہے اور کسی کام کے ہونے پر کچھ صدقہ کرنے کی یا کسی عبادت کے بجالانے کی منت مانی جائے تو اس کو "نذر" کہتے ہیں۔ "نذر" کا حکم زکوٰۃ کا حکم ہے۔ اس کو صرف غریب غرباء کھاسکتے ہیں ' غنی نہیں کھاسکتے۔ نیاز کے معنی بھی نذر ہی کے ہیں۔

صدقہ اور منت میں فرق

س...... صدقہ اور منت میں کیا فرق ہے؟

ج...... نذر اور منت اپنے ذمہ کسی چیز کے لازم کرنے کا نام ہے ' مثلاً کوئی شخص منت مان لے کہ میرا فلاں کام ہوجائے تو میں اتنا صدقہ کروں گا ' کام ہونے پر منت مانی ہوئی چیز واجب ہوجاتی ہے ' اور کوئی آدمی بغیر لازم کئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیر خیرات کرے تو اس کو صدقہ کہتے ہیں ' گویا منت بھی صدقہ ہی ہے۔ مگر وہ صدقہ واجبہ ہے ' جبکہ عام صدقات واجب نہیں ہوتے۔

نذر اور منت کی تعریف

س..... نذر اور منت کی تعریف کیا ہے اور ان میں اگر کوئی فرق ہو تو واضح فرمائیں۔

ج..... نذر کے معنی ہیں کسی شرط پر کوئی عبادت اپنے ذمہ لے لینا۔ مثلاً اگر فلاں کام ہو جائے تو میں اتنے نفل پڑھوں گا' اتنے روزے رکھوں گا' بیت اللہ کا حج کروں گا' یا اتنی رقم فقراء کو دوں گا وغیرہ۔ اسی کو منت بھی کہا جاتا ہے۔

منت اور نذر کا گوشت نہ خود استعمال کر سکتا ہے نہ کسی غنی کو دے سکتا ہے بلکہ اس کا گوشت فقراء پر تقسیم کرنا ضروری ہے۔

منت کی شرائط

س..... ہمارے مذہب میں منت ماننا کیسا ہے اور اس کے الفاظ کیا ہونے چاہئیں اور کن کن صورتوں میں منت مانی چاہئے؟

ج..... شرعاً منت ماننا جائز ہے مگر منت ماننے کی چند شرطیں ہیں۔ اول یہ کہ منت اللہ تعالیٰ کے نام کی مانی جائے۔ غیر اللہ کے نام کی منت جائز نہیں' بلکہ گناہ ہے۔ دوم یہ کہ منت صرف عبادت کے کام کی صحیح ہے' جو کام عبادت نہیں اس کی منت بھی صحیح نہیں۔ سوم یہ کہ عبادت بھی ایسی ہو کہ اس طرح کی عبادت کبھی فرض یا واجب ہوتی ہے۔ جیسے نماز' روزہ' حج' قربانی وغیرہ' ایسی عبادت کہ اس کی جنس کبھی فرض یا واجب نہیں اس کی منت بھی صحیح نہیں۔ چنانچہ قرآن خوانی کی منت مانی ہو تو وہ لازم نہیں ہوتی۔

صرف خیال آنے سے منت لازم نہیں ہوتی۔

س..... محترم میری ایک دوست ہے غیر شادی شدہ اس کی پھوپھی کی شادی کو کافی عرصہ گزر گیا وہ ابھی تک اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ ایک دن میری دوست کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ پھوپھی یہ کہیں کہ میرے ہاں (پھوپھی کے ہاں) اولاد ہو گئی تو میں بچوں کا سامان کسی کو بھی دے دوں گی۔ اس کے بعد اس کے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ منت تم نے اپنے لئے مانی ہے۔ لیکن یہ خیال آتے ہی میری دوست نے خدا سے توبہ کر لی ہے اور اس کا ذہن اس ساری چیز کو قبول نہیں کرتا۔ میری دوست آج کل بہت پریشان ہے۔ مہربانی فرما کر مولانا صاحب! آپ یہ فرمائیں کہ اس طرح صرف ذہن میں خیال آنے سے منت ہو جاتی ہے کہ نہیں؟ جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ صرف خیال آنے سے منت نہیں ہوتی۔

ج..... صرف کسی بات کا خیال آنے سے منت نہیں ہوتی بلکہ زبان سے ادا کرنے کے ساتھ ہوتی ہے۔

حلال مال صدقہ کرنے سے بلا دور ہوتی ہے حرام مال سے نہیں۔

س...... علماء سے شنید ہے کہ صدقہ رد بلا ہے۔ صدقہ ہر مرض کا علاج ہے کیا یہ درست ہے؟ کسی شخص کو سایہ کا دورہ پڑتا ہے۔ جادو کی تکلیف ہے تو کیا صدقہ کرنے سے اس کی تکلیف یا دورہ میں فرق پڑے گا؟ کسی تکلیف کے لئے صدقہ کس طرح کرنا چاہئے؟ کیا صدقہ کی منت ماننی بھی جائز ہے مثلاً اے خدا اگر فلاں تکلیف اتنے عرصہ میں دور ہو جائے تو میں اتنا صدقہ کروں گا جائز ہے؟ ایک شخص کہتا ہے کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اللہ رشوت لے کر تکلیف دور کرتا ہے اگر صدقہ ہر مرض کا علاج ہے 'صدقہ کرنے سے تکلیف پریشانی دور ہوتی ہے' تو پھر گنجا پن بھی ایک بیماری ہے تو کیا صدقہ کرنے سے سر پر بال اگ آویں گے صدقہ صرف غریبوں کا حق ہے یا مسجد میں بھی دیا جا سکتا ہے مہربانی فرما کر صدقہ کے بارے میں مندرجہ بالا سوالات کا مفصل جواب تحریر فرماویں۔ صدقہ سے کونسی تکلیف بیماری دور ہو سکتی ہے اور کس طرح کرنا چاہئے؟

ج...... صدقہ رد بلا کا ذریعہ ہے لیکن "ہر مرض کا علاج ہے" یہ میں نے نہیں سنا جو مصائب و تکالیف اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے پیش آتی ہیں وہ صدقہ سے ٹل جاتی ہیں' کیونکہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ منت ماننا جائز ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا۔ اس لئے بجائے منت ماننے کے نقد صدقہ کرنا چاہئے' غریبوں اور محتاجوں کی خدمت بھی صدقہ ہے' اور مسجد کی خدمت بھی صدقہ ہے' مگر صدقہ پاک مال سے ہونا چاہئے ناپاک اور حرام مال میں سے کیا ہوا صدقہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتا۔

غیر اللہ کی نیاز کا مسئلہ

س...... کیا امام جعفر صادقؒ کی نیاز اور گیارہویں کا کھانا حرام ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی غیر کی نیاز نہیں ہوتی؟

ج...... غیر اللہ کے نام جو نیاز دی جاتی ہے' اگر اس سے مقصود اس بزرگ کی روح کو ایصال ثواب ہے' یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو صدقہ کیا جائے اس کا ثواب اس بزرگ کو بخش دینا مقصود ہو' تو یہ صورت تو جائز ہے۔ اور اگر محض اس بزرگ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کے نام کی نذر نیاز دی جائے تاکہ وہ خوش ہو کر ہمارے کام بنائے تو یہ ناجائز اور شرک ہے۔

بکری کسی زندہ یا وفات شدہ کے نام کرنا۔

س...... کیا یہ صحیح ہے کہ ایک بکری کسی زندہ یا وفات شدہ کے نام کر دیں اور پھر اس کو ذبح کریں تو اس کا کھانا جائز ہے؟ یا ایسا کہے کہ میرا یہ فلاں کام ہو گیا تو میں یہ بکری اس ولی اللہ کے نام پر ذبح

کروں گا؟

ج...... بکری کسی بزرگ کے نام کر دینے سے اگر یہ مراد ہے کہ اس صدقہ کا ثواب اس بزرگ کو پہنچے تو ٹھیک ہے اور اس بکری کا گوشت حلال ہے 'جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کی گئی ہو۔ اور اگر اس بزرگ کے نام چڑھاوا مقصود ہے تو یہ شرک ہے اور وہ بکری حرام ہے الا یہ کہ نذر ماننے والا اپنے فعل سے توبہ کر کے اپنی نذر سے باز آ جائے۔

خاتون جنت کی کہانی من گھڑت ہے اور اس کی منت ناجائز۔

س...... اگر کوئی خاتون یہ منت مانے کہ اگر میرا فلاں کام پورا ہو جائے تو خاتون جنت کی کہانی سنوں گی۔ میں نے بھی تین سو دفعہ خاتون جنت کی کہانی سننے کی منت مان رکھی ہے لیکن تین سو دفعہ سننا دشوار ہو رہا ہے آپ کوئی حل بتلائیں۔

ج...... خاتون جنت کی کہانی من گھڑت ہے نہ اس کی منت درست ہے نہ اس کا پورا کرنا جائز۔ آپ اس منت سے توبہ کریں 'اس کے پورا نہ کرنے کی وجہ سے پریشان نہ ہوں۔

نہ تو مزار پر سلامی کی منت ماننا جائز ہے اور نہ اس کا پورا کرنا۔

س...... میری والدہ نے نیت کی تھی کہ میری شادی ہو جائے گی تو وہ مجھے اور میری دلہن کو لے کر لال شہباز قلندر کے مزار پر سلامی کے لئے جائیں گی۔ اب شادی ہو گئی ہے لیکن میں خواتین کے مزار پر جانے کا مخالف ہوں۔ شریعت کی رو سے مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ج...... ایسی منت ماننا صحیح نہیں۔ اور اس کا پورا کرنا بھی درست نہیں۔ اس لئے آپ سلامی دینے کے لئے اپنی بیوی کو مزار پر لے کر ہرگز نہ جائیں۔

صحت کے لئے اللہ سے منت ماننا جائز ہے۔

س...... اگر بیماری سے شفا کے لئے منت اللہ سے مانی جائے تو کیا یہ درست و جائز ہے؟ کیا یہ اللہ سے شرط کرنا نہیں ہو گا؟

ج...... صحت کے لئے منت ماننا جائز ہے مگر اس سے بہتر یہ ہے کہ بغیر منت کے صدقہ و خیرات کی جائے اور اللہ تعالیٰ سے صحت کی دعا کی جائے۔

پرائی لکڑیوں سے پکی ہوئی چیز جائز نہیں۔

س...... ہم نے اللہ کے نام پر کچھ پکا کر تقسیم کرنے کا ارادہ کیا اور اللہ کے حکم سے پورا ہو گیا۔ پکانے کے دوران لکڑی کی کمی ہو گئی اور کسی پریشانی یا کسی وجہ سے لکڑی نہ مل سکی تو ہم نے کسی گراؤنڈ سے تھوڑی سی لکڑی اٹھالی۔ کام پورا ہو گیا۔ لکڑی کے مالک کو ڈھونڈنا پریشان کن تھا اس لئے لکڑی

کے وزن کے مطابق جو رقم بنتی تھی وہ خیرات کر دی۔ کیا چیز جو تقسیم کی گئی وہ حرام ہو گئی؟

ج...... اللہ کے نام پر جو چیز دینی ہو اتنی رقم چپکے سے کسی مستحق کو دے دینی چاہئے۔ پکا کر کھلانا کوئی ضروری نہیں اور پرائی لکڑی اٹھا کر اللہ کے نام کی چیز پکانا جائز نہیں۔ جس کی لکڑیاں تھیں اس کو تلاش کر کے ان لکڑیوں کی قیمت ادا کی جائے' یا اس سے معافی مانگی جائے۔

حرام مال سے صدقہ ناجائز اور موجب وبال ہے۔

س...... بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ رشوت' سود' ناجائز تجارت' حرام کاروبار وغیرہ سے روپیہ جمع کرتے ہیں اور پھر اس سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں' اور حج بھی کرتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ حرام روپیہ تو کمانا گناہ ہے۔ پھر اس روپے سے صدقہ وغیرہ جائز ہے۔؟

ج...... مال حرام سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔ بلکہ الٹا موجب وبال ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک چیز ہی کو قبول کرتے ہیں۔"

حرام اور ناجائز مال کا صدقہ کرنے کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص گندگی کا ٹوکرا کسی بادشاہ کو ہدیہ کے طور پیش کرے' ظاہر ہے کہ اس سے بادشاہ خوش نہیں ہو گا۔ بلکہ الٹا ناراض ہو گا۔

"ایک ہاتھ سے صدقہ دیا جائے تو دوسرے ہاتھ کو پتہ نہ چلے" کا مطلب

س...... صدقہ کے بارے میں علماء کرام سے سنا ہے کہ اس طرح دیا جائے کہ دوسرے ہاتھ کو علم نہ ہو۔ "دوسرے ہاتھ سے مراد" دوسرا آدمی ہے کیا اگر ایک آدمی صدقہ دینا چاہتا ہے اور وہ خود باہر کے ملک میں کاروبار کر رہا ہے جس آدمی کو صدقہ دینا چاہتا ہے اس کا کوئی ایڈریس نہیں ہے۔ (بیوہ عورت ہے) وہ کس طرح اس کو دے گا اگر صدقہ کی رقم اپنی بیوی کے ذریعے دینا چاہے تو کیا اس صدقہ میں کوئی حرج تو نہیں؟ جبکہ بیوی خاوند کے حقوق مساوی ہیں اس طرح صدقہ ہو جائے گا یا نہیں؟ اس کا متبادل حل بتائیں۔

ج...... جو صورت آپ نے لکھی ہے اس کے مطابق بیوی کے ذریعہ صدقہ دینے میں کوئی حرج نہیں "ایک ہاتھ سے دیا جائے تو دوسرے ہاتھ کو پتہ نہ چلے" سے مقصود یہ ہے کہ نمود و نمائش اور ریاکاری نہیں ہونی چاہئے۔ اور گھر کے معتمد علیہ فرد کے ذریعے صدقہ دینا ریاکاری نہیں۔

صدقہ میں بہت سی قیود لگانا درست نہیں۔

س...... کیا صدقہ میں کالا مرغا یا کسی رنگ و نسل کا مرغا دینا جائز ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج...... جو چیز رضائے الٰہی کے لئے فی سبیل اللہ دی جائے وہ صدقہ کہلاتی ہے۔ نفلی صدقہ کم یا زیادہ

اپنی توفیق کے مطابق آدمی کرسکتا ہے۔ صدقہ سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں، صدقے میں بکرے یا مرغ کا ذبح کرنا کوئی شرط نہیں اور نہ کسی رنگ و نسل کی قید ہے، بعض لوگ جو اس قسم کی قیود لگاتے ہیں وہ اکثر بددین ہوتے ہیں۔

منت کو پورا کرنا ضروری ہے اور اس کے مستحق غریب لوگ اور مدرسہ کے طالب علم ہیں۔

س...... میری والدہ صاحبہ نے میری نوکری کے سلسلے میں منت مانی تھی کہ اگر میرے بیٹے کو مطلوبہ جگہ نوکری مل گئی تو میں اللہ کے نام پر قربانی کروں گی۔ الحمد للہ نوکری مل گئی خدا کا شکر ہے۔ لیکن کافی عرصہ گزر گیا۔ ابھی تک منت پوری نہیں کی۔ اس میں سستی اور دیر ضرور ہوئی ہے لیکن اس میں ہماری نیت میں کوئی فتور نہیں، صرف یہ مطلوب ہے کہ اس کا طریقہ کار کیا ہو جو صحیح اور عین اسلامی ہو۔ اس میں اختلاف رائے یہ ہے کہ جس جانور کی قربانی کی جائے اس کا گوشت رشتہ داروں، گھر کے افراد کے لئے ناجائز ہے یہ پورا کا پورا غریب و مسکین یا کسی دارالعلوم مدرسہ کو دے دینا چاہئے۔

ج...... آپ کی والدہ کے ذمہ قربانی کے دنوں میں قربانی واجب ہے اور اس گوشت کا فقراء پر تقسیم کرنا لازم ہے۔ منت کی چیز غنی اور مالدار لوگ نہیں کھا سکتے جس طرح کہ زکوٰۃ اور صدقہ فطر مالداروں کے لئے حلال نہیں۔

کام ہونے کے لئے جس چیز کی منت مانی تھی وہ بھول گئی تو کیا کرے۔

س...... میں نے منت مانی تھی کہ اگر میری مراد پوری ہو گئی تو میں روزے رکھوں گا اور صدقہ دوں گا وغیرہ۔ اس سلسلے میں پوچھنا یہ ہے کہ مجھے صحیح طرح یاد نہیں ہے کہ میں نے کتنے روزوں کی منت مانی تھی اور صدقے میں کیا دینا ہے۔ تو کیا میں دوبارہ کسی چیز کی نیت کر سکتا ہوں (یعنی صدقہ وغیرہ یا نفل نماز یا روزے وغیرہ کی تعداد یا پیسوں کی مقدار دوبارہ معین کر سکتا ہوں کہ نہیں)۔ یہ واضح رہے کہ ابھی میری مراد پوری نہیں ہوئی۔ میں چاہتا ہوں کہ جو بھی منت مانوں، اسے پورا کروں۔ اس لئے لکھ کر اپنے پاس رکھ لوں تاکہ یاد رہ سکے۔ یا پھر مجھے پہلے والی منت پوری کرنی ہوگی؟

ج...... جس کام کے لئے آپ نے منت مانی تھی اگر وہ پورا نہیں ہوا تو منت لازم نہیں ہوتی۔ اگر آپ نے یوں کہا تھا کہ اتنے روزے رکھوں گا یا اتنا صدقہ دوں گا۔ تب تو کام پورا ہو جانے کی صورت میں آپ کو اتنے ہی روزے رکھنے ہوں گے، اور صدقہ دینا ہوگا اور اگر یاد نہیں تو غور و فکر کے بعد جو مقدار ذہن میں آئے اس کو پورا کرنا ہوگا اور اگر یوں کہا تھا کہ کچھ روزے رکھوں گا یا کچھ صدقہ دوں

گا تو آپ اس کا تعین کر سکتے ہیں۔

اگر صدقہ کی امانت گم ہو گئی تو اس کا ادا کرنا لازم نہیں۔

س...... کچھ دن پہلے میری بڑی بہن (غیر شادی شدہ) نے مجھے چار سو روپے بکرا صدقہ کرنے کے لئے دیئے اور ساتھ ہی یہ نصیحت کی کہ یہ روپے تمہارے روپوں میں شامل نہ ہوں۔ میں نے یہ روپے الگ رکھنے کی غرض سے موڑ کر جیب میں رکھ لئے کہ صبح بکرا صدقہ کروا دوں گا لیکن اتفاق سے یہ روپے اسی رات کو میری جیب سے کہیں نکل گئے میرے اندازے سے یہ روپے موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے جیب میں الگ ہونے کی وجہ سے نکل کر کہیں اڑ گئے ہیں۔ اس طرح میری بہن نے جو رقم صدقے کے لئے نکالی تھی، وہ اس مقصد کے لئے استعمال نہ ہوئی۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ایسی صورت میں صدقہ ہو گیا یا نہیں جبکہ نیت میری بالکل صاف تھی۔ اور حدیث میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے اگر میں چاہوں تو اپنی جیب خرچ سے پیسے بچا کر اتنی ہی رقم دوبارہ جمع کر کے صدقہ کر سکتا ہوں۔ برائے مہربانی میری اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں کیونکہ جس دن سے روپے کھوئے ہیں میں شدید ذہنی الجھن کا شکار ہوں۔

ج...... آپ کے ذمہ ان پیسوں کا ادا کرنا لازم نہیں اگر آپ کی بہن نے نفلی صدقہ کیلئے دیئے تھے تو ان کے ذمہ کچھ لازم نہیں، اور اگر نذر مانی تھی تو ان کے ذمہ اس نذر کا پورا کرنا لازم ہے۔

شیرینی کی منت مانی ہو تو اتنی رقم بھی خرچ کر سکتے ہیں۔

س...... میں نے ایک مشکل وقت خدا کے حضور کامیابی کے لئے مبلغ ۱۱ روپے کی شیرینی مانی تھی۔ اب میں وہ رقم کسی مسجد کی تعمیر میں خرچ کرنا چاہتا ہوں آیا درست ہے یا مجھے مٹھائی وغیرہ لے کر تقسیم کرنی پڑے گی؟

ج...... کسی محتاج کو اتنی رقم دے دی جائے۔

میت کے ثواب کے لئے کیا ہوا صدقہ مسجد میں استعمال کرنا

س...... ہمارے علاقے میں اگر میت ہو جائے تو اس کے پیچھے جو صدقہ دیا جاتا ہے وہ مسجد میں استعمال کرتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ہم اس صدقے کو ضروریات مسجد میں صرف کر سکتے ہیں۔؟

ج...... اگر میت نے مسجد میں خرچ کرنے کی وصیت کی ہو یا اس کے وارث (بشرطیکہ وہ عاقل و بالغ ہوں) خود میت کی طرف سے مسجد میں خرچ کرتے ہیں تو صحیح ہے اور صدقہ جاریہ میں شمولیت ہے۔

منت پوری کرنا کام ہونے کے بعد ضروری ہے نہ کہ پہلے۔

س...... اگر کوئی شخص منت مانے کہ میرا فلاں کام ہو تو میں روزہ رکھوں گا یا نفل وغیرہ پڑھوں گا تو وہ شخص یہ کام منت پوری ہونے سے پہلے کرے یا بعد میں کرے۔

ج...... اللہ تعالیٰ کے نام کی منت ماننا جائز ہے اور کام ہونے کے بعد منت کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے پہلے نہیں، اور کام کے پورا ہونے سے پہلے اس منت کا ادا کرنا بھی صحیح نہیں، پس اگر منت کا روزہ پہلے رکھ لیا اور کام بعد میں پورا ہوا تو کام ہونے کے بعد روزہ دوبارہ رکھنا لازم ہوگا۔

منت کا ایک ہی روزہ رکھنا ہو گا یا دو

س...... کسی آدمی نے منت مانی تھی کہ میرا فلاں کام پورا ہو گیا تو میں ہر سال محرم کے مہینے میں یا کسی اور مہینے میں ایک روزہ رکھوں گا۔ اس کی منت پوری ہو گئی۔ روزہ تو وہ ہر سال اپنے مقررہ مہینہ میں رکھتا ہے مگر بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ منت کا روزہ اکیلا ایک نہیں رکھا جاتا۔ دو لگاتار رکھے۔

برائے مہربانی اس سلسلے میں از روئے شریعت روشنی ڈالیں تاکہ شک دور ہو۔ اگر دو روزے لگاتار رکھنے تھے تو گزشتہ جتنے سالوں کے روزے رکھے ہوں ان کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟

ج...... اگر ایک ہی روزہ کی منت مانی تھی تو ایک روزہ واجب ہے دوسرا مستحب۔ اس کی قضا رکھنے کی ضرورت نہیں۔

صدقہ کا گوشت گھر میں استعمال کرنا جائز ہے

س...... ایک آدمی صدقہ میں بکرا ذبح کرتا ہے اور وہ گوشت آس پاس پڑوسیوں میں بانٹتا ہے آیا وہ گوشت گھر میں بھی کھلا سکتا ہے یا کہ نہیں آپ شرعی دلیل پیش کریں کہ صدقہ کے بکرا کا گوشت گھر میں استعمال ہو سکتا ہے یا کہ نہیں۔

ج...... بکرا ذبح کرنے سے صدقہ نہیں ہوتا بلکہ فقراء و مساکین کو دینے سے صدقہ ہوتا ہے اس لئے جتنا گوشت محتاجوں کو تقسیم کر دیا اتنا صدقہ ہو گیا اور جو گھر میں کھا لیا وہ نہیں ہوا البتہ اگر نذر مانی ہوئی تھی تو اس پورے بکرے کا محتاجوں پر صدقہ کرنا واجب ہے، نہ مال دار پڑوسیوں کو دینا جائز ہے اور نہ گھر میں کھانا جائز ہے۔

جو گوشت فقراء میں تقسیم کر دیا وہ صدقہ ہے جو گھر میں رکھا وہ صدقہ نہیں۔

س...... فرنٹیر کے دیہاتی علاقوں میں رسوماتی روایات جاری ہیں جن میں پڑھے لکھے لوگ بھی شامل

ہیں۔ ہمارے گاؤں سے جو لوگ بیرونی ممالک میں مزدوری کرتے ہیں یا نوکری سے واپسی پر چھٹی کے دوران ایک دو یا زائد گائے یا بیل صدقہ کرتے ہیں مگر وہ کہتے ہیں کہ میں نے گشتی مانی تھی جو کر رہا ہوں (وادِ صدقہ) اس کی تقسیم اس طرح ہوتی ہے کہ گوشت کو تین حصوں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ جس کے لئے کوئی پیمانہ یا اوزان نہیں ہوتا' اندازہ ہوتا ہے۔ ایک حصہ گھر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے باقی دو کو اکٹھا ملا کر چھوٹا کاٹ لیتے ہیں اور رشتہ داری میں ہر گھر میں فی کس آدھا کلو گرام کے حساب سے دیتے ہیں۔ زیادہ قرابت داروں کو بغیر حساب کے بھی دیا جاتا ہے۔ اس وقت جو غیر لوگ موجود ہوتے ہیں انہیں صرف آدھا کلو گرام کے حساب سے دیا جاتا ہے۔ باقی گوشت گھر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے جبکہ گائے یا بیل کا چمڑا' سر اور اندرونی گوشت مثلاً دل' کلیجہ' گردے' پھیپھڑے اور تھوڑا بہت دوسرا اچھا گوشت پہلے ہی اپنے گھر کے لئے رکھ دیا جاتا ہے۔ ہمیں اختلاف ہے۔ اگر وہ صدقہ ہے تو اس کو گشتی کا نام کیوں دیا جاتا ہے؟ پھر اگر صدقہ تصور کر کے دیا جاتا ہے تو کیا اس کا یہ طریقہ درست ہے؟ خدا اسے منظور کر لیتا ہے؟

ج...... "گشتی" کا مطلب تو میں سمجھا نہیں۔ اگر یہ نذر ہوتی ہے تو پورے کا صدقہ کرنا ضروری ہے خود کھانا یا امیروں کو دینا جائز نہیں۔ اور اگر ویسے ہی صدقہ ہوتا ہے تو جتنا گوشت فقراء کو تقسیم کر دیا وہ صدقہ ہے اور جو گھر میں رکھ لیا وہ صدقہ نہیں۔

منت کا گوشت صرف غریب کھا سکتے ہیں۔

س...... میری ہمشیرہ نے یہ منت مانی تھی کہ اگر میرا کام ہو گیا تو میں اللہ کے نام پر بکرا ذبح کروں گی۔ لہٰذا اب ان کا کام ہو گیا ہے اور وہ اپنی منت پوری کرنا چاہتی ہیں اور اللہ کے نام کا بکرا کرنا چاہتی ہیں تو کیا اس بکرے کا گوشت عزیز و رشتہ دار اور گھر والے استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں' براہ کرم رہبری فرمائیں۔

ج...... منت کی چیز کو صرف غریب غرباء کھا سکتے ہیں۔ عزیز و اقارب اور کھاتے پیتے لوگوں کو اس کا کھانا جائز نہیں ورنہ منت پوری نہیں ہو گی۔

س...... آپ نے جمعہ ایڈیشن میں ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ منت کا گوشت پورے کا پورا اللہ کی راہ میں تقسیم کرنا چاہئے۔ یہ خود کھانا یا رشتہ داروں کو کھلانا ناجائز ہے۔ کیا دوسری چیزوں کے متعلق بھی یہی حکم ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بکرے کے علاوہ کسی چیز کی منت مانتا ہے تو کیا وہ بھی ساری کی ساری اللہ کی راہ میں تقسیم کرنی چاہئے؟

ج...... جی ہاں! نذر کی تمام چیزوں کا یہی حکم ہے کہ ان کو غریب غرباء پر تقسیم کر دیا جائے۔ غنی (مالدار) لوگوں کا اس کو کھانا جائز نہیں۔ اور نذر ماننے والا اور اس کے اہل و عیال خود بھی اس کو نہیں کھا سکتے۔

منت کی نفلوں کا پورا کرنا واجب ہے۔

س...... میری والدہ سخت بیمار تھیں میں نے منت مانی تھی کہ اگر والدہ کا آپریشن ٹھیک ٹھاک ہو گیا تو سو نفل پڑھوں گا۔ مگر اس کے بعد میں نے صرف ۴۸ نفل پڑھے اور باقی نہیں پڑھے بتائیے اب کیا کروں؟

ج...... اگر آپ کی والدہ کا آپریشن ٹھیک ہو گیا تھا تو سو نفل آپ کے ذمہ واجب ہو گئے' اپنی منت کو پورا کرنا واجب ہے۔ اس لئے باقی بھی پڑھ لیجئے۔

منت کے نفل جتنے یاد ہوں اتنے ہی پڑھے جائیں۔

س...... اگر کسی مشکل کے لئے نوافل مانے ہوں اور انسان یہ بھول جائے کہ معلوم نہیں کتنے نفل مانے تھے اور کس مقصد کے لئے مانے گئے تھے۔ اگر اب پڑھنے ہوں تو ان کی نیت کیسے کی جائے اور تعداد کیسے معلوم ہو کیا ہم ان نوافل کے بجائے کوئی صدقہ وغیرہ کر سکتے ہیں؟

ج...... اتنے نفل ہی پڑھے جائیں ذرا حافظے پر زور ڈال کر یاد کیا جائے۔ جتنے نفلوں کا خیال غالب ہو اتنے پڑھ لئے جائیں۔ نفل ہی پڑھنا واجب ہے۔ ان کی جگہ صدقہ دینے سے وہ منت پوری نہیں ہوگی۔

قرآن مجید ختم کروانے کی منت لازم نہیں ہوتی۔

س...... جب ہم کسی کام کے پورا ہونے کے لئے منت مانتے ہیں کہ فلاں کام پورا ہونے پر ہم قرآن شریف ختم کروائیں گے۔ اس کے لئے محلہ والوں کو بلا کر حافظوں سے قرآن شریف ختم کروایا جاتا ہے۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اکیلا آدمی قرآن شریف ختم کر سکتا ہے۔ اور یہ کہ کتنے دنوں کے اندر قرآن شریف ختم کرنا چاہئے۔ ؟

ج...... منت کے لازم ہونے کی حضرات فقہاء نے خاص شرطیں لکھی ہیں۔ اگر وہ شرطیں نہ پائی جائیں تو منت لازم نہیں ہوتی۔ ان شرطوں کے مطابق اگر کسی نے یہ منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں قرآن شریف ختم کراؤں گا تو اس سے منت بھی لازم نہیں ہوتی۔ اور اس کا پورا کرنا واجب نہیں۔

گیارہویں' بارہویں کو نذر نیاز کرنا۔

س...... کیا گیارہویں اور بارہویں شریف پر روشنی کرنا' ان دنوں فاتحہ کرنا' یا نذر نیاز کرنا باعث ثواب' خیر و برکت ہے؟ اگر نہ کرے تو گناہ تو نہیں ہے؟

ج...... مختصر یہ ہے کہ شریعت نے صدقہ خیرات اور ایصال ثواب کی ترغیب دی ہے۔ مگر یہ طریقے

لوگوں کے خود تراشیدہ ہیں اس لئے ان چیزوں کا کرنا جائز نہیں' اور ناجائز چیز کی نذر ماننا بھی گناہ ہے۔ اور اس غلط نذر کو پورا کرنا بھی گناہ ہے۔

خیرات فقیر کے بجائے کتے کو ڈالنا جائز نہیں۔

س...... میں روزانہ شام کو اللہ کے نام کا کھانا ایک روٹی یا ایک پلیٹ چاول کتے کو ڈلوا دیتی ہوں فقیر کو نہیں دیتی کیونکہ آج کل کے فقیر تو بناوٹی ہوتے ہیں۔ میں یہ کھانا کتے کو ڈال کر ٹھیک کرتی ہوں؟

ج...... جو فرق انسان اور کتے میں ہے وہی انسان اور کتے کو دی گئی "خیرات" میں ہے۔ اور آپ کا یہ خیال کہ آج کل فقیر بناوٹی ہوتے ہیں' بالکل غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ضرورت مند اور محتاج ہیں مگر کسی کے سامنے اپنی حاجت مندی کا اظہار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کو صدقہ دینا چاہئے۔ دینی مدارس کے طلبہ کو دینا چاہئے۔ اسی طرح "فی سبیل اللہ" کی بہت سی صورتیں ہیں۔ مگر آپ کے صدقہ کا مستحق صرف کتا ہی رہ گیا ہے۔

نفلی صدقات

صدقہ اور خیرات کی تعریف

س..... صدقہ اور خیرات ایک ہی چیز کے دونام ہیں یا ان میں کچھ فرق ہے۔

ج..... اردو محاورے میں یہ دونوں لفظ ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں صدقہ کا لفظ زکوۃ پر بھی بولا گیا اور خیرات تمام نیک کاموں کو کہا گیا ہے۔

صدقہ کا طریقہ

س..... (۱) صدقہ کے معنی کیا ہیں؟۔ (۲) بعض لوگ اپنی جان اور مال کا صدقہ دیتے ہیں اس کا کیا مقصد ہے۔ (۳) کیا صدقہ کوئی خاص قسم کی خیرات ہے جو کہ دی جاتی ہے۔ (۴) صدقہ میں کیا دینا چاہئے اور کن لوگوں کو دیا جاسکتا ہے۔ (۵) کیا سید کو صدقہ دینا جائز نہیں اگر ہمیں ان کی مالی خدمت کرنا مقصود ہو تو کیا نیت ہونی چاہئے۔ (۶) بہت سے لوگ تھوڑا سا گوشت منگا کر چیلوں کو لٹا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ جان کا صدقہ دیا ہے کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے اگر نقد رقم غریبوں کو دی جائے تو یہ عمل کیسا ہے یا وہ گوشت غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ (۷) اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے لوگ کالی مرغی یا کالا بکرا ہی صرف صدقے کے طور پر دیتے ہیں کیا کالی چیز دینا ضروری ہے؟

ج۔ صدقہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے خیر کے کاموں میں مال خرچ کرنا۔ صدقہ کی قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں بڑی فضیلت اور ترغیب آئی ہے مصائب اور تکالیف کے رفع کرنے میں صدقہ بہت موثر چیز ہے۔

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جو مال بھی خرچ کیا جائے وہ صدقہ ہے وہ کسی محتاج کو نقد روپیہ پیسہ دے دے۔ یا کھانا کھلادے، یا کپڑے دے دے یا کوئی اور چیز دے دے۔ کالا بکرا یا کالی مرغی کی کوئی خصوصیت نہیں نہ صدقہ کے لئے بکرا یا مرغی ذبح کرنا ہی کوئی شرط ہے بلکہ اگر ان کی نقد قیمت کسی محتاج کو دے دے تو اس کا بھی اتنا ہی ثواب ہے۔ چیلوں کو گوشت ڈالنا اور اس کو جان کا صدقہ سمجھنا بھی فضول بات ہے۔ ہاں کوئی جانور بھوکا ہو تو اس کو کھلانا پلانا بلاشبہ موجب اجر ہے۔ لیکن ضرورتمند انسان کو نظر انداز کر کے چیلوں کو گوشت ڈالنا لغو حرکت ہے۔ صدقہ غریبوں محتاجوں کو دیا جاتا ہے، سید کو صدقہ نہیں دینا چاہئے بلکہ ہدیہ اور تحفہ کی نیت سے ان کی مدد کرنی چاہئے تاہم ان کو نفلی صدقہ دینا جائز ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ اسی طرح علماء و صلحا کو بھی صدقہ کی نیت سے نہیں بلکہ ہدیہ کی نیت سے دینا چاہئے۔

صدقہ کی ایک قسم صدقہ جاریہ ہے جو آدمی کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ مثلاً کسی جگہ پانی کی قلت تھی وہاں کنواں کھدوا دیا۔ مسافروں کے لئے مسافر خانہ بنوا دیا، کوئی مسجد بنوا دی یا مسجد میں حصہ ڈال دیا یا کوئی دینی مدرسہ بنادیا یا کسی دینی مدرسہ میں پڑھنے والوں کی خوراک پوشاک اور کتابوں وغیرہ کا انتظام کر دیا یا کسی مدرسہ کے بچوں کو قرآن مجید کے نسخے خرید کر دیئے یا اہل علم کو ان کی ضروریات کی دینی کتابیں لے کر دے دیں وغیرہ۔ جب تک ان چیزوں کا فیض جاری رہے گا۔ اس شخص کو مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب پہنچتا رہے گا۔

صدقہ کب لازم ہوتا ہے

س..... صدقہ کن اوقات میں لازمی دیا جاتا ہے اور وہ چیز جس پر صدقہ دیا جاتا ہے اس کا صحیح مصرف کیا ہونا چاہئے۔

ج..... زکوٰۃ، عشر، صدقہ فطر، قربانی، نذر، کفارہ یہ تو فرض یا واجب ہیں ان کے علاوہ کوئی صدقہ لازم نہیں۔ ہاں کوئی شخص بہت ہی ضرورتمند ہو اور آپ کے پاس گنجائش ہو تو اس کی اعانت لازم ہے۔ عام طور سے نفلی صدقہ مصائب اور مشکلات کے رفع کرنے کے لئے دیا جاتا ہے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ صدقہ مصیبت کو ٹالتا ہے۔

خیرات کا کھانا کھلانے کا صحیح طریقہ

س..... ہمارے محلے میں مسجد ہے اس میں محلے کے لوگ ہر جمعرات کو شام کے وقت کھانا لاتے ہیں۔ خیرات کی نیت سے نمازی ایک دو لقمہ ڈال کر اٹھتا ہے ایسے ہی ایک ایک کر کے کافی نمازی ایک دو لقمہ ڈال کر چلتے ہیں۔ کوئی بھی پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتا کیونکہ وہ اتنا ہوتا نہیں ہے کہ سب نمازی پیٹ بھر کر کھالیں۔ کیا بہتر یہ نہیں کہ وہ ایک جگہ گھر پر ۵ آدمی بلا کر پیٹ بھر کر کھلا دے۔

ج..... اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ محلے میں کوئی تنگدست ہو تو اس کے گھر کھانا بھیج دیا جائے یا اتنی

رقم نقد اس کو دے دی جائے۔ بعض لوگ کھانا کھلانے ہی کو صدقہ سمجھتے ہیں۔ اگر ضرورت مندوں کو نقد دیا جائے یا غلہ دے دیا جائے اس کو صدقہ ہی نہیں سمجھتے اسی طرح بعض لوگ جمعرات ہی کو کھانا مسجد میں بھیجنا ہی ضروری سمجھتے ہیں حالانکہ صدقہ کے لئے نہ جمعرات کی شرط ہے اور نہ مسجد بھیجنے کی۔ بعض لوگ ایصال ثواب کے لئے کھانا کھلاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک کھانے پر فاتحہ نہ دلائی جائے ایصال ثواب ہی نہیں ہوتا۔ یہ بھی غلط ہے آپ نے اخلاص کے ساتھ جو کچھ بھی راہ خدا میں دے دیا وہ قبول ہو جاتا ہے اور اگر آپ اس کا ثواب کسی عزیز یا بزرگ کو پہنچانا چاہتے تو ایصال ثواب کی نیت سے اس کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔

چوری کے مال کی واپسی یا اس کے برابر صدقہ

س...... کسی شخص نے کسی چیز کی چوری کی اور چوری کرنے کے بعد اس کو یہ خیال آیا کہ ایسا کرنا نہیں چاہئے تھا لیکن جس جگہ سے وہ شئی ناجائز طور پر حاصل کی گئی تھی وہاں اس کا پہنچانا بھی ممکن نہ ہو تو کیا اس کی قیمت کے مساوی رقم خیرات کر دینے کے بعد وہ مال تصرف میں لایا جا سکتا ہے؟

ج...... اگر اس شخص کا پتہ معلوم ہے تو وہ چیز یا اس کی قیمت اس کو پہنچانا لازم ہے رقم بھیجنے میں تو کوئی اشکال نہیں بہر حال اگر اس شخص کا پتہ نشان معلوم ہو تو اس کی طرف سے قیمت صدقہ کر دینا کافی نہیں بلکہ اس کو پہنچانا ضروری ہے اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو اس کے وارث اگر معلوم ہوں تو ہر وارث تک اس کا حصہ پہنچانا لازم ہے۔ اگر اس کا پتہ نشان معلوم نہ ہو تو اس کی طرف سے اس چیز کو صدقہ کر دیا جائے۔

ایسی چیز کا صدقہ جس کا مالک لاپتہ ہو

س...... کچھ دن پہلے کی بات ہے کہ شدید بارش ہو رہی تھی۔ ایسے میں ایک بکری بھاگ کر ہمارے گھر آ گئی اور ہماری بکری کے ساتھ بیٹھ گئی جب بارش رکی تو ہم نے اسے باہر نکال دیا تاکہ جہاں سے آئی تھی وہاں چلی جائے لیکن وہ بار بار ہماری بکری کے ساتھ آکر بیٹھ رہی تھی۔ آخر کار ہم نے مجبور ہو کر اسے باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا ایسے میں ہماری گلی کا ہر شخص یہی چاہ رہا تھا کہ بکری مجھے مل جائے ان کا اصرار یہی تھا کہ بکری اسے دے دی جائے لیکن ہم نے نہ دی بلکہ اسے لے کر علاقہ سے دور دراز مقامات تک گئے تاکہ مالک کا پتہ لگایا جا سکے لیکن پتہ نہ چل سکا بالآخر بکری ہم نے رکھ لی تاکہ اگر مالک آ جائے تو اسے دے دی جائے لیکن دو ماہ ہونے کے باوجود مالک کا کوئی پتہ نہ چل سکا نہ وہ خود آیا اب اس بکری کو ہم بیچنا چاہتے ہیں اور بیچ کر روپیہ کو مطلوبہ شخص کے نام سے خیرات یا کسی دینی ادارے میں دے دینا چاہتے ہیں۔
پوچھنا یہ ہے کہ ہمارا یہ عمل صحیح ہے یا غلط اگر غلط ہے تو ہم کیا کریں۔

ج...... آپ کا عمل صحیح ہے یہی کرنا چاہئے لیکن ساتھ ہی یہ نیت بھی ہو کہ اگر بعد میں اس کا مالک مل

گیا اور اس نے بکری کی رقم کا مطالبہ کیا تو ہم رقم اسے واپس کردیں گے اور یہ صدقہ خود ہماری طرف سے شمار ہوگا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين .

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد اول: عقائد، اجتہاد و تقلید، محاسن اسلام، غیر مسلم سے تعلقات، غلط عقائد رکھنے والے فرقے، جنت و دوزخ توہم پرستی

جلد دوم: وضو کے مسائل، غسل و تیمم، پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل، نماز کے مسائل، جمعہ و عیدین کے مسائل

جلد سوم: نماز تراویح، نفل نمازیں، میت کے احکام، قبروں کی زیارت، ایصال ثواب، قرآن کریم، روزے کے مسائل، زکوٰۃ کے مسائل، منت، صدقہ

جلد چہارم: حج و عمرہ کے مسائل، قربانی، عقیقہ، حلال اور حرام جانور، قسم کھانے کے مسائل

جلد پنجم: شادی بیاہ کے مسائل، طلاق، خلع، عدت، نان و نفقہ، عائلی قوانین

جلد ششم: تجارت یعنی خرید و فروخت اور محنت و اجرت کے مسائل، قسطوں کا کاروبار، قرض کے مسائل، وراثت اور وصیت

جلد ہفتم: نام، تصویر، داڑھی، انسانی وضع قطع، لباس، کھانے پینے کے شرعی احکام، والدین، اولاد اور پڑوسیوں کے حقوق، تبلیغ، دین، کھیل کود، موسیقی، ذاتی، خاندانی منصوبہ بندی، تصوف

جلد ہشتم: پردہ، اخلاقیات، رسومات، معاملات، سیاست، تعلیم اور وظائف، جائز و ناجائز، جہاد اور شہید کے احکام

جلد نہم: متفرق مسائل

ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (بڑی) — سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ

ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ﷺ (چھوٹی) — رسائل یوسفی

حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ) — شیعہ سنی اختلاف اور صراط مستقیم

اختلاف امت اور صراط مستقیم مکمل — عہد نبوت کے ماہ و سال

عصر حاضر احادیث نبوی ﷺ کے آئینے میں — اطیب النغم

تحفیات و تاثرات (دو جلدیں) — رجم کی شرعی حیثیت

دور حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار — دنیا کی حقیقت (دو جلدیں) — فتنہ گوہر شاہی

تحفہ قادیانیت (۳ جلدیں) — اصلاحی مواعظ — خاتم النبیین ﷺ

18 سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی-5
دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 7780337 فیکس: 7780340